جلد بست و چہارم ۲۴

من ابتدا اسکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ لغایۃ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی
مطبع فیض منبع شام اودھ مین چھپ کر طیار ہوئی

قیمت [illegible]

گل نئی رنگ نیا فصل نئی سال نیا
دن نیا رات نئی جشن نئی حال نیا

یہاں اودھ پنچ - دمون کی غیر گوشہ نشینون آباد - لاٹ صاحب پشت پناہ فقیر منہ کا سہرا سایہ آج بہت دلون بعد فقیر کا پھیرا ہوا ہے بتیس برس کا دن ہے کچھ واحد شاہد ہوتے ہو - بابا ہم مر رہا ہین نہ پیر ہین - تم تو جانتے ہو پرانی لکیر کے فقیر ہین - دل صاف ہو یا میلا مگر دیکھیے چاندی کا صفایا ہے - سر کے بال سپیدار کی درگاہ مین چڑھا دیے - داڑھی سوکھ کر شاہ مدار کی [illegible] کین - کچھ بال بچے تھے وہ حجام تبرک سمجھ کر لے گیا - یہ نہ کہنا کہ اتنے دنون سیر و سیاحت مین رہا - بہار سے واسطے کیا لایا - جاڑون کا موسم ہے - قدیم پشمینہ مفقود ہے اگر تیرا جی چاہتا تو فقیر دن کی کملی سیے خوشی سے اوڑھ - کبھی تیرا بال بیکا نہ جائے گا - نہ لیگا تو پچھتائے گا - در دیشونکو سردی سے عذر نہ گرمی سے ایذا حسب سے دنیا کو چھوڑا جسمانی آسائش سے منہ موڑا چاندنی ہمارا بستر ہے اور دھوپ چادر - اگرہم اونفس سرد کی مدد سے نہ جاڑون مین ٹھٹھرتے مین نہ گرمیون مین مرتے ہین - نہ عیش کی خواہش نہ غم کی کاہش - نہ فراق مین رنجور نہ وصال مین مسرور ؎

نہ فکر خار صحرا ہے نہ غم ہے پاے عریان کا
نہ سر ہی ہم نہین کہتے جب سودا ہو سامان کا

کیا اچھا ہوتا اگر تجھہ ایسا آزاد منش بھی ہمارے مشرب مین آجاتا - پھر دیکھتا کہ بادۂ عرفان دالیقان کے کیا کیا دور چلتے - ایک ہی دو گھونٹون مین آپ کیسے کیسے اچھلتے نعرہ یا ہو سے جنگل ہلا دیتے - شورستی مین بستیان ویران کرتے - اپنے سایہ کو دیکھ کر خود ہی بھاگتے

جوش وحشت مین جیب گریبان کے ٹکڑے اوڑاتے - ہاتھ مین بانسلی ہوتی اور بغل مین کسی عارف باللہ کی مثنوی سحر انوری کا شوق اور ان اشعار کے پڑھنے کا ذوق ہوتا - ؎

بشنو از نے چون حکایت میکند
وز جدائی ہا شکایت میکند
از نیستان تا مرا ببریدہ اند
از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

مگر یہین باوجود تجرد یہان بھی سیکڑون عقدے ہین اور ہزارون زمرد اریان - سلسلۂ جہت کا انتظام - آٹھون پہر کا کوچ مقام استغراق مکاشفات پر خبرون کا دار و مدار - الہامی احکام کی تعمیل کی بنیاد - صراط مستقیم کی سڑک - قلب کا انجن جس مین سوز جگر کا دھوان اور دیدہ نم کا پانی - نظام گنج عزلت مین نہان - لیکن مشرق و مغرب مین عیان - یون تو ہمیشہ انجائے کشش کوشش رہی مگر یہ سال جو گزر گیا اوس مین غضب کی داد و دہش رہی - پنجاب مین ایک دو ولیش کو کسی نے ستایا اور نے ضبط کیا - آنسو ڈبڈبا آئے تھے مگر وہ پی گیا - اوس کی پاداش مین ابر تر کو حکم دیا گیا کہ خبردار نہ برسنا - ہواے مشرقی باد سموم سے بدل دی گئی - یا ارض ابلعی مارک کی منادی ہوئی - زمین نے کنوؤن - تالابون - جھیلون کا پانی سوک لیا نہرین چشم بخیل کی طرح بے آب ہوئین باغات تاراج - زراعت خشک - دولت بے ثمر - زمین بے گیاہ - شاخین بے برگ ہو گئین - ؎

ساقی اناج مہنگا تھا مضمون سستے تھے
گندم کے واسطے بنی آدم ترستے تھے
طائران ہوا اور جانور ان صحرا کو اجازت ہوئی کہ ٹڈا نسوال کو جائین یہان رہکر

تعب گرسنگی نہ اوٹھائین - یہان اونکو بہادر مُوزین اور افریقی جانورون کا گوشت بلا قیمت ملا کریگا بھاگلپور کے نواح مین خوف خدا سے ایک مجذوب لب ساحل رویا - دریا کا دل بھر آیا - چشم زدن مین طوفانی ہوا - حضرت نوح کے عہد مین ایک بڑھیا کے تنور سے پانی جوش زن ہوا تھا اوس نے تمام عالم کو غرق آب کر دیا تھا - یہان جب دریا خود سیلاب پر کمر باندھے پھر دنیا کا تل بیڑا کہان لگے - بہت خیریت ہوئی صد ہا دس بیس چند قریہ جات پر آ بنی - ایک آفت ہو تو کوئی جانے قضا سے ناگہانی یا گردش آسمانی سے چھہ ستارے ایک برج مین جمع ہو گئے - قریب تھا کہ ہنگامۂ محشر بپا ہو - ۱۳ - نومبر کو تمام خلق منتظر نفخ صور تھی - بہت سے خوش عقیدہ لوگ سفر سے وطن کو بھاگے - بہت لوگ وطن کو چھوڑ کر رعد خانون مین تماشا دیکھنے آئے - اکثر تاجرون نے بیع و شری موقوف کر دی - قیمت تمام اون کو ننھی کرنا اس نحوس برج سے ہٹانا پڑا - اس کائنات کا جو بڑی مشکل سے اور بہت امتداد زمانہ مین تیار ہوئی تھی بگاڑنا منظور نہ تھا - کیونکہ ابھی بہت سے کام مثل اسکے کہ کورٹ کا قانون پاس ہونا - ایکٹ لگان کی ترمیم حضور ہز اکسلنسی وَیسراے و نواب گورنر جنرل بہادر کا لکھنؤ مین دربار - تعلقدارون کو اپنا کر و فر دکھانا - اور اس جاہ و حشم دکھانے کا صلا اگلے زمانے تک پانا - عہدنامجات وثائق مین نئے شرائط کا اضافہ ہونا - نیو انگریز کمپنی کا پورے طور پر اہل شہر کو مفلس و قلاش بنانا - انڈین نیشنل کانگرس کے جلسہ کا مجمع ہونا غیر مختتم اور باقی تھا - اسی وجہ سے قیامت کا آنا دعدۂ فردا پر اوٹھا رکھا گیا - اور ۹۹ء کو اجازت دی گئی کہ اپنا تنگ توبڑا سنبھالے اور ۳۱ - دسمبر تک اپنی سیدھ گذار کر ٹھنڈے ٹھنڈے سدھا رہے -

یہ تو جگ بیتی تھی اب اپنی بیتی فرمایئے -

اور آج سویرے سویرے فقیرون کو کچھ کھلوائین۔ بڑے دن کا بچا کھچا میوہ اگرچہ ہو لوا لائیے۔ اور بیار اللہ کی خدمت مین دیر نہ لگائیے

نہ کھلا میوہ میٹھے پھل پھول دے پھل پات سے
کام کچھ نہین کہ بیت بیت سے انگور کی اوبات سے
کیا خوب جو نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

فقیر نے اتنے دنون اپنی زبان اور آپ نے اپنا آٹھوین دن کا معمول نہ کیا چلئے میوہ بار دگر ندارد۔ دیگا تو بھلا نہ دے گا تو بھلا۔ پہلے آنکھون سے دیکھتے تھے اب کانون سے سن لیا کرینگے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

فقیر اللہ آئے صدا کر چلے
میان خوش رہو ہم دعا کر چلے

مسلم حضرت عالی دماغ شاد رحمہ اللہ

سال نو

دیکھیے حضرت کب آیا سال نو | ہو چکی دستار قاضی جب گرو
وقت تقوے کا بھی ہو وقت زرو | گندم از گندم بروید جو ز جو

از مکافات عمل غافل مشو

شیخ صاحب میکدہ مین کل جو آئے | اک کوئے کو بھی اپنے ساتھ لائے
کیا کہون میرا حال اور کیا کیا ہائے | چون بیاد از آمد بربط سراسر

کہ خدا را از کرم از بہر خدا

کیا لیا کہو تو کیا ملے ستم | اس خرابے قوم پر فرمایا کرم
سادہ دلی تجھکو دیتا ہون قسم | پنبہ ام در گوش کن تا نشنوم

یا درم کشا سے تا بیرون ارم

شیخ جی نے گرم کی خوب پر نکا | اور کہا کیا فہم ہے کیا عقل واہ
تم کو کیا معلوم اس کو چہ کی راہ | چون ندانی چیست آہنگ دوگاہ

در مقام عاشقی عزت مخواہ

جنوری کی پہلی اور نوروز ہے | جی لگا کر سنیے حضرت کوئی شے
دیکھیے کیا تان ہے کیا صاف لے | اشنو از نے اشنو از نائی مے

یاد آر از نغمہ داز یاران حے

معرفت کیا شے ہے ہے کون چیز | اس مین پہلے کیجیے حاصل تمیز
وہ سے خاتون معظم یہ کنیز | چون نشد ہی زعشق درد نما عزیز

آبرو خود ز نادانی مریز

آئے مین اوتر سے لیے اک بیان | کیا کرون اوصاف کا اُنکے بیان
دیکھنے والون پہ خود ہونگے عیان | خود بہ بینید روز مشک است آن

نیست گر عطار گوید از زبان

بادۂ عرفان سے دو رہتے ہین مست | صوفیانہ چال رندانہ نشست
با نیاز و خر نواز و سنگ پرست | از کمان ابروش تیرے کہ جست

خاطر آشفتہ حالان را بخست

معرفت مین نظم ہوتا ہے کلام | رات دن تصنیف کا ہے اہتمام
ہے جگہ عبرت کی تو بہ کا مقام | ریز ساقی بادۂ عشرت بجام

نیست پروا شعر از ننگ و نام

تینک عود و نے و مزمار و دف | بزم مین رکھے ہوئے ہین ہر طرف
رند بھی بیٹھے ہوا ہین صف بصف | بادہ اندر ساغر و ساغر بکف

شیر مادر ہان بنوش و لا تخف

روز ہوتی ہین طلب کمائیان | شہر بھر مین ہوتی ہین رسوائیان
تا نہ سنتے گنتے ہین رہایان | جان مشتاقون کی لب پر آئیان

ملے ظالم تیری بے پروائیان

یہ گویا بھی ہے ادا محترم | اب نہ اس کے حق مین کچھ کہنا کبھی
وقت و موقع سے اسی کا مقتضی | اگر بہ بزم آن مہ تابان رسی

آید دل ساختن ترک خودی

راجہ صاحب کا مبت ہے اقتدار | گھر مین دولت بھی ہے اُنکے بیشمار
حیثیت شہرہ ہے دوست مین اتکو | نامزر ہے اکہ بیٹھی بخت بیار

عاقلان تسلیم کردند اختیار

بارے پہ جا کبھی کر تیمین رہنے | گاہ کہانے مین اچک جاتے ہین سیر
آپ پائین گے کہان یہ سبت دخیر | چون ندارے ناخن درندہ تیز

با بدان آن بہ کہ کم گیری ستیز

کس لیے کھلا کے لین کا ہی مین درد | امر میدان ہین نہ ہم اہل نبرد
کیا کہی واللہ سعدی نے یہ فرد | ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد

ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

جنگ مین جانا بہادر کا ہے کام | بے لڑے حاصل نہین ہوتا ہے نام
ہے عبث دست مخنث مین حسام | اسے کنم تیغ زبان را در نیام

شرط من ابلاغ باشد والسلام

راقم۔ وہی قدیم ہی خواہ۔

کسوف شمس

(بلیغ عنوان)

اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۳ دسمبر ۱۸۹۹ء مین شمس العلماء خان بہادر مولوی ذکاء اللہ صاحب کا ایک محققانہ مضمون جناب

اخیر بیوقوفی

حضرت کچھ بھی نہ ہوا۔ ع
کم سنی ہین جتنی باتین ہین نادانی کی ہین
عاشق ابرو کو رہتے ہین خم شمشیر سے
داد دے تیرے استقلال سن ہو تو ایسا ہو مضبوط۔
ویسرائے صاحب بہادر سے بھی اچھی نباہ
گئے۔ ہی الرٹیہ ناٹک کو ٹھکے دہا گئے انڈین
نیشنل کانگریس کی موزون طرف سے بہت
بڑھا گئے۔ سیکڑون اخبارون کی اشاعت
کرا گئے۔ ٹرانسوال کی علیحدہ ہی دلگی اڑا گئے
غرض اپنا نیا ہی کرشمہ دکھا گئے۔ سیکڑون کو اہل
دول بنایا ہزارون کے لنگوٹی بند ہوائی
اور تو اور سا ہمدولت کو بھی کھانسی بخار سے اپنا
مریض عشق بنا گئے۔ خیر چلو اچھا ہوا۔ ع
رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گزشت
شکر ہے ننانوے کے پھیر سے نکلے ہزارون
قسم کے اندھیر سے نکلے خیر اب تو سنہ
انیس سو (۱۹۰۰) کی خیر منانی چاہیے کہین
آگے چلکر ہاتھ پیر نہ پھیلانے لگین۔ ہم تو ہم
گورنمنٹ عالیہ نے بھی خوب دھڑلے سے
استقبال کیا مسٹر ننانوے کو گردہ زمین کے
اس پار ہاتھ پیر باندھ کے چھوڑ آئے تا کہ
دوبارہ نہ لوٹ پڑے اور مسٹر ۱۹ کو بڑے
کروفر قواعد پریڈ۔ باجے گاجے مبارکبادی
اور سلامی کی توپون سے بہلا پھسلا کر

یکم جنوری کو لے آئے۔ دیکھئے ان کا نیا ڈنکا
کیسا بجا ہے۔ خدا کرے نیک صلاح ہو۔
راقم۔ سید محمد ن۔ ا۔ نشوری

دربار سال نو

(سرکار ظرافت بار نواب اودھ پنچ خان بہادر
دام السیاست قلم و مدرسیہ۔ وگورنر جنرل مملکت
مضحکہ۔ نائٹ سلیمن ملکہ ڈسے کمانڈر آف دی
کیرکٹیچر دام لطافتہ)۔
سال نو آئے اور جشن نوروز ہو۔ یہ
خلاف قاعدہ ہے۔ دنیا ننانوے کے
پھیر نکلے۔ و خوشی نہ منائی جائے سراسر
مردود دل ہے۔ لہذا ایک دربار اس تقریب
مین حضور محتشم الیہ کا یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو
منعقد ہوا۔ اور بخاص و عام برنا و پیر انسان
و حیوان چرند پرند جاندار و بیجان کو اطلاع
دیگئی۔ توپین وغیرہ۔ ڈھنڈورا پٹا۔ اور جو
سماعت کے لطف سے محروم تھے انکے پاؤن
چونگے لگانے گئے۔ جو سنتے ہوئے بہرے تھے
انکے کان کھولے گئے اور اطلاع دیگئی کہ جس جس
نے حاضر ہون اور جو اعزاز بخشی ہوگی اسکو بقدر
وسعت پست دامنون مین سمیٹ کے اور نگاہ مین
کمائین بیٹھین۔ اور زندگی ہنسی خوشی سے کاٹین
دربار کا مقام کشت زعفران مین قرار
پایا اور حسب ذیل کارروائی عمل مین آئی پہلے
تمام درباری جوق جوق آنا شروع ہوئے۔ اور
انکے سرگروہون نے اپنی اپنی جنس کی ٹولیان
الگ الگ ترتیب مخصوص کے ساتھ بٹھائین اسکے
بعد حضور پرنور جناب ظرافت مآب لارڈ اودھ پنچ
بالقابہ رونق ہوئے۔ سلامی والا می سر ہوئی۔
نشست کا قرینہ یہ تھا کہ جتنے جانور اور اشیا
بھدا یا سمجھ کی کاریگری سے بنے تھے سب
مقابل مین بیٹھے اور جو بلا کے چالاک۔ مکار
فریبی تھے وہ داہنی جانب اور الو گدھے

احمق گاودی بائین طرف اور مٹیا بھوس پس پشت
اور خوشنماؤن مین طاؤس و آہو وغیرہ بر سر جانب
محض نمائش کو کسی قدر بلندی پر متمکن ہوئے۔
نذرون کی باری آئی۔ ہر چیز بہدایات
تعلیم شبانہ روزی کے مطابق نقد اطاعت
یکف حاضر ہوئی مگر آپ جانیے ایسے بڑے مین
کچھ نہ کچھ حماقت ہو ہی جاتی ہے اور اگر ان اوقات
مین ہر چیز عقل کی لگام تھامے رہے تو دنیا
رہنے کے لائق ہی نہ رہے۔ پس جنون سے
پورا ادب اور قاعدہ برتا انکی نذر قبول ہوئی
اور جو گھبراہٹ مین عقل کے ساتھ نذر بھی
بھول آئے انپر نظر ترحم سے اشارہ ہوا
کہ قابل معافی ہین۔
اس رسم کے بعد حضور محتشم الیہ نے استادہ
ہوکر یہ ارشاد فرمایا۔
آپ سب صاحب جو یہان کھینچ بلائے
گئے اوس کی ضرورت یہ تھی کہ اپنی زبان سے
آپ کے کانون تک یہ مژدہ یا امر پہنچایا جائے
کہ ہم بہت خوش ہوئے تم بھی بہت خوش ہو ہم
بہت اچھا آدمی۔ تم بہت اچھا چیز ہے۔ ہر کہ
باابت یہ پھر بی تمہارے تئی نہ ہی فکر ہے۔ آئندہ
بے فکر رہو۔ اچھا اور فکر مند رہے تو بہت
اچھا۔ سال نو آیا۔ ہم نے جشن نوروز منایا
جاؤ تم بھی مناؤ۔ اور خوش رہو اور اچھے
بنے رہو۔ آج کل نمش خوب بنتی ہے۔ ہوائی
روٹی اوس کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔ ہمکو
امید ہے مسلمان اوس کو کھا کے خوش رہینگے
اور ہندو پاپڑ چبا کے پیٹ پھلائینگے
بس اتنا بہت ہے۔ ہر ہر ہر۔ یعنے
برخاست۔
اس کے بعد سب ہر ہو گئے۔ اور
اس بادہوائی اجلاس و دربار پر ہنستے گھر ان
ٹھکانون کو سدھارے۔ فہو المقصود۔

تمت تمام شد

سرمہ کا شمیری

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرمہ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون معالیان ہماست ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ بہتر سلوامراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند واخترا پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ سینکڑون ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ سرمہ سفید فی تولہ بہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرہ کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش۔ سرخی جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ایسے ہی پکا ہوا گانا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر یا زہریلی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سرمہ سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۸ سال ساکنہ لاہور کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تہین انہین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بہی نہین پرو سکتی تہی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکہی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تہی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تہین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر و ٹرنری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بہی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لیے بتاریخ ۔۔ شہ ۹ء مین جمع کیا گیا ہے

اس لیے مین نے مناسب خیال کیا کہ سید کی یادگار تو قائم ہو گئی لیکن اُن بزرگون کی یادگار کیا ہو سکتی ہے جنھون نے اپنے خیالات سے قوم کو بھی فائدہ پہونچایا ہے اور اُردو دانی کی جیسی مین جان ڈال دی۔ میری دانست مین سنہ سیدی ایجاد ہونا چاہیے اور اوس کے مہینے اوسی ترتیب سے رکھے جائین جس مین اُن بزرگون کے نام نامی بھی آ جائین اور وہ سلسلہ بھی قائم رہے جو اون کی سعادت اور لیاقت اصلی ہے یہ کچھ نئی بات نہین کہ ہم ایسا کرنا چاہتے ہین۔ دیکھو فصلی۔ جلال الدین اکبر کی یادگار ہے۔ تاریخ رومی۔ عہد سکندری کی یاد دلاتی ہے۔ تاریخ جلالی و ملک شاہی۔ یہ جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کے نام کو زندہ رکھتی ہے سمت۔ اس سے راجہ بکرماجیت کا نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے۔ اسی طرح سے ہجری و عیسوی اپنی اپنی یادگار قائم رکھتی ہے۔ دور کیون جاؤ۔ جامع العلوم مدرسہ کانپور مین اوسی کی یادگار کا سنہ ہے جن کو ہم پرانے خیال کا کہین۔ وہ تو ایسی اونچ کی لین اور ہم ایسے ہی بیٹھے رہین یہ نہین ہو سکتا۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ خاصی طرح سے سید کی یادگار اور اون کے ساتھ اُن کے نام لیوا بیٹے اور اون کے چیلون کی بھی یادگار قائم ہو جاتی ہے۔ گو یونیورسٹی کا منصوبہ ہے لیکن بقول شخصے "کاہیکو نو من تیل ہوگا کاہیکو رادھا ناچین گی" گو ہم بیرسٹر یا جج نہین ہین جس سے ہماری بات سنی جائے لیکن میان آسان نسخہ ہم نے بتلایا ہے۔ ماننا نہ ماننا قوم اور محسن قوم کا اختیار ہے۔ شعر

مانو نہ مانو جان جہان اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہین

اس سے عمدہ عوام الناس مین ایسی جلدی معدودے چند مہینون کے کونسی یادگار قائم ہو سکتی ہے۔ ہان یار ایک بات ہے فی الحال اس سنہ اور مہینون کا استعمال مسلمانون مین تو مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن نیچری جن کا کعبہ علی گڑھ کہا جاتا ہے اور جن کے بادی سرسید تصور کیے جاتے ہین بہرحال وہ تو ضرور اپنے روزمرہ اور ضروریات دنیاوی مین اس سنہ اور مہینون کا استعمال کر سکتے ہین۔ اور پہلے تو ہر قوم مین اوسی کی امت اور پیرو نے اپنے بادی کی باتون کو مانا ہے تو کیا برائی ہے اگر نیچری [illegible] اور جھٹی ہوئی تجویز کو تسلیم کر لین استقلال کے یہ معنی ہین۔ ثابت قدمی اس کو کہتے ہین۔ پکے اور سچے معتقد یون ہوتے ہین جیسے ہم لیجیے بندہ تو اسی وقت سے اپنی خط مین بسم اللہ کر کے سنہ سیدی کا استعمال شروع کیے دیتا ہے چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔ ع

کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اب ہم تفصیل مہینون کی دیکر قوم سے خواستگار رہین کہ ہماری محنت بکار نہ جائے گی۔ تفصیل سنہ سیدی کے مہینون کی مع تعداد

احمد	محمود	مہدی	مشتاق	نذیر
۳۱	۲۸	۳۱	۳۰	۳۱
حالی	شبلی	حیات	برکت	ذکا
۳۰	۳۱	۳۱	۳۰	۳۱
اسمٰعیل	چراغ			
۳۰	۳۱			

راقم۔ ایک نیچری مندراوری

۵۔ چراغ سنہ سیدی مطابق ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

بنیا تولتا نہین وہ کہتے ہین جھکتا تول

امید انگ العمر جہان تک عقل کا دخل ہے اسلام کے اختیار مین ہی وہان تک تو خیر [illegible] اور جہان اوس نے سمجھ اور فہم کی اگاڑی پچھاڑی توڑائی ہوس کے کفدست میدان مین گٹ سرپٹ جست و خیز شروع کی بس پھر کچھ نہ پوچھیے۔ انسان وہ وہ فرمائشی حماقتین کرتا ہے کہ ارذل ترین مخلوقات ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج ہی کل لیجیے۔ ٹرانسوال کی لڑائی لیجیے ایک معمولی سی بات ہے۔ بادشاہون شہنشاہون کے ایسے مشغلے آئے دن رہا کرتے ہین۔ آخر اتنا روپیہ پیسا سپاہ اور فوج مین صرف ہوتا ہے سامان حرب و ضرب ہر وقت لیس تیار رکھا جاتا ہے۔ یہ صرف نمائش ہی کے واسطے کیونکر رہے۔ کچھ نہ کچھ کام ضرور لینا چاہیے اور کچھ نہین مشق ہوتی رہے۔ سپاہ کارآمد بنتی رہے۔ بھلا یہ تو شاہنشاہی کی باتین ہین رہی سنے اوسنے حجام فصاد کو دیکھیے جب کوئی ایسا ویسا مونڈنے والا نہین ملتا جس کے منڈنے کا کام سیکھے کا نادکا مثل صادق آئے تو مٹی کی ہانڈی پر کالک لگا کے شاگرد کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ اسی پر استرہ چلائے اور ہاتھ صاف کرے۔ یا جب کبھی کوئی فصد والا اپنی رگ کھلوا کے مفت خدا خون گرا دے ہاتھ نہین آتا تو نشتر کی صفائی اور ہاتھ سبک ہونے کی مصلحت سے پان ہی دیا ہے کہ تو اسکی رگین چاک کرکے مشاق ہو۔ اور اگر کوئی اور حیوان مثل کتے۔ بلی خرگوش۔ بندر کے کوئی مل گیا تو اوسی پر ہاتھ کی صفائی دکھا ہے پر تو جنگ وجدل۔ جان لینے جان دینے کا معاملہ ہے۔ اس مین تو بیہ جیہ اوسے ہاتھ کی صفائی اور فن جنگ کا تجربہ اشد ضروری ہے علاوہ اس کے اتنی بڑی وسیع سلطنت جسپر آفتاب چوبیس گھنٹون مین ہر وقت کہین نہ کہین اس پرجلال سلطنت کے دیدار سے آنکھین سینکتا رہا ہے۔ یہان بیسیون تعلقات آئے دن ایسے رہا کرتے ہین کہ کہین نہ کہین سیاست۔ تہدید۔ کٹ پٹ۔ آن بان کی نوبت رہتی ہے۔ اگر آج سرحد پر وزیریون کی گوشمالی ہے تو کل آفریدیون پر چشم نمائی

بوئر نین بُورڈم

تجربہ کار " رہ گہڑے مین - آ چہین - چہین - چہین !

اودہر یہ بہادر بہ کیا ہے اُدہر سوڈان پر چڑہائی ہے پس اسی طرح ٹرانسوال کی بہی مرمت کرنی قرین مصلحت سمجہی گئی ہے۔ اس مین آخری بات ہی کیا ہے۔ یہ مقابل بہی ایک حقیقت کی چیز ہے۔ ہان اتنا ہے کہ مثل وحشی افغانی یا سوڈانی سرکشون کے نہین ہے جو روپیہ پیسہ سلاح فن حرب سے واقفیت تک نہین رکہتے۔ قواعد جانتے ہین استعمال سلاح پہچانتے۔ اگر آ ئے تو کیسے ککڑی کی طرح کٹ جانا۔ ٹرانسوالی بوئر لوگون کی بدولت یورپین طرز سے آگاہ ہین اون کے پاس بہی لقدر وسعت سامان جنگ یورپین ہے۔ قواعد بہی جانتے ہین اس وجہ سے مقابلے مین زیادہ ٹہرتے ہین۔ مگر کہان راجہ بہوج کہان گنگوا تیلی۔ بہلا انگلستان کے برابر روپیہ اور آدمی کہان سے لائینگے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا آج نہین کل۔ کل نہین پرسون جس طرح جوتیان مار مار کے سکہے کے بل نکالے جاتے ہین اوسی طرح یہ بہی سیدہے کئے جائینگے سارا نشہ نخوت و پندار نتہنون سے نزلہ بن کے گر جائے گا۔ اوسی وقت یہ سرگرانی بہی اس طرح جاتی رہے گی جس طرح گدہے کے سر سے سینگ۔

بس اتنی بات پر ہم ہندوستانیون کو آستین چڑہا کے جامے سے باہر ہونا ہی کیا۔ اور وہان جانے کے واسطے ناکہیر بن گئے اور چلنا کودنا ہی کیا۔ بہلا پہلے یہ تو دیکہو کہ ہوم گورنمنٹ نے اتنا تو مناسب سمجہا ہین ہندوستانی فوج ہانک بہیجے۔ ہم کو بہی کچہ قدر نہین ہندوستانی فوج کو کہا۔ سکہ وغیرہ کی وہ بلا ہے درنا ہے کہ روس کے کاسک اور ترکی کے باشی بزوق اوس کے مقابلے مین کچہ حقیقت نہین رکہتے۔ غالباً اسی وجہ سے اس فوج کو ٹرانسوال جانے کی ضرورت نہین معلوم ہوئی۔ پہر جب ابہی فوجہی فوج وہان نہین گئی تو اور لوگون نااہلون کی کیا ضرورت ہوگی۔ یار۔ وہوش کی دوا کرو۔ خدا نے ملک دیا ہے زرخیز حاکم دیا ہے زیرپاش۔ مزے کرو ملکت تین وندنا ئو۔ گورنمنٹ کی بڑہتیان منا ئو۔ جس وقت مناسب معلوم ہوگا سرکار آپ اجازت دے گی۔ اور ابہی تمہارے بہائی بند کانگریس والے اسی کی کوشش کر رہے ہین کہ والنٹیرون مین بہرتی ہونے کے واسطے جو ہندوستانیون کے واسطے قیدین ہین کم کردی جائین تاکہ اپنے ملک کی حفاظت تو کرین جب تم اس لائق ثابت ہوا اور یہ مراحم خسروانہ حاصل کرچکو تو باہر پہیٹرے بدلنے کا نام لو۔ کیا اپنی سرکار کی خیر خواہی۔ خیر طلبی اس ملک مین نہین کرسکتے ہو۔ اوس کے کامون مین یہان ہاتہہ بٹاؤ۔ قحط طاعون۔ اندرونی جہگڑون مین اوس کی قوت بازو بنو۔ خیراتی کامون مین تہیلی کا منہ کہولو۔ خیراتی چندون مین دل کہول کے چندے دو۔ مفید ملک باتون مین

مشورہ مناسب دو۔ جتنے اوسع فائدہ ملک پہونچانے مین پیش پیش ہو۔ ارے تمہارے واسطے ملک ہی مین کام کی کیا کمی ہے جو ٹرانسوال چلے ہو۔

اصل مین پوچہو تو ٹرانسوال کو صرف گوشمالی دی جاتی ہے۔ پہر یہ کون بڑی محنت کا کام ہے کہ کوئی استاد شاگرد کی گوشمالی کر رہا ہو۔ یا چابک یا بید سے سزا دے رہا ہو اور ہم خواہ مخواہ اصرار کرین کہ حضرت آپ کے ہاتہون کو تکلیف ہوگی۔ مجہے کان دیجئے مین خوب گوشمالی کردونگا۔ یا بید حوالہ فرمایئے مین خوب لگا دونگا۔

القبل از وقت اعتراض بیکاران

سر آ منظر فاسے بلند آوازہ مرحوم ملا دوپیازہ تو اپنے الناسے مین بہت سے آل لکہہ گئے ہین مگر حضرات یہ بہار ال نئے گہن کا تازہ نسخہ اپا ہجون کا معمولی حیلہ محنت مشقت سے بچنے کا تازہ بہانہ ہے۔ چونکہ سلامتی سے ہر کام بعد از وقت کرنے کا رجحان طبیعتون مین ساری ہے۔ اور دنیا کی دیکہا دیکہی اہل الرائے بننا بہی مشیخت کے مارے ضروری ہے۔ پس کسی وجہ سے اگر کسی پبلک کام مین جی

(۲)

بہرون کو مژدہ

ایک ذی دولت بیگم نے جنکا ثقل سماعت انکرفلین کے بنائے ہوئے آلہ معین الصوت کے استعمال سے رفع ہوگیا تہا۔ اس کارخانے کو ایک ہزار پونڈ جو قریب پندرہ سو روپیہ کے ہوتا ہے اس واسطے عطیہ فرمایا ہے کہ جو لوگ سماعت سے معذور اور دولت سے بے بہرہ ہین اون کو یہ آلے مفت تقسیم کیے جائین جسکو ضرورت ہو بہ نشان ذیل درخواست بہیجئے۔ انسٹیٹیوٹ لانگ کارٹ ماکنبرن ہی مقام لندن گوشہ مغرب

میرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست و ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ بہر نوع امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوسرے آنکھ کے مریض برابر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو ایک سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سُرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ معمولی سُرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ المشتہر۔ پروفیسر میاسنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

اِن سے بڑہ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھ سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش۔ ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور بکثرت سی نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ایسے ہی پک کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی نقصان دینے والی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سُرمہ میاسنگھ صاحب اہلوالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ آتمو دیوی بعمر ۲۹ سال ساکن لاہور پر کیا۔ مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خورہ دخور دردانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین مدت سے مرجہ اور دُکھتی ہوئی تھین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگہ بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کُلی صحت پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا۔ مفید پایا میری رائے مین خاصکر اُن مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات مین جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی طلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

دیکھیے پاتے ہین کیا فیض تمونس [illegible] عشاق
اک برہمن نے سنا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

اجی یہ سال اچھا ہو یا بُرا ہو تو اس کے دیکھنے کو بارہ مہینے باقی ہین ۱۸۹۹ء مغفور واقعی عجیب ذات شریف تھے صرف ہندوستان ہی پر آپ کی نظر توجہ نہ تھی بلکہ کل دنیا مین آپنے ایک ہلچل مچا دی اور بقول شاعر ؎

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور چرکا دیا جلاد نے جاتے جاتے

اپنی تشریف بری کے دو تین مہینہ پیشتر ٹرانسوال مین وہ بھونچ پیدا کر دی کہ الٰہی تیری پناہ۔ ہم خیر طلب رعایا ہے ہند سے سوا اسکے کہ صبح و شام اپنی سرکار ابد قرار کی فتح کی دعا کرین اور کیا ہو سکتا ہے۔ خیر یہ تو سمندر پار کے حالات چھوڑ کر کچھ اپنے ملک کے تذکرے سُنیے۔

بندہ درگاہ یہ سُنکر کہ امسال کلکتہ مین بڑے بڑے جمگھٹے مین۔ اُدہر حضور نظام کی آمد آمد اِدہر مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کے جلسے کہین مہتر [illegible] کی تیاری کہین نہلا جہ کپور تھلہ کی تشریف آوری۔ الغرض یہ سب تماشے دیکھنے بندہ درگاہ بھی خاص الخاص اودہ روہیلکھنڈ ریلوے کی مال گاڑی مین سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہوئے۔ تین شب و روز چرخ چون چرخ پوتن ریل مین بسر کرکے ۲۴ دسمبر کی صبح کو اسٹیشن ہاوڑا پہ جا دھمکے۔ کیا دیکھتا ہون کہ حضرات کانفرنس کٹے ہوئے کنکوون کی طرح اودہر اودہر گھوم رہے ہین۔ نہ کوئی کہین جاتا ہے نہ اپنا اسباب اوٹھاتا ہے۔ ہمہ تن انتظار ہو کر بچشم پُر اضطراب دیکھ رہے ہین کہ کوئی کلکتہ والا نظر پڑے اور اوس کے ہمراہ ہون۔ چھ بجے سے آٹھ بجے تک تمام حضرات جس مین ہم بڈھے اور ہمارے سب ہی شامل تھے الانتظار اشد الموت کا وظیفہ پڑھتے

رہے۔ اتنے مین غل ہوا کہ لیجیے وہ آئے وہ آئے تھوڑی دیر مین دریاے سافرنوازی کے گوہر یکتا نواب میر حسن خان بہادر سی۔ آئی۔ ای اور میرزا شجاعت علی بیگ صاحب معہ دیگر حضرات کے براے استقبال تشریف لائے۔ یہ کیا تھا ان کے آتے ہی سب کے چہرے بشاش ہو گئے بڑے شان و شوکت سے ہم سب کی سواری نکلی۔ آگے آگے فوج طفلان بہریے اور جھنڈیان ہاتھون مین لیے پیچھے پیچھے مہران کانفرنس کرایہ کی گاڑیون پر سوار تھے۔ بنگالی بھائی اپنی بھاشا مین پوچھتے تھے کہ یہ کس کی برات ہے۔ خیر حضرت چلتے چلتے اوس لطیف اور کثیف محلہ مین پہونچے جو ہمارا قیامگاہ تجویز ہوا تھا۔ کثیف اور لطیف دونون لفظ مینے بالقصد استعمال کیے ہین۔ مکان اور اوس کی ظاہری آرایش واقعی لطیف تھی مگر محلہ اس قدر کثیف تھا کہ توبہ ہی بھلی۔ تمام شہر کا کوڑا ادہر ہی جمع ہوتا ہے۔ اور شہرون مین تو بیلگاڑی مستعمل ہوتی ہے مگر کلکتہ مین کانفرنس کی بدولت میلا ٹرین بھی دیکھنے مین آئی۔ مکان کے اندر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب کی عنایت سے ہماری آسایش کا پورا سامان تھا۔ پلنگ بکثرت۔ کرسے بسیج۔ پاخانے متعدد۔ پوسٹ آفس اور تارگھر بھی مکان ہی مین قائم ہو گئے تھے قیامگاہ سے تھوڑے فاصلے پر کانفرنس کا پنڈال نہایت شاندار بنایا گیا تھا۔ قریب دو ہزار آدمیون کی نشست کا انتظام تھا پہلے روز مسٹر جسٹس امیر علی کی تقریر افتتاحی سننے کو ہزارہا آدمیون کا مجمع تھا آنریبل مسٹر فیروز شاہ مہتا اور آنریبل مسٹر جسٹس گرودا س بنرجی بھی تشریف لائے تھے۔

مسٹر امیر علی کی تقریر انگریزی مین تھی اور صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ اوس سے زیادہ فصیح و بلیغ نصیحت آمیز اور پُر جوش اسپیچ کانفرنس کے جلسے مین کوئی دوسری نہین ہوئی۔ مضمون تو کوئی نیا نہ تھا وہی پرانی کہانی تھی مسلمانون کی جہالت پر زاری نالے مذہبی تعصبات کی شکایت اور قومی تنزل کا افسانہ جو پہلے اُردو مین سُنا کرتے تھے اب کی انگریزی مین سنائی دیا۔ ہان ایک بات نئی تھی عورتون کی تعلیم پر اس مرتبہ بڑا زور شور رہا۔ ہم تو صرف یہی کہتے ہین ؎

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

پہلے میان ملاری اور مداری کو پڑھا لیجیے اوس کے بعد کریمن اور شبراتن کو تعلیم دلائیےگا حضرت تعلیم سے نبدادین کی تعلیم نہ سمجھیےگا کیونکہ اس گئے گزرے زمانہ مین بھی علم موسیقی کی تعلیم پروفیسر نبدادین کی بدولت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

تین دن برابر نشست رہی ایک روز آنریبل سر جان اوڈبرن لفٹنٹ گورنر بنگال بھی رونق افروز کانفرنس ہوئے۔ ؎

ز قدر و منزلت شہ نگشت چیزے کم
کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید

واقعی سر جان اوڈبرن نے اپنی کریم النفسی اور مہمان نوازی کا ہمارے دلون پر نہایت گہرا اثر چھوڑا۔

جو رزولیوشن پاس ہوئے اوس مین دو نہایت ضروری تھے۔ ایک تو ممالک مغربی و شمالی مین اُردو زبان عدالت کی تائید مین تھا مسٹر جسٹس امیر علی نے صاف صاف کہدیا کہ اگر اُردو دفترون سے خارج کر دی گئی تو ممالک مغربی و شمالی مین بھی مسلمان اوسی طرح فنا ہو جائینگے جیسے ہمارا بنگال مین۔ دوسرا رزولیوشن فارسی کی تائید

نہیں تھا۔ سُنا جاتا ہے کہ چند حضرات اس فکر میں ہیں کہ زبان فارسی یونیورسٹی سے خارج کر دی جاوے۔ غنیمت ہے کہ شیخ سعدی اور حافظ شیراز کی یادگار قائم رکھنے کو چند مسلمان بھائی مستعد ہو گئے ہیں۔ زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ مسٹر مارلین بھی خم ٹھونک کر فارسی کی تائید کے لیے آمادہ ہیں۔ ابھی جناب اس رزولیوشن کے پیش ہوتے وقت بڑا لطف آیا۔ سر جان اوڈبرن کی موجودگی کی وجہ سے ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ لاٹ صاحب کے سامنے لکچراری کا ثبوت دے۔ وہ وہ مزیدار تقریریں ہوئیں کہ جل و صل۔ مولوی شبلی صاحب کو شاید ندوہ کی مفارقت کا صدمہ اس قدر تازہ تھا کہ انہیں اسٹیج میں بھی مرثیہ خوانی پسند آئی اور مجمع میں اس زور شور اور آواز درد سے معرکہ کربلا کے حالات نظم میں سُنائے کہ سننے والے بیتاب ہو کر رو اٹھے۔ ماتم حسین یا حسین!! اس میں شبہ نہیں کہ نظم بہت موثر تھی۔ مگر بے وقت کی شہنائی ضرور تھی۔ اور سب باتیں معمولی تھیں جنکا ذکر فضول ہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب کا لکچر بھی معمولی حسن و خوبی سے ہوا مگر بنگالی بھائی اس مثل کے مصداق تھے۔ "بھینس کے آگے بین بجی اور بھینس کھڑی پگرا سے" مولوی صاحب کی لطافت تقریر کی قدر اور بنگالی!

القصہ کانفرنس بحسن خوبی ختم ہوا۔ نواب محسن الملک بہادر نے بنگال میں نہایت عمدہ اثر ڈالا خدا قائم رکھے۔ دوسری جنوری کو سر سید میموریل فنڈ کا جلسہ بھی ہو گیا سنا جاتا ہے کہ ایک بزرگ کلکتہ میں سید صاحب مرحوم کے اس درجہ مخالف ہیں کہ ان کے والد ماجد کی سید احمد خان کے برابر لوگ قدر نہیں کرتے۔

اُن کی نیش زنی سے کسی قدر نقصان ہوا لیکن لفٹنٹ گورنر صاحب کی توجہ سے اکیس ہزار روپیہ وصول ہو گئے۔ اینہم غنیمت ست۔ نواب صاحب ڈھاکہ اگر تھوڑی بھی توجہ کر دیں گے تو بہت کچھ فائدہ ہوگا۔

قومی حالات تو آپ سُن چکے اب سوشل واقعات بھی سنیے۔ مسٹر امیر علی صاحب نے ممبران کانفرنس کو جہاز پر چاے پانی کی دعوت دی۔ انگریز اور ہندستانی دونوں مدعو تھے۔ ہمارے کانفرنس کے ممبران کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ جہاز پر نقل و حرکت ناممکن تھی۔ ایک سے ایک سٹا ہوا کھڑا تھا۔ اور بزبان حال ہر شخص کی زبان پر یہ مصرعہ جاری تھا۔ ع

جاے تنگ است و مردمان بسیار

بہرحال ہم سب لوگ اُنکے پریسیڈنٹ اور اُن کی بیم صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ہماری اچھی مدارات کیں۔ بڑی بڑی گھیر کے پائجاموں اور رنگی داڑھیوں والوں کو اپنی مہمان نوازی سے محروم نہیں رکھا حضور نظام نے بھی چند ممبران کانفرنس کو حضوری کی عزت بخشی اور نذریں قبول فرمائیں۔ حضور نظام کے قیام کلکتہ کے متعلق مجھے زیادہ لکھنے کی احتیاج نہیں صرف اس قدر کافی ہے کہ حضور لارڈ کرزن کے ملنے کو وہ تشریف لے گئے تھے نہ اپنا جاہ و حشم دکھانے۔ جس کام کو گئے تھے وہ بخیر و خوبی انجام ہوا خدا مبارک کرے۔

[illegible] نیرا! رموز میلا یہ وہ کلکتہ میں عجب دلکش تماشے دکھائے جاتے ہیں حسن بنگالہ تو ایک طرف پری رُخان یورپ کا نظارہ دل عشاق پر بجلیاں گرا دیتا ہے۔ کم سن نازنین حور وشیں اس طرح باغ میں گھومتی پھرتی ہیں۔ جیسے سبزہ زار میں آہو چمنستان میں گل ثریا آسمان پر ستارہ یا [illegible] وہ سماں بھی قابل دید تھا۔ مفلسی کا برا ہو جس کی وجہ سے نیاز مند بجز نظربازی اور کوئی لطف نہ اوٹھا سکے۔ ایسے میلے تماشوں میں زر علیہ السلام کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس مرتبہ بی گوہر اور میڈم متانا کی چڑھی بارگاہیں نہ تھیں۔ اس مرتبہ تو [illegible] کا سکہ جاری تھا اور واقعی ایسی ملیح اور حسین صبیح رت نہ دیکھی نہ سُنی۔ خدا شوہران بے وفا سے ان کو بچائے رکھے عجب ہونہار خوبرو ہے۔

ابھی سب کچھ میں بک گیا اور کہنا بھول ہی گیا کہ مجھے ایک بنگالی تھیٹر میں جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ حضرت وہی مثل ہوئی کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان۔ اگر ہشت بشت۔ غل غپاڑہ۔ مار شالا۔ مار شالا کا نام تھیٹر ہے تو میں باز آیا۔ لیجیے اب بندہ رخصت ہوتا ہے۔ ع

جو جیتے رہینگے تو پل جائینگے

راقم۔ ایک ممبر کانفرنس

پیشینگوئیوں کا مختصر نتیجہ

صبا کو باد خزاں نے لوٹا تھا
پھر چلی اوس چمن میں باد بہار

حضرات لیجیے سن ننانوے نے دنیا پہلی پر چڑھکر چلتے ہوئے۔ اور ترچھے بانکے صاحب لالہ مسٹر مرزا سنہ ۱۹۰۰ء لبلی گھوڑی پر سوار ہو کر ڈھول بجاتے ہوئے صبح صبح نور کے تڑکے پتلون چڑھائے بٹن کھولے آ دھمکے۔ چونکہ سن کے معنے انگریزی میں بیٹے کے بھی ہیں لہذا اس کا ترجمہ ہوا کہ بیٹا انیس سو آ گھسا اب دنیا کے پیٹ میں تارکول کے پیپے [illegible]

کروگر

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا

انگریزی لوند غائب

یون تو دُنیا مین علت المعلول کی عادت
کے مطابق اس سال بھی واقعات ہونگے
اسباب سے نتائج نکلین گے۔ ہر فصل کا اثر ہوگا
کلیات اولیات ٹھیک رہین گے۔ ریاضی کے
حساب کتاب مین بال برابر فرق نہ ہوگا مگر
پوپ گریگری کے مقرر کردہ لوند صاحب مین
کسنڈت پڑ جائے گی۔ اور ایسی کہ اس اُنیسوین
صدی مین کبھی نہ پڑی ہوگی اور ان شاء اللہ اگر
قیامت نہ آگئی تو سو برس آئندہ تک بھی
نہ پڑے گی۔ یعنے اس سال لوند صاحب
اس طرح غائب غلہ ہونگے جیسے جاڑون مین
چپکلی کیا سنئے کہ حساب تو یہ ہے کہ سنہ عیسوی
جب چار کے عدد سے برابر تقسیم ہو جاے
اور کچھ باقی نہ بچے تو فروری بجاے ۲۸ دن
کے ۲۹ دن کا ہو۔ مگر سنہ ۱۹۰۰ اگرچہ اس طرح
تقسیم ہوتا ہے یعنے اس کو چوتھیا بخار بھی
آئے گا سنہ ۱۹۰۰ء تب بھی فروری ۲۸ ہی
دن کا رہے۔

جو لوگ تنخواہین یا اُجرت مہینون کے
حساب سے پاتے ہین اون کو سنہ ۱۹۰۰ء کا
ممنون احسان ہونا چاہیئے کہ ایک دن اونکے
کام کا بڑھا جاتا تھا اونیسوین صدی نے
چلتے چلاتے یہ احسان کیا اور ایک دن
کا معاوضہ بخشش مین دیدیا۔

راقم۔ نجومی لوند۔

کھلا رقعہ اور سربستہ مضمون

(بحضور والی ریاست [illegible] رامپور)
حضور والا [illegible]
معروف ہین۔ صرف نظر کا الٹ پھیر ہے۔ ناجائز
حرکات سے محترز رہنا بہادر کا کام ہے اور
اوس کے اخفا کی کوشش کرنا بزدل کی
حرکت ہے۔

تہمت جھوٹا الزام ہے۔ اور جھوٹ کی
حقیقت نہین۔ اگر کوئی تہمت لگائے تو
نڈر رہو۔ جھوٹ خود حباب کی طرح اپنے آپ ہی
جل بُھن کر خاک سیاہ ہوگا۔ بڑے نادان
وہ ہین جو اپنے جلب منفعت کی غرض
سے حق پہ خاک ڈال کے انعام اکرام
کے خواہشمند ہین۔ سلطنت اودھ کے
بارے مین جب بلو بک شائع ہوئی تو
یہان کے ناانجام بین مدبرون نے
انگریزی عملداری کے انتظامات مین
ویسے ہی نقایص نکالنے مگر تردید
ہے۔ الزامی جواب اور۔ آخر وہی نتیجہ
ہوا جو اسباب کا تقاضا تھا۔

سلسلہ حاکمی و محکومی احکم الحاکمین
تک پہونچکر منتہی ہوتا ہے۔ باقی دُنیا
مین جو زیادہ ذی اختیار ہے وہی
زیادہ ذمہ دار ہے۔ سردار کا سر تاج کا
محتاج۔ اور تاج کی زینت زر و جواہر
ہین۔ اسی طرح حکومت و ریاست کے
زیور ایمان۔ انصاف۔ عصمت عفت
رعیت پروری۔ سانپ بچون کو کھلاتا
ہے۔ سر کھلایا جاتا ہے۔

دوست ہو۔ دشمن ہو جو کلمہ حق
کہے دل پر جبر کرکے سننا چاہیئے ڈنکے
کی چوٹ کہنے والے کی آواز او باشون
کے شور و غل سے کوئی نہ سُن سکے مگر
گوش شنوا سنتا اور پاکٹ بک مین
ٹانکتا جاتا ہے۔ حق پر باطل نے فتح
پاگیا۔ رام کو راون نے ستا لیا۔
حسین کو یزید نے شہید کر لیا۔ مگر فروغ
جسکو چاہیئے تھا اوسی کو ہے۔

دن کو وہ کام کرو کہ چین سے رات کو سو
رات کو وہ کام کرو کہ صبح کو منہ دکھا سکو۔ ابھی
وقت نہین گیا۔ بات بہت باقی ہے
خوشامدیونکی کملی ہماری نہین ہوئی [illegible]
نے سنگین جالا نہین تنا۔ راقم۔ ارسطو

(۱) ۱۱-۱-۱۹۰۰

بھرگو سنگتا جوتش

بھرگو سنگتا جوتش کا بڑا بھاری گرنتھ جو
عرفون مین بھی ترجمہ ہوکر چھپ گیا اور اس کے
ساتھ مین اور بھی دو بڑے بڑے گرنتھون کا ترجمہ
اُردو مین کراکر شامل کیا ہے جسمین جنم یعنے
پیدایش سے لیکر ساری عمر کا سکھ دکھ اور
انیک پرکار کے پرشن مہورت لکھے ہین [illegible]
۳۰۰۰ کنڈلی ایسی ریت سے چھاپی ہین کہ ہر
منش کی کنڈلی سے پہلا دلش کے مل جاتی ہین
اور ساری عمر کا دُکھ سکھ سنستان وغیرہ کا
حال معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت مع محصول [illegible]

ملنے کا پتہ
پنڈت ہردیو سہاے گیان ساگر پریس
شہر میرٹھ

شکریہ

جن قدر دانان صحیفہ نے اعانت کا عنایت
فرمائی ہے اونکے اسماے گرامی بدین امید
درج ذیل ہین کہ اسی طرح دیگر حضرات
بھی توجہ فرمائین گے کیونکہ سال
بھی ختم ہو گیا اب کوئی حالت منتظرہ باقی
نہین رہی۔

اعلیٰحضرت صاحب عالم مرزا سلیمان قدر
بہادر دام اقبالہ — ۱۰ روپیہ
جناب مولوی سراج الحق صاحب — ۳ روپیہ
جناب چودھری نہتا در سنگھ صاحب — ۳ روپیہ
جناب احمد حسین صاحب — ۳ روپیہ
جناب گورپرشاد صاحب بید — ۲ روپیہ
کارخانہ اصغر علی و محمد علی — ۳ روپیہ
ریفارم کلب راے بریلی — ۳ روپیہ
بخشی کلب — ۱ روپیہ
کاسگنج کلب — ۱ روپیہ
عالیجناب قاضی نور الدین صاحب بہادر — ۱۰ روپیہ

نیّر کا سُرمہ

مصدقۂ جناب اسسٹنٹ کیمکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مشرقی انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم و دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار پھولا سبل سُرخی۔ ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ ہندو ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال تک کیلیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ سُرمہ کا سفید سُرمہ اصلی فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سُرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرکا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے چنانچہ اکسیر ہے۔ آنکھون سے بہت پانی کا جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن دو کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جلی کا زخم اور نیز پپوٹے کا گرنا چونکہ اس سُرمہ مین کوئی سنکھیا دہی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے ایسے بہت بلا شک شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۰ سال سکنہ لاہور کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خور دخور درد ہونے سے ہوگئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور رہا کرتی تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان لوگون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی نہایت خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میرے رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر و شہزادی کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات جن جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

آج جانبازون کا مجمع ہے ہر اک کوچے مین
کون کہتا ہے فدا تیغ پہ سر دیکھین تو

جب سے جنگ ٹرانسوال چھڑی اور اتفاقیہ دو چار لڑائیون مین وحشیان جنوبی افریقہ کو فتح بھی حاصل ہوگئی اوس وقت سے کل سلطنت ہند مین جو جوش وفاشعاری اور شوق جان نثاری ظاہر ہو رہا ہے وہ واقعی بہت قابل مسرت ہے ہر کہ و مہ خواہشمند ہے کہ حضور قیصر ہند پر اپنی جان نثار کرے اور جنوبی افریقہ جا کر دشمنان بد انجام کو نیچا دکھادے ہم لوگ جو بقول بعض لائلیائیون کے کچھی چند ہین وہ سوا اس کے کہ ہر صبح وشام دعاء فتح ونصرت سرکار کرین اور کیا کرسکتے ہین لیکن زیادہ تر افسوس ان ہندوستانی سپاہیون کی مایوسی پر آتا ہے کہ جو میدان کارزار مین حق نمک ادا کرسکتے ہین اور اپنے دل کی حسرت نکالنے نہین پاتے۔ ایک افغان سپاہی نے بہت آہ سرد بھر کر کہا کہ دیکھیے ہماری بھی کیا تقدیر ہے جب ہمارے ہم قومون سے مقابلہ ہوتا ہے اوس وقت تو ہم بھیجے جاتے ہین اور غیرون پر فتح اٹھانی کا موقع آتا ہے ہمین کوئی پوچھتا بھی نہین ایک بہادر چھتری اور اوس کی ننھی ٹوپی بانکی ترچھی دولسن سے جو باتین ہوئین وہ سننے کے قابل ہین۔

دولسن۔ آج کئی دن سے تم اداس کیون ہو۔ کیا کمان افسر صاحب کچھ ناراض ہوئے۔

سپاہی۔ نہین پیاری۔ پرمیشر کی کرپا سے کمان افسر صاحب تو بہت خوش ہین مگر اپنی بدنصیبی پر افسوس ہے۔

دولسن۔ کیون۔ خیر تو ہے۔ کون ایسی مصیبت آئی؟

سپاہی۔ تم نے ہندی اخبارون مین پڑھا ہوگا کہ آج کل ہماری سرکار دولتمدار سے اور ٹرانسوال والون سے لڑائی ہو رہی ہے مگر ہم ہندوستانی لڑائی پر نہین بھیجے جاتے۔

دولسن۔ کیون۔ کیا تم کو تمھارے افسر اس قابل نہین سمجھتے۔

سپاہی۔ یہ بات نہین ہے ہماری سرکار ہر طرح ہم کو اپنا جان نثار جانتی ہے۔ لیکن بوئر لوگ گورے ہین اور ہم کالے اس وجہ سے ان کے مقابلہ مین ہم کو نہین بھیجتے۔

دولسن۔ یہ تو کوئی معقول وجہ نہین۔ جس طرح گورے ملکہ مہارانی کی [illegible] اور رعایا ہین ویسے ہی کالے۔ جو لوگ ملکہ مہارانی سے لڑائی ٹھانین وہ چاہے گورے ہون یا کالے دشمن سلطنت ہم سب کو دشمنون کا مقابلہ کرنا چاہیے کیا اگر [illegible] وقت نہ لائے کوئی گوری قوم ہندوستان پر حملہ آور ہو تو ہم لوگ اپنے ملک کی حفاظت نہ کرنے پائین گے۔ یہ ایک خیال ہی خیال معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ ایسے موقع پر ہندوستانی فوج سے کام نہ لینا سخت تعجب کے قابل ہے۔ اچھا اگر رنگ ہی پر معاملہ اٹکا ہے تو مین ایک صلاح بتاؤن۔ فوج مین جتنے گورے گورے پنجابی پٹھان اور افغان ہین سب کو لال کرتی پہنا کر اگر بھیج دیا جائے تو ایک نہین سپاہیون مین ابھی گورے رنگ والون کی کمی نہین۔ تم کیون نہین یہ مشورہ دیتے۔

واہ ٹھکرائن صاحب۔ بات تو بڑے موقع کی بتائی۔ افغانی رسالہ انگریزی وردی پہنا کر اگر بھیجدیا جائے تو ایک نہین پچاس میکنیکین لگائین تب بھی ٹرانسوالی دشمنون کو کالے گورے کی تمیز نہ ہو۔ اس مین شبہ نہین کہ کل ہندوستانی فوج اس وقت کف افسوس مل رہی ہے اور بکمال حسرت والتجا لارڈ رابرٹس کی طرف مخاطب ہو کر بزبان حال یون سرگرم مقال ہے ــ

ہم کرین کس سے شکایت ہائے ہائے
دل مین اپنے ہے جو حسرت ہائے ہائے
تیرہ بختی یہ ہماری دیکھنا
کی خدا نے کالی رنگت ہائے ہائے
ہوتے گر یورپ مین پیدا کاش ہم
گوری گوری ہوتی صورت ہائے ہائے
کام آتے ہم بھی اپنے وقت مین
ہم بھی کرتے کچھ تو خدمت ہائے ہائے
کرتے اپنی جان فدا سرکار پر
دیتے دشمن کو ہزیمت ہائے ہائے
ہے خدا شاہد کو تن وکٹوریہ
ہم کو ہے جتنی محبت ہائے ہائے
جان فدا کرنے کو سب تیار ہے
ہند کی یہ ساری خلقت ہائے ہائے
ہم کو کچھ انعام کی پروا نہین
جان نثاری کی ہے حسرت ہائے ہائے
ہم یہان آرام سے سوتے رہین
اور وہان گورون پہ آفت ہائے ہائے
ہائے رنگت نے نکما کر دیا
ہے اسی کی ہم کو غیرت ہائے ہائے
تیرا کھاتے ہین نمک وکٹوریہ
فتح تیری اپنی زینت ہائے ہائے
مصر مین کابل مین سہتے جان دی
اور اوٹھائی سب مصیبت ہائے ہائے
عربی پاشا سے مقابل ہم ہوئے
افریقہ مین بانی نصرت ہائے ہائے

جنرل بابرٹس کو سب معلوم ہے
ہے ہماری جو حقیقت ہائے ہائے
آپ سے جنرل بڑی اُمید ہے
آپ پر ہی حق خدمت ہائے ہائے
کچھ ہماری بھی مدد فرمائیے
جس سے نکلے دل کی حسرت ہائے ہائے
تیغ اپنی اور کرو گر کا گلا
ہے خدا سے یہ ہی منت ہائے ہائے
فتح ہو برٹش کو ذو الجلال
اور دشمن کو ہزیمت ہائے ہائے

آمین

راقم ۔ نمک حلال

ہم رمضان میں حاصل لذت دید کرتے ہیں
حسینوں کی بھری محفل میں ہم افطار کرتے ہیں

میاں نیچ صاحب ۔ اینجانب نے قصداً تو ایک روزہ بھی نہیں رکھا اور کوئی جھوٹا بھی نہیں [illegible] یعنی کہ تو سیر کا آٹا کھاتا ہے بجائے دو وقتوں کے ایک وقت کا کھانا تو اللہ میاں نے تقدیر ہی میں لکھ دیا ہے رہ گیا ہے حقہ پان ان مولویوں کی نذر ہو گیا علانیہ حقے پان کا استعمال حرمت صوم کے خلاف ہے ۔ یہ فاقہ کشی ۔ یہ ترک عادات روزہ نہیں تو کیا ہے ۔ اس فضیلت کے دو بالا [illegible] کے لیے اگر مفت کی افطاری یا سحری کا لٹکا ہاتھ آ گیا تو پھر کیا ہے سبحان اللہ ثواب ہی ثواب ہے ۔ اور اتنا ثواب ہے کہ جیسا بے روزہ دار گنہگاروں کو بانٹنے کم ہی نہیں ہوتا ۔ خیر اور لوگوں کو تو جانے دیجیے مگر یار بدولت توکل سے واقعی جنتی ہو گئے ۔ آپ گھبرائیں گے کہ یہ ماجرا کیا ہے ۔ لیجیے آپ کی خاطر سے بتائے دیتا ہوں خود ہی عمل کیجیے گا اور کسی سے نہ بتائیے گا ورنہ ساری دنیا جنتی ہو جائے گی ۔ مگر دیکھیے اونچی جگہ ہو ۔ اچھی اچھی کافر صورتیں ہوں ۔ ٹھیر دن افطاری ہو نیت میں پہنچتی ہو ۔ اگر ہماری طرح آپ نے بھی سب انتظام ٹھیک کر لیا تو پھر جنت ہی جنت ہے ۔ سنیے کل افطار کے وقت سے کچھ پہلے [illegible] گرتے پڑتے چوک پہنچے ۔ حسن اتفاق سے ایک پرانے دوست مل گئے ۔ وہ روزہ کھولنے پر مُصر ہوئے ۔ روزے سے ہم تو کیا [illegible] تھے ۔ مگر یہاں ایک پھڈک دس روزوں کے برابر تھی ۔ معمولی عذر بھی نہ کیا ۔ ساتھ ہو لیے ۔ میوے والی سرائے سے ملا ہوا جو مکان ہے اوس میں گھس پڑے ۔ یہاں دو ایک بیٹھکیں اور بھی جمے ہوئے تھے مگر واہ ری دولت دل کی شدت سے ایسے بوکھلائے ہوئے تھے کہ علیک سلیک کی بھی نوبت نہیں آئی ۔

سامنے افطاری چُنی ہوئی تھی اور ایسی خوبصورتی سے کہ بس کچھ نہ پوچھیے عین موقع پر ہم سے بھی پوچھا گیا اجی حضرت آئیے ۔ یہ وقت عجب صبر آزما تھا مگر اینجانب نے دل کڑا کر کے وہی لکھنؤ کا پُرانا تکلف شروع کر دیا یعنے اس وقت تو معاف کیجیے ۔ پیٹ میں پتھر بھرے ہوئے ہیں ۔ آنتوں میں ہمالیہ پہاڑ گشت کر رہا ہے ۔

اس پر بھی ہمارے دوست صاحب نے مجبور کیا اور ہم کسمسا کر دسترخوان تک پہنچ گئے ۔ دو چار لمبے لمبے ہاتھ مارے ذرا آنکھیں کھلیں آدمی ہوئے ادھر اُدھر دیکھا ۔ تاکا ۔ حاضرین کا جائزہ لیا ۔

سامنے ایک صاحب اور اونہیں کے سامنے ایک جیتی جاگتی جوانی کی تصویر رونق افروز تھی ۔ آنکھیں بڑی شوخ متوالی جن کی تعریف میں ہمارا اپنا شعر خود کا کام دے رہا ہے ؎

تم نے دیکھی ہے کسی شوخ کی مستی بھری آنکھ
مئے چلتی ہے چھلکتے ہوئے پیمانے سے

نظر ملتے ہی تاڑ لیا کہ آنکھیں تو اچھی ہیں مگر بے مروت ہیں داغ نے خوب کہا ہے ؎

مروت ہی نہ ہو تیری آنکھوں میں کاش
رسیلی ہے نشیلی ہے بڑی ہے

خدا کرے اب کی فروری کی دوڑ میں گھوڑی کسی بک میکر کا دیوالہ نکال دیں اور جیتے ہوئے نوٹوں کی پوٹ بی صاحبہ کے منی بیگ میں بھر دیں ۔ ابھی تو مفلس ہیں ؎

شکل اچھی تھی مگر دیکھ کے ہمت نہ پڑی
مال اچھا تھا مگر دام لگائے نہ گئے

اب تاب کہاں تھی چپکے چپکے تحقیقات شروع کی ہمارے مہربان نے از بسم اللہ تا تمت سب کچھ چٹھا کہہ سنایا ۔ باہر سے آئی ہیں یہاں ناچ سیکھیں گی ۔ لوگوں کو تگنی کا ناچ نچائیں گی ۔ خوش آواز نہیں ہیں مگر خوش اخلاق ۔ معشوق ہیں مگر عاشق پرست نہ تو اور سب کچھ کہنے والے تھے ۔ دفعتاً حلق میں نوالہ اٹکا اور بیچارے چپ ہو گئے ۔

اتنے میں ایک صاحب او آ دھمکے جنکو ہمارے مضمون کے ہیرو نے پڑے چچا کہہ کر پکارا ۔ وہ کچھ جھیپ سے گئے اور یہ کھل گئی کہ میری شوخی کارگر ہو گئی ۔ اب افطاری ختم ہو چلی تھی لہذا کھانے پر آستینیں اولٹی گئیں ۔ بی صاحب اول تو اکثر کمسن دوسرے باہر کی رہنے والی ۔ کھاتے پیتے اور جھجکتے ذرا ہچکچاتی ہیں ۔ ہمارے مشفق اپنے ہاتھ سے نوالے کھلاتے رہے اور یہ مسکرا مسکرا کر کھاتی رہیں ۔ یہ بچپن کی ادا اور قیامت ڈھا گئی ۔ اینجانب مارے رشک کے جل کر کباب ہو گئے ۔ پرانی دوستی کا لحاظ کیا اگر اور کوئی ہوتا تو بوٹیاں نوچ کھاتے

جنگ حق و باطل

انگلستان و ٹرانسوال

FOR SALE BY W C KIDD.

CHAMBERLAIN'S
PAIN BALM.

یون تو کئی دن سے ابر صاحب ادہر ادہر سے آتے تھے مگر وہی اوڑن گہائیان بتا کے چلے جاتے تھے۔ ہان ہفتہ کو شب سے جو پانی برسنا شروع ہوا تو الحمد سے اور شنبہ ہے۔ جل تھل بہر دیے۔ اوس دن سے جو لگا لگا ہے آج تک وہی سمان ہے شہر مین تو خیر گندہ بہار ہے مگر زمین کے واسطے یہ آب رحمت گندم بہار کا لطف دیتا ہے۔

واہ واہ۔ حضرت لکھنؤ بہی عجب بہدے بنے ہوے بزرگ ہین جس طرح صوفیون مین لپیٹے چپ بیٹے کی کرامت سلب کرلیتے ہین اوسی طرح یہ بہی باہر والون کی خبر لیتے ہین۔ بہت سے تصفیر یہان آکے بدنی اکثر سہینٹ چڑھا کے ٹھیکے کاٹتے چلے گئے ادہی طرح اکثر حضرات جو یہان ادہر ادہر سے لاکے دم نقد ہوئے آج کل جنہ اوباشون نے جدید دلگی یہ کی کہ ایک بہڑ سے کی جورو کو گم کردیا۔ بیچارہ ہاتہہ کی ہاپی جانے سے بہت پریشان ہوا۔ سارے سپاہی بہول بہال کے اس چکر مین پڑا۔ بعد وقت سنا کہین پتہ لگا ہے دیکھیے کیا ہو۔

شکریہ

جن قدردانان صحیفہ نے اعانت کارخانہ فرمائی ہے اون کے اسماے گرامی بدین امید درج ذیل ہین کہ اسی طرح دیگر حضرات بہی توجہ فرمایئنگے کیونکہ سال بہی ختم ہوگیا اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی۔

جناب ایم کرشن صاحب	عہ
رفاہ عام گونڈہ	۱۳
جناب شیخ اصغر علی صاحب	۱۳
صاحب سکرٹری لائبریری امرتسر	للعہ
صاحب سکرٹری ٹریننگ اسکول لیہکو	عہ
سید محمد ظہور الحسن صاحب	عہ
جناب کنہیا لال صاحب	عہ
صاحب سکرٹری لیبریری حیدرآباد دکن	۱۳

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربہ اور ملک کی مجموعی حالت اور شایقین کی درخواستون سے معلوم ہوا کہ بعض حضرات از راہ قدردانی اودھ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت للعہ سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہذا انکی خاطر سے مجبوراً قیمت مین تخفیف کرنی پڑی۔ چنانچہ طلبہ اور کم استطاعت لوگون کے واسطے ہفتے ۱۹۰۰ع سے نصف قیمت یعنی سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب یکمشت ایک قیمت ۱۳ محصول عہ پیشگی بہیجدینگے انکی خدمت مین پرچہ سال بہر جایا کریگا۔

سابق کے خریداران اولی تو ذی استطاعت ہین انکو غربا مین شامل ہونے کی خود تامل ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی فرض یہی ہوئی تو انکو اس زمرہ مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ پچھلی بقایا ادا فرمایئن اور آیندہ نئے سرے سے حساب شروع فرمایئن۔

راقم۔ منیجر اودھ پنچ

(۱) بہر گو سنگتا جوتش ۱۱-۱-۱۹۰۰

ہر گو سنگتا جوتش کا بڑا بہاری گرنتھ اردو حرفون مین بہی ترجمہ ہوکر چہپ گیا اور اسکے ساتہہ مین اور بہی دو بڑے گرنتہون کا ترجمہ اردو مین کرا کر شامل کیا ہے جس مین جنم لینے پیدایش سے لیکر ساری عمر کا سکہہ دکھہ اور انیک پرکار کے پرشن [illegible] ... جنم کنڈلی ایسی ریت سے [illegible] [illegible] اور ساری عمر کا ذائچہ [illegible] حال معلوم ہوجاتا ہے۔ قیمت مع محصول [illegible]

ملنے کا پتہ

پنڈت ہردیو سہاے گیان ساگر پریس
[illegible]

تپی تمباکو خوردنی و قوام تمباکو شلی

یہ کارخانہ خشک تمباکو کا [illegible] لکہنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتہہ جاری ہے عزیز ملک و والیان ریاست کے متعدد اسناد و سرٹیفکیٹ کارخانے مین موجود ہین انکی جنس کی خوبی کے ثبوت مین یہی زرد باتین کافی ہین بہی جن تعریف سے بجز اعتبار کھونے کے اور کچہ عقلا کے نزدیک حاصل نہین۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ایک دفعہ ملاحظہ نمونہ منگواکر دیکھیے ناپسند ہو واپس فرمائیے۔ یہ تمباکو عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے نئی ترکیب کے ساتہہ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہم نے حسب فرمایش شایقین کے مشکی تمباکو کی گولیان اور قوام بہی تیار کرایا ہے جو خوشبودار اور مفرح مصالحون سے مرکب ہے۔ ان مین بڑی خوبی یہ ہے کہ علاوہ خوشبوے مشک زعفران تمباکو کا مزہ منہ مین پان رہنے تک باقی رہتا ہے باوجود ان خوبیون کے قیمت اور تاجرون سے ارزان رکہی گئی ہے یعنی تمباکو مشکی فی تولہ ۲ و ۳ روپیہ گولی بلا ورق فی تولہ ۴ قوام تمباکو مشکی قسم اول فی تولہ ۶ قسم دوم فی تولہ ۴ و ۳ و ۲ تپی تمباکو خشک فی آثار للعہ و عہ المشتہر احمد حسین خلف سید دلدار حسین چوک لکھنؤ

ہیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل ایکزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مسٹر انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست و ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائے موتیابند ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ مسٹر ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضونپر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ عمری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھونسے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش۔ ہر قسم جسکو عموماً آنکھہ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ یا ہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا بہنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی ضرر رسان دوا شامل نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سالٹی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتکو دیوی بعمر ۴۰ سال سکنہ لاہور کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خورہ دخورہ دردانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تہین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تہا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تہا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پروسکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھہ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خانبہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضونپر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تہین استعمال کرکے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی مطلب کیلیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

ہین تمہارے شکر ہم پر بے شمار
ادون صاحب کا [illegible]
مجھ پہ ہے احسان از سر تا بہ پا
پیارے نانا تم کو ہی ہو رام رام
ہیڈ کلارک کو ہی کرتا ہون سلام
الفراق اے ریڈران باصفا
الوداع اے ریڈران باحیا
موضع کے کل رئیسون کو سلام
اور کلکٹر کے سئیسون کو سلام
اے زمینداروں کے جھگڑے الوداع
خوب ہی بیگار پکڑے الوداع
الوداع اے خیمہ و آرام ہال
ہے جدائی کا تمہارے ہی ملال
اب کہان اجلاس کی تیاریان
اب کہان پرتال کو پٹواریان
اب کہان وارنٹ و سمن ہائے ہائے
اب کہان کرسے ہین چلین ہائے ہائے
السلام اے عمر بھر کی خدمتین
السلام اے عمر بھر کی حکمتین
اب کہان حکام سے سرگوشیان
یاد آئین گی یہ سب حق پوشیان
لیجیے جاتے ہین رخصت ہوتے ہین
تخم فرقت دل مین اپنے بوتے ہین
ہائے پنشن کیا اچانک ہو گئی
دفعتہً کیسی یہ قسمت سو گئی
کام کے قابل تھا اور ٹھاٹھا تھا مین
گو کہ تھا ساٹھا مگر پاٹھا تھا مین
جی لگے گا کیسے بیکاری مین ہائے
کاش لے لے کوئی بیگاری مین ہائے

راقم پنشن۔

مولینا شہباز کے آزادانہ خیالات

حضرت رمضان کا فوٹو

دو ہفتے سے گہر مین مرے وارد رمضان ہین
چھلکے یہ کچھ ایسے ہین کہ سب انسے بجان ہین
فرماتے ہین ہر ایک سے دن بھر نہ ہو کھانا
جوع اور عطش دو ہی شریعت کے نشان ہین
حقہ ہی پیے کوئی تو ٹھہرے کہ ہین اوچھے
اور پان کی نسبت کے تو یہ دشمن جان ہین
شربے سے خفا عطر سے ہین ناک چڑہاتے
آثار غضب تیوریون سے چہرے پہ عیان ہین
بیوی کو یہ شوہر سے چھڑاتے ہین کڑک کر
ہان بیویون پہ اب تو حرام انکے میان ہین
آنے نہین دیتے کسی بوسون کو لبون تک
تنگ ایسے ہوے تنگ ہاتھ گئے دہان ہین
ہین گال حسینو کے وہ مرجھائے ہوے پھول
گلزار کہان حسن کے سب وقف خزان ہین
وہ ہونٹ نزاکت سے جو تھی [illegible]
اب پیاس سے سوکھے ہوے ہی صورت بان ہین
نظارے کی جرأت نہین پڑتی ہے نگہ کو
جلاد کی ترکیب سے حضرت نگران ہین
کاٹے نہین کٹتے ہین قیامت کے یہ دن ہین
گھنٹے ہین گران کوہ کے منٹ سنگ گران ہین
یہ شام نہین آنکھون مین چھایا ہے اندھیرا
خود شام کو جس پر شب یلدا کے گمان ہین
ہے شام مصیبون ہی مین جا کر کہین آتی
سنتے کہین برسون ہی مین مغرب کی اذان ہین
طاقت نہین ہاتھون مین کہ نوالے کو اٹھا ہین
گو بھوک سے یون جی پہ [illegible] ہین
روزہ وہ نہین کھلتا ہے کسی قلعے کا پھاٹک
فاقے سے فقط جان بلب انسان جہان مین
قلعہ ہے دہن قلعہ نشین فاقہ محاصر
افغانی ہے فرمون کے جو زیر کمان ہین
قلعہ تو ہوا فتح مگر گنج فراغت
اک غش کی سی حالت کے دفینے مین نہان ہین
ہین سخت وضو کے لیے یارون کے تقاضے
حافظ جی سو مسجد ہوا یہ روان ہین
بے قید جو ہین پیتے ہین آزادی سے حقہ
ہم دیکھتے حسرت کی نگاہون سے جوان ہین
مسجد مین ہین ترتیل و قرأت کے وہ جھگڑے
آمین کی جا مقتدی کے کہتے الامان ہین
کوثر کی قرارت ہے مگر حال ہے ابتر
والعصر کی ترتیل سے خسران کے نشان ہین
ہوتی ہی نہین ختم کسی طرح سے رکعت
مغرب پہ تراویح کے یارونکو گمان ہین
مغرب ہی چلی جاتی ہے مغرب سے عشا تک
سُن لیتے کبھی اس مین ہی مرغے کی اذان ہین
حقہ مین کیا خاک کہ مغرب کی عشا تک
حافظ جی سُناتے ہمین آیات دُخان ہین
حق تلفی ہے پر کہتے ہی بلتی ہے عزیزو
حقے کی طرح چلتے ہین سرگرم فغان ہین
ہین گھر مین خدا کے کہ وہ جا ہو چکے خلائق
افیونیون کا حال نہ پوچھو کہ کہان ہین
دکھلاتی ہے اعضا شکنی سنگ فلاخن
انگڑائیان ہاتھون مین لیسے تیر و کمان ہین
انگڑائی کے مارے ہین جمائی کے پھاڑے
پھیلائے جو ہین ہاتھ وہ کھولے ہوے دہان ہین
سمجھو نہ رکوع اس کو جھکے اور طرف یہ
سجدے کے بہانے یہ سوے خاک روان ہین
مسجد سے جو آئے تو پھرے گھر سے خدا کے
الفاظ ہین جو شکر کے سب وردِ زبان ہین
غم خوار ہین حیران کہ کھایا نہین جاتا
ہرچند کہ انواع نعم زینت خوان ہین
دو لقمون مین [illegible] تراویح کا غل ہے
حافظ جی مصلے کی طرف سوے کشان ہین
ہین جان کی خاطر یہ نئی طرح کی دقت
اوٹھتے ہین ہن گر تیر تو جھکتے ہین کمان ہین
حافظ نہین ہے فوج کا افسر کوئی آگے
زخمون سے مگر چور ہین جو زیر کمان ہین
شاید کہ ہین شیعون کے قرآن کے حافظ
والناس تلک پہونچتے ہی گر کتے کہان ہین
کیا جانیے کیا ہے جو ہجوم یہ سنگین
کیون [illegible] ہم کو رمضان ہین
شہباز پہ تحریر نہین سینہ زنی ہے
ہرچند محرم نہین ہم مرثیہ خوان ہین

معرکۂ جنگ ٹرانسوال

ہر چمن پھولا پھلا ہے ہو رہی ہے اک خوشی
ہر طرف لب پر ہے نعرۂ اللہ اکبر عید ہے
جشن ہوتا ہے ہمین مین ہو مبارک ساقیا
سامنے رکھ آج تو یارون کے ساغر عید ہے
تیری فیاضی کی شہرت ہو رہی ہے آجکل
عیش و عشرت شادمانی تجھکو خوشتر عید ہے
تیرے خوش کرنے کو ساقی آ ہین خود ماہوش
دیکھے مین پھولون کا کیا زیور بنا کر عید ہے
کس طرح خوش ہو رہے ہین تیرے دربار مین
کہہ رہے ہین کس خوشی سے پیارے دلبر عید ہے
مل رہے ہین عید باہم نازنین کس شوق سے
دید کے قابل ہے یہ بھی آج منظر عید ہے
یاد مین اوس شوخ کے لبریز پیمانہ رہے
دور مین ہر دم رہے یان شیشہ ساغر عید ہے
دل مین ہو شوق پری رو لب پہ جام انبساط
لطف ہو گر یہ میسر سمجھین بہتر عید ہے
ہم کو ساقی مبارک یوم یہ عید الفطر
نذر کو لے چل کوئی تو جام احمر عید ہے
ہم تو متوالے ہین لیکر جام کیونکر جائین گے
بیخودی مین لے چلے لکھکر غزل گر عید ہے
مہر و الفت مین کسی کے جو رہین ہم رات دن
آ رہی امید دل مین آج بنکر عید ہے

راقم۔ بقلم شمسی ظریف۔

لوکل علیہ الرحمۃ

ایک ہمارے لوکل نامہ نگار صاحب یون فرماتے ہین:۔

" آج صبح صبح ننگے منہ نہار یا دن بندہ درگاہ خواب گاہ سے جو بہر ہوا کر اوٹھے تو طبیعت کو کچھ اداس پایا۔ جھٹ پٹ بائیسکل پر چڑھ ٹناٹن گھنٹی بجاتے وکٹوریہ پارک اور کمپنی باغ کو چلتے ہوئے وہان سے واپسی مین کیا دیکھتا ہون کہ چند لال پگڑی والے لکھنؤ محلہ مولوی گنج مین ڈٹے بیٹھے ہین اینجانب کو دہشت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب خوب چھان بنان کی تو این معلوم شد کہ چمار ذات رذیل کی اہل خانہ رات کو چھپ چھپ کر اپنے ہم پیشہ کے پاس جاتی تھی۔ غرض سو دن چمار کے ایک دن چمار کا۔ ۳۰ جنوری کی شب کو جو کبھی چماری اپنے آشنا کے پاس تشریف لے گئین چمار علیہ الادبار کو خبر ہو گئی جیون ہی بی صاحبہ واپس آئین شوہر نے چمڑا کاٹنے کے آلہ سے زن سے گلا کاٹ ڈالا۔ اور پولیس مین جاکر خود ہی کل ناول دیباچہ سے لیکر تمت بالخیر تک کھڑے کھڑے سنا آئے۔ بس پھر کیا تھا پولیس کی تحقیقات شروع ہو گئی۔ اب دیکھیے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

سردی کا موسم۔ اوسپر ابر و بلو۔ بیچارہ پیر فلک برد عجوز کے زور سے لحاف ابر مین ملفوف مارے نزلے کے جب دیکھو ریزش مین مبتلا۔ کہین کہین زور سے چھینک بھی آجاتی ہے یعنے بادل کی گڑگڑاہٹ اولون کا پتا بھی دیتی ہے۔ مزارعین ابر نیسان کی بدولت گذشتہ بہار پر پھولے نہ سماتے تھے مگر رحمت کی کثرت زحمت بھی پیدا کر دیتی ہے۔ مویشیون کی بیماری کھیتون مین گیروی لگ جانے کے خوف سے سہمے ہوئے ہین۔

ادہر روزہ دارون کو پہلے تو فرصت تھی پہر دن چڑھے تک تو آفتاب ہی نظر نہین آتا۔ تھوڑی دیر جھلکی دکھائی اور لیجیے شام موجود افطاری اذان ہو رہی ہے۔ مگر یہین تک مناسب تھا۔ اب جون جون ماہ صوم قریب ختم ہوتا جاتا تھا روزہ دارون کو ۲۹ کے چاند کی فکر دامنگیر ہوتی جاتی تھی۔ خوف تھا ابر کی عادت تو رمضان بہر خراب ہو رہی ہے کہین ایسا نہ ہو روزہ دارون سے اوس دن بھی دل لگی کرے۔ ہلال عید سے بدبختی معلق کی ٹھہرائے۔ آخر وہی ہوا ۲۹ کو ادبار ابر تیرہ و تار گھر آیا۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اتنے روزے اللہ کے رکھے ایک ابر کی جان کا بھی سہی۔ یہ بھی دستوری لے لے۔ بس ہمین تو کسی کا احسان نہین کل نہ سہی پرسون عید کر لین گے۔ ادہر رات کو ابر نے بھی تار بارش سے سوئیان بنا لین اب کل عید ہے۔

CHAMBERLAINS COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائریا ریمیڈی

چیمبرلینس صاحب نے قولنج ہیضہ اور پیچش کی کی دوائی جو امریکہ مین بنائی گئی ہے نہایت عجیب دوائی اپنی قسم ہے جو تمام دنیا مین استعمال و پسند کیجاتی ہے تمام معدہ کی دردونکو فوراً دفع کرتی ہے قولنج ہیضہ پیچش۔ خیر دامی (؟) بچونکا ہیضہ۔ انتڑیون کی ہر قسم کی بیماریان قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی بوتل دو روپے۔ ہر جگہ دوا فروشون سے مل سکتی ہے۔

FOR SALE BY W C KIDD.

سمن بغرض انفصال مقدمہ فوری

۶۴ و ۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی

نمبر مقدمہ ۳۳۶
عدالت دیوانی منصفی۔
مقام شاہ آباد ضلع ہردوئی۔
چودہری کنہئی سنگھ ولد چودہری لالتا بخش برہمن ساکن قصبہ پالی پرگنہ پالی تحصیل شاہ آباد مدعی
بنام
مسماۃ امیر فاطمہ بیوہ شیخ غلام مصطفی شیخ ساکن قصبہ پالی پرگنہ پالی تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام

ایک نالش بابت [illegible] بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹- وقت ۱۰ بجے ماہ فروری سنہ ۱۹۰۰ء قبل دوپہر گھنٹہ پر اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کے حال سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اوسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر اس روز تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا اور تم کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ دستاویز کو جس کا معائنہ مدعی چاہتا ہے اور دوسری دستاویز کو جس کو تم واسطے استدلال اپنی جوابدہی کے ضرور سمجھتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت وکیل کے بھیجدو۔

بثبت دستخط اور مہر عدالت کے ۲۷- ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو جاری کیا گیا

دستخط منصرم

اطلاع

۱- اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہونگے تو تم عدالت ہذا سے سفینہ باین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم تجویز سے پہلے کسی وقت اون کے واسطے زر خوراک جو ضروری ہو عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گزرانو۔

۲- اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تمکو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کرو تاکہ سرسری اجرائے ڈگری کا جو تمہاری ذات یا مال پر یا بصورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ تمکو (یا فلان فریق کو جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ماہ سنہ ۱۹۰۰ء تک گزرانو۔

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے بعفاست تک

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور ملک کی مجموعی حالت اور شائقین کی درخواستوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات ازراہ قدردانی اودھ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت عہ سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہذا انکی خاطر سے مجبوراً قیمت مین تخفیف کرنی پڑی۔ چنانچہ طلبہ اور کم استطاعت لوگون کے واسطے ہمنے سنہ ۱۹۰۰ء سے نصف قیمت یعنی للعہ سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب یکمشت لعہ قیمت ۱۲ار محصول جملہ ۱۲ار پیشگی بھیجینگے انکی خدمت مین پرچہ سال بھر جایا کریگا۔

سابق کے خریدار اول تو ذی استطاعت ہین انکو غرباً مین شامل ہونا خود تامل ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی مرضی ایسی ہی ہوئی تو ہمکو اس زمرے مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہوگا بشرطیکہ پچھلی بقایا ادا فرمائین اور آیندہ نئے سرے حساب شروع فرمائین۔

راقم۔ منیجر اودھ پنچ۔

(۱) ہرگوسنگتا جوتش ۱۱-۱-۱۹۰۰

ہرگوسنگتا جوتش کا بڑا بھاری گرنتھ اردو حرفون مین بھی ترجمہ ہو کر چھپ گیا اور اسکے ساتھ مین اور بھی دو بڑے بڑے گرنتھون کا ترجمہ اردو مین کر کے شامل کیا ہے جسمین جنم یعنی پیدایش سے لیکر ساری عمر کا شکھہ دکھہ اور انیک پرکار کے پرشن مہورت لکھے ہین اور ۳۰۰۰ کنڈلی ایسی ریت سے چھاپی ہین کہ ہر منش کی کنڈلی معہ پہلا دیش کے ملجاتی ہین اور ساری عمر کا دکھہ شکھہ سنتان وغیرہ کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت معہ محصول عہ رہے

ملنے کا پتہ

پنڈت ہردیو سہاے گیان ساگر پریس شہر میرٹھ

پتی تمباکو خوردنی و قوام تمباکو مشکی

یہ کارخانہ خشک تمباکو کا دس سال سے لکھنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتھ جاری ہے معززین ملک اور والیان ریاست کے متعدد اسناد و سرٹیفکٹ کارخانے مین موجود ہین جو اس جنس کی خوبیونکے ثبوت مین ہین دو باتین کافی ہین لمبی چوڑی تعریف سی بجز اعتبار کھونے کے اور کچھ عقلا کے نزدیک حاصل نہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ایک دفعہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھیے ناپسند ہو واپس فرمائیے۔ یہ تمباکو عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے طبی ترکیب کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہمنے حسب فرمایش شائقین کے مشکی تمباکو کی گولیان اور قوام بھی تیار کیا ہے جو خوشبودار اور نفیس مصالحون سے مرکب ہے اس مین بڑی خوبی یہ ہے کہ علاوہ خوشبو سے مشک و زعفران تمباکو کا مزہ منہ مین پان رہنے تک باقی رہتا ہی باوجود ان خوبیون کے قیمت اور تاجرون سے ارزان رکھی گئی ہے یعنی گولی تمباکو مشکی ورق دار فی تولہ ۱۰ ر و ۸ ر و ۶ ر گولی بالمنق فی تولہ ۴ ر قوام تمباکو مشکی قسم اول فی تولہ [illegible] قسم دوم فی تولہ ۴ ر و ۳ ر و ۲ ر پتی تمباکو خشک فی آثار للعہ و عہ و ۱۲ ر المشتہر۔ احمد حسین خلف سید دلدار حسین چوک لکھنؤ

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایکزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرز ناموری ڈاکٹرون۔ والیان ریاست و رؤسا ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے: ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضونپر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ فی تولہ تین روپیہ۔ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ عمری سُرمہ فی تولہ ۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھونسے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش۔ ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ یا ہر ایک اندر کی جھلی کا زخم اور پیپ کا جمع ہونا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی ضرر پہنچانیوالی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے ہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سُرمہ میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ احمدی عمر ۲۰ سال ساکنہ لاہور کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اسکی آنکھونکے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضونپر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کیواسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میرے رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی طلب کے لیے مارچ ۱۹۰۸ء مین جمع کیا گیا ہے۔

مولینا شہبان کے روشن خیالات

شب قدر

مشہور زمانے مین جوانی ہے دوانی … اپنے بال پریشان ہون گے رات ڈرانی
پڑھ لکھ کے اگر قدر کچھ اس رات کی جانی … الکھ کھو ہی ہے ہر شب قدر کی ثانی

سر عرش نجوم آنکھین نظر نور فشانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

ہین سینہ پہ رکھی جو سیاہی کی دواتین … اگر غور سے دیکھو تو ہین کیسی ہوئی راتین
ان راتون مین گر سیکھ لو تم علم کی باتین … فراتین مین تمہاری بھی فرشتون ہی کی ذاتین

پھر آنکھون مین سب کی ہو تمہی یوسف ثانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

اوراق کے مضمون پہ کہان کھل کے کتابت … اطباق سموات پہ چہائی ہے یہ ظلمت
ہو قدر تو ہے صاف شب قدر کی حالت … جھکنے مین پڑی نخل گمان قصر جہالت

ہر بات ہے انواع سعادت کی نشانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

زلفین وہ کسی روش پہ ہین ہاتھ نہ عنبر … راتین برکت کی ہین ستارے ہین زیور
جھکنے مین عقیدت کے ہین دیکھے صنوبر … اگر قدر ہو عرفان کی کھلیان ہی مین ہنر

افسوس ہے لیکن سر مو قدر نہ جانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

سمجھے نہ اگر ڈاڑھی کو تم رات تو چوکے … جھکے ہوئے تارے نہین قطرے ہین ہین مو کے
خم نخل مین قامت کے زمین خوشی چھو کے … سمجھو تو یہ مین تنگ شب قدر کے مو کے

کرتی ہے جو ہر رنگ مین یان مشک نشانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

رحمت کی نئی شب ہے پہاڑون کی سیاہی … شبنم مین ہے تارون کی چمک خواہی نخواہی
ہین نخل جھکے یان تو وہان قلعہ شاہی … سمجھو کو یہ سب دیتے ہین قدرت کی گواہی

قدرت کی زبان کہتی ہے ما اعظم شانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

ظلمات نہین کچھ کی یان بھی پڑی ہے شب … لہرون کی چمک ڈرتی ہے افلاک پہ کوکب
ساحل نہین ہے غرق عرق زندگی کا مشرب … کرتے مین فصوبیٹر نہاتے ہین سکان شب

معروف تلاوت ہے وہ پانی کی روانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

تاریکی سرابون مین چمکتا ہے موج … حکمت کے فرشتون کی یہان بھی ہے بڑی فوج
ہر ذرے کا ہے فرد وہ زہرہ کا مگر زوج … سجدہ دین ہے سر نخل کے مسجد کو ہے یان اوج

دن کو بھی یہان تو نکلی ہے ادعیہ خوانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

گھنگھور گھٹا چرخ پہ کب چھائی ہوئی ہے … بجلی یہ کہان رعد کی تڑپائی ہوئی ہے
کب باد سے پیڑون کی جبین سائی ہوئی ہے … تارون بھری ڈنگو شب قدر آئی ہوئی ہے

گردن ہے تمہین فرض اطاعت کی جھکانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

ہو وصل کی شب خواہ جدائی کی ہو وہ رات … دونون مین ہمین حضرت دکھاتے ہین تجلیات
وہ سمجھے کہ روشن ہون شب قدر کے آیات … اس چشم حقیقت کی ہی شہباز ہے یہ بات

چتلی نہین اک نور کی ہے کھل گئی شانی
ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

رخصتی رمضان المبارک

مسٹر اودھ پنچ خان دام ظرافتہ۔ غیر حاضری کے لیئے جو آپ کہین بجا ہے۔ درست ہے۔ سست ہے ضعیف ہے۔ لاغر ہے۔ تہا ہے دبلا ہے۔ لاحول ولاقوت۔ نہین نہین ٹھیک ہے۔

مگر جناب من سُنیئے۔ مین ایک ایسے کام مین مشغول تہا کہ آپ بھی اس سے غافل تھے۔ اور جب آپ سُنین گے تو شاباش اور مرحبا نہ سہی مگر برا بھی نہ کہین گے۔

آپ کو معلوم ہے کہ عالیجناب نواب شمس العارفین مولوی محمد رمضان صاحب علیہ الرحمۃ جب سے بعد صوفی محمد شعبان صاحب تشریف لائے تو ایسے چمٹ گئے کہ چھوڑتے ہی نہ تھے۔ بہت سا سمجھایا بجھایا کہ خدا حافظ اب تشریف لے جایئے۔ مگر حضرت آپ جانتے ہین کہ ہمارے مہربان کیون ماننے لگے تھے۔ ایک نہ سُنی۔ یہان تک کہ کمیٹی کی ٹھہری۔ میری یہ حجت تھی کہ اکیلے مولوی صاحب جو تشریف لے جائین تو وہ ایسے آئین مگر مولوی صاحب کا خیال تھا کہ مین ابھی نہ چھوڑون گا۔ یہان تک کہ ایک دن پنچ بلائے گئے۔ سب کے سرپنچ مسٹر محمد شوال مد اللہ عمرہ ٹھہرے اور بہ مشکل مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۰۰ع کو بوقت چھ بجے شام یہ فیصلہ ہوا کہ مولوی محمد رمضان صاحب تو تشریف لے جائین مگر گیارہ مہینہ کے بعد پھر ان کو آنے کی اجازت ہے۔ حضرت مین اس کام مین مشغول تہا کہیئے

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو

پس اب مین اس پیشنگوئی کو بذریعہ اخبار شائع کرتا ہون کہ ہمارے نوجوان خصوصاً نیچرل خیالات کے آدمی مطمئن رہین کہ گیارہ مہینے تک اب مولوی صاحب کا آنا بند کر دیا گیا۔ راقم۔ اے۔ ایس۔ نوریہ

بسنت!

ہم نے اس بات پر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وقت کی پابندی آپکی

شمہ د چیز ہے اور اس سے صرف ایک ہی
فائدہ نہین بلکہ سیکڑون ہی فائدے دُنیا
و دین دونون کے لیے ہین- مثلاً ایک سم
تیوارون کی ہے جو ہنود و اہل اسلام مین
مدت سے جاری ہے- اور اب تک کسی
طرح سے کوئی تو اکسی سال کم نہوا- دُنیا
مرتی چلی گئی زمانہ بدل گیا- رنگ پلٹ گیا
مزاج دوسرے ہوگئے- مگر نہ ہوا تغیر ان
رسوم و تیوارون مین- ہے یہ بات خیال
کرنے کی یا نہین- آپ ہی انصاف فرمایئے
آپ خیال فرماینگے کہ اس بحث سے بسنت
کو تعلق کیا ہے تو اس اعتراض کے دفعیہ
کے لیئے ایک غزل موجود ہے شوق فرمایئے

وھو ہذا

خوشی کا دن ہے کہ ہے دلکو خوشگوار بسنت
منانے در پہ تمہارے آئے بادہ خوار بسنت
دلون مین جوش ہے اسدم [illegible] لون کے
بنالے آج ہے بھراون کو بیقرار بسنت
ہر ایک شے سے مسرت ٹپکتی ہے اسدم
گلون کا آج ہے مہمان نو بہار بسنت
صبا گلون سے لپٹتی ہے بے طرح بڑھکر
شمیم غنچون سے ہوتی ہے ہمکنار بسنت
ستم کے سارے ہین سامان کیا کرین ساقی
بناتا دل کو ہے بیتاب بار بار بسنت
نہ لطف آئے گا ہلدی کے رنگ مین یارو
خوشی تو جب ہے کہ ہون رز سے ہمکنار بسنت
نہین ہے گیندے کے پھولون مین یہ گل صد برگ
سرون پہ اُنکے ہوا ہے مگر سوار بسنت

راقم- بسنت راے-

جا و نمین سے عید کی قدح کش کی بن آئی

لیجیے حضرت مُنہ مانگی مراد- شب ہی
سے ایک ہنگامہ مچا ہوا ہے- شور بپا ہے
ہر شخص شام ہی سے دعاے سحر مین مصروف
ہے کہ کہین جلد روزہ روشن ہو اور اپنے
اپنے دھندے مین لگین- ادہر سپیدۂ
صبح نمودار ہوا اور ہر شخص کو اپنی
اپنی پڑی-

رِند اپنے رنگ مین رنگے ہوئے
ہین رین دو دنیا کی خبر کسے خود کو فراموش
کیے ہوئے ہین- جو ہوش آتا ہے تو
کہہ اُٹھتے ہین- ؎

کی فرشتون کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیے ثواب ہے آج

کثیف مے سے دل و دماغ بالکل معمور
ہین اسی کا خیال اور اسی کی دہن
ہے- ع-

لا ساقیا شراب کہ روزون کا قل ہوا

محو نشہ مین چور ہین- پھر جو لغزش کرتا ہر
تو اُڑا رِند اُدہر گریم- خم اور سبو سب اُدہر
کوئی چھت پڑا ہے تو کوئی عشق مین
ہے- ؎

کرتی ہے صبا آکے کبھی غالیہ بیزی
کرتی ہے نسیم آکے کبھی لخلخہ سائی

گلاب چھڑکا گیا- دو ایک کا نشہ کچھ کم ہوا
عید کا خیال آیا- نماز کا شوق دامنگیر ہوا
غسل کے واسطے جاتے ہین قدرت
حق سے میخانہ عبادت خانہ معلوم
ہوتا ہے-

افیونی اور چانڈو باز- پھر رات
رہے سے پینیا بیگم سے دو چار ہین
پونڈے چل رہے ہین- گھو تو کیا
آب حیات ہے- کوئی کہتا ہے ہم تو
روزہ اسی سے افطار کرینگے- چانڈو باز
اپنی خاکساری کے زعم مین اور یہی
اُدہیڑبُن مین ہین- صفا لپ- چکنی مجو
ایک پر ایک ٹوٹا پڑتا ہے کہ پہلے دو
دم ہم لگالین- آج کی نماز نے انکو بھی
چوکنا کر دیا ہے- میلی پھٹی چٹائی پر لنگی
کا فرش بچھایا گیا- حمام و غسل کی فکر
ہو رہی ہے- برس مین ایک دفعہ تو یا خدا
چاہیئے-

رنڈیان- ان کو بھی مرغ سحر کی اذان
نے بیدار کیا آنکھہ ملتی ہوئی اُٹھین- منہ ہاتھہ
دھویا- ایک آدہ تاج الملوک آ گئے- گاڑی
کرایہ کے عیدگاہ پہونچین- نماز کون پڑھتا
ہے- صرف اس خیال سے کہ آج عید کا دن
ہے شاید فرشتہ عیدگاہ آئین اور ہاروت
کی طرح ہمارے دلدادہ ہو جائین- تو پھر یہان
وہان دونون جگہہ مزے ہین-

متعلقین- انکا حال اب کی مرتبہ بالکل
پتلا ہے-

مار گزیدہ از ریسمان می ترسد

جب سے جلسہ انٹی کانگرس نے اپنے ہان
ان لوگون کو شرکت کی تکلیف دی ہے تب
سے کوئی کام ہو- کوئی جلسہ ہو یہ لوگ سنکتے
تک نہین ہین- یہی خیال ہے ہمارے
ہر جگہہ جا دھمکنے سے یہ لوگ عام جلسون مین
بلا بیٹھین گے-

زاہد- ان لوگون کی غنودگی کو
جو ابھی شب بیداری سے فارغ ہو کر آ چلی
تھی بانگ سبحان الحی الذی لایموت نے دور
کی حضوری دل سے نماز گزاری- روزہ
افطار کیا اور پھر نماز عید کے خیال مین
سر بسجود ہوگئے-

مولوی- یہ لوگ بھی خوشی مین کسی
سے کم نہین- تمام رات اللہ اللہ کرتے
کرتے گذری صبح سویرے ہی سے فارغ
ہو کر شیر و خرما نوش جان کیا- برنج بدلی
عطر ملا- کفش پہن کر باہر آئے- عمامہ سبز
عصا سبز کفش سبز- سفید پوشاک- نورانی
داڑھی "جیسے خضر کا مقدس پیکر کبار"
دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہاتھہ چھوتے
عیدگاہ مین داخل ہوگئے- یہان دیکھا تو
ایک خلقت اُمنڈی ہوئی ہے- اسلام

شیر انگلستان

"بگڑا باگھ نہ مانئے چمکاری مت دیو"

کوتو ملاحظہ کیجیے۔ جس مسلمان کو کچھ زر نقد حسن اتفاق سے ہاتھ لگا۔ بس جورو بچون کو ساتھ لے توشہ باندھ تیار ہوگئے۔ حضرت خیر ہے یہ کہان حج کو جاتے ہین۔ خوب عمر بھر جان کھپائین تجھی بہین کفایت شعاری کرین اور جب کچھ پس انداز ہو تو بستر بغل مین دبا چل کھڑے ہون اور محنت کی کمائی جہاز کے کرایہ اور سفاک بدوؤن کی نذر کرکے پھر بیکس بینوا دو ورگرش بھوکے ننگے اپنے ملک رگون کا خون چوسنے کے لیے آموجود ہون۔ قوم کے بچے مغربی تعلیم سے محروم ہین اور یہ مصرف زرکثیر سمندر اور ریگستان عرب مین کمپنیک کے مقدس حاجی بن بیٹھین۔ کسقدر افسوسناک معاملہ ہے۔

علاوہ ازین جہان دیکھی مسجدین خالی پڑی ہین تعمیر ہورہی ہین محلہ مین ایک مسجد اچھی خاصی موجود ہے مگر ایک اور بھی ہو۔ غضب ہے کہ مدرستہ العلوم کے ضروری تعمیر ناتمام رہے اور مسلمان اپنا مال یون غیر ضروری کامون مین صرف کرین۔

اسی طرح جب دیکھیے مصلے بچھائے ہوئے بیٹھے ہین۔ جمعہ کا دن تقریباً تمام نماز جماعت کے اہتمام مین صرف ہوتا ہے۔ زمانہ تو یہ کہ اپنی ترقی کی فکر سے گھڑی بھر بھی کوئی غافل ہوا تو

حریف بازی مار لے گئے اور مسلمانون کی حالت یہ کہ نماز صبح اشراق چاشت۔ ظہر عصر مغرب۔ عشا۔ تہجد سے چھٹی ہو تو کچھ کرین تو نہ ان اوقات سے رستے چھٹی ہوگی نہ کچھ کر سکینگے آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ بھیل اور گونڈ کی طرح بے نام و نشان ہو کر رہنا ہوگا۔

ایک اور رہبانیت شدت کے ساتھ قائم کر رکھی ہے ہندوستان کا ملک۔ قوی ضعیف۔ لطیف الطبع۔ رقیق القلب اور پیر عرب اور افریقہ کے سخت اور درشت اور جفاکش مسلمانون کے ساتھ کلہ بکلہ روزہ رکھنے کو اور جان دینے کو موجود۔ نوخیز لڑکے مہینہ بھر بھوک پیاس کی مصیبت سہہ سہہ کے کمالا کر رہجاتے ہین اور اونکا ولولہ اور جوش طبیعت ساقط اور دماغ ضعیف ہوجاتا ہے اور تعلیم سے کما حقہ متاثر نہین ہوسکتے۔

علاوہ ازین جمہور اہل اسلام نے اعتقاد کرلیا ہے کہ گڑگڑا کے دعا مانگنے سے مطلب حاصل ہوجانا ممکن ہے اور بعض آیات یا اسمائے الٰہی پڑھکر دم کرنے سے مریض شفایاب ہوجایا کرتے ہین۔ اکثر کو دیکھتے ہین کہ پہرون کونے مین بیٹھے ہوئے رو رو کر دعا مانگ رہے ہین۔ خدا وندا رزق دے۔ عزت دے۔ ذلت سے بچا یہ نادان یہ نہین سمجھتے کہ اگر اسی نالہ وزاری پر کسی حد مین حصول مطلب متصور ہوتا تو سب سے پہلے دنیا کی وہ اقبالمند اور معزز مغربی قوم جنے اسباب ترقی و بہبودی دریافت کرنے مین فتح نمایان حاصل کی ہے اور جس کی تقلید اور جس کا اتباع تمام نوع انسان پر فرض ہے ممکن نہ تھا کہ ان بیش بہا نتائج اسباب کو نہ دریافت کرتی اور اون پر عمل نہ کیا جاتا ہم نے آج تک کسی جنٹلمین کو جا رحسبا۔

گھنٹے وظیفہ رٹتے اور دعائین مانگتے نہین دیکھا اور نہ کبھی یہ سنا ہے کہ کسی فزیشن یا سرجن نے بجائے دوا یا عمل جراحی جہو پہو کا استعمال کیا ہو۔

غرضکہ انہین کج فہمیون اور غلط کاریون کی عام اشاعت کا یہ نتیجہ ہوا کہ بکثرت ریفارمرون کی ضرورت ہوئی اور بجائے صدی وار کے سال وار پیدا ہونا شروع ہوئے۔ اگلے وقتون مین جو سر صدی ایک مجدد صاحب پیدا ہوتے تھے تو او تنا ہی کم کام بھی تھا مابین صدی علمارسمی اختلافات یا بعض رسم و رواج کے داخل فی الاعمال ہوجانے کی واردا تین شاذ و نادر ظہور مین آتی ہین اور مجدد اون سے دو سے چند مقدمات کو فیصل کرکے فرصت پاجاتے تھے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ وجود اس درجہ ریفارمرون کی کثرت اور ارزانی اور اون کی اس قدر سعی و کوشش کے کہ قریہ بقریہ دہ بدہ غل مچاتے پھرتے ہین۔ لکچرون اور اسپیچون کی چارون طرف بھرمار ہے اخبارون مین مسلسل مزیل عقل و اوہام مضامین شایع ہوتے ہین اور پھر بھی مسلمانون پر خدانخواستہ ایسا ادبار چھایا ہوا ہے کہ حسب مقصود اصلاح حال و مآل کی صورت ہی نظر نہین آتی۔

میرے نزدیک ایسی مصلحون کی تعداد شاید کم زور ہے اور کم انکم اتنی تعداد کی ضرورت ہے کہ جو اشخاص معرض اصلاح مین ہین اون کی تعداد سے ریفارمرون کی تعداد دوچند ہو تاکہ ایک اگر ایک کے قابو مین نہ آئے تو دو ریفارمر مل کر اوس پر فتحیاب ہون۔

راقم۔ ریفارم کا ترقی خواہ۔ غ۔ ع

ہم لیتے ہین زمین سے خبر آسمان کی

ابجی کی مرتبہ ایجی ... علیہ الرحمت

پہلی جنوری کو عالم بالا پر تشریف لے گئے تھے - آپ جانئیے ایسے بڑے بھاری جیئد نامہ نگار کا وہان جانا کچھ ایسا ویسا نہ تھا عرفی - خاقانی - حافظ - سعدی - شیکسپیر ورڈسورتھ وغیرہ وغیرہ کی روحین استقبال کو آئین - بڑی آؤ بھگت کی - اور تو کچھ وہان دیکھا سُنا ہے بہزودی بقیہ تحریر مین آئے گا - لیکن اس سفر سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہان کی طرح عالم بالا پر بھی آبادی ہے اگر آبادی نہ ہوتی تو چرخ پر اطلس کا کیا کام تھا - دھنک کس کی کُرتی کے واسطے منگائی جاتی - آسمانی فرش کیون بچھا ہوتا زہرہ اور مشتری کس کے دکھانے کے واسطے ستارے لگاتین - کشکول کس کے بھیجنے کے واسطے بنایا جاتا - پانی بھرنے کو ڈول (دلو) تالاب مین مچھلی (حوت) جنگل مین شیر (اسد) بچھو (عقرب) کیون ہوتے ترازو (میزان) کیون لگا ہوتا - دنا دن گولے جنکو آپ شہاب ثاقب کہتے ہین کیون چھوٹتے - ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی ہے اور ضرور ہے اور جب آبادی ہوئی تو اوس مین ہر طرح کے لوگون کا ہونا ضروری ہے - چنانچہ

یہان بھی دو فرقے جس طرح آپ کے ہان نیشنل کانگرس اور انٹی کانگرس کے دو گروہ ہین نظر آئے -

گو ان دونون فرقون کے لوگ صورت سے اچھے بھلے آدمی معلوم ہوتے تھے مگر بات یہ تھی کہ ایک گروہ نیک نام یا اور دوسرا [illegible] تھا - اور ان دونون فرقون مین باہم بجائے اتحاد و محبت کے سخت مخالفت تھی چنانچہ ایک گروہ کے یہان تقریب عرس قرار پائی تھی اور اوس کے واسطے ساز و سامان مہیا ہو رہے تھے اور منظور یہ تھا کہ اس تقریب مین اس بات پر زور دیا جائے کہ جو لوگ دُنیا سے بغیر کوئی نیک کام کیے چلے آئے ہین یا وہ لوگ جنہون نے کام تو اچھے اچھے کیے ہین اور اون کا نامۂ اعمال کورا ہے یا نامۂ اعمال مین لکھا تو سب کچھ ہے لیکن فرشتون سے گم ہوگیا ہے وہ لوگ پھر کسی ترکیب سے دُنیا مین بھیجے جائین اور اپنے نامون سے ہیچکارہ اور ناکارہ کا دھبہ مٹا دین اسی قسم کی اور بہت سی باتین تھین جو مجھے یاد نہین رہین لیکن سب کا منشا عرض معروض کرنے خوشامد درآمد سے مانگنے کا تھا -

ہنوز وہ دن اور وہ وقت نہین آیا تھا کہ فریق ثانی کا بھی خون فاسد جوش زن ہوا - پھر کیا تھا تو چل مین چل تھوڑی دیر مین مجمع خلاف قانون اکٹھا ہوگیا - اور چونکہ ہر شخص باضابطہ آیا تھا یعنے ہر شخص کے ساتھ بچون کی مشین یا بی گھر بسی ہمراہ تھین اس وجہ سے اس جلسہ مین عجیب سامان تفریح دکھائی دیتے تھے - لڑکون کی چہل پہل مزہ دیتی تھی - تھوڑی دیر تک یہ مجمع ایک ٹھلے میدان مین (جس طرح سپہ سالار کی میدانی میدانون مین بسیرا لیتی ہے) مجتمع رہا - کچھ صاحبون نے تھوڑی بہت غون غان کی - کچھ نوحہ کچھ حدیثین پڑھین - مگر جب دیکھا کہ سامعین اپنے شغلون مین ہین کوئی سُنتا دُنتا نہین سب مجبور اً چپ ہو رہے اتنے مین خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ ایک شیخ زغن اُڑتا ہوا آیا اور نہ معلوم نہین کیا سمجھ کے ان سب کو چھیانا شروع کر دیا یہ تو جناب سب کے سب نیچے انڈے بچون سمیت ایسے بھاگے کہ پتہ نہ ملا -

اس کے بعد جناب پھر عرس بڑی دھوم دھام سے ہوا - خوب روشنی کی گئی ایسے ایسے سامان مہیا کیے کہ لوگون کے حواس غائب ہو گئے - کئی روز تک برابر یہی دھوم دھام رہی - بڑے بڑے لوگون کی روحین اس مین شریک ہوئین - خوب خوب مباحثے ہوئے اور بخیر و خوبی تمام ہوگیا -

راقم - از عالم بالا -

گر ابکی پھر کے جیتے وہ کعبے کے سفر سے
تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

اگلے زمانے کی طرح سفر حج مین دقتین تو کم ہین مگر فی الحال چیف سکرٹری گورنمنٹ مغربی شمالی نے عام اطلاع دی ہے کہ ملک حجاز مین آج کل بدامنی کی عام حالت ہے - اگر کوئی جائے گا تو خطرات مین پڑے گا -

اب اس پر بھی اگر جوش مذہبی مین آکے کوئی حج کا ارادہ کرے تو اوس کے حق مین یہی شعر صادق ہے -

لوکل علیہ الرحمۃ

سردی کا دم نکلتا ہے۔ ہوا سرد خوب چلتی ہے۔ مزارعین پیداوار ربیع کی آس پہ خوش ہین۔

یہ ہفتہ گھوڑدوڑون کا تھا اور وہی سول سروس کپ کا۔ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر بھی تشریف لائے تھے۔ اس دفعہ مہاراجہ پٹیالہ کا گھوڑا تاٹ بیٹ بازی لے گیا۔ اودھ روڑ بھی [illegible]۔ نہ جہر یہ کہ آپ جاتے ہین یہ تو سلطنتین فارغ البال زبردست لوگون کے مشغلے ٹھہرے سول اور فوجی حکام معتولین شہر کی شرکت سے چہل پہل زیادہ ہوتی ہے۔ اس دفعہ اس کم بخت ٹرانسوال کے قضیئے نامرضیہ نے اکثر حاکم اور محکوم [illegible] کی اُمنگون پہ پانی پھیر رکھا ہے۔ بھلا جب [illegible] مین لیڈی اسمتھ کے محاصرہ اور آئے دن سپاہیون بہادران انگلشیہ کی [illegible] کا خیال آئے تو فراغت خاطر کہان یہ بھی ایک وضعداری کا رسم تھا۔ طوعاً کرہاً ادا کر دیا گیا۔ ورنہ ہر جا کی [illegible] اسپ صبا رفتار کو واسطے دیکھا [illegible] کے رسالے کا خیال آ گیا ٹرانسوال یاد آیا آرزو ہوئی کہ ہر سوار غنیم کا سر کچلتا بخیر وعافیت واپس آئے تاہم قدرے قلیل چہل پہل ہو گئی اور بسالت شجاعان انگلشیہ کے اطمینان پر دلکو [illegible] دے لی۔

بھلا یہ کون سی بات تھی کہ جنگ ٹرانسوال کے چندے کے واسطے سارے ہندوستان مین تو دھوم مچے اور ہمارا شہر افیون کی پینک مین [illegible] پڑا رہے۔ پچھلے اتوار کو بارہ دری قیصر باغ مین یہان بھی دھوم دھامی جلسہ ہوا۔ نواب محمد تقی بہادر خلف جناب مرزا [illegible] بہادر مرحوم صدر نشین تھے۔ بڑے جوش خروش کے ساتھ رزولیوشن پاس ہوئے کہ ہماری سرکار کی جانب سے جو بہادر اور سورما کام آئے اُن کے پسماندون کی امداد کے واسطے چندہ ہو اور قرار پایا کہ معابدین اپنے اپنے مذہب کے طریقے سے احکم الحاکمین کی درگاہ مین دعا مانگی جائے کہ اس جنگ کا خاتمہ کہین جلد ہو اور ہماری سرکار کی فتح ونصرت کا سہرا اپنا ہو۔ اس امر پر بھی افسوس ظاہر کیا گیا کہ ہم ہتھیارون سے مسلح ہوکے بوئرون کو مزا نہین چکھا سکتے ورنہ

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے

لیکن اظہار خیرخواہی ونمک حلالی کے اور بہت سے طریقے ہین اون کے ذریعے سے ہم کو بدل وجان حاضر رہنا چاہئے۔

شکریہ

جن قدردانان صحیفہ نے اعانت کارخانہ فرمائی ہے اُن کے اسمائے گرامی بہ اُمید درج ذیل ہین کہ اسی طرح دیگر حضرات بھی توجہ فرمائینگے کیونکہ سال بھی ختم ہوگیا اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی۔

- سرکار فیض آثار ریاست رامپور — [illegible]
- عالیجناب راجہ کشن کمار بہادر بابت جلد — [illegible]
- عالیجناب محمد سعید خان [illegible] بابت جلد — [illegible]
- جناب محمد یونس صاحب بابتہ جلد — [illegible]
- عالیجناب نواب محمد [illegible] خان بہادر — [illegible]

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور ملک کی مجموعی حالت اور اکثر بالیقین کی درخواستون سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات از راہ قدردانی اودھ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت [illegible] سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہذا اُن کی خاطر سے مجبوراً قیمت مین تخفیف کرنی پڑی۔ چنانچہ طلبہ اور کم استطاعت لوگون کے واسطے ہمنے سنہ ۱۹۰۱ء سے نصف قیمت لینے سے سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب [illegible] سے قیمت [illegible] محصول جملہ [illegible] پیشگی بھیجدینگے اُن کی خدمت مین پرچہ سال بھر جایا کریگا۔

سابق کے خریدار اول تو ذی استطاعت ہین اُنکو غرباء مین شامل ہوتے خود تامل ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی ایسی مرضی ہوئی تو ہمکو اس زمرے مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ پچھلی لقایا ادا فرمائین۔ اور آئندہ نئے سرے حساب شروع فرمائین۔

راقم منیجر اودھ پنچ۔

(۱) کھیر گوسنگتا جوش [illegible]

بہر گوسنگتا جوش کا بڑا بھاری گرنتھ اردو حرفون مین بھی ترجمہ ہوکر چھپ گیا اور اس کے ساتھ مین اور بھی دو بڑے بڑے گرنتھ کا ترجمہ اُردو مین کر کر شامل کیا ہے جسمین جنم یعنی پیدایش سے لیکر ساری عمر کا سکھ دکھ اور ہر ایک [illegible] پرشن مہورت لکھی ہین اور [illegible] چھاپی ہین کہ ہر شخص کی کنڈلی معہ پیدایش کے ملجاتی ہین اور ساری عمر کا دکھ سکھ سنتان وغیرہ کا حال معلوم ہوجاتا ہے قیمت معہ محصول [illegible] ہے۔

ملنے کا پتہ
پنڈت ہردیو سہائے گیان ساگر [illegible] شہر میرٹھ

جلد بست و چہارم … نمبر … مطبوعہ ۱۵ فروری ۱۹۰۰ء

جنرل بُلر۔ جنرل افواج انگریزی در ٹرانسوال

مجا ور کو اتنا خیال نہین ہوتا کہ مٹھائی کے دونے اور نذر سینٹ چھوڑ کر اس بے ادبی کے دور کرنے کا انتظام کرے۔ ان کو تو مٹھائی کے دونون۔ نذر سینٹ اور جھومر خانم اور بجلی جان کی گھوڑ گھاری ہی سے فرصت نہین ہوتی ہے ان کا تو یہ مقولہ ہے۔

عشق مین تو ہے کبریائی کی
عشق جسنے کیا خدائی کی

خدا ان کو نیک توفیق دے تاکہ درگاہ شریف پر بے ادبی آئندہ کو نہ ہو۔ اگر ان لوگون نے آئندہ انتظام نہ کیا تو دنیا مین تو بدنام اور ذلیل ہونگے اور قیامت مین ان لوگون سے لٹریکس نہین لگے اور انہین مین دو زخیون کی اپلیین پڑین گی۔

راقم- سید محمد- ن-ا-ا- نشوری

پیشینگوئی

خلق خدا کی ملک مہرانی ملکہ وکٹوریا کا حکم جناب پنڈت۔ نجومی جناب حضرت اودھ پنچ صاحب بہادر کا کہ اس سال یعنے سنہ ۱۹۱۰ء مین عجیب عجیب واقعات پیش آئین گے کیونکہ اس سال جو ہے سازش کرکے آسمان تک پہونچ گئے ہین اور غضب تو یہ ہوا ہے کہ میان نوروز نے بغیر سمجھے بوجھے اُلٹر چڑھی ہی گانٹھ دی ہے۔ بھائیو بمبئی وغیرہ مین تو ان موذیون کی ذات سے طاعون ہی پھیلا تھا۔ اب میان نوروز کے زیہدان سہنے سے بالکل کایا پلٹ ہی ہوتا نظر آتا ہے۔ اور تو کچھ چندان ڈر نہین ہے۔ مگر یہ بڑے ستم کی بات ہے کہ اس سال کل حیوان ناطق حیوان مطلق ہو جائین گے۔ انہین وجوہات سے مسٹر پنچ نے عجائب خانہ پنچ کھولا ہے جن لوگون پر ذیل کی پیشینگوئیون کا کچھ بھی اثر ہو اور وہ سر پا پیرون کی طرف سے جانور بننا شروع کرین فوراً عجائب خانہ پنچ مین داخل ہو جائین۔

مارچ- اس مہینے مین ایک قسم کی تند ہوا چلے گی جس کی وجہ سے جتنی رنڈیان منڈیان ہین سب چھچھوندرین ہو جائینگی بجائے ناز وغمزہ وجور وجفا کے گلی گلی گھر گھر چھچھواتی پھرین گی۔ مگر بعض ان مین سے گھوڑیان بنین گی۔ اور خاصی طرح سواری دیکر اس کی مصداق ہو جائینگی "چمار کو عرش پر بھی بیگار" اور صرف ایک رنڈی تتلی بنے گی جو پنچ کے عجائب خانہ کی زینت ہو گی۔

اپریل کے پہلے ہفتہ مین میان چوہے اپنے ہمجنسون پر نظر توجہ فرمائینگے ان کی نظر عنایت کی وجہ سے جتنے بھٹے ہین سب ایک دم سے چوہے کے قالب مین آجائین گے مہاجن گھوس بن جائین گے۔ کوٹھی وال لوگ نیولے ہو جائین گے۔ اپریل کے دوسرے ہفتہ سے اخیر مہینہ تک بڑی سختی رہیگی اس مین بچے بچائے۔ بھاگے ہوئے آدمی بھی جانور بن جائین گے۔ چنانچہ میان موذن صاحب جو سویرے سویرے جاڑے پالے مین عاشق ومعشوق کو اپنی آواز سے اوٹھا اوٹھاتے ہین مرغ کے قالب مین آجائین گے۔ چوکیدار جو رات بھر ہو ہو کرکے دماغ پریشان کر دیتے ہین چمگادڑ بنین گے وکیل مختار لوگ بھیڑیے۔ دلال سہندیت۔ افیونی مکھی۔ فقیر گدھ۔ برہمن بچھو۔ پولیس بچھو۔ ریلوے تار گھر۔ پوسٹ آفس کے ملازم بیل۔ سنت جماعت۔ چوگھڑے اثنا عشری بارہ سنگھے۔ مصنوعی صوفی مداری کا بندر۔ حضرات پادری ومولوی بچے والی مرغی۔ نیچری گلدم۔ پیر لوگ دنبہ۔ مرید لوگ بھیڑ۔ ولایتی مہذب لوگ لنگور۔ ولایتی چنچل گھوڑی متعلقین لوگ کڑک مرغی ہو کے رہجائین گے اب اختیار ہے چاہے عجائب خانہ پنچ مین آئین یا اپنے کہین اور رہین۔ ہان یہ ضرور ہے کہ عجائب خانہ پنچ ڈبہ پروف ہے یہان آکر پھر کسی قسم کا تغیر تبدل نہ ہوگا چاہے لاکھ نہین ہزار مرتبہ میان نوروز صاحب جو ہے سوار ہون یا چھچھوندر پر چڑھی گانٹھین۔

مئی- جون- جولائی- ارے یارو یہ مہینے اس سے کڑے ہین۔ کیا معنے کہ ان مہینون مین جتنے اڑدے بھڑوے طبلیے سارنگیے ہین۔ سب کو حکم ہو گا کہ اپنے ہاتھون سے کالبد خاکی کو خالی کرکے کنجشک خانگی کے قالب مین چلے جاؤ۔ یہ لوگ عذر معذرت کرین گے اس پر حکم ہو گا کہ اچھا نصف جسم سیاہ اور نصف جسم آدمی کا رکھو۔ اس کے بعد بقایا رنڈیون کی طلبی ہو گی۔ اور ان مین مادہ سوداوی اس کثرت سے بھر دیا جائیگا کہ ہمہ تن آگ ہو جائین گی۔ لوگ اسی مادہ سے دیا سلائیان بنا بنا کے فروخت کرینگے۔ اس کے بعد قوالون میراثیون کی باری آئے گی ان کو حکم ہو گا ستار اور تن بلاؤ کے قالب مین آجائین اور سیدھے عجائب خانہ

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY

چیمبر لینس کف ریمیڈی

(چیمبر لینس صاحب کی کھانسی کی دوائی امریکا مین بنائی ہوئی) ہر قسم کی کھانسی سینہ کا درد نزلہ بچونکی کھانسی کالی کھانسی سل گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر قسم کی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے امریکہ مین تمام ڈاکٹر اسکا استعمال کرتے ہین ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱۰؍ بڑی بوتل ۱؍ تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین۔

FOR SALE BY W. C. KIDD

سے آگر شہر بھر خصوصاً گنیش گنج بھر مین چلاتا پھرتا تھا (سُرمہ- سُرمہ- سُرمہ- جالا- جالا جالا دُھند- دُھند- دُھند)-

اجی حضرت ایک من علم را دہ من عقل باید

ہمارے حضور بندگان عالی خلد اللہ ملکہ جو ابکی کلکتہ سے دار الجلال حیدر آباد مین رونق بخش ہوئے- لوز ر لیفٹ کے تہان- کمخواب- کامدانی- جامدانی- شال و دوشالہ جامہ وار- اشرفی- روپیہ توخیر تقسیم کیا ہی مگر کہئی نامی گرامی وزرا اور عمائد اور رؤسا کو خلعت فاخرہ عطا فرمایا- خلعت مین کیا؟ تلوار ہی تلوار خلعت مین بخشین- اور تلوارین بہی کیسی پریزاد- پری زاد- پری چہرہ- پری خوب- پری رو- پری قدم- برق وش- برق کردار-

اب فہرست سُنیئے کس کو کتنی عطا ہوئین سُنتے چلیئے- نواب سر وقار الامرا مدار المہام بہادر کو چار قبضہ شمشیر- نواب سر خورشید جاہ بہادر کو دو عدد- نواب سر آسمان جاہ بہادر مرحوم کے صاحبزادہ کو دو عدد- نواب انتصار علی خان مرحوم کے بلند اقبال کو دو عدد (فدا کان دہر کر سُنیئے- بگوش ہوش) مہاراجہ پیشکار بہادر وزیر فوج کو (نو) پانچ خود بدولت کو- دو بڑے صاحبزادے راجہ نریندر پرشاد بہادر [illegible] کو اور راجہ محبوب پرشاد بہادر چہوٹے صاحبزادے کو- اب پانچ اور دو رہے اور دو لو-

کتنے کتنے کیا کہا؟

الف- ب- یاد ہے؟ نون- واو زبر کیا ہوتا ہے-

نون واو زبر نو- تو کیا نو عطا ہوئین چھوٹے کی ایسی تیسی-

بیش باد- اور بہر بیش باد- نو- نو- نو نو سو بار نو- نو کرور بار نو-

یہ کیا بہئی- مہاراجہ بہادر پیشکار مین

لکھنے کے بعد مضمون ختم کرتا ہون-

مثل

ایک سردار گیدڑ- ایک پرزہ کاغذ کا سب گیدڑون کے پاس لے گیا اور یہ کہا کہ جانتے ہو کیا ہے؟ سبہون نے کہا کہ بتلاؤ کیا ہے- اوس نے کہا کہ یہ فلان کہیت کا پٹہ ہے- تم چلو خوب کہاؤ- چنانچہ سب گیدڑ اوس کہیت مین جب پہونچے- مالک کہیت نے جب دیکھا کہ یہ آفت بُری نازل ہوئی تو وہ ڈنڈا لیکر دوڑا- لیکن گیدڑ ادہر سے اُدہر پہر اوس کہیت مین جا گہستے تہے- تب تو مالک کہیت نے سوچا کہ اس سے کام نہ چلے گا- جب تمام گاؤن کے کتے پکڑ کر کہیت کے چارون طرف باندھ دیئے- [illegible] جس وقت گیدڑ آئے اوس نے کتون کو کہول دیا- کتون نے گیدڑون کا پیچہا لیا- جب گیدڑون نے دیکہا کہ کتے نہین مانتے- تب سبہون نے سردار گیدڑ سے کہا کہ پٹہ دکہلا- جلدی کر- سردار نے کہا کہ پاگل ہوئے ہو- بہاگو- جان بچاؤ- پٹہ کہین جاہلون کو دکہلایا جاتا ہے- پٹہ پڑہے لکہون کے لیئے ہے- [illegible]

راقم- شریک جلسہ- ٹی- اے سینڈارڈ

حیدر آباد دکن

خاص نامہ نگار

خراسانی خراسانی خراسانی- دم طمانچہ- دم طمانچہ- دم طمانچہ- عباسی عباسی- عباسی- اصفہانی- اصفہانی اصفہانی- جنوبی- جنوبی- جنوبی- مغربی مغربی- مغربی- کہانڈا- کہانڈا- کہانڈا- تیغہ- تیغہ- تیغہ-

یہ بے تکی ہانک کس نے لگائی بہئی یہ کہین وہ تو نہین ہے- جو بالمشافہہ [illegible]

جو پیٹ باقی تہی وہ پوری قوت حیوانی غالب آجاتی- نیک مین تو اپنے نام کی [illegible] شان کی فکر- پہر سلا کام [illegible] متذکرہ اول [illegible] معاف کیجیے- جانے دیجیے- خطا ہوئی- اشخاص متذکرہ ما بعد کہتے تہے کیسی خطا سخت ذلت کی بات ہے یہ پہلا دن ہے جو مسلمان صاحب لوگ کی ٹیم کی بے عزتی ہوئی ہے- تم دل سے بالکل واقف نہین- قاعدہ دیکہو- تمہاری سخت ذلیل ٹیم ہے- ان دونون کی باتون کو سُنکر ایک صاحب یہ شعر پڑہ رہے تہے-

اپنی دعا یہی ہے خدا آدمی کرے
گر آدمی کرے تو بہلا آدمی کرے

اوس وقت مجمع خلاف قانون مین اس کا فیصلہ کہ میدان کس کے ہاتہ رہتا- حق بہ کون تہا- اور کون نہ تہا- ذرا مشکل ہے- لہذا ہم اس کا فیصلہ صرف اس فقرہ سے کرتے ہین کہ زبان خلق نقارہ خدا سب سے زیادہ پر لطف سین تہا- ادہر ان کی معافی اور لجاجت- اودہر شان اور قاعدہ قانون کا حوالہ- اس موقع پر ان دونون صاحبون کی بحثون پر مجہے بہی ایک مثل یاد آئی جسکے

سُرمہ کا میرے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سنز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - مالیان ریاست ہند ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے میرے کے سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - آنکھ کی خارش - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اور دویہ کے آنکھونکے مریضون پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہم خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے - المشتہر پروفیسر سیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھ سے بہت پانی کا جانا - دھند - سوزش - سرخی جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جن جن لوگون نے کسی قسم کا ناخنہ یا پھولا اندر کی جھلی کا زخم اور ایسے ہی آنکھ کا سوجنا ہو - چونکہ اس مرض کی کوئی مفید دوا ہی شہرت نہین ہوا ہے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان کہ ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ڈی - ایم - سالکی صاحب بہادر ایم - بی ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کی بابت اپنی قسم کی شہادت دیتا ہون کہ یہ سرمہ سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جن کا استعمال اپنی ایک مریضہ پر کیا جسکی عمر قریب قریب ۴۰ سال سے زیادہ تھی علاج شروع کیا ہے کہ اسکی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد ورم تھے اور پڑوال پڑنے تھے اسکی آنکھون سے محرج ادھ وگیسی ہوئی تھین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگہ بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار رہنے کی وجہ سے نظر کمزور ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ

مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ - ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر و ٹیوٹر کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب بارہ ہزار کے ہین - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی مطلب کے لیے بطور امانت جمع کیا گیا ہے

مولینا شہباز کے زرخریدہ خیالات

زمزمہ کنیز ستان

باتین اس مین سب ایسی ہین کہ بیوی مین نہین
بات بیوی مین وہ کیا ہے کہ جو لونڈی مین نہین ؟
شرع کے رو سے نہین گر کہین اس شی کا وجود
جنس نایاب اگر یہ کسی منڈی مین نہین
فسق سے بچنے کو کرتے نہین کیون قصد نکاح
فسق کی بات کوئی حیلۂ شرعی مین نہین
ولد بجا رہا عجب ہر مثل ہی مشہور
تک کسی کو بھی نجابت کی ترکی مین نہین
قہر خواہی سے سے دن رات یہ جھپٹی رہتی
یہ لپٹنے کی ادا گر کی بھی لکھی مین نہین
گرچہ مل ڈالیے پاؤن کے تلے اُن تکرے
ضبط اتنا تو سلیمان کی بھی چیونٹی مین نہین
اپنی ہی ٹانگون سے کوسون یہ چلی جاتی ہے
خرچ کوڑی بھی کبھی ٹانگے مین بگھی مین نہین
بات جو ٹانگون مین اسکی ہے ندا اشا[illegible] ہے
پالکی مین نہین رتھ مین نہین ڈولی مین نہین
جام مین اسکے نہین کونسا شربت دیدار ؟
وصل رد کونسی سے اسکی صراحی مین نہین
بوسون کی جب کبھی ادگل پہ چٹکتی کلیان
پھیلتی ایسی ہے خوشبو کہ چنبیلی مین نہین
بل کی لیتی مین بجا دوش پہ اسکی زلفین
کیونکہ یہ لہریہ بل تو کسی افعی مین نہین
کونسی مانگ کی خوبی ہے نہین جسکی مانگ
کون سا حسن ہے چوٹی کا جو چوٹی مین نہین
ناز ہے لیک نزاکت نہین مطلب مین مخل
شوخی ہے لیک شرارت کبھی شوخی مین نہین
کبھی آتا ہی نہین اسکے تعصب کا طوفان
کشتی عیش کبھی خوف تباہی مین نہین
تند کی طور پہ ہے اسکی زبان پر سرکار
شوہری مین وہ مزہ ہے جو نوابی مین نہین
کوئی بیماری ہو یہ شوق سے تعف تیار
غم نہین کوئی جو یہ محو تسلی مین نہین
خاص صیغہ ہے اسی کا جسے کہتے ہین فنانس
جزو رس ایسا کوئی صیغۂ مالی مین نہین
ڈیڑھ سو روپے آنے مین ہے کام مہینون چلتا
خرچ کچھ اس کا بہت چوٹی مین کنگھی مین نہین
پیاز ہلدی ہی مین اسکو ہو مصالح کا عطر
کونسی باس ہے جو پیاز مین ہلدی مین نہین
زعفران کس لیے ؟ کافی ہے راستے ہار سنگار
کونسی بات ہے کیسر کی جو ڈنڈی مین نہین
ہے ہرا اسکی فریب سنے فطیری مین مزا
کس طرح سے ہر چکا ؟ کہ امیری کی خمیری مین نہین
دل غنی ہے تو ہمین چاند نظر آتے ہین
روٹیان آٹے کی وہ اپنی رکابی مین نہین
قورمے اور کبابون کا ہے یان ذکر فضول
اجی وہ کونسی لذت ہے جو بھاجی مین نہین
دال اگر چاول الگ کیون پکین ؟ ایندھن کا ہے خرچ
کیا مزہ دونون ابالی ہوئی کھچڑی مین نہین
کھانے پینے کی ہر اک شے مین کفایت کا ہے خرچ
خرچ بسکٹ مین نہین چائے مین کافی مین نہین
ایک ساری ہے کہ سر پاؤن سبھی ڈھکتی ہے
اوڑھنی سر پہ نہین پاؤن بھی جوتی مین نہین
گہنے درکار نہین ایک انگوٹھی مین ملکن
یہ کرامت تو سلیمان کی انگوٹھی مین نہین
ڈھنگ پیتل مین ہے وہ جو نہین سونے کو نصیب
رنگ وہ رانگ مین ہے جو کسی چاندی مین نہین
کچھ چڑھا دو اجی پولیس کو ڈر کا ہے کا ؟
اصلیت کوئی پنل کو ڈر کی دھمکی مین نہین
تحفہ ہے شادی سے لونڈی ہی خرید و شہباز
جو مزہ اس مین ہے واللہ کہ شادی مین نہین

عشوہ و ناز و ادا غمزہ مین کس کس کو کہون
دشمن جان جو ترا تو سبھی کوئی ہے

ڈلارے پنچ - ۶

زمن عشقے بہر جا عاشقی نیست
یا حضرت آپ تو اسنیے گھر مین بیٹھے ہین
کرتے مزے اڑاتے ہین - اور یہان آپ کے
علیہ الرحمۃ بلاؤن مین پھنس گئے ہین - ایک
بلا ہو تو عرض کی جائے - ہزارون لاکھون
بلاؤن کا سامنا اور ایک ننھی منی جان
اگر نہ تکلیف ہو تو تفصیل وار کہہ چلون بسم اللہ
سنیے - مگر پہلے بطور دیباچہ شعر عرض کر لون
بڑھنگے حسن کہے صورت آفریں سے گلہ
غضب مین ڈالدیا لاجواب کر کے مجھے
پہلی بلا - ہ
بلا مین پھر نہیے ڈالا کسی کے چشم و گیسو نے
مسخر کر لیا آخر کو بس دو جادو کے جادو نے
عشق کی بھاری زنجیرین پیرون مین پڑگئی ہین
اور جنبش نہین کرنے دیتین - ہر وقت اور
ہر لحظہ کسی کی بانکی ادائین - پیارے پیارے
غمزے - رسیلی آنکھین - آنکھون کے سامنے
رہتی ہین - جنہون نے کچھ ایسا حواس عاشق
کی طرح بیکار کر دیا ہے کہ الٰہی توبہ - ہاتھ پاؤن
بیکار - ہوش و حواس بیکار - سونا جاگنا - اٹھنا
بیٹھنا - آنا جانا - کھانا پینا سب بیکار معلوم ہوتا
ہے - اگر کچھ کارہی معلوم ہوتی ہے تو یہی
مین کہ بس دن رات وہی کافر صورت سامنے
رہے اور ہم پرستش کیا کرین اور اس شعر کا
پورا پورا لطف حاصل کرین - ہ
حیرانی نگاہ تماشا کرے کوئی
صورت وہ سامنے ہے کہ دیکھا کرے کوئی
مگر وائے نصیب - اپنی تو یہ حالت اور ادھر
کس مپرسی کے بار ڈھار خنجر کے گہرے چرکے
ہین کہ رہی سہی اور بھی حالت خراب کیے دیتے
ہین - ہ
ہر بت کنارے طلب راز کنارم
بدنام در بتان و مسلمانی خودم
نالہ پرستی کے درد بھرے ہوئے افسانے جنکو
ہم کسی کے کان کے کرن پھول اور آویزے
بنانا چاہتے ہین - پورے طور پر کان کے
قریب تک بھی نہین پہونچنے پاتے کہ نازکی

تیوریون پر بل آجاتے ہین - چہرا تمتما اوٹھتا ہے - فرط غیظ مین زلف دراز موئے آتش دیدہ ہو جاتی ہے - نگاہین بے طرح پھر جاتی ہین - ؎

نگاہ یار ہمسے آج بے تقصیر پھرتی ہے
کسیکی کچھ نہین چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے

اور ہم یہ کہہ کر چپ ہو رہتے ہین کہ - چاہنا ہی بیکس ہین - غریب ہین - مظلوم ہین جسکا جی چاہے ستالے - مگر بقول اُستاد غالب

ان پریزادون سے لینگے خلد مین ہم انتقام
قدرت حق سے یہی حورین اگر وان ہو گئین

دوسری بلا - ؎

باعث اس کا جل کا کوئی جا ہنو والا ہو آج
مین نہ مانو نگا کبھی کچھ دال مین کالا ہے شیخ

یار دوستون کی ہنگامہ آرائیان قابل دید ہین - ہماری اس حالت پر ہر وقت کی گریہ و بکا - آہ و فریاد سے اُن کو دل لگی کا موقع ہاتھ آگیا ہے - جہان ہمین چپ بیٹھے دیکھا اور آپس مین کھسر پسر ہونے لگین - کیون صاحب یہ عالم سکوت مین کس کی یاد سا فراجیون تصور بندھا ہے - وہ تو صورت ہی کہے دیتی ہے کہ دل پر چوٹ کہائے ہوئے ہین - سچ کہتے ہو - بیشک یہی بات ہے - معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی بیباکیان - الہڑ پنے اور شرارت بھری اداؤن کے ساتھہ کچھ ایسی بھلی معلوم ہوئی ہین کہ بیچارہ سر بسر در گلو ہو کے رہ گئے ہین - بیچارے کو خدا کامیاب کرے - ؎

دعاء وصال کی مانگون جو تم کہو آمین
کہو دراز ہون دست دعا دعا کے لیے

تیسری بلا - ؎

شکل اچھی تھی مگر دیکھہ کے ہمت نہ پڑی
مال اچھا تھا مگر دام لگائے نہ گئے

ہائے زر ہائے زر - ؏

ورگرنہ رنج و عذاب ست جان مجنون را

آرزون کے ساتھہ حسرتین بھی نکل پڑی ہین - تمنائین گلے مین باہین ڈالے ہوئے رخصت ہو رہی ہین - کلہ سے جلی جلی بو چلی آتی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ دل و جگر بھی جل بھن کر کباب ہو گئے ہین - زخم نہانی کے بند ہے ہوئے انگور وقت گل کی طرح پارہ پارہ نظر آتے ہین - پہلو مین دل نہین مقتل آرزو کا شہید تڑپ رہا ہے - ہر وقت کی نالہ فرسائی نے جگر کے لیرون کا ٹھیکرا لیا ہے - رونا ہے کہ بے [illegible] چلا آتا ہے - ؎

سر ہاشمی کا ہوا ہی تن مجروح کو مسکن
خندۂ زخم جگر تہمت افغان ہے مجھے

چوتھی بلا - ؎

مین اُٹھے پردہ بیجا سے مگر یا مضطر
اُنھون نے ماہی ڈالا حجاب کر کے مجھے

یہان تو اس اُمید پر ؎

سر بام آکے کرشمہ تماشا تمکو دکھلاؤن
کمند آسا بچھے ہون تار نظر - ناتوان ہو کر

کوچۂ یار مین پھرتے پھرتے بلا مبالغہ تانبہ کے پیالے برابر تلوؤن مین چھالے پڑ گئے ہین - مگر نہ معلوم اُس ستم پیشہ جفا شعار مین کون ایسی بات ہے جسکی وجہ سے یہ تکلیف - یہ بے چینی - یہ خلش - رتی برابر بھی خیال مین نہین آتی عرف اگر خیال آتا ہے تو یہ ؎

چوک کے کچھ کی مانع پاؤن کی ایذا نہین
دل دکھاتا ہی ولیکن منہ چھپانا یار کا

پانچوین بلا - سیرم ؎

بڑا ہی یار کا ابن الحرام ہو دربان
رقیب شوم ہی ابن الحرام کی گرم ہے

ایک انار اور سو بیمار - اور پھر بیماری بھی ایسی کہ ہر بیمار کو پورے انار کی خواہش تب تو خدا ہی نے کہا ہے کہ چھین جھپٹ نوچا کھسوٹی مین جو زبردست ہو وہ بالا ما

لے جائے - بر لقیہ اسیف ہونگ مانگتے اس کا ورد کرین - ؎

کچھ بھی نہین کرون زندقیت عشق ٹین ٹین
ویتے ہین ہم موبائی فریادرس الٰہی

چھٹی بلا - ؎

بھاگ بھاگ جان کہان کٹ رہن اوپٹ بلا
لٹ پٹ کے گھر کو آئے تو گھر کا نکٹ ملا

بلا کشون کی ہر جگہہ مٹی خراب ہے - کوچے یا مین گئے تو ٹھوکرون پر ٹھوکرین کھاتے ہین [illegible] ہون گے - غبار کوچہ بھا نا اپنے ہی ساتھہ لائے - تھک کے گھر پر آئے آئے یا دو لذار سلے جگر مین نشتر فروغیات شروع کین - کسی پہلو - کسی کروٹ قرار نہین - ؎

چھیڑتی ہی مجھکو رسیدہ دوسی ہوش کی یاد
سوتے سوتے ساتھہ کہ اٹھو ہون اکثر رات بھر

اعداء پر خدا غارت کرے کہ مُل اور مچھرون کو یہ موذی اور بھالے بھونک بھونک کر جان عذاب مین کر دیتے ہین ؎

کھٹملون نے جو امان دی تو ستم اور ہوا
کاٹنے کو شب فرقت سے مچھر آئے

ساتوین فرمائشی بلا - ؎

فرمائشین حضور نہ اغیار سے کرین
موجود ہے یہ تابع فرمان کس لیے

اس زنانے سے محبت کا ورد یار ودان یعنی ان اور لہرین لے رہا ہے کہ اگر کبھی سیلاؤ دوپٹہ یا میلی ساری پہنے ہوئے دیکھہ لیا تو آج کپڑے بدلنے کو نہین جی چاہتا ہے جب دل کہی سب بہا چیز نذر کر چکے تو روپیہ پیسہ کیا چیز ہے مگر سب زبانی جمع خرچ فضول باتین - اصل یہ ہے ؏

جبکہ کی اُس پری نے فرمائش الخ

آٹھوین بلا - ؎

سمایا ہے جب سے تو نظرون مین میری
جدھر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہے

تقابض البدلین

اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے

ہوا جو ہم کو بتاؤ کوئی تدبیر ایسی
جسکے کرنے سے بیٹ جائین سراسر مجہر
پیسہ اخبار مین ہوتا ہے علاج کا علم
اوس مین اک مرتبہ چہاپا تہا جو بیپر مجہر
تجربہ جسنے کیا ہو وہ دکہے حال اوس کا
ورنہ ہو جاتے ہین کیا اوس سے چبنگہ مجہر
ہم منگالین گے ضرور - اسکو بعجلت یارو
کہاکے اس لقمہ کو نہ ہی کو مرین گر مجہر
جب سے بیٹہا ہون مین لکہنے یہ شکایتنامہ
دل کے دل آتے ہین اوسوقت سے ملکر مجہر
اسلیے ختم کیے دیتا ہون اس تانتنے کو
کہین سن پائین نہ یہ نظم قلندر مجہر
راقم - ایک قلندر ساکن پوری بندر

چمکے کس کو دو دل مین ہاتہو سے ای قاتل
کٹاری کو چہری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو

بیچارے ظفر شاہ اخیر ادرے ہمارے نام شاہ دہلی کے ہیگلون تخئیل مین صرف یہی پرانے زنگ خوردہ سلاح قتل وخون موجود تہے - عاشقانہ رنگ کی شاعری مین انہین چار آن آلات حرب وضرب کو مذکور کرسکے - حالانکہ ہابیل قابیل کے بہائی بند جسطرح تہذیب مین ہر روز بڑہ بڑہکے ہاتہہ مار رہے ہین اوسی طرح اس مشغلے سے بہی غافل نہین - بعنایت الٰہی اپنے بہائی کی جان بچانے مین ایسی نمایان ترقیان نہین دکہاتے جیسی اس خاک مشغلے مین اور پہر لطف یہ کہ بادشاہ شہنشاہ سلاطین (کہ جو خلقت خدا کی ہر طرح حفاظت اور نگہداشت کی ذمہ داری کرکے حقوق سلطنت ضعفا اور بیچارون سے وصول فرماتے ہین) اس کار خیر مین زیادہ مدد اور اشتعالک دیتے رہتے ہین - سچ پوچہیے تو سنگین تلوار کی زد - توپ بندوق کے زخمون سے بچنے کو آتشبار بم کے گولے کے فشار سے محفوظ رہنے کو بہت کم کاوش ہوتی ہین جتنی جان لینے والی چیزون اونسے سی بات ہے - عدوے امراض کے واسطے ہیضے - چیچک - سانپ کے کاٹے - تپ دق - اور بڑی بات طاعون کے علاج کے واسطے بڑی بڑی کوششین ہو رہی ہین - مانکہ بعض بعض کے واسطے انعام بہی مقرر ہین مگر ہنوز روز اول ہے - بڑی بڑائی ٹیکے کا تمغہ ہاتہہ لگا ہے اور اوسپر زور بہی بہت دیا جاتا ہے - مگر وہی ڈہاک کے تین پات - نہ نو من تیل جمع ہوتا ہے نہ رادہا ناچتی ہین - برعکس اس کے بندوقین ہزار ہا گز تو ڈاکی کہٹا کہٹ ڈہل رہی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اب کے ملٹن کے پیراڈائز لاسٹ کے مطابق شیاطین اور فرشتون سے ان بن ہوگئی تو آسمان کے فرشتون کے ساتہہ گستاخی کرگزرین تو تعجب نہین - پہر توپون کو لیجیے - ایک ایک منٹ مین ساٹہہ ساٹہہ فیر - معاذاللہ - توپخانہ ہے یا سحاب تگرگ - ایک ٹارپیڈو منٹ کو دیکہیے وہ جہازون کو دریا برد کرنے کا ٹہیکہ لیتے ہین - بارود کا یہ حال کہ دہوان بالکل ندارد - گولہ گولی بے رنجک اور دہوئین کے گڑگڑ کر رہے ہین اور مطلع صاف -

آج کل کیا ہمیشہ سے پہاڑی ہر کم چیز خواہ مخواہ بہی دل پر ہیبت اور عظمت کا اثر پیدا کرتی ہے - بلند عمارتون - درختون پہاڑون - جانورون - حتے کہ بلند بالا انسانون کو دیکہہ کے آدمی کے حواس پیترے ہوتے ہین - پہر معرکہ جنگ وجدال کیون خالی رہنے لگا - چنانچہ بندوق کی حد وفاصلہ ہی توپ ہی کو دیکہیے اول تو سلامتی سے غیر مہذب حالت مین کیا کم تہین - اب علوم وفنون جدیدہ نے انکی رسی ایسی دراز کی ہے کہ حد وپایان ندارد - نو نو میل تک گولہ پہینکتی ہین اور تیزی وہ کہ نو میل کا راستہ اور نصف منٹ مین ختم - ادہر ایک گولہ فائر ہوا کہ دوسرا اور تیسرا بات تہ کوب ہو چکا - ان حسابون فی دس سکنڈ پہر گولے کی قطار لگ گئی - اوس پر بہی طرہ سنیے کہ اتنی بلندی پر جاسکتے ہین کہ بڑے بڑے پہاڑ نیچے رہ جاتے ہین -

ہمارے افیونی بہائی کیا بڑے بڑے ہُرتے - حلیت ہیرت کے لوگ آئین کرتے رہ گئے اور ایک ایک گولے صاحب دو دو سو آدمیون کو ہوٹ پہاٹ کر مرغ بسمل بنگئے -

مختصر یہ کہ فی منٹ ہزار بارہ سو آدمی کو ہڑپ کرتا ہے - اور گہنٹے کی مہلت تو بہت ہے - اوس مین تو سالہا سال انسان کا صفایا ہے - پہر آپ ہماری سہرکم اتنے بڑے کہ بس آدمی ہی ایک

تین مارچ سنہ ۱۹۰۱ء وقت ایک بجے دن تک مل سکتا ہے -

۳ - درخواست دہندگان کو اختیار ہے کہ جاہے جس چھاؤنی اور جاہے جس جنس کے واسطے درخواست دیوے - درخواست دہندگان کو ہر ایک جنس اور ہر ایک چھاؤنی کے واسطے علٰحدہ علٰحدہ زر بیعانہ ہمراہ درخواست روز معینہ بالا پر بھیجنا چاہیے اور تعداد اجناس و تعداد زر بیعانہ حسب تفصیل ذیل درکار ہوگا -

۴ - درخواست دہندہ چند نمونہ سربہ مُہر دفتر چیف کمسریٹ افسر صاحب بہادر الہ آباد و لکھنؤ کمسریٹ افسر صاحب بہادر کانپور مین دیکھہ سکتا ہے -

نام چھاؤنی	نام اجناس	تعداد اجناس	تعداد زر بیعانہ
لکھنؤ	میدہ قسم اول	۱۸۰۰۰ پونڈ	[illegible] روپیہ
	چوکر	۲۲۲۰۰ ″	[illegible]
فیض آباد	میدہ قسم اول	۵۸۰۰ ″	[illegible]
	چوکر	۲۵۰۰۰ ″	[illegible]
سیتاپور	میدہ قسم اول	۲۶۹۰۰ ″	[illegible]
کانپور	میدہ قسم اول	۵۴۰۰ ″	[illegible]
	چوکر	۲۴۴۰۰ ″	[illegible]
فتح گڑھ	میدہ قسم اول	۱۳۶۰۰ ″	[illegible]

یادداشت - بابت زر بیعانہ نقد روپیہ یا کرنسی نوٹ نہ بھیجے جاوینگے گورنمنٹ پرومیسری نوٹ یا رسید خزانہ آنا چاہیے -

دفتر چیف کمسریٹ افسر اودھ و روہیلکھنڈ
لکھنؤ المرقومہ ۱۶ - فروری سنہ ۱۹۰۱ء

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور سلک کی تبدیلی نے اور شائقین کی درخواستوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات از راہ قدردانی اودھ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت مبلغ سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہٰذا اُن کی خاطر سے مجبوراً قیمت مین تخفیف کرنی پڑی - چنانچہ طلبہ اور کم استطاعت لوگون کے واسطے بجائے سنہ ۱۹۰۱ء سے نصف قیمت لینے پر سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب یکمشت نصف قیمت ۱۳ محصول ڈاک پیشگی بھیجینگے اُنکی خدمت مین ہمیشہ اخبار جایا کرے گا -

سابق کے خریدار اول تو ہی استطاعت ہین انکو غربا مین شامل ہوتے خود تامل ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی مرضی ایسی ہی ہوئی تو ہمکو اس زمرے مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ پچھلی بقایا ادا فرمائیں اور آئندہ نئے سرے سے حساب شروع فرمائیں -

راقم
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) بھرگو سنگتا جوتش ۱۱-۱-۱۹۰۰

بھرگو سنگتا جوتش کا بڑا بھاری گرنتھ اُردو حرفون مین بہی ترجمہ ہوکر چھپ گیا اور اسکے ساتھ مین اور بہی دو بڑے بڑے گرنتھون کا ترجمہ

اُردو مین کرا کر شامل کیا ہے جس مین جنم سے پیدائش سے لیکر بیماری عمر کا حساب ایک ایک بر ہ کے پرشن ہورت [illegible]
.... ۳ کنڈلی ایسی زینت سے چھاپی [illegible] ناش کی کنڈلی [illegible]
اور سا ہی عمر کا دُکھ سکھ [illegible]
سال سال معلوم ہو جاتا ہے [illegible] محصول علاوہ ملنے کا پتہ

پنڈت سروپ پرساد [illegible]
شہر میرٹھ

تپی تمباکو خوردنی و قوام تمباکو خشکی

یہ کارخانہ مشہور تمباکو [illegible]
لکھنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتھ جاری ہے معززین ملک و والیان ریاست کے سرٹیفکیٹ کارخانے مین موجود ہین اپنی جنس کی خوبی و عمدگی مین ہی دربار مین کافی ہین ایسی تمباکو جسے بڑا اعتبار کو نیک اور کچھ عقلا کے نزدیک حاصل نہین - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - ایک دفعہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھیے ناپسند ہو تو واپس فرمائیے - یہ تمباکو عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے طبی ترکیب کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہم نے حسب فرمائش شائقین کے خشکی تمباکو کی گولیان اور قوام بہی تیار کیا ہے خوشبو دار اور مفرح مصالحون سے مرکب ہے اس مین یہ خوبی ہے کہ علاوہ خوشبو کے مشک و زعفران تمباکو کا ذائقہ منہ مین باقی رہتا ہے باوجود ان خوبیون کے اور تاجرون سے ارزان رکھی گئی ہے یعنی اول تمباکو خشکی درقدار فی تولہ ۱۰ اور دوم ۶ اور بلا ورق فی تولہ ۸ قوام تمباکو خشکی قسم اول فی تولہ ۶ قسم دوم فی تولہ ۳ اور ۲ تپی تمباکو خشک فی اثار ۸ و ۶

المشتہر - احمد حسین خلف سید دلدار حسین چوک - لکھنؤ

حضرت شہباز کے رنگین خیالات

(مسی)

لال لب - اودی مسی سے سب رنگ کھلے ہو گئے
دیکھکر یہ رنگ سب کے دانت کھٹے ہو گئے

تباؤ مین گلونکی مسی کے نگین نرگس سی ہون - کیا ہون؟
لب سے سحر ہیولونکے دہن پر کش[۱] سی ہون - کیا ہون؟
مجھی سے مجلس حیران[۲] - مجھی سے مجلسین حیران
ہر آئینے مین مین حیرانی مجلس سی ہون - کیا ہون؟
اڑاتا ہے مجھے رنیر روڈ[۳] پر فارس تبسم کا
عبیر افشان سٹرک پر مشکی فارس سی ہون - کیا ہون؟
نہیں مین گانٹھ لب کی - گرچہ ہو نمین گانٹھ سی لب کی
نہین کردی - مین گو کڑوی کسیلی بس ہی ہون - کیا ہون؟
حریری ڈھنگ ہین - جوڑا ہے گو خاکستری میرا
ابیری رنگ ہین - ہر چند مین مفلس سی ہون - کیا ہون؟
نظر جس جس پہ جائے - آگی ہر دو میرے حصے مین
ذکی الحس ہون - یون ظاہر مگیج و حس سی ہون کیا ہون؟
مزے مین گدگدی مین - رمز مین - رنگ مین - بو مین
مین ہر اک حاسے کے ساتھ ہون - ہر حس سی مین ہون - کیا ہون؟
دو ذولعقین نوع اول - ثانی و ثالث مجنوبین لکھین
ہین رابع دونون لب اور آئینہ مین خامس سی مین ہون کیا ہون
اگر سمجھے ہین یونہی نوع رابع - دونون لب خامس
مین اس خامس کی زینت کے لیے سادس سی مین ہون - کیا ہون
دہن کے قول پر برہان ہو نمین - یہ تو روشن ہے
مگر تم یہ بتاؤ عقلی ہون - یا حسی ہون - کیا ہون
ہدایت سے مری بڑھتی ہین فوجین ناز و غمزہ کی
ہے میری پالسی[۴] خونریز - وار آفس[۵] سی مین ہون - کیا ہون

۱ کس = بوسہ۔
۲ مجلس حیران = مسی کی الایچی جسے پان مین رکھکر کھاتے ہین۔
۳ کلکتے کی ایک مشہور سڑک کا نام جسکو لال سڑک بھی کہتے ہین۔
۴ پالسی = حکمت عملی۔
۵ وار آفس = جس محکمے کے زیر ہدایت امور جنگ کی نسبت عمل مین آتی ہے۔

بدل جاتا ہے دو چلو مین سارا رنگ روپ اپنا
مین اس بہروپ مین کچھ بادۂ آنس[۱] سی مین ہون کیا ہون
مری جھپکی تلے سارا سیاہی کا ہیڈ آفس[۲] ہے
سیاہی مین مین عمل اپ ٹو ڈیٹ[۳] آفس سی مین ہون کیا ہون
ہمیشہ خاکساری مین ہے حاصل آبرو مجھکو
مین ہون بار و رطب - گو حارسی یابس سی مین ہون کیا ہون
کنی ہیرے کی ہیرا کہلاے موتی سنکھیا جائے
مذاق رشک مین ہر سی مین ہون بس سی مین ہون کیا ہون
قلم ہوتے ہین سر اعدا کے لاکھون ایک جنبش مین
قلمدان سخن مین چاقو کے جس سی مین ہون - کیا ہون
جمے گر رنگ ہون سرسبزی اک حسن کی دگر سی
دگرنہ محکمے مین عشق کے ڈسمس سی مین ہون - کیا ہون
کسی مین نے کمر کس[۴] کس فرزنی - کسی فرشی پر
کسیس اسکو نہ سمجھو - دل مین سوچو کس سی مین ہون کیا ہون
یمین مین شام ہون باشام اودہ مین قیس علے ذلک
ادہر تفصیل ادہر اجمال ٹو لک قیس سی مین ہون کیا ہون
مین یون تو تہ جما دیتی ہون بس کر ستہ لب پر
خدا جانے لبون پر تہہ سی ہون یا بس سی مین ہون کیا ہون
لب لیجے سو پورپ سے آجاتی مری شامت
کھرل کی جا ہے بس پاٹ[۶] اور مین پس[۷] سی مین ہون کیا ہون
کبھی سنتی ہون پس پس پستے پستے پسنہ لب سے
کبھی پستے کے کانون مین مجھی پس پس سی مین ہون کیا ہون
کف رنگین کے ریکٹ[۸] سے مین نگین گیند اڑاتی ہون
دہن کے کورٹ[۹] مین مین سروس[۱۰] ٹینس سی مین ہون - کیا ہون

۱ آنس = سوڈنی شراب جس کا خاصہ یہ ہے کہ پانی ڈالتے ہی دودھ کی طرح سفید ہو جاتی ہے۔
۲ ہیڈ آفس = صدر دفتر۔ ۳ اپ ٹو ڈیٹ = سر تک۔
۴ کس = بوسہ۔
۵ یعنے تلب سے کام لو۔
۶ بس پاٹ = بول دان - حاجتی۔
۷ پس = پیشاب۔
۸ ریکٹ = بیٹ جس سے ٹینس کھیلتے ہین۔
۹ کورٹ = گھر۔
۱۰ سروس = گیند پھینکنا - گیند دینا۔

رسائی مجھ تلک ہوتی ہے رنگین نوجوانون کی
ولایت مین محبت کی سول سروس سی مین ہون کیا ہون
کسی رخ پر کرے ہی قرآن مولینا نذیر احمد
نظر پہ حفظ کاپی رائٹ[۱] مین نوٹس[۲] سی ہون کیا ہون
لب بیگن کے پیارے ہاتھ سی رندون مین تلتی ہون
گرک ہون مین مزے کی - گو جلے کٹلس[۳] سی ہون کیا ہون
کبھی مین ٹھنک کے پوتام کے ہون گرد کاج آسا
کبھی مین خندہ کی تپلون پر گیلس[۴] سی ہون - کیا ہون
دہن کی کل کثافت اور رطوبت جذب کرتی ہون
مسوڑھے سے بھی نون آزندون جابس سی ہون کیا ہون
ہر اک چھلکی پہ دو تو لعل ہون بتیس لون موتی
نہایت قیمتی ہون - گرچہ یون ڈامس[۵] سی ہون - کیا ہون
ہین رنگین لعل کی خاتم پہ مینا کاریان میری
ڈلگ مین گو نہ سونے کو نہ رنگین مس سی ہون کیا ہون
مصالحے کا سمان ہے شام کے - باتون مین کھنچ جاتا
دھبے سے بیان مین حضرت یونس سی ہون کیا ہون
بٹھاتی لالہ موتی لال کو ہون اپنے پہرے مین
ہین گر کوٹ کا لا صاف مین پولس ہون کیا ہون
کھڑی کر دیتی ہون آنکھون کے آگے بڑھنی لاکر
دم جادو نگاری شاطر چیس[۷] سی ہون - کیا ہون
جماتی ہون بساط حسن پر بیس مہرون کو
کلب مین عشق کے تفریح کو مین چیس سی مین ہون کیا ہون

۱ کاپی رائٹ = حق تصنیف۔
۲ نوٹس = اعلان۔
۳ ایک قسم کا انگریزی کباب۔
۴ گیلس = جس کو برسینر بھی کہتے ہین - پتلون کا کمربند - پتلون کا ازار بند - پتلون کو مضبوطی سے اٹکانے کا تسمہ۔
۵ ڈامس = عرف عوام مین خراب مال کو کہتے ہین - ڈیمیج سے بگڑ کر بنا ہے۔
۶ ملک محمد جائسی کی طرف اشارہ ہے - جنھون نے پدماوت تصنیف کی ہے۔
۷ چیس = شطرنج۔

اندھا کیا چاہے۔ دو آنکھ

قحط زدہ ہند۔ ارے یہی مجھی کو دو۔

خیرخواہ۔ کیوں مرے جاتے ہو۔ سرکار تمہارا پیٹ بھرے گی۔

ڈولانے مین ہو بنجال مفلسی مین جنجال
دولتمندی مین ہو رنتمال - خدا تم کو
زندہ و ا رہکو تمہیر رتما رکھے -

بعد آرزو سے اغلم بنلاکے معلوم
ہوکہ جس روز سے آپ کا برخوردار
یعنے شوہر نیاز مند اس ملک تیرہ و تار
مین ہمراہ جنرل آہیرلل صاحب بہادر
کے آیا ہے از حد پریشانی ہے بس
جس جیز انسان و حیوان کو دیکھتا ہون
سب تمہاری ہی شکل پر معلوم ہوتے
ہین - ۶

ہرچہ پیدا میشود از دور پندارم توئی
چاہے کتیا ہو یا گدہی - بہالا ہو یا سوئی
جسکی آواز سنی - تمہاری ہی باتین معلوم
ہوئین - ۵

آپ کی باتون کا رہتا ہی مجہے ہر دم خیال
جو کوئی بولا صدا کانو مین آئی آپ کی
ڈرل مین تمہاری ہی بولی - لفٹ رائٹ
مین تمہاری ہی تواعد - پریزینٹ ارم مین
تمہاری بغلگیری - بکسن پریڈ (انسپکشن پریڈ)
معائنے مین تمہاری ترچھی چتون - کمان
افسر کی صورت مین تمہارا جوبن - رات
کو کھٹملون کے ستانے سے جب آنکھہ

CHAMBERLAINS
COUGHREMDY·

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کہانسی کی دوائی امریکا
مین بنائی ہوئی) ہر قسم کی کہانسی - زکام نزلہ
بچون کی کہانسی - سل - گلے کی کہرکراہٹ اور
ہر وقت کی تہوڑی تہوڑی کہانسی کو بالکل
دفع کرتی ہے - امریکہ مین تمام ڈاکٹر اس کا
استعمال کرتے ہین ایک مرتبہ اسکو آزمایئے اور
صحت پایئے - قیمت چہوٹی بوتل ایک روپیہ -
بڑی بوتل دو روپیہ - تمام انگریزی دوائی
فروش فروخت کرتے ہین -

FORSALEBYWC·KIDD

کہلتی ہے بس تمہارا ہی خیال ہوتا ہے
کہ شاید ہماری بی ہمون مقوی نے
چٹکی لیکر جگایا - پہر ملکر دو تو یہ تو یہ ہاتہ
ملکر رہجاتا ہون - رات بہر کروٹین بدلکر
صبح کرتا ہون مگر ان کروٹون سے کہانا
خوب ہضم ہوتا ہے - خیر تم نے مجکو جو جو
وصیت کی تہی اوسپر عمل کرتا ہون
آج کل آ (لام) پر ہون - تمہاری
نصیحتون پر میرا ہی ص (صاد) ہے

کا جہگڑا نہین - مگر ابجد خوان مکتب عشق
کے واسطے یہی دفتر خانہ کیا کم ہے - خیر
کے وقت آنکہون مین آنسو بہر آتے ہین -
سب بہول جاتا ہون ہو ابند دق ہی مین بند
رہجاتی ہے - ویسے تو اللہ کے فضل سے
پیدایشی بہادر ہون - ہمیشہ بہاگتے کے پیچہے اور
مارتے کے آگے بہاگتا ہون - اب تو توپ کے منہ
مین اپنا سپر ا اگر یہ وعا خدا سے مانگتا ہون کہ
خدا جلدی تمسے ملائے - اس شعر کا وظیفہ بند

گر تمہاری یاد ع (مین) وقت
یہ بہت ستاتی ہے کہ کس وقت ڈ
(ڈال) کے ٹوسٹے ہیو سے تنگ (سے)
جدا ہون - ایسی تکلیف تو کبہی پیٹ کے
درد سے بہی نہین ہوئی - جب خالی
دال پر بسر ہوتی تہی خصوصاً
سوسج (جے) پر بہت یاد آتی ہو -
اگر ب ٹ (بیٹے) ب ۳ (بٹی) کا

بجا بجا کر پڑہا کرتا ہون - ۵
سچ بتا دیکہ کے پوتہی تجہے گنگا کی قسم
وصل اوس بت سے برہمن مجہے کب تک ہوگا
زیادہ کیا فرماؤن - جو واجب تہا لکہدیا
راقم - گربہ خان بقلم سید محدن - انہونی

ہلال

سولانا پنچ - آپ کو واللہ سے ذری

دیکھیے گا۔ ایک صاحب ہین ترکی ٹوپیون کے خلاف پمفلٹ بازی کر رہے ہین۔ کوئی صاحب ہین کہ سلطان کو خلیفہ ہی نہین مانتے۔ حال مین حاجی محمد اسمعیل صاحب کو جو جوش ہوا تو آپ نے معارف مین ہلال کے خلاف ہی لکھ مارا یہ کیون؟ جی اس لیے کہ مسلمان اس نشان کو ترک کر دین تو سرکار انگریزی ان کی طرف سے دل صاف کر لیگی۔ واللہ کیا دور کی کوڑی لائے ہین۔ ہلال کوئی قومی یا مذہبی نشان نہین ہے بلکہ سلطنت عثمانیہ کا نشان ہے اس کے لگانے سے دولت انگلشیہ سمجھتی ہے کہ یہ عثمانیہ گورنمنٹ کے طرفدار ہین۔ حضرت سے کوئی یہ تو پوچھے کہ یہ ترکی ٹوپیان کس کی نشان ہین جو آپ کے بھی بھائی استعمال کرتے ہین۔ ہلال کو تو سب نے مسلمانون کا قومی نشان ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ اور جس طرح صلیب سے عیسائی مراد لیے جاتے ہین اسی طور سے ہلال مسلمانون کے لیے مورخ لکھتے چلے آتے ہین۔ تمام دنیا نے قومی نشان تسلیم کر لیا ہے۔ جتنے اسلامی ملک ہین سب مین یہ نشان رائج ہے۔ آج تک یہ شبہہ کسی نے ظاہر ہی نہ کیا۔ علاوہ برین ہلالی نشان

تو شاید ہزار مین ایک آدمی استعمال کرتا ہو۔ الشاذ کالمعدوم کے لحاظ سے انکو کون پوچھتا ہے مگر ترکی ٹوپیان تو عام طور سے ہر ایک مسلمان استعمال کرتا ہے۔ اس پر لوگون نے ٹوکا بھی ہے۔ پھر اون کو محض اس لیے نظر انداز کر کے کہ وہ خدا سے نیچریت کی ایجاد کردہ ہین۔ ہلال کو مٹینا جو عرصہ تک مسلمانون کا نشان رہا ہے اور ہے۔ ہلال سے مسلمانون کو جو مناسبت ہے وہ تو ظاہر ہے اُنکے یہان بھی تو مہینہ قمری ہین۔ آپ یہ کیون نہین فرماتے کہ مسلمان قمری مہینون کو چھوڑ دین۔ مجھے تو یہی اندیشہ ہے کہ کہین آپ یہ نہ کہدین کہ مسلمان قبلہ کو سجدہ کرنا چھوڑ دین۔ کیونکہ علاوہ اسکے کہ ترک بھی ایسا ہی کرتے ہین وہ ترکی عملداری مین ہے۔ مومن نے کیا سچ کہا ہے ؎

خیال خواب راحت ہے علاج اس بدگمانی کا
وہ کافر خواب مین محو تماشا نہ ہلاتا ہو

ہلال بیچارہ رہا ہی کہان۔ حاجی صاحب ناحق مسلمانون کے بُرے ہوتے ہین۔ ہماری گورنمنٹ ایسی تھوڑی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر بدگمان ہو جایا کرے۔ مسلمان اُن کے دل سے نہ تو سلطنت عثمانیہ کی محبت کم ہوگی اور نہ خدانخواستہ ہماری برٹش گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری۔ دولت عثمانیہ بمنزلہ پیر پیغمبر کے ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ ماں باپ۔ ہم کو دونون آنکھین برابر ہین۔

راقم
دکن رپورٹر

اشعار معنی طلب

یون تو قاآنی۔ خاقانی۔ غالب۔ وغیرہ کے پیچیدہ اشعار زمانہ موجودہ کے معدودے چند باستثنا رصدہا روزانہ۔ ہفتہ وار۔ ماہوار ضرور حل کرتے رہتے ہین اور دعوے یہ کہ جس کا جی چاہے شاعری مین اصلاح لے۔ پھر بھی اسی پر اکتفا نہین بلکہ اکثر بڑے بڑے اساتذہ کے کلام اصلاح سے مغفور کی جگہ مرحوم اور کثرت کی جگہ وحدت وغیرہ وغیرہ کی عادت اور بڑے بڑے اشعار لاینحل کا حل دیکھکر بدولت بقول کسے اپنے بچے کے گن (بجاے اپنے کے) اونہین کو خوب معلوم ہوتے ہین۔ چند اشعار بہ از لولوے آبدار براے استخراج پیشکش کرتے ہین ملاحظہ ہون۔

وہو ہذا

ازل سے تا ابد ڈالی بنا خونخوار خنجر نے
رگ حلقوم کو طائر کیا طائر تصور نے
جو کی افراط کی تفریح تا سر برکبوتر نے
تو اسفل کو کیا اعلے مفاجات مقدر نے
مزا پڑنے نہ پایا کچھ مزا فیر مزاجی کا
سعی آدیار کا لا کر لیا منحر مقدر نے
عدو کا ہے تملق اصطیاغ المائع لبستہ
خشوع خاطر احباب کی ہے شاخ نشتر نے
زمین و آسمان اضعاف دُولابی چہ منحر
گرانی دلو کو گردش مین ڈالا لاکے چکر نے
باکناف دل عاشق پرورش نو بنو صوری
ملا غازہ ہوائی جیب خد دلبر پہ مرمر نے
بنایا التہاب دم کشان صورت الیم
گلوے عاشق ناشاد کو الحاق خنجر نے
خضیب بانی کہیان مباہات خلائق سے
چھپایا روے تابان کو خضر سے شاہ خاور نے
بنایا نبطل صادق کاہش فرقت باندازہ
محاذی کو محالات صُداعی سفلہ پرور نے

خرافت سے نہ مطلب ہے نہ خشوع عادت قدیمی پر
مزاج خوش طبعی کا لیا حصہ مرے سر نے
ہوا مشتاق جب لاف لعاب عشق پنہان کا
[illegible] یار مین مل گئے زخم تمام تیور نے
[illegible] لکھنؤ

نمک خوردن و نمکدان شکستن

بعض لوگ جو حضرت انسان کی مذمت پر تلے رہتے ہین اور باوا آدم کی ایک خطا یعنے گندم خوری کو سوتے جاگتے بھولتے ہی نہین - کہتے ہین انسان بڑا محسن کش ہے - وہ تو کہئیے خیریت یہ ہے کہ جنس کی لپیٹ مین سب پر لاگی ہے - ورنہ اگر آج اس احقاق حق کے زمانے مین کسی خاص فرقہ کو کوئی کہہ بیٹھے تو نوٹس آئے اوس کے بعد عدالت کی کشمکش مین پھنس جائے - جا بجا بھیڑ سے چھٹکارا آنا مشکل ہو - اور ثبوت تو سنئیے کیا ارشاد ہوتا ہے کہ غور کرو انسان کس قدر خالق محسن کش ہے - جیٹھ بیساکھ کی دہوپ تڑاقے کی پڑ رہی ہے - چیل انڈا چہوڑتی ہے - مسافر لوہ اور دہوپ کا مارا پیدل منزل طے کر رہا ہے اور ایسے وقت مین راستے کے کنارے ایک درخت سایہ دار مل گیا ہے - پہلے تو غنیمت سمجھکر اوس کے نیچے بیٹھا - کمر کھولی - ٹھنڈی ہوا سے حواس درست ہوئے - اوس کے سایے کی ٹھنڈک نے سر ارضخانون پر فخاون سے زیادہ آنکھون اور دل مین خنکی پیدا کی - جب ذرا ہوش ہی درست ہوئے - جان مین جان آئی - تو لگی شرارت سوجھنے - آ گئے اصلی رنگ محسن کشی پر - یعنے گردن اوٹھا اوٹھا کے شاخون کو دیکھنے لگے کہ کس ڈال ہموار شاخ کو کاٹ کے ڈنڈا یا سوٹا یا اور کچھ نہین تو چھڑی ہی بنائین - اور اگر اس کا سامان درخت بھر مین نہ دکھائی دیا تو ایک آدہ سوکھی ہی ٹہنی توڑ لی کہ شام کو سرا مین جا کے دال ہی پکائینگے - بازار سے دام دے لکڑیان نہ لینی پڑینگی -
یا موشیون بیچارون کو دیکھئیے کہ دودہ کھلائین - دہی پلائین - گھی دین - مکھن دین - گویا امان جان اور انا جی کی خدمت انجام دین مگر جب شیلیت نے زور کیا تو انہین کو مار مور کے گوشت ہڑپ کر گئے - کھال اوڑھی بچھائی - اور چلتے چلتے جوتیان تک بنا لین اوس پر بھی نہین چین - جب وہ کس بس کے انگلیون مین لٹکانے کے کام کی بھی نہ رہین تو سڑا گلا کے سریش بنا لیا -
یہی حال نباتات کا ہے - گلستان - بوستان - ثمرستان مین رنگا رنگ خوشنما - پھول - میوے بہار دکھائین - مگر یہ حضرت اونکو توڑ تاڑ گلدستے یا ہار بنائین [illegible] اون کی ہر گز بیروزاری کچھ بھی نہ سنین -

اگر یہ جانتے چن چن کے ہمکو توڑینگے
تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

اور تو اور مہندی کی ٹیٹون کو نوچ کھسوٹ کے اپنی معشوقہ صاحبہ کے واسطے یا خضاب کرنے کو سل پہ سرمہ کی طرح پیس پاس کے لیدی بنائین -
غرضکہ انکی محسن کشی کہان تک بیان کیجائے - وہ تو کہئیے خدا نے شیر کی طاقت یا عقاب کی نظر یا ہاتھی کا جسم نہین دیا - گینڈے کو خدا نے ناخن سے محروم کیا - نہین تو آج دنیا بھر کا صفایا کر دیا ہوتا - خیر مختصر یہ ہے کہ جب ان ذات شریف کی محسن کشی کی یہ حالت ہو تو پھر ہی گو ہان - لال من [illegible] مراؤ - اسامیان کم بخت پور اپنے زمیندار زبردست خان - یا ٹھاکر ظالم سنگھ تعلقدار سے کیون شاکی ہون - کہ وہ ان کے حال پر اس قدر بھی نہین مہربان ہوتے ہین کہ سوکھے کے سال یا ژالہ زدگی مین ان کو پرورش کر کے آیندہ کاشتکاری کے قابل رکھ سکین اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ مالکان اراضی کی بہبود اور فلاح اسامی کی بہبود اور فلاح پر منحصر ہے - دونون اسی "دہرتی ماتا" سے پرورش پانے والے رعیت کی بدولت زندگی بسر کرنے والے ہین اگر ان کی حالت اچھی ہوگی تو خواہ مخواہ مالک اراضی بھی مطمئن اور متمول ہوگا لیکن یہ بات ہو تو کیونکر ہو - اپنے مصارف ضروری اور غیر ضروری تو رہے ایک طرف - شان شوکت کی باتون - جورو بچون کے شوقون - ناچ مجرے - رنڈی بازی کے خرچون -

انجمن ہند یا اور جاسون کے تکسون - حکام کی دعوت - شادی غمی کی تقریبون ذاتی نمایش او شخصی اغراض اور مصالحت والے چندون سے جب بچے اور گھر مین روپیہ رکھنے کو جگہ بھی نہ ہو تب زمیندار - تعلقہ دار صاحب کو کم بخت اسامی یاد آتی ہین - اور اُن کی بہبود کی فکر ہو سکے - ورنہ اُن کی طرف سے تو دل مین بارہ مہینے خاک ہی اڑا کرتی ہے - اگر سرکار کوئی قانون بنائے جس مین اپنے زر اسے حقوق کو ٹھیس لگتی ہو تو کیلون بیرسٹرون کو عذر داری کرنے کے واسطے ہزارون موجود ہین - ڈیپوٹیشن کی خرچ کو نوٹون کے مُنہ کُھلے ہین - لیکن اتنا نہین انصاف کرتے کہ اگر اسامی کے حال پر نظر عنایت ہو تو نہ سرکار کو تمہارے حقوق چھیننے اسامی کو دینے کی ضرورت ہو نہ تم کو اس دردسر کی حاجت -

اسامی تمہاری کھیتی ہین جو بوؤگے وہ پاؤگے - اور جب خود ہی نہ کاشت کروگے نہ آبپاشی ہوگی - نہ تخم ریزی ہونے دوگے تو سوا کل خرزہ ہرہ اور ادرک کے سانڈون کے تمہارے ہاتھ [illegible] اور کیا لگے گا - بات کہنے مین آتی ہے - برا ماننے کی جگہ نہین - بھلا جن مالکان اراضی نے ٹرانسوال کا چندہ دیا ہے اونہون نے ہندوستان کے قحط کے واسطے بھی اتنا ہی دیا ہے - اگر اوسی قدر قحط ہندوستان اور خشک سالی پر متوجہ ہوتے تو کس قدر ملک اور زراعت کو فائدہ پہونچتا - اور خود تمہاری حالت درست ہوتی - یہ بھلا کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ چندہ ٹرانسوال نہ دو مگر مطلب یہ ہے کہ جتنا اسکو دو اتنا ہی اپنے ہان کی زراعت کی ترقی کیواسطے بھی تو سامان کرو - مسجد مین چراغ جلاؤ تو گھر بھی نہ اندھیرا رکھو -

راقم

گل پھینکے ہین اور ونکی طرف بلکہ ثمر بھی
اسے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

کچھ سنا آپنے - ڈال کی نوٹی تازہ خبر کہ بوئر ونکا بڑا جنرل کرانجی [illegible] خون ریز معرکہ [illegible] ہزار سپاہ کے گرفتار ہو گیا - بوئرون کی کمر ٹوٹ گئی -

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور ملک کی عموعی حالت اور شایقین کی درخواستون سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات از راہ قدردانی اودھ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت بعینہ سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہذا انکی خاطر سے مجوزہ قیمت مین تخفیف کرنی پڑی چنانچہ [illegible] استطاعت لوگون کے واسطے سنہ ۱۹۰۰ء سے نصف قیمت یعنی [illegible] سالانہ بشکل سفری کر جو صاحب یکمشت بھیجنے قیمت مع محصول [illegible] پیشگی بھیجدینگے انکی خدمت مین پرچہ سال بھر جایا کرے گا -

سابق کے خریدار اول تو ذی استطاعت مین انکو غربا مین شامل ہوتے خود عار ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی مرضی ایسی ہی ہوئی تو ہم کو اس زمرے مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا - بشرطیکہ پچھلی بقایا ادا فرمائین اور آئندہ نئے سر سے حساب شروع فرمائین -

راقم - منیجر اودھ پنچ -

بہر گو سنگتا جوتش

(۱) ۱۱-۱-۱۹۰۰

بہر گو سنگتا جوتش کا بڑا بھاری گرنتھ اردو حرفون مین ترجمہ ہو کر چھپ گیا اور اُسکے ساتھ مین اور بھی دو بڑے بڑے گرنتھو کا ترجمہ اردو مین کرا کر شامل کیا ہے جس مین جنم یعنے پیدایش سے لیکر ساری عمر کا حال [illegible] اور رائیکا پرکار کے پرشن مہورت لکھے ہین اور [illegible] ۳۰ کنڈلی ایسی ریت سے چھاپی ہین کہ ہر شخص کی کنڈلی مع پیدایش کر لیجاتی ہین اور ساری عمر کا دکھ سکھ سنتان وغیرہ کا حال معلوم ہو جاتا ہے - قیمت مع محصول [illegible] ہے

ملنے کا پتہ
پنڈت ہر دیو سہائے گیان ساگر پریس
شہر میرٹھ

پتی تمباکو خوردنی و قوام تمباکو مشکی

یہ کارخانہ خشک تمباکو کا دس سال سے لکھنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتھ جاری ہے معززین ملک اور والیان ریاست کے متعدد اسناد و سرٹفکیٹ کارخانے مین موجود ہین اپنی جنس کی خوبی کے ثبوت مین یہی دو باتین کافی ہین لمبی چوڑی تعریف سے بجز اعتبار کھونیکے اور کچھ فائدہ کے نزدیک حاصل نہین - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - ایک دفعہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھیے ناپسند ہو واپس فرمایئے - یہ تمباکو عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے بھی ترکیب کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہم نے حسب فرمایش شائقین کے مشکی تمباکو کی گولیان اور قوام بھی تیار کیا ہے جو خوشبودار اور مفرح مصالحون سے مرکب ہے اس مین بڑی خوبی یہ ہے کہ علاوہ خوشبو سے مشک زعفران تمباکو کا مزہ مُنہ مین پان رہنے تک باقی رہتا ہے باوجود ان خوبیون کے قیمت اور تاجرون سے ارزان رکھی گئی ہے یعنے گولی تمباکو مشکی درجہ اول فی تولہ ۱۰ اور دوم ۸ ہر گولی بلا ورق فی تولہ ہر قوام تمباکو مشکی قسم اول فی تولہ ۸ قسم دوم فی تولہ [illegible] تمباکو خشک فی آثار [illegible]

المشتہر - احمد حسین خلف
سید امداد حسین چوک - لکھنؤ

لباس سرخ مین سُرخے پہ ہے سوار وہ شوخ
بنات کیت پر ہو وہ جب ہے سرنگ پر
ہم شہسوار حُسن کے مرتے ہین رنگ پر
گیسو بنیون آنکہون مین ابلق خط زنگاری لعلین لب
ابر قوس قزح سے نگین سیب ذقن سیمین غبغب

عارض سے ہے سُرخ عنبری
ہاتھ حنا سے لال بھنبیری

ہے لال لب لعل نہ طوطی وہ خط سبز
کی ہے مے گل رنگ نے لب ریز بط سبز
عارض ترے لال ڈہرے ہین
لب لال ہین جن کے چہچہے ہین
آپ نے ہے تیغ ستم کی نکالا
داغ جگر ہے لال انگارا
ہے لب، لب اس لب سے لب مطلب یاقوت
یاقوت ہے یاقوت یاقوت ہے یاقوت
کرتا ہے جو ہوا مین قائم خیال قلعہ
ہے فیض لعل لب سے دہلی کا لال قلعہ
کافِ گیسو کے ہین زیر سایہ عارض لال لال
واہ کیا ترکیب دلکش سے بیان لفظ گلال
سُرخ شیفے نے کمر باندھی ہے خون خلق پر
پہیر دین گے کوئی دم مین تیغ ابرو حلق پر
اُبھی زلف سیہ کی کینچلی ہے صاف سُرخ
دیکہیے لو عینک لگا کر اس کا وہ موباف سُرخ
مصرع ہے سراک بات اُسکی کیا شان تنعم ہے!
جو بات تو آئی تکلم سے تو الماسی تبسم ہے
عکس رُخ رنگین سے اُسکے روشن سارا گھر اہے
ہندستان مین رُخ کی بدولت پیش نظر الحمرا ہے
ہم یاد لعل لب مین پیتے ہین لال پانی
کر دے حرام ہم پر زاہد حلال پانی
گر فرشتہ جان کا عارض کی وہ سرخی نے
خاک اپنی خشت ہو وہ خشت پہ سرخی نے
ہے سُرخ رویون کا کب ہے آل تمغا!
سر کا عشق سے ہے ہم کو یہ آل تمغا!
خوناب سے آنکھون کے نہین لال یہ دامان
ہے حُب کے وثیقے پہ خط لعل زمان خان

کس شان سے کہتی ہوئی + لالمین لالمین
آتی ہے اک کنجڑن حسین سبحان رب العالمین
دھوتے ہین سدا داغ گنہ اشک کے اطفال
دیکہو نگہ غور سے دہوبی کے ہین یہ لال
لخت جگر سے اشک نے دامن نہین بھرا
باندہا نگہ کی ڈور سے لڑکے نے للچڑا
کیا ہی یہ لالون لال لڑکان اشک کے اطفال ہین
تیرے دامن مین یہ گویا پوتڑ دکے لال ہین
عارض اسکے پہول ہین وہ زیب گلین سُرخ سُرخ
دس نگین یاقوت کے ہین اسکے ناخن سُرخ سُرخ
یاد آئی جب کسی گوپی کے خد وخال کی
آدنے منہی بجائی ہے کنہیا لال کی
کیونکر نہ ہے عیش کے بازار مین ستی لال
لب پہ یہ تبسم ہے ترے لال کا دلال
جوہر سنہر دست جو مرصع اُسکے زیبا لعل ہوئے
بتا لعل سمجھکر تو جوہری بنا لعل ہوئے
نکالے گر کہین آنکہین وہ کرکے لال سنجار
بنا کی طرح سے جہتے جہان کو لال بخار
بان سے جس روز ہو رنگین وہ جون مریخ سُرخ
ہے ہماری جنتری مین بس وہی تاریخ سُرخ +
ہجوم اشک ہے عیش وخرمی کی بندگھی ہے
لہو کا جوش ہے ہر آنکھ خاصی لال دگھی ہے
بہری سرخی سے خون کی ہے سیاہی دیدۂ تر کی
ہمارے بحر اسود مین ہین موجین بحر احمر کی
لب کی شکر سے میٹہے ہے نکلے خال چیونٹی
تاثیر لب سے ہوگا دم بہر مین لال چیونٹی
گرم بازار کرو قتل کا، خون ریز بنو
لال بازار بسانا ہے تو چنگیز بنو

+ بہار کی کنجڑون کی صدا ہے۔ خربزے کو وہان اُنکی اصطلاح مین لالمین ہی کہتے ہین۔
٭ کنکوے کی ایک قسم۔
+ سُرخ تاریخ ریڈ لیٹر ڈے کا ترجمہ ہے۔ یعنی روز تعطیل، روز تفریح وعیش۔ روز عید۔
٭ لال ڈگی کلکتے کے ایک مشہور تالاب کا نام۔

ہے زخم کے لہو سے چہاپے کی سُرخروئی
حاصل ہوئی یہ تازہ عاشق کو سُرخروئی
بہرا جب آنکہ آنکہون مین خوناب
ہے ابلق کبوتر صاف سُرخاب
جھلکتے ہین حبابی قشر سے الوان یاقوتی
نہین یاقوت رُمانی یہ ہین رُمان یاقوتی
عکس عارض سے نظر گلشن مین آئے سرخ باد
رشک کے مارے ہوتا گل مبتلائے سُرخ باد ×
دکھلائے کیون نہ قاتل بے باک سُرخ چشم
مشہور اصطلاح ہے سفاک سُرخ چشم
ملتا ہے مری چشمون سے ہر سیل کو سُرخ آب
خود چشم حقیقت مین تماشا ہے ہین دو سُرخاب
اک سرو خرامان کی سدا جلوہ گری ہے
آئینہ دل رشک عقیق شجری ہے
پایا کہان سے تمنے مکہڑا یہ لال موہن
کرتے ہو باتین منہ سے جھڑتے ہین لال موہن ٭
ہین پان کہانے ہوئے شوخ گل عذار کے دانت
کہ منس رہے ہین پڑے باغ مین انار کے دانت
ترش باتین نہ کر لب گل فام
تو ہی ہے کیا کوئی سیندوریا آم
ہے لپٹی ہوئی دامن گلنار سے گلنار
بھر کے نہ کہین دامن گلنار سے گلنار
اس درجہ مری آہ شرربار مین ہے نار
دینار مین ناریخ مین گلنار مین ہے نار
کیجیے کسیہ تصدق مہ وخور کی ٹوپی
داغ رکہتی ہے کسی ترک کاتر کی ٹوپی
جس کو پہونچے نہ تمامی نہ زری کا جوڑا
ورد احمر سے بنے لال پری کا جوڑا
بوتل مے احمر کی نہین آگے دہری یہ
شیشے مین اُتر آئی ہے اک لال پری یہ
ہے نقش جگر نام جو اس رشک پری کا
رکھتے ہین جگر ہم ہی عقیق جگری کا

× سُرخ باد ایک بیماری کا نام۔
٭ لال موہن بنگالے کی ایک عمدہ مٹھائی کا نام

٭ سب ڈویژن بہار کے سب سے پہلے سب رجسٹرار۔ ۱۲

یہہ لڑکا طرحدار پیدا ہوا ہے

جاڑے کے [illegible] بھر گیا تھا منہ ہی بدل گیا - بو یہ خود گیا اون کی نانی تک مرگئی - ہاتھ پاؤں پھول گئے - سٹی بھول گئے - اوسان خطا ہوئے - چوکڑی چوکے

کیمبرلی اور لیڈی اسمتھ کا محاصرہ بادی کی طرح چھٹ گیا - اور جنرل کرانجی معہ کئی ہزار فوج کے پکڑ لیے گئے - ہات تیرے کی - وہ مارا -

ارمیاں ہم سے سنو - یہ شروع شروع کی کامیابیان محض دل بڑہانے کو ہوئی تہین - ورنہ کجا انگریزی لوہیرہ کہان - راجہ بہوج کہان گنگو اتیلی - لے اب تیلی کا نام سنکر یاد آیا - جاؤ محلے محلے - گہر گہر چراغ جلاؤ - رنج خوشیان مناؤ - غلہ بہی تیار ہے ہولی بہی قریب ہے - مزے سے کہا [illegible] جشن کرو - مناسب ہے آتشبازی بہی چہوڑو - اور اگر تیز ہوا کا خوف ہو تو ہولی کے آگے ناچو تو نو - ع -

یہ وہ مثل ہے پہول نہین پنکہڑی سہی

لوکل علیہ الرحمۃ

ہوا سے تبدیلی ہے - فصل ربیع جو بعنایت الٰہی فی الجملہ اچھی ہوئی ہے پک رہی ہے - مگر ملک کے بعض حصون مین قحط اور آزاد تجارت کے دیکھتے ہی قول راست معلوم ہوتا ہے - آغا طعام آمد یا رآمد براے شما آمد - شمار اچہ - اب ہیچ پوچہئیے غلہ نہین روپیہ پیدا ہوتا ہے - ملک کی زرخیزی مین کیا کلام - مگر افسوس یہ ہے کہ اس ملک کے لوگ بجے معدے روپیہ ہضم کرنیکے عادی نہین یا کہانا نہین جانتے یا بدل

ما تحمل کا سلیقہ طبیعت مین نہین -

جس مقدمے مین ایک متمول مہاجن مال مسروقہ بیچنے کے جرم مین ماخوذ ہوئے اور پہر بخیریت چہوٹ گئے تہے سنتے ہین اوس نے ایسا گرہ بڑہا یا ہے کہ کوتوال شہر معہ چند اہل پولیس کے لین حاضر ہین -

نصف قیمت

(خریداران اودہ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور ملک کی مجموعی حالت اور شائقین کی درخواستون سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات ازراہ قدردانی اودہ پنچ لینا تو چاہتے ہین مگر قیمت [illegible] سالانہ ادا کرنے سے معذور ہین لہذا انکی خاطر سے مجبوراً قیمت مین تخفیف کرنی پڑی - چنانچہ طلبہ اور کم استطاعت لوگون کے واسطے ہمنے سنہ ۱۹۰۰ء سے نصف قیمت یعنے [illegible] سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب یکمشت نہ دے سکیں قیمت [illegible] محصول [illegible] پیشگی بہیجدیں گے انکی خدمت مین پرچہ سال بہر جایا کرے گا سابق کے خریدار اول تو ذی استطاعت اونکو غربا مین شامل ہوتے خود تامل ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی مرضی ایسی ہی ہوئی تو ہمکو اس زمرے مین شامل کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ پچہلی بقایا ادا فرمائین اور آئندہ نئے سر سے حساب شروع فرمائین -

راقم - منیجر اودہ پنچ -

(۱) بہر گوسنگا جوتش [illegible]

بہر گوسنگا جوتش کا بڑا بہاری گرنتھ اردو حرفون نہین ہی ترجمہ ہوکر چہپ گیا اور اسکے ساتھ

مین اور بہی گرنتھون کا ترجمہ اردو مین کرکے شامل کیا ہے جسمین جنم یعنے پیدائش سے لیکر ساری عمر کا سکہہ دکہہ اور اپاپ پرکار کے پرشن صورت لکہے ہین اور ... کنڈلی بہی ریت سے چہاپی ہین کہ ہر شخص کی کنڈلی معہ پہلادیش کے ملجاتی ہین اور ساری عمر کا سکہہ دکہہ سنتان وغیرہ کا حال معلوم ہوجاتا ہے قیمت معہ محصول [illegible] ملنے کا پتہ -

پنڈت ہردیو سہائے گیان ساگر پریس
شہر میرٹھ

پتی تمباکو خوردنی وقوام تمباکو خشکی

یہ کارخانہ خشک تمباکو کا دس سال سے لکھنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتھ جاری ہے معززین ملک اور والیان ریاست کے متعدد سرٹیفکیٹ کارخانے مین موجود ہین اپنی جنس کی نمونہ مین ہی دو باتین کافی ہین [illegible] تعریف سے بجز اعتبار کہونے کے اور کچہ حاصل نہین - مشک را نیست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ایکدفعہ بطور نمونہ منگوا کر دیکہئیے انشاءاللہ پسند فرمائینگے یہ تمباکو عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے بطرز خاص کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہم نے حسب فرمایش شائقین کے خشکی تمباکو کی گولیان اور قوام تمباکو بہی تیار کیا ہے خوشبودار اور مفرح مصالحون سے مرکب ہے اس مین بڑی خوبی یہ ہے کہ علاوہ خوشبو کے منکا [illegible] تمباکو کا مزہ منہ مین پان رہنے تک باقی رہتا ہے باوجود ان خوبیون کے قیمت اور تاجرونسے اندازن رکہی گئی ہے یعنے گولی تمباکو خشکی ورق دار فی تولہ [illegible] گولی بلا ورق فی تولہ [illegible] قوام تمباکو خشکی قسم اول فی تولہ [illegible] قسم دوم فی تولہ [illegible] پتی تمباکو [illegible] المشتہر - احمد حسین خلف سید دلدار حسین چوک - لکھنؤ -

تغافل ترا اب سے قہر و ستم
کرم کر کرم کر کرم کر کرم
اگر مین ہون ہمکنا نہ کر تو خیال
نہ نامہ بری باتون سے دل مین ملال
نہین کوئی دنیا مین تجھ سا حسین
پری وش گل اندام و زہرہ جبین
برا اگر نہ مانے کرون مین مذاق
کرون دل گی گر نہ ہو تجھکو شاق
سراپا ترا مین کرون اب بیان
تری خوبیون کو کرون مین عیان
نیا تیرا نقشہ عجب آب و گل
ترے سامنے ہے ہوائی خجل
وہ سر جسکو کدو سے نسبت نہین
وہ کدو جو چھپر پہ ہو گا کہین
ترے بال خود تیرے جی کو وبال
وہ زیرہ سی آنکھین کچوری سے گال
نہین دوز جھوٹی سی چپٹی سی ناک
کبھی جو ہوئی ہو نہ ہوئے تپاک
ابھی تک رہا ہون مین گیا اول فول
جماؤنگا مین تیرے کدو پہ دھول
مذمت نہین تیری تعریف ہے
تمسخر نہین ہے یہ توصیف ہے
حسینون کی تو جان ہے بیگمان
بہت سے حسین لیکن ہے تجھسا کہان
پلا دوستون کی نے تو دعا
نہ آئے کبھی پاس تیری قضا
جیئے قیامت سکے تو برے
کھڑا حشر مین ہو تو بولتی سے
راقم - ہیکڑ مرزا بیلچہ باش
رشاہ آباد ضلع ہردوئی

قصیدہ لامیہ لاغیہ

ما تن حاجی تلفظ گونا گون شارح
موجز سطر و تلون خاصیت دان گیا و مین
اشعار و ترکیب سازہ اجزاے تازگی

گفتار بعض شناس خیالات باریک و
علاج نزہاے افکار تاریک جناب
مولانا اودھ پنچ صاحب از شکستہ رنگی
بلیات محفوظ باشند بعد اظہار صحت
دار الشفاے آرزومندی مدریافت
نرشدہ اروے ملاقات آن مسیح انفاس
کہ بیماران ہجران را از ان دواے بہتر
نیست مکشوف ضمیر الہام پذیر میگرداند
کہ بحضور فرق روسہ اکوفت و دیگر عارض
گشت چون نہایت صعوبت داشت
کار بجاے رسید کہ زبان از یبوست شق
شدہ ام چون قلم کرخت شد و دہان
از سوداسیاہ گشتہ ام چون دوات باز
ماند سرم کہ طلا کار یرقان بود چون سرلوح
کتاب فرش بالین کاغذین گشت و پوست
مقوائیم کہ از حرم کھنچت بے مقو دہ بنگ
تاج جلد خشک گردید شرائین بےخونم
چون خیاط کہ شیرازہ از سرطرف زنگارنگ
بہم پیچیدہ اعصاب بے حرکتم چون
رشتہ تہ بندی از میان اجزاے
تن حشیم برکنار زد رفت استخوانہاے
سوختہ ام چون بعد ربط بار نوشتہ شدہ
خود را در کفن مے خواند و جسد فرسودہ ام
چون کتاب بشکنجہ در آمد دخوشں را
در تابوت پیدا اند درین حالت مطلق
از اہل سخن بعیادت آمدہ رطب اللسان
بہ ثنایت گردید حالانکہ از حلاوت
زندگانی تلخ کام بودم تاہم بامید آبحیات
ہمچو سکندر ذوالقرنین آئینہ سان
حیران شدم لاجرم این ترانہ تازہ
بیگانہ چمنستان تفریح گاہ میسرایم و
نگاہ دارم کہ چشم مین تلطف برحال زارم
بکشائی و این ہدیہ محقر را با وجہ صفحہ
اوراق مبارکہ شرف اندراج دادہ سربلند
و سرفراز نمائی - فقط

وہی ہذا
در وصف ذات موہوم صفات برگزیدہ
اصناف مہملات سرخیل نوابان ناسوت
تازگی بخش چمنستان شہوت عالی جناب
مقوی الالقاب فلک رقاب جناب نواب
سرتو تہ یار جنگ بہادر ادوائی اکلیم [illegible]
خیال پور دامت معالیکم

در فہم آفتاب سخن رفتہ رفتہ رفت
نور صباح او بدہن رفتہ رفتہ رفت
آمد بہار زمزمہ سنجان صحن باغ
یاد خزان ز طرف چمن رفتہ رفتہ رفت
مینوش دلق کہنہ بیارند از حرم
سوے غزال مشک ختن رفتہ رفتہ رفت
آن درج شاہوار ز لولوے خوش ہمہ
درین نخل نوبہار چمن رفتہ رفتہ رفت
آن نامہ نامہ نامہ برے سوی او ببرد
این خامہ خامہ در بدن رفتہ رفتہ رفت
شد جادہ جادہ جادہ راہ نگاہ من
پائم ز راہ راہ عدن رفتہ رفتہ رفت
باشد چرا اندراست چنین شکوہ درست
درجیب مشتری چو ثمن رفتہ رفتہ رفت
شد گرچہ آئینہ ہم خیش جاودان
لیکن لطف بہیت حزن رفتہ رفتہ رفت
حاشا لطیب خاطر بانو دان قیام
تاہم خیال ربح وحزن رفتہ رفتہ رفت
استادہ گرد محمل خود را لگو مہار
در جوم دل بسوے دہن رفتہ رفتہ رفت
چون تپک داشت خوف زسندان آسیا
گویا وجود پنبہ دہن رفتہ رفتہ رفت
از ہیبت فغان دل داغدار ما
این اعوجاج پیر کہن رفتہ رفتہ رفت
تشریف برد چون گل رعنا بارتباط
از باغ من بسوے سمن رفتہ رفتہ رفت
دادوستد چو قبضہ نمودہ بجسم روح
در قالب علیل تو بدن رفتہ رفتہ رفت

رابرٹ نے کیا ہی ہولی جلائی بوئروں کو کیسی آگ لگائی
جاتے کے ساتھ کلیجے دہی لینے بھگوڑے ہیں دیتے دہائی

چون رستم زمان بدر آمد ز خیمہ گاہ
اسفندیار وگیو دلیثن رفتہ رفتہ رفت
چون پیر زال قحبہ خود را همین سیاہ
آن گلعذار عربدہ فن رفتہ رفتہ رفت
پروانہ وار چون شدہ روح نثار او
بر شست بام شمع لگن رفتہ رفتہ رفت
گردید استحالہ روح مو بادلش
در یک دو لحظہ جزو بدن رفتہ رفتہ رفت
تہ دید دو بود چون بہ تعقا فلک مقام
در مرز بوم صوت زغن رفتہ رفتہ رفت
اول ز تاب در کعبِ من آمد بپیش
آن لقمۂ غذا بدہن رفتہ رفتہ رفت
طبعم چہ مطلع بدیعے نوشتہ است
تعریف او بجالہ سخن رفتہ رفتہ رفت

مطلع

شوق ثناے تو چو من رفتہ رفتہ رفت
اشعار من لطرز کہن رفتہ رفتہ رفت
صوتِ ہزار ونغمۂ گل را چہ می کنم
کین سرد واز فضاے چمن رفتہ رفتہ رفت
نوبت بمن رسانید بگو نیا دوستان
دور خلیل و شیر فگن رفتہ رفتہ رفت
چون دست و پا بشغل نکرد کہ بودہ اند
از بستر زفاف شکن رفتہ رفتہ رفت

از بسکہ تلخکامی من زہرہ ام گداخت
زینو چہ این اثر بلبین رفتہ رفتہ رفت
چون آمدہ سرتیہ خوش رو بدست من
آن صدمۂ فراقی زن رفتہ رفتہ رفت
مدح و ثناے توجہ کند باوہ گوے دہر
مضمون ہر انچہ بود ز من رفتہ رفتہ رفت
ناچار مدحتِ فرس نامور کنم
کو از وطن بملکِ عدن رفتہ رفتہ رفت
آن توسنے کہ یاد بہاری بہ پیش او
مثل تدرو و خر چمن رفتہ رفتہ رفت
آن بادپا ہا دچو در بادیہ شدہ
اندجاے خویش کوہ و دمن رفتہ رفتہ رفت
سُم ہُدّم و سر والف واذنِ ہم ایال
این جملہ در تگاپوے رن رفتہ رفتہ رفت
آن پیل کوہ جسم کہ حبل المتین او
مانند کہکشان زدہن رفتہ رفتہ رفت
کوہ ہمالیہ تن بلغم نما ... او
خرطوم او بجاہ دقن رفتہ رفتہ رفت
بان طبع فوقِ مزاج لیبرلن مزاج خویش
آمیختہ بہزل سخن رفتہ رفتہ رفت
بردار دست خود بدعاے جناب شیخ
نزدیک او اویس قرن رفتہ رفتہ رفت
تا نجم نجم بستان بر فلک بوند
اخبار نامدار بمن رفتہ رفتہ رفت
تا کاہ و کاہ بکوہ دو دمن و مد
این شعلہ اش لسرو علن رفتہ رفتہ رفت
تا بحر بحر بحل برابر است
کشتی جان و زورق تن رفتہ رفتہ رفت
تا نخل نخل نشانی کند بباغ
این ورطۂ حیات زمن رفتہ رفتہ رفت
القصہ این قصیدۂ لاغیرہ خُلق
تا شہر لکھنو ز دکن رفتہ رفتہ رفت

راقم
حیوان مطلق خُلق - بقلم نامہ نگار
ماسبق از دکن

تختہ کاغذ ہوا ہے آج تختہ باغ کا
نام تک باقی نہین لالے کے دلمین داغ کا

ہولی کا نیا رنگ

زمانے کے رنگ نہ پوچھیے - جوانی کی رنگین مزاجی نے کیا کیا رنگ دکھائے - ہنگامون مین جا ملے تو گلی کوچے مین رنگ رلیان منا رہے ہین - لال بارہ دری کی ہوا کھائی ایک آدھ رنگین مزاج ملا پھر کیا تھا - بی سارن کے ہان جا دھمکے - کپڑون کی سجاوٹ - بانکی ادائین دیکھ کے گل لالہ ہوگئے - بی صاحبہ کی نارنجی دُلائی پکڑ کے اپنی طرف جو کھینچی تو مارے غصہ کے بی صاحبہ لال بھبوکا ہو کے رکھین - پھر حضرت گڑگڑانے لگے - اس لال ڈوپٹے - نارنجی دُلائی اودے پاجامے کا صدقہ معاف کرو - میٹھو مین اس رنگ کی آدمی نہین - متوالا این کہین اور جا کے دکھاؤ نہین تو مہندی کی طرح پیس کے رکھ دون گی - اودیا ہی - اُٹھک چپکے تو کہان چھوٹے لعل خان کے احاطہ مین - یہان نئی دنیا نظر آئی - کیا دیکھتے ہین تل اعوذیے - کہنہ مشق شیخ جی - میان واعظ - برانڈی - رم وغیرہ کے صندوقون کا فرضی منبر بنائے لوگون کو عذاب عقاب سے ڈرا رہے ہین - اے یارو قیامت کے آثار پائے جاتے ہین - آسمان کی آئی صاف ظاہر ہے کہ کچھ ہونے والا ہے - امیر بن خدمت نہین مانتی - دیکھو مسلمان ہوکے رنگ مین شب اور ہین - توبہ کرو توبہ - رند - لبیک کی صدا دیتے - محتسب کی لے دے کرتے - بنکارتے پھرتے ہین - منہ پڑے سے جھومتا مستون کی طرح اتر آئے ایسا عالم ہو تو بے بادہ کے کیا صبر آئے ایک زاہد کی پگڑی اُچھالتا ہے دوسرا حاجی کی داڑھی پہ پیہ گنگر یا تہہ ڈالتا ہے - کوئی نر پی

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست معہ والایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائے موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے - المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ - مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور - پنجاب -

ان سے بڑہ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھ سے بہت پانی کا جانا - دھند - خارش - ہر قسم کی سوزش جو آنکہ کو عموماً لگا کرتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ - بار بار اندر کی جھلی کا زخم اور بیسیون اور انکے سوا جو انسان سرمہ مین کوئی ضرر کی شئی نہین ڈالی ہے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ڈی - ایم - سانکلی صاحب بہادر - ایم - بی ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ یہ سرمہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ علاج طلب مسماۃ احمدی بی عمر ۲۸ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے سکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تہین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دہاگا بہی نہین پروسکتی تہی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے چند گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکہ سکتی تہی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تہین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس - رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس امر کی بخوشی خاطر تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ - ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ڈینٹل سرجری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین - ایک کو بہی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

مالدارے را کا حکایت کنند

(دونون ہاتھون سے بٹ رہی خیرات)

پڑی جہاون کا مجمع ہوگا - چیٹر دیا رڈولگاؤٹ
سے تازہ نقرے رنگینیت سکے ساتھ
دلبستگی پیدا کرین تے ... دنیا زدخلوت
کی گرم بازاری ہوگی - اب آگے نہ پوچھیے
کہ کیا ہوگا - ۶

میرے دلمین بھی وہی تو تمہارے دلمین ہے
یہ سب کچھ ہوا مگر ہم کو اس سے کیا غرض ہے
آپ کا اگر دل چاہے تو ہولی مل لیجیے اور
نہ دل چاہے تو جانے دیجیے ہم خوشی
آپکے دل خوش کرنے کو ایک غزل ہولی
کی رقم کی گئی ہے وہ بطور تحفہ ہولی نذر
ہے قبول فرمائیے اگر آپ آتنا نہ ہو
... بشرط فرصت
... آورسی -

وہو ہذا
آج تو ساقی دکھا گردش مین پیمانا مجھے
بے طرح مضطر کیے ہے یاد میخانا مجھے
حال پہ رندون کے نحکو اب ترحم چاہیے
دختر رز کا دکھا محبوب کاشانا مجھے
دیکھہ تو بنتا ہیان رندون کی اسدم آنکر
وصل رز کا اب سنائیے شوق افسانا مجھے
تیری بیتابی کا نقشہ تجھکو گر آئے پسند
اسکے بدلے مین دکھا انداز مستانا مجھے

CHAMBERLAIN'S
COUGH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

دچیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی امریکا مین
بنائی ہوئی ہر قسم کی کھانسی زکام - نزلہ بچون کی
کھانسی - کالی کھانسی - سل گلے کی کھرکھراہٹ اور
ہر وقت کی تھوڑی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع
کر دیتی ہے - امریکہ مین تمام ڈاکٹر اس کا
استعمال کراتے ہین ایک مرتبہ اسکو آزمائیے
اور صحت پائیے - قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ
بڑی بوتل دو روپیہ - تمام انگریزی دوائی فروش
فروخت کرتے ہین -

FOR SALE BY W. G. KIDD.

دیدہ کے قابل ہر عالم آج مستون کا مگر

شعلہ دل کی طرح اب تو نہ بھڑکا نا مجھے
ہوش ہم کھوئے ہوئے بیٹھے ہین اس زمانہ
دیر کے صدقے مین پیارے اب بہکانا مجھے
بیر بھی کیا کام آئے گی تری اس دور مین
دور سے رز کی جھلک ہرگز نہ دکھلانا مجھے
دیکھہ تو گلشن کا عالم کیا گلو پر جوش ہے
شوق سے لیلون ترے اسدم نہ گھبرانا مجھے
رنگ ہے شیشون مین بھرکر ہوا گر عشرت پسند
منتظر ہون دیکھے بھر کر آج پیمانا مجھے
یہ مبارک تیج کو ہولی کا جلسہ سا تیا
... آج بھر کر اور پیمانا مجھے
... ساقی کا ... چاہیے
... یاد ... ہے

بقلم - شمس ظریف -

سو طبیبون مین ہی اک بیمار سکا ہو ہون

ہٰی آغا مرزا تم نے کچھ اور بھی سنا -
اب کی سے نور رز کی سواری ہو رہے کی ہے
اور چونکہ میری اس مین طبع کا مادہ زیادہ
ہے اور چوہا بھی پورا پورا بنیایا صاحب ہوتا
ہے اس واسطے میرے واسطے یہ اچھا
نہین - یا رب تو خدا ہی خیر کرے - ایک تو
یونہین کون خوشی مین گزرتی تھی اوس پر
یہ سونے مین سہاگا - سچ کہیے ؟ جب سے
مین نے سنا ہے میرا تو کلیجہ بلا جاتا ہے -
بلکہ لینڈی کتے کی طرح دم دبا کر دانت نکالے
دیتا ہے - یقین جانو اگر میرے سر ہوئے وہ
بچون کا کنٹراگ - معاملات مقدمات کا
کنٹراگ نہ ہوتا تو واللہ ہے مین تو نکل گیا
چلا جاتا - افسوس - سہ
قسمت کی گردشین بھی نرالی بلا ہوئین
چوہو کے پیر مین ہون گرفتار نصیب
مرزا - اے حضور خدا خدا کیجیے - وہ وقیانوسی
خیالات اگلے زمانہ کے ساتھ گئے - ایسے

ڈیل و ہم حضور پر زیبا نہین - لیجیے مین ابھی
تسکین خاطر کر دون - بس سمجھ لیجیے یہ نہین تو وہ
ہے - وہ نہین تو یہ ہے - غرضکہ کچھ نہ کچھ ہے
انہین دو مین ہے -
نواب - بھئی مرزا اس سے تو تسکین نہین ہوئی
واللہ جو تسکین کرو تو قسم ہے جد کی رومال
اوڑھا کے گھوڑے پہ سوار کرون -
مرزا - اے حضرت تسکین - تسکین تسکین ایسی
بات بتاؤن جس سے نجات ابدی حاصل
ہوجائے - بقول شخصے نہ رہو صاحب ہی رہین
نہ ہانسی - اور آپ اور آپ کے ہم خیال لوگ
صاف چٹ میدان ہو کے رہجائین -
نواب - ماشاءاللہ ... بیار ...
... آئے تو تک ... ہانکتے ہی چلے
جاتے ہو -
مرزا - آداب عرض کرتا ہون -
نواب - یہ کیا -
مرزا - قبلہ عرض سب کرتے ہین - یہ صدی پرانا
ہوگیا - نئی صدی نیا سال - نئے نئے شیشے -
نئے نئے جام - نئے نئے پینے والے - نیا
طرز کلام -
نواب - سنئے مسخرہ پن کی نہ بڑھائیے مطلب
کی کہیے - لسد رود و امر کیا ہین جلد ارشاد
ہون کہ جی ٹھہرے - واللہ ہے یہ تمہارے ہی
تقریر کے ٹپے ابھی پھیکے معلوم ہوتے ہین -
مرزا - سنیے قبلہ - چونکہ یہ پیر فلک بھی آفت
کا پرکالہ چھٹا ہوا ٹھیک بازہے - اس نے دیکھا
کہ شاید دنیا کی طرح یہان بھی کچھ کایا پلٹ تغیر
تبدل ہو - تبدیلی سطلی - موقوفی بحالی - عمل مین
آئی تو سب سے پہلے بوجہ کہولت سن کے پیر
بھی اوپر سنہا صاف ہوگا - شاعرون کی روزمرہ
کی شکایتون نے کام سے تو معطل کرا ہی دیا ہے
برائے نام جو ملازمون کی فہرست مین چہرہ رہگیا
ہے کہین اس سے برطرفی نہ ہوجائے - بس
جھٹ پٹ اس نے بمبئی کلکتہ سے فاختون کو

کو کنیٹیچ بلایا - اور چوہے کی شکل مین بنا کے اپنے
اپنے پاس رکھا ہے - اس کی دوا یہ ہے کہ حکیم
صاحب کی بی کو بلا لیجیے - جب ایسا ایسا موقع
آوے گا بلی جھپٹ کے آپ کے سامنے رکھ
دیگی - باقی لوروز ایسا گیا گزرا نہ تھا جو ہے ہے
سوار ہوتا - اوس کے واسطے گھوڑے بھی
کی کون کمی تھی - دوسرے اگر یہ نہ ہو سکے تو
قسم ہے بڑے میان کے سر کیون کی یہ
ضرور کیجیے -

نواب - کیا ہے - مرزا بڑا سے خدا حافظ
مرزا - افسوس حضور کو اخبار بینی کا شوق نہین
کبھی کا ہیلکو کوئی اخبار نظر سے گزرا ہوگا - بہرحال
یہ واقعہ حضور بگوش گزار ہوا ہوگا - کیونکہ کون
[illegible]
(غرضکہ) تمام دنیا مین یہ بات مشہور ہے کہ
ہماری بہادر فوج کے افسر مسٹر رابرٹ نے
کرانجی کو اس طرح گرفتار کرلیا ہے جیسے شکرہ
باز کا شوقین - مینا کو شکرہ کے پنجہ سے چھڑا کر
تھیلے مین ڈال لیتا ہے یا عام فہم الفاظ مین
یون کہیے جیسے کوئی پرانا چڑیمار لاسا بھرے
کپے سے لوٹے کو ٹین ٹین کرتے ہوئے چھڑا کر
جھٹ پٹ پھنکی مین ڈال لیتا ہے - یہ تو جملہ
معترضہ تھا - اسی کرانجی کے یہان یعنی پور پر دن

کے قبضہ مین ایک بڑی بھاری توپ ہے
جس کا گولہ سنتے مین بڑی دور جاتا ہے بس
اوسی بگ گن (بڑی توپ) کو منگا لیجیے - پھر گیا
ہے اسکے مقابلہ پر کوئی شیر تو آ جائے چوہا تو چوہا
ہے - ہاتھی - گینڈے - وہیل وغیرہ وغیرہ کو
پر کاہ کی طرح اڑا کر پھینک دے -

نواب - واللہ اب جا کے اطمینان ہوا بیگم
کی بلی اور میری بگ توپ - اندر باہر دونون جگہ
سامان حرب تیار رہے گا -

راقم - م - ب - علیہ الرحمتہ -

روزہ نہ رکھنے کی معقول وجہ

ایک دن اک مولوی دستار و عمامہ کے ساتھ
آئے میرے پاس ماہ صوم مین اور یون کہا
آپ کی صورت مسلمانون کی ایسی ہے مگر
آپ نے کس وجہ سے لیکن نہین روزہ رکھا
کیا نہین واقف ہین آپ اس جرم کی آفات سے
حشر کے دن آپ کو جیسا - رہے گا کیا مزا
رات دن جب آپ کا اپنے وطن مین ہو قیام
کیا سبب جب آپ نے ہر روز روزہ کھا لیا
آپ تو بیمار بھی معلوم ہوتے ہین نہین
کچھ تو منہ سے بولیے فرمائیے وجہ قضا
سن کے ارشاد جناب مولوی صاحب
انکسار و عجز کے لہجے مین یہ مین نے کہا
یہ مسلم بات ہے یعنی کہ دنیا سے دنی
واسطے ہر شخص کے ہے چند روزہ اک سرا
جب سرائے دنیا کو مانا تو مسافر ہین وہ لوگ
جو ٹھہرتے ہین یہان آ کے جو صبح و مسا
اور مین ایسا مسافر ہون نہین جسکو قیام
ہون سفر مین جب سے مانکے بطن پر پیدا ہوا
مجکو اس دنیا مین چلتے ہوگئے اتنے برس
لیکن اک لمحہ کو حضرت مین نہین ہرگز تھما
یہ بقیہ عمر جو کچھ ہونے والی ہے اگر
ہے یقین مجکو نہین ہوگا قیام ہمین ذرا
جب یہ حالت ہے مری تو کسطرح صائم ہون
(کیونکہ)
ہے سفر مین شرع سے روزہ کا رکھنا ناروا

راقم - ایک روزہ خوار -

تازہ ہنر تو دیکھیگا اسوقت شیشہ گر
ٹوٹا ہوا میان سے جو بیوی کا دل جڑا

یون تو شیشہ - چینی - لکڑی - مٹی - کاغذ
ظروف کی ٹوٹی چیزون کے جوڑنے کے نسخے
سیکڑون ہزارون - انگریزی - ہندوستانی
کتابون مین لکھے پڑے ہین بلکہ انگریزی کاٹون
پر بنی بنائی سیمنٹ شیشے جوڑنے کے
مصالحے بکتے ہین - دفتری صاحب لئی کی
ہنڈیا اور گوند دانی سی جوش دے کو لا
اور دو ہو گئی - جتنے کہ درزی صاحب سوئی
دھاگہ سے کام لیتے ہین اور اسے رکھانی [illegible]
گلی گلی لیے پھرتے ہین کہ جس حکمت سے
جوڑ بازی - پیوند کاری - رفوگری کرین
مگر آج تک کسی کاریگر نے اون دلون کے
جوڑنے کا کوئی نسخہ نہ کہا جس سے
میان بیوی کے پھٹے دل اور شکستہ خاطرین
جڑ سکین -

کیا معنی کہ یہ [illegible] انسان مدنی الطبع کے
روبرو آئے دن کا سہ معاشرت مین آتی رہتی
ہے - خدا جھوٹ نہ بلوائے ہر امیر غریب
شریف - رذیل کے گہر ملیائے چولہے ہین
دوسرے مثل مشہور ہے دو برتن جب
ایک پاس رہین گے تو کھٹ پٹ ضرور
ہوگی - پھر دل ایسی نازک چیز ذرا سی ٹھیس مین
جس سے دو کیا دو ہزار ٹکڑے ہوا ہی چاہے
پس دین دنیا کے کامون مین سب سے
پہلے اس نسخے کی ضرورت تھی -

لہذا چند ترکیبین [illegible] ذیل ہین اور جن
جن صاحب نے تجربہ کی ہین انکے نام بغرض
وثوق و اعتبار بھی لکھدیے گئے ہین -

الم غلم جنتری

حضرت پنچ - تسلیم - کچھ پوچھیے نہین دو آنے یعنے آٹھ پیسے یعنے سولہ دھیلے یعنے بتیس دمڑیان یعنے ۶۴ او فضیان یعنے ۵۰۶ پائیان جنتری [illegible] مین غارت ہوئین

پنچ - آخر کچھ کہیے گا بھی -

جناب الم غلم جنتری خریدی تھی -

پنچ - سبحان اللہ یہ کون سی جنتری نکلی ہے [illegible] سے نکلی ہے - اور آپ نے کیون خریدی معلوم ہوتا ہے آپ بھی الم غلم ہین -

اے قبلہ آپ بھی [illegible] ہین - یہ آپ کے پوچھنے کی بات ہے حضرت یہ جنتری اعلی کی جڑ سے نکلی ہے -

پنچ - حضرت ہم تو خاک بھی نہ سمجھے - خفا نہ ہو معاف کیجیے -

آپ سمجھیے یا نہ سمجھیے - ہم نے سمجھا دیا آپ کے پاس سمجھ ہی کے آئے تھے - یہ الم غلم جنتری اوسی پریس کی چھپی ہوئی ہے جسکی ہر صفحہ علم سے بھری ہوئی ہے - گویا سب الم غلم ہین - خریدنے کو تو خرید لی مگر کیا کہون کتنا افسوس ہوا - نتیجہ علم ہی ملا حظہ ہو - جہان اتنا علم کا صرف ہے وہان اتنے قدر جہل - پہلا ورق اولٹا - کیئے ہان - فہرست دیکھی - نمبر ا صفحہ ا - لوح مع دوازدہ بروج (۲) گزارش و اسماے تاجران (۳) فہرست ۔۔۔ (۴) تقویم سال - تقویم سال دیکھنا شروع سرخی دیکھی - نظم دیکھی - حمد و نعت پڑھی اب تحویل کے پڑھنے کا لگا لگایا - روز پنجشنبہ آئین یہ کیسا چہارشنبہ کا پنجشنبہ - استغفر اللہ ۔۔ ۸ ۵ ساعت - یہ کون سی ساعت ہے کہان رائج ہے ؟ اور کیا اس کا حساب ہے خیر یہی جانے وہ ہوگا - آدمی ہے غلطی ہو گئی ایک سے غلطی ہوئی - بحر العلوم جناب [illegible] صاحب اسلئے اللہ مقامہ نے سہو فرمایا -

شمس العلما مولانا مصلح سنگ صاحب سے مسامح ہوا - رو سیاہ الفقہا ابو السواد مولوی روسیہ صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی بوجہ تیرگی نظر اغماز کیا - ابو الجہار مولوی کاتب صاحب نے بھی بمقتضاے کل کاتب کودن توجہ نہ فرمائی - منبع العلما مولانا پرسیمین صاحب صلاتہ العلما ہم نے بھی اینٹ کی عینک لگائے ہونے کے وجہ سے نہ دیکھا - مولانا پتھر صاحب اوس وقت باؤ کہانے مین مصروف تھے اعلم العلما جناب پلپس صاحب قبلہ اپنی خوش آہنگی یعنے درس و تدریس لینے جیخ پکار مین مصروف تھے - ہمہ تن علم صاحب نے بمقتضا سے الانسان مرکب من الخطا و النسیان پہلے ہی بری الذمہ ہو چکے تھے - الا اعلم العلما آنا نیک ماڈیو ٹریا سو آیتہ العلوم ابو احسان مولا لہ (اسے تو یہ مولانا) مستعدی کما حقہ عینک لگوئی تھی - مولوی پنچ کہانے والے صاحب وجع مفاصل مین مبتلا تھے -

پنچ - سب تو خیر تھے یہ جناب بقاء العلما ابو النجوم حاہی جوہی الملتہ والدین کس خواب خرگوش مین تھے -

جناب وہ بھی مقابلہ ترمیم و تسدیس و تثلیث مین تھے - اور دوسرے وہ بہت بڑھ گئے ہین - تیسرے اونہون نے بزور علم سیر آفتاب و تحویل آفتاب کو تبدیل فرمایا ہے - رائج الوقت نظام شمسی اونہین نہین پسند آیا - جو شخص اتنے کام کرے وہ کیونکر غور سے دیکھہ سکتا ہے -

پنچ - یہ آپ فرماتے کیا ہین -

مین اکثر ایسا ہی فرماتا ہون اور سچ فرماتا ہون - جنتری دیکھہ لیجیے جو نہ یقین ہو - آپ کے یہان جنوری کی ۱۱ - تاریخ برج جدی مین آفتاب جاتا ہے اور فروری کو دلو مین اور مارچ مین تحویل آفتاب برج حوت مین اور اپریل کی ۱۲ کو برج حمل مین - علے ہذا القیاس بحساب جنتری الم غلم نوروز ماہ اپریل کی ۱۲ تاریخ ہونا چاہیے - حساب ٹھیک ہے -

پنچ - بیشک ٹھیک ہے - ہم نے تقویم اسی واسطے نکالنا موقوف کر دی ہماری سمجھ مین بھی یہ امر نہین آتا تھا کہ جب سب باتون مین تغیر و تبدل کیا جاتا ہے تو کیون انتظام شمسی ایک حال پر قائم کیا جاے - اب اگر آٹھ روز کے عرصہ مین آفتاب برج عقرب مین نہ چلا گیا تو دیکھیے گا کیا حال کرتا ہون -

خیر یہ تو آپ کو اختیار ہے جو چاہے کیجیے مگر مجھے کیا حکم ہوتا ہے -

پنچ - کچھ نہین - آپ بھی وہی کیجیے جو ایک غاقب علم نے کیا تھا -

وہ کیا ؟

پنچ - وہ یہ کہ ایک طالب علم صاحب تھے اتفاق سے صبح تڑکے اونہین بھوک لگی دو پیسے اون کے پاس تھے - ایک حلوائی اون کے مکان کے قریب لڈو بیچا کرتا تھا اوس سے انہون نے لڈو لیے - لڈو ایسے بدمزہ تھے کہ کھائے نہ گئے - اب سنیے حلوائی ہندو تھا وہ مسلمان کی چھوئی ہوئی مٹھائی کیون واپس لیتا - انہون نے اصرار کیا جب اوس نے نہ مانا تو انہون نے دل مین کہا کہ اب تھوڑا سا وقت ضائع کرو تو پیسے ملین گے - کھانے سے جو لڈو ان کے پاس رہے ایک تھالی پر رکھے اوس کی دوکان کے پاس کھڑے ہو رہے - جو کوئی لڈو خریدنے آیا پہلے انہون نے اپنا لڈو پیشکش کیا کہ اسے چکھہ لیجیے جو پسند آئے تو لیجیے گا

اسکے پاس سب لڈو اسی ذائقہ کے ہین۔
لڈو تو جیسے تھے ظاہر ہے تجربے کے بعد
کوئی کیون لیتا۔ اسی طرح جو کوئی قدم تک
آیا انہون نے اوسے واپس کیا۔ یہان
مولوی صاحب کو پھر بن نہ پڑی پیسے حوالے
کردیئے اب جان چھوڑیے۔ آیندہ کسی
طالب علم کے ہاتھ سودا نہ بیچونگا۔
راقم۔ پنڈت نجومی۔ رمال۔ جفار۔

قصیدہ ہولی

مولانا [illegible] سال خدمت مین
اُمید ہے کہ آپ اون کو شائع فرماکر اپنے پرچہ کو
مفتخر فرمائین گے۔ ناظرین پہلے ہی سے لکاپرشاد
صاحب کی طباعی قادر الکلامی سے واقف اور
حضرت محظوظ کے پاکیزہ خیالات سے محظوظ ہوچکے
ہین۔ ان کی شاعری پر ریمارک کرنا ایسے ہی
شخص کا کام ہے جو حضرت ممدوح کا سا قابل
و شاعر ہو۔ اب آپ نے زمانہ کا رنگ دیکھ کر
نیچرل شاعری کی طرف توجہ کی ہے۔ انصاف
شرط ہے۔ نظر انصاف ہی ان مین اور
شعرائے زمانہ حال مین فرق نکال سکتی ہے
بندش۔ ترکیب۔ بالخصوص مضامین کی صحت
وہ ہے کہ کسی کے کلام مین نہین ہے۔ طبیعت
پر وہ قدرت ہے کہ جب اور جو چاہتے ہین
موزون فرما لیتے ہین۔ عروض و قوافی کی احمقانہ
قید سے بالکل آزاد ہین۔ اور سچ تو یہ ہے کہ
یہ قید اس زمانہ مین مانع ترقی ہی ہے۔ زیادہ
لکھنے کے لیے نہ مجھے مہلت ہے نہ لیاقت۔
خاموشی از ثنائے ممدوح مدح ثنائے موصوف است

راقم۔ نیازمند قدیم از شاہ آباد۔

قصیدہ ہولی لفضلہ تعالے بتاریخ ۱۱۔ مارچ
سنہ ۱۹۰۹ع یوم شنبہ بقلم احقر العباد لکاپرشاد
مدرس شاہ آباد ضلع ہردوئی عفی اللہ عنہ
نوشتہ شد الٰہی عافیت بخیر باد۔ وھو ہذا

ہولی ہے ایک رسم عجائب بہ ہند ان
روٹھے ہوئے بھی ملتے ہین سب ہوکے شادمان
آغاز ہولی ماگھ سدی پنچمی سے ہے
جسکو بسنت کہتے ہین سب لوگ بیگمان
سب لوگ کنٹھ مالک کے اندھیرے کے پیڑ پر
کرتے ہین ڈھیر پھکتی ہے ہولی جہان جہان
لے لیتے لڑکے لکڑی ہین ہولی کے نام پر
کہتے ہین لکڑی دیکھے یہانسے ہو تم روان
دیتا خوشی سے ہے کوئی تکرار سے کوئی
لیکن بغیر لیے چھوڑتی نہین ہے جان
گاتے بجاتے پھرتے ہین ہولی کے آگے وقت
ہو ہو خوشی بجاتے ہین کرتال و تالیان
ہولی مین آگ لگتے ہی کھلتے کبیر ہین
خوش ہوکے لوگ گاتے ہین پاتے ہین گالیان
پیکر نشہ شراب کا اور بھنگ اور چرس
آپس مین کو دھما ندمچا [illegible] ہین مردمان
پھر کوئی اوسکے پیچ لگاتا ہے کھینچ بھی
کاجل بھی منہ پہ ملکے بناتے ہین بھوتنیان
چانچر دہمار گاتے لگاتے عبیر ہین
روری گلال [illegible] مین [illegible] نوجوان
بھون [illegible] کے رنگ کی اوڑھتی ترنگ ہے
تب خوب جھوم جھوم بجاتے ہین تالیان
پوشاک نو پہن کے بعید فرحت و خوشی
چلتے ہین جھنڈ باندھ کے ملنے کو مردمان
جسکے مکان پہ جاتے ہین ملنے کے واسطے
خوش ہوکے عطر ملتا کھلاتا گلوریان
پھولا ہوا [illegible] باہمی رشتہ کہلا کہین
پہونچے محل مین جاکے نکل آئین جھریان
پھر کیا ہے جام اور شراب کباب ہے
ترشی کی بھی رکھی گئین اسلئے پیالیان
کھانے طرح طرح کے مہیا ہین سامنے
پاپڑ بھی اور گوجھیان پوری کچوریان
جب آیا کچھ سرور تو پھر لاؤ لاؤ کی
دھن لگ گئی کہ لائیے حلوا و بوٹیان
رہ ہی پیالیون مین یہ حالت ہوئی حضور
یون سرنگون ہوئے کہ گرے ہم سے [illegible]
کپڑونکا ہوش ہے نہ بدنکا خیال ہے
ہنستے کبھی ہین روتے کبھی دیتے گالیان
کایا جو سٹے جوش تو پھر قے ہوتی ہوئی
سب لطف رہ مین منہ پہ بھنکتی ہین مکھیان
یہ ہے مزہ شراب مین یارب بچائیو
داروو اشتال مین ہے خیر کچھ امان

قصیدہ دیگر

یا الٰہی قحط سالی نے کیا حیران ہے
رنگ ہی اپنا اب غربا مین آدھی جان ہے
گو کہ ہے اعمال بد کی یہ سزا پروردگار
پر تری ہی ذات یارب راحم و رحمان ہے
کیجیے بندون پہ اپنے یا خدا فضل و کرم
ساری خلقت قحط کے ہاتھون سے اب حیران ہے
جب بجائے روپیہ نہ روپیہ اٹھنے لگے
ہوگیا تب طاق پہ آرام کا سامان ہے
توبہ کن ہے ساری خلقت یا خدا اس قحط سے
کیجیے اسکو دفع یہ تو بڑا طغیان ہے
فکر و فاقہ سے ہین تو نیچاں صدہا غریب
جز تری بخشش کے ممکن اب نہ اطمینان ہے
اس لیے ہے دست بستہ خلق کی یہ التجا
بارش ابر کرم ہو بس یہی ارمان ہے
دافع قحط و تفکر یا الٰہی ہے تو ہی
اور کسکا اسقدر مقدور اور امکان ہے
حال ہے یہ خلق کا اے ذو الجلال بے مثال
ہے نہین کپڑا اگر کچھ روٹی کا سامان ہے
روٹی کے سامان مین بھی دقتین پیش ہین
آفت آئی آگیا کوئی اگر مہمان ہے
جسکے گھر مین آدمی چھ سات ہین روزگار
اُس سے بدتر آجکل مین حالت حیوان ہے
ہے برا تام زندہ مرہا ہے موت ہے
ہین حواس و ہوش باطل تلملاتی جان ہے
اسلیے ہے عرض سب کی یا الٰہی بار بار
خلق پر رحم و عطا ہو بس تو ہی رحمان ہے
لڑکے دو آنے کے طعنے غریبون سے جبھی

وسے برندش

تنخ ہوتی زندگانی لیتی غیرت کان ہے
خرچ ہی کثرت سے سبکا اور آمدہے قلیل
منہ پہ ادسکی آتی کوسب جن الیوان ہے
الامان اس قحط نے پیش تو دیے خلق کے
دیتیے سبکو چھ معا اسپر نیا خفقان ہے
کاشتکار رہ گئے بیسے تو فیر کچھ آرام سے
خوش خریدار دنکا خرچہ دوگنا سر ان ہے
اسقدر تکلیف خواکو ہو مفت آجکل
ملکئی روئی اگرتو دال کی ارمان ہے
جب کرہتے یہ حالت وقت تو پہر فرمائیے
زندگی کا لطف کیا جب خلق یون حیران ہے
مٹ گئی عرف غلط سان سرسبز سودگی
کشت نزہت خشک ہے پرنکا کا کرہان ہے
رحم کیجے یا الٰہی وسبدم ہے التجا
توہی مالک تو تیری ہی ذات پائے جان ہے
صورت اندانی اب دکھا دیجے پاستاب
تیری ہی بخشش سے ظہر تکلیف کا میدان ہے

نیا زمنہ قدیم

نکانا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

بندر کا ناچ ہے دیکھین سب اور

CHAMBERLAINS
COUCH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کہانسی کی دوائی امریکا مین بنائی ہوئی) ہر قسم کی کہانسی۔ زکام نزلہ بچونکی کہانسی۔ کالی کہانسی۔ سل۔ گلے کی کہرکہراہٹ۔ اور سردقت کی تہوڑی تہوڑی کہانسی کو بالکل دفع کردیتی ہے۔ امریکہ مین تمام ڈاکٹر اسکا استعمال کرتے ہین ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے قیمت چھوٹی بوتل ۱۲ بڑی بوتل عنا م
تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین
FOR SALE BY W C. KIDD.

سمجھے کوئی نہین۔ کہان کا ناچ اور کیسا تماشا۔ بالشت بہر کی لکڑی کا سا کہیل ہے۔ اس لکڑی کا یہ اثر ہے کہ صفحۂ قرطاس دامان محشر نظر آتا ہے دیکھا سب نے کہ کس دہوم کا ناچ ہے کوئی سمجھا اور کوئی نہ سمجھا۔ مگر تعریف سب کرتے ہین۔ تماشائیون سے کہدو کہ ہاتہ ہاتہ بہر جگہہ چھوڑ دین بندر ناچتا ہے۔

ناچ کہا ارُہی وحشت ہنا

پہلا دور۔

اتنا یم ولیپرشکر غم کی چڑھائی ہے
تمہر رہا ہے جسم پہ ہیبت سمائی ہے
تشویش واضطراب مین کیا ہی خدائی ہے
ہر جا سوبلند دہائی تہائی ہے
بورٹ سے جو رو رہے ہین تو بچے بلکتے ہین
آنسو ہو کے چشم سے اپنی ٹپکتے ہین
نشا عدل سے جو ہو ستم ہو آد
گریا یہ خوشی سے وجود الم ہو آد
آرام ودو بن تکلیف و غم ہو آد
ڈہائے غضب ہی جو بنائے کرم ہو آد
سرگشتگی بدی ہے ہمارے نصیب کو
ہم رو دینگے سدا یو نہین اپنے نصیب کو

دوسرا دور۔

جنگ ٹلے اب وہ کہان جلسے وہ نرات کہان
عیش وعشرت جو شب روز تہی مہیات کہان
رنڈیون مین جو فدا بات تہی وہ بات کہان
حرف ذلت کا جو آیا تو رہی بات کہان
اب فقط رہ گیا ہے آپ کا جانا آنا
اٹھ گیا نسے بس اب آپکا دانی پانا
رنڈیونسے تو ذرا اپنی ملاقات کرو
چلتے چلتے ہی وہی انکی مدارات کرو

سلہ یعنے دانا پانی محض گبھراہٹ مین یون قافیہ سوجہ گیا۔

چپکے چپکے نہ یہ نسبت ابھی بارات کرو
بس حکومت کی نہ لو دہیرے مین بات کرو
اب فقط رہگیا ہے آپ کا آنا جانا
اٹھگیا ناسے بس اب آپ کا پانی دانا

بندہ اچک پہاند لگائے ہوئے تہا اور میان مداری میٹھے سُرون مین الاپ رہے تہے کہ ایکبارگی چھم چھم کی آواز کان مین آئی پلٹکر جو دیکھتے ہین تو آہ کرکے رہ گئے۔ دو تین کافر صورتین نظر آئین جنکو دیکھتے ہی بے اختیار پیشاب خطا ہو گیا۔ اس حضرت انہون نے آتے ہی سب تماشائیون کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور نگین توڑے لے لے کے گانے۔

بجریا مین ناچیون
منہروا مرورے موری بہیان
بجریا مین ناچیون

پہر تو جناب چوطرفہ سے تعریفون کی بوچھار ہونے لگی۔ ایک صاحب۔ شاباش شاباش فرمائش سید ہی کرکے۔ ہان ہان دونون ہاتہون پیٹہ پکڑکے جیسے کوئی اچھا چابک سوار گھوڑے کی پیٹھ پر۔

دوسرے صاحب۔ اُف اُف یہ غضب کا گریہ خیز مضمون ہے۔ کہہ کا کچھا بھی سوچتی ہے یا جو کچھ منہ مین آیا بک گئی گاتی ہے یا ڈکرا سناتی ہے۔ اس کو سنتے ہی رنڈی بھی کرکرا ہوگئی۔ اور ایکبار گرما کے اونچے سُرون مین گانے لگی۔

مہکا بہائی رہ نہ توری ڈھٹائی سونلیا

ہندوستان عجب ملکے است۔ جہان کہین خوشی یا رنج کی کیفیت معلوم چوطرفہ سے مبارک سلامت والون۔ گریہ وزاری مین ساتھ دینے والون کی بہم بہوت نکلتی ہے۔ چنانچہ اس خبر کو سنکر بہانڈون کا طائفہ بھی آموجود ہوا۔ اور آتے ہی آتے رنڈیون منڈیون کو ہٹا ہٹو کرنے لگے۔

مرا گہوڑا ہے وہ تازی جو لے کے چوک مین بازی
نہوا سوار تجز نمازی نہ چل گہوڑی نہ چل گہوڑے

اب تو پورا پورا ہنگامہ مچ گیا وہ تین آدمی تال دینے لگے۔ کچہہ اچکنے پہاندنے لگے۔ اتنے مین ایک بہانڈ بیچ مین آکر کہنے لگا۔ ؎

اگر مہتاب یک چہوڑدن اڑ سے ظلمت ہوان ہوکر
مرغمی پہ غازہ ہوتہ کہا دن آسمان ہوکر

اس کے بعد ہجڑون کا ایک گروہ آیا۔ اور ناک پہ انگلی رکہہ رکہہ کے تہرکنے لگا۔ وہ تین اس شعر کو پڑہ پڑہ کے ناچنے لگے۔ ؎

نہ کٹتے ہماتن پاپ شوق کہلوتا بوتنہ میرا
نجل ہوتا عجل ہوتا جو اس پاپ مین دم ہوتا

ان لوگون کے بہونڈے غمزہ ایسے ناگوار طبع ہوئے کہ ایکبارگی سب کے سب اٹہہ کہڑے ہوئے۔ ؎

خواب تہا جو کچہہ کہ دیکہا جو سنا افسانہ تہا

راقم۔ م۔ ب۔ علیہ الرحمۃ

لوکل

ایک ہمارے نامہ نگار صاحب ۱۳۔ مارچ کے جلسہ انتخاب ممبران میونسپل بورڈ حافظہ چوک کی کیفیت یون لکہتے ہین :—

طوفان بے تمیزی

"دانش مع متعلقین اور نیجونشنیل کانگریس انڈسے بچہون سمیت مفرد سرکس زوجلکر تہیل خیم واصل اغیرہ وغیرہ بہشت نصیب۔ یہ وہ غائب غلہ یہان تک رسلسلہء بہی درگور ہو چکا۔ غرض ری کی گہوڑ دوڑ بہی دم دبا کے بہاگ چکی الماضی لا یذکر۔ اب انیسوین صدی کے اختتامی سال کے ربع اول کے انتہائے مہینے کی تیرہوین تاریخ کے نصف اول کے نصف آخر کے ثلث سوم کا ابتدائی حصہ ہے یعنے گیارہ بج کے کچہہ منٹ گزرے ہین اس تاریخ کے بارے مین تمام منجمین نے متفق اللفظ پیشینگوئی کی تہی کہ کوتوالی مین گڑبڑ ہوگا۔ جرا کہیا دہوگا بہائیو بہاجت (حفاظت) کی خبیثہ (جگہہ) ڈہونڈ رکہو اور وہی ہوا۔ اور وہ بیچ کا نامگار بیضے راقم بہی اتفاق سے وہان پہونچگیا پنڈت جی پہلے ہی کہہ چکے تہے پیش گوئی کیا ہے کرامات ہے۔ مرزا اعالی قدر مرحوم کی ڈیوڑہی سے لے کے محیلی والی بارہ دری کے اندر تک آدمی بہرے ہوئے تہے مگر اتنا مجمع نہ تہا کہ کشمکش ہوتی۔ دو ایک شامیانے بہی استادہ۔ ایک مہاجن سے دریافت کیا کہ بہئی یہان آج کیا ہے مہاجن صاحب نے یہ تو ہمین بتایا نہین مگر اپنا کام بتایا۔ "بہئی ہم تو بوٹ دینے آئے ہین" الٰہی خیر کیسا بوٹ اگن بوٹ۔ انکہہ بہوڑ لڈا لوٹ ارا کا بوٹ۔ کچہہ سمجہہ مین نہین آتا۔ آگے بڑہے ایک نواب گول دونو سے ملاقات ہوئی پوچہا "کیون حضرت یہان کیا ہے؟" یہ بزرگ ایسے تو کہلائے ہوئے تہے کہ ہماری بات تو سنی نہین اپنی رام کہانی الاپنے لگے۔

"جناب اندہیر ہے۔ قیامت ہے کیا بتاؤن کیا ہے" لاحول ولاقوۃ۔ ؎

چندین کلید چارہ شکستیم بہر کار
این قفل زنگ بستہ ما وا نشد ہنوز

اور آگے بڑہے ایک بہلے مانس ترکی ٹوپی پہنے کہڑے تہے ان سے علیک سلیک کی انہون نے حقیقت حال بیان کی کہ یہان میونسپل کمشنرون کے انتخابی ووٹ لیے جاتے ہین۔ ابہی اور کچہہ پوچہنے نہین پائے تہے کہ دفعۃً مختلف آوازین کان مین آنے لگین "ادہر وہ ہے ادہر ہے۔ لینا پکڑنا جہین لو جانے نہ دینا۔ ابے چہوڑ دونگا اک نک بہنا کہ کنپٹا پہوٹ جائے گا۔ آپ کا اجارہ ہے۔ اون اون ہون ہون۔ بہلا ہمارے سامنے سے پرچے لے کے بہاگ جاؤ گے۔ ہاہاہاہا ہی ہی ہی ہی ہو ہو ہو ہو" ہم دوڑ پڑے کیا دیکہتے ہین کہ ایک بیچارے سے پرچہ چہنا جا رہا ہے محض اس خیال پر کہ جعلی ہے۔ خیر یہ معاملہ رفت وگزشت ہوا اب ہم پہاٹک کے سامنے چبوترے پہ جا کہڑے ہوئے اور تماشہ دیکہنے لگے ایک حضرت جامے سے باہر قلم دوات کاغذ ہاتہہ مین لیے ہوئے بڑے زور شور سے ایک نواب صاحب کی طرف متوجہ ہوکے عفہ کر رہے تہے "حضت سولہ سے پرچے تقسیم ہوئے ہین۔ جی ہان کچہہ منشی ٹہٹہا مقرر کیا ہے۔ کوئی کہان تک یاد رکہے ڈیڑہ سو پرچے بے ضابطہ داخل ہوا ہے۔ سرنگہہ ہوکے کوئی مقابلہ کرے ایمانداری کے ساتہہ تو جانین اور یہ کیا معنے ایسے ہی لوگ ہون گے جنہون نے جناب امیر کے ساتہہ دشمنی کی لاحول ولا قوۃ۔ ہم تو یون سرنگہہ ہوکے مقابلہ کرتے ہین

لکھنؤ علیہ الرحمۃ

جناب ٹھاکر گنیش سنگھ راے بہادر
انسپکٹر کوتوال شہر لکھنؤ اور کئی شخصوں پر جو
مقدمات دائر ہین اونکی روبکاریان تقریباً
روز ہوتی ہین۔ لوگ کہتے ہین کسی مقدمے
مین اتنا مجمع لوگون کا نہ ہوا ہوگا جو اس
مین ہوتا ہے۔ ایسا کیون نہ ہوتا اول
تو شہر کے کوتوال اوسپر ایک کوٹھی وال
لالہ گیدارناتھ صاحب مدعی۔ تیسرے
مقدمے کئی ایک تھے۔

لکھنؤ شہر امیرونی ہے مگر سلامتی سے سیر
تماشے کا شوقین بھی تو ہے۔ شہرت اور
مجمع کا کیا پوچھنا۔

اور لیجیے ایک نہ شد دو شد۔ کوتوال
صاحب کے مقدمے کے زمانے مین
ایک اور مقدمہ ایک [illegible] صاحب
صاحب پر بھی رشوت ستانی کا دائر ہوگیا
لوگ تو [illegible] طاعون وغیرہ کو عارضہ
وبائی اور ساری کہتے ہین۔ مگر [illegible] ان
مقدمات کے دیکھنے سے شبہہ ہونے لگا کہ
جس طرح طاعون مین پہلے آفت چوہون
پر آتی ہے اوسی طرح تاؤنی کے جو ہون
یعنے سرکاری ملازمون پر آئی ہے۔

سیاہ جہان ملازمت سرکاری کے
واسطے سرٹیفکٹ تعلیم و لیاقت کی حاجت
ہے وہان ہمارے نزدیک اس طرح
کے الزامات کے واسطے بھی ٹیکے کی ضرورت
ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر اس کا ٹیکا ایجاد کرین
تو یقین ہے بہت سے لوگ ایسا ٹیکا
لگوانے کو مستعد ہوجائین اور ڈاکٹر
صاحب کی خوب چلے۔

اور لیجیے دو نہ شد سہ شد۔
محلہ گنیش گنج کے تھانہ دار علیم اللہ صاحب
پر بھی مجسٹریٹی مین مقدمہ دائر ہے کہ [illegible]
روپئے ایک بنیے سے دھمکا کے لیے
دوسرے گنج مین کچھا چوڑی والی
کے ہان ۱۴۹۶ کے زیور چوری ہوگئے
مگر علی شفق صاحب سب انسپکٹر
وزیر گنج کی کارگزاری سے برآمد
ہوگئی۔ چودہ سو چھیانوے کا
مال مل گیا۔

نصف قیمت

(خریداران اودھ پنچ کو مژدہ)

طویل تجربے اور ملک کی عمومی حالت اور
شائقین کی درخواستون سے معلوم ہوا
کہ بعض حضرات ازراہ قدردانی اودھ پنچ لینا
تو چاہتے ہین مگر قیمت [illegible] سالانہ ادا کرنے
سے معذور ہین لہذا انکی خاطر سے ہم قیمت
مین تخفیف [illegible] مستطاع
لوگون کے واسطے جنوری سنہ ۱۹۰۰ع نصف قیمت
یعنے [illegible] سالانہ پیشگی مقرر کی ہے جو صاحب
[illegible] سے قیمت ۳ محصول [illegible]
پیشگی بھیجینگے انکی خدمت مین پرچہ سال بھر
جایا کرے گا۔
[illegible]
ہوئی تو ہم کو اس پرچے مین شامل کرنے مین کوئی
عذر نہ ہوگا بشرطیکہ پچھلی بقایا ادا فرمائین
اور آئندہ [illegible] سے حساب شروع
فرمائین۔

راقم۔ منیجر اودھ پنچ۔

(۱) سہرگو منگتا جوتش ۱۱-۱-۱۹۰۰

سہرگو منگتا جوتش کا بڑا اہماری گرنتھ
[illegible]
اردو مین کرا کر شامل کیا ہے جس مین جنم یعنے
پیدائش سے لیکر ساری عمر کا سکھ دکھ اور
ایک ایک پرکار کے [illegible] صورت لکھے ہین اور
[illegible] کنڈلی ایسی ریت سے چھاپی ہین کہ ہر
منش کی کنڈلی [illegible] پیدائش کے مل جاتی ہین
اور ساری عمر کا سکھ دکھ سنتان وغیرہ کا
حال معلوم ہوجاتا ہے قیمت مع محصول [illegible]

راقم کا پتہ
پنڈت ہردیو سہاے [illegible] پریس
شہر میرٹھ

پتی تمباکو خوردنی و قوام تمباکو مشکی

یہ کارخانہ خشک تمباکو کا دس سال سے
لکھنؤ مین روز افزون ترقی کے ساتھ جاری ہے معزز
ملک و اہل ریاست کے متعدد اسناد
[illegible] کارخانہ مین موجود ہین اپنی جنس کی خوبیونکے
[illegible]
خود بوپونہ کہ عطار گوید۔ ایکدفعہ بطور نمونہ منگوا کر
دیکھیے [illegible] پسند ہو واپس فرمایئے۔ یہ تمباکو
عمدہ اور خوشبودار مصالحون سے عجیب ترکیب کے
ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اب ہم نے حسب
فرمایش شائقین کے مشکی تمباکو کی گولیان
اور قوام بھی تیار ہے جو خوشبودار اور
مفرح مصالحون سے مرکب ہے اس مین
بڑی خوبی یہ ہے کہ علاوہ خوشبوے مشک
زعفران تمباکو کا مزہ منہ مین پان رہنے تک
باقی رہتا ہے باوجود ان خوبیونکے قیمت اور
تاجرون سے ارزان رکھی گئی ہے یعنے گولی تمباکو
مشکی درقدار فی تولہ [illegible]
فی تولہ [illegible] قوام تمباکو مشکی قسم اول فی تولہ [illegible]
فی تولہ [illegible] تمباکو خشک فی آثار
[illegible] المشتہر احمد حسین
خلف سید [illegible] چوک لکھنؤ

میرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مشرز انگریزی ون میڈیکل کالج کے پروفیسرن - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست عمدہ ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ اور بین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل سے لیے اکسیر ہے: ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدا کا موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ مشرز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سُرمہ فی تولہ ۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے - **المشتہر** - پروفیسر رہیا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور - پنجاب -

اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار رہیا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے - آنکھ سے بہت پانی کا جانا - دھند - سوزش - ہر قسم کا گوہانجنی آنکھ آ جانا گٹے مین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - بال اُگ جانا - اندر کی جھلی کا نرم اور نسیج کا سخن - چونکہ اس سُرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک و شبہہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ڈی - ایم - سانگلی صاحب بہادر ایم - بی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار رہیا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ کی علاج پر کیا ہے مسماۃ قمر دین عمر ۹ سال سکنہ لاہور کیا ہے جسکی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سُرخ اور ورم کی ہوئی تھین اُنمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار رہیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا - مفید پایا - میری رائے مین خاص کر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس - رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار رہیا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ - ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹل سرجری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات مین جو قریب بارہ ہزار کے ہین - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۹۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

روزہ نہ رکھنے کی معقول وجہ

نمبر ۲۔

گر ساقرمانے مین آپ کو ہو کوئی عذر
عذر بتر اس سے کرتا ہیں ہون اک دوسرا
قول اطبا کا ہے دنیا مین نہین کوئی صحیح
ہے حقیقی اعتدال ان کی نظر مین کیمیا
اسپہ طرہ یہ کہ سنتے نام چڑھتا ہے بخار
لفظ روزہ مین ہین گویا معنی [illegible]
عشق بھی ہے اک مرض جیسا کہ ہوتا تو نہین
اس مین بھی ہون ابتدا سے جونہی ہو مبتلا
عشق بتلاتے ہین جسکو ہر مرض کا باپ ہے
عاشقی کہتے ہین جسکو ہر دو سر علت کی ما
اس کو عارض دوار اور تقلب کو ہے اختلاج
اختلاج قلب سے منجر ہو مالیخولیا
ہسٹیریا ہونو نکے اوپر سوکہ کر کانٹا زبان
ہوش غائب رنگ فق آنکھین [illegible]
یہ تو ظاہر ہے مرض ہین ہر مین کچہ ناگفتہ بہ
گو نظر آتے نہین وہ آپ کو یون ظاہرا
سوجھی دروازے سے ہے خط و کتابت رات دن
وال کی منڈی سے آتی ہے دوا صبح و مسا
جنتری کی آڑ مین بھی ہو دوا ان ہی کی فکر
ہے یہی مطلب کبھی اخبار ہون گر دیکھتا
کیا تماشا ہو سمجھتے ہین مجھا سا منہ پہ لوگ
اور حقیقت مین یہان ہم اور ہی کچہ گل کھلا
نام سے ہولی کے آئی ہین کہی ہچکیاریان
کیا بتاؤن کس طرح کس سے ہون ہولی کھیلتا
رنگ مین ڈوبی ہی چولی پر یہ چولی اور ہے
ڈوب کر ابھرا ہے جوبن پر ہے جوبن دوسرا
جسم بھرا او پیٹ لاغر سینچے ہے بالیدگی
لاغری سے ہے کہین بالیدگی ذلت فزا
شوق ہے سب کچہ یہ جنٹلمین بن سکتا نہین
کوٹ ادھر بوزیب ہے پتلون ادھر ہے بدنما
کوٹ کی پتلون پر ہے یونہو ترکیب یہ
جیسے بند۔ ہو کوئی فٹ بول پر بیٹھا ہوا

انہیں اوپر آپ مین کتا ہون پتی آفت زمین
غور سے دیکھو تو یہ بھی ہے جنون کا شاخسانا
رحم کیجیے یہ مجھے ہے مسافر یا مریض
بخشئے مجھکے پڑھتے من کان مریضاً او علی

راقم - سیر روزہ شکن

مجکو بچا لو قحط سے مہراج پنچ جی پیپل تلے کے بھتنے و شیطان کی قسم

ہائے بابا رے۔ دہائی ہے سرکار اودھ پنچ حامل امن یجیب المضطر اذا دعا اسکی۔ آج میرے کو تین دن سے کھانا نہین ملا۔ جب تک چاند نکلتا تھا اوس کو گردہ روٹی سمجھکر دل ٹھنڈا کر لیتا تھا پر وہ بھی ندارد۔ گہاس پھوس اول تو سوکھ سا کہہ گئی۔ رہی تہی سو جانوران نے کہا لی۔ پانی نہین پڑا تو ہریالی جہاڑان سب سوکہ گئی۔ پھر اب مین نے اس جہنم کو کاہے سے بھرنا۔ اول تو قحط پہلے ہی سے گوشت پوست سب کہا لیا سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہون۔ رنج و غم غصہ حرمان مایوسی اس سے یہ دوزخ بھرتا نہین۔ نکا سر کیا آنگ بہت ہوا تو باؤ سیر غصہ اٹھائی پاؤ غم حرمان مایوسی رنج وغیرہ وہ مین نے سب چٹ کیا۔ مگر پھر جو کان لگاتا ہون تو ہل من مزید کا جوش بڑھ ہی رہا ہے۔ بھوک کا یہ عالم اور ہر تمام دنیا مین کہین ایک ٹکڑا روٹی کا نہین ملتا۔ اجی سرکار۔ بھوک ڈہلا ہے بے درمان ہے کہ آدمی کو اندھا بنا دیتی ہے غیرت۔ شرم۔ حیا۔ عزت سب کی جھٹیا پکڑ کر نکال باہر کرتی ہے۔ ہم نے بھیک بھی مانگی مگر چند وجہان ایسی مداخلت بیجا کیے کہ وہ بھی نہ ملی اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔ دھوبی کے کتا نہ گہر کے نہ گہاٹ کے۔ پہلی موٹی وجہ تو یہ ہے کہ قحط غریب امیر سب کو حسب حیثیت ستا رہا ہے ہم کو جواری کی روٹی اپنے پیٹ نہ پڑی تو پیٹ مین انگار لگ جاتی ہے۔ امیران کے دسترخوان پر (پر) بریانی۔ مزعفر۔ قورمہ۔ اور ملایا سیر پو سالمن سارڈین۔ رائس کری مٹن چاپ۔ کیک وغیرہ نکلو ہو۔ ایک روز کو وائن سینڈھی۔ مرک ایم موم سوپ نہ ملی۔ یا لگان کی دہوم دہڑاکے کی دعوت نہ ہوئی۔ نوکران چاکران۔ کتا۔ بلی۔ گھوڑے۔ گدھے کو دانا نہ ملا تو وہ آگئے۔ یا دارے۔ کر کر بوم مارنے لگتے ہین۔ ملک مین پیداوار کم ہوئی۔ کسی ولایت کی کمپنی مین غلہ تو بکتا نہین اور غلہ کیسے بھی تو کیا ہو۔ گانٹھ مین ٹکا نہین۔ روپیہ پیسہ تھا تو ہندوستانیان کمپنیان ڈونان دوکان۔ جلسان۔ رنگ رلیان کمپنیان تھیٹران کے بھینٹ چڑھا۔ بس نوبت عشق ٹین ٹین۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک ہونا تو کوئی دے۔ یہان تو ہزارہا لاکھا مریکتے بھنوسے ہاکر دے مہاراج روٹی دے باپ پکار رہے ہین۔ ایک کو روٹی کا ٹکڑا دو کہائیے تو ہزار لوگان گرتے ہین۔ ایک نوالہ روٹی پہ جان تک دریغ نہین۔ میرے کو معلوم ہے کہ آپ نے چلتے ہی یہ بولین گے کہ ارمان غل کیون مچاتے ہو رلیف ورکس پہ جاؤ۔ خوب بیٹھ اونگہ کہا دین۔ خداوند سرکار نے امداد کو عطا فرمائی ہے۔ جس سے بہت رقم تو جناب ڈاکو صاحب بہادر کے عملہ بنانے مین لگی پی سو آدھی رقم اوس مین دیگر اخراجات۔ اوپر کے۔ [illegible] رقم پانچ چھ لوگان گلیون مین مرکے پڑتے ہین چھوٹے چھوٹے ڈسٹرکٹ کی نالیون مین مرے پڑے ہین۔ پھر بھلا ہمارے کو کون دینے کا۔ سرکار یہ بھوک تے

میرے کو سب بھلا دی اب سواے اس
اعلے انتظام پر فاتحہ پڑہنے کے میرے کو کچھ
یاد ہی نہین آتا نہین تو وہ ادار اکبیر جہرہ رکھتا
وہ خوبنزدہ کی ہوائی بنا تا کر باعیہ دکھایہ۔ اب اگر
سرکار سنے بندہ کے لیے کچھ انتظام کرتے
ہین تو خیر۔ نہین تو سواے زمین آسمان کے
بیچ مین ٹنگ جانے کے اور کچھ نہین۔ اتنا
[illegible]
[illegible]
آگے مین سین لکھنے کا سیدنا آنتین قل
پڑہ رہی ہین کہین تم سے ہی وہی نکل گیا
تو آپ بولین گے ہین نا مولوی۔ خط لکھتے
لکھتے دعا تعویذ لکھنے بیٹھ گیا۔

راقم۔ دکن ریورٹر۔

کہا تھا بلبل سے حال مین نے ستم کا جھپک کر
یہ کسنی انکو خبر سنائی کہ ہنس کے پھول کھلکھلا کر

سُنیے پنچ جی۔ حضرت اول تو اینجانب
غیر حاضری بہت کم رہے۔ اور رہے تو معذور
مجبور۔ قابل پرسش نہین۔ یہ تو پوچھا ہوتا کہ
زندہ تھے یا مردہ۔ اور چلے ایک لحظہ کی
غیر حاضری پر غرہ ڈپٹو دکھانے۔ نہین نہین
جناب آپ ایسے آپ ویسے بلکہ ڈبل جیسے
یون آئیے۔ ادہر آئیے۔ خلاصہ بیٹھیے۔ بلا تکلف
تشریف کا تو کرا دہریے۔ مزاج اچھا رہا
ہان اب آئے آپ راستہ پر تو بندہ درگاہ
بھی کچھ کہین گے۔ کہین گے کیا روئین گے
کیون کیون یہ رونے کی کیسی ؟ ارے بھی
کیا کہین۔ اس حسن کا لپکا ہی غضب ہی کا ہوتا
ہے۔ لوگ اس کے اشتیاق مین تارک الوطن
ہوجاتے ہین گھربار چھوڑ چھاڑ کر ولایت
جاتے ہین مگر ہم غریب آدمی ولایت کیونکر
جائین جو اس جنون کا علاج کرین۔ بڑے
بڑے سڑاہی کیے۔ ایک روز جو حسن کی

کی متقاضیی کشش عشق کے جنون اور
بامون نوردی کی چھٹی ہوئی عادت نے زور
کیا تو ؎

نہ شدہ بُردہ کی لی اور نہ منگل کی لی
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی

مگر عشق کی گلیان کیا ہین کہ بڑے امام باڑے
کی بھول بھلیان۔ دو ہی قدم بڑہے تھے
[illegible]
ہوکے ہانپنے لگانے لگے۔ ؎

راہ گم کردہ بپا آبلہ و منزل دور
خار صحرا در دستے نظر بیابان مردے

اللہ کی کرنی۔ اتنے مین ایک بزرگ پیدا
ہوگئے مین سمجھا ہی حضرت خضر ہین اور
لپک کر قدم لیے مگر معلوم ہوا کہ حضرت خضر تو
نہین مگر ہین سید اور انہین کے چیلے
چاپڑون سے۔ بلکہ شاگرد رشید ہین
کس معنے کہ اس فن مین ایک بہت
بڑی ڈگری بھی پا چکے ہین۔ حضرت نے
تجھیر تبسم کیا کہ کہا کہ اچھا آنکھین بند
کرلو مین نے تعمیل ارشاد کی۔ میرا آنکھین
بند کرنا تھا کہ حضرت مجھے لیکر اُڑے
اور دن سے اعلے علیین داخل۔ آنکھین
جو کھولتا ہون تو وہ ماجرا نظر آیا کہ روح ہی
پھڑک گئی۔ تین چار کمسن کم سن حورین
ادہر تین چار ادہر کچھ سامنے کچھ پشت
پر۔ اور حسین ایک سے ایک بڑھکر۔ مگر
یار جہ پیٹ سب کے بڑے بڑے
کیونکہ اب کی زمین پر آنے والا غالباً فرشتون
سے لگاوٹ کرکے انہین نے اُچک
لیا۔ کہا کہا کے جوج بڑہا لیا۔ مگر بے عیب
ذات خدا کی ہے کہکر ہم نے من سمجھوتہ
کرلیا۔ بھی کوئی اور موقع ہوتا تو مین ان کے
پیرون پر ہی گر پڑتا۔ یہان تو ہماری
لونڈیان باندیان خادم کی حیثیت سے
تھین اس لیے اکڑ کر مونچھون پر تاؤ دینے لگا

ان مین ایک بڑی طرار تھی۔ اوس نے ہماری
گھٹی ہوئی کھوپڑی پر ایک چپاٹہ جڑ ہی تو
دیا۔ بس جناب آگ ہی تو لگ گئی قریب تھا
کہ برس پڑون۔ کہ اتنے مین میان آتش
کی روح آپہونچی اور یہ شعر پڑہکر سفارش
کرنے لگی ؎

دور بیٹھے زخم کاری سے تو حسرت سے نہ آ
چار تلوار سعدت مین شل ہوجائینگے بازو دست

کچھ تو مرحوم کی سفارش کا پاس سب سے بڑا
اوس کی بھولی بھالی صورت کا جیتا ہوا جادو
کو پڑی کھلا کر چپ ہو رہا۔ اوہ کہنے لگا دیکھو
جانی تمہاری یہ اغما ئین ہم کو نہین بہاتین
ہان آؤ پاس بیٹھو۔ اوس شوخ نے بڑھکر جواب
دیا کہ سُنیے صاحب آپ لوگ ٹھہرے دنیادار
آتشبازی وغیرہ کرکے خوشی منا سکتے مین
یہان اول تو گولی بارود کا نام نہین اور اسکے
علاوہ پیسہ کوڑی فضول لٹانے کی اجازت
کہان۔ ہم بھلا لیڈی اسمتھ کے ریلیف جیسے
موقع پر اپنی مسرت کیونکر ظاہر کرین۔ چلو
زنانے ڈار چانٹون سے ہی دل کی بھڑاس
نکال لین گے۔ مین نے کہا چہ خوش۔ چڑیا کی
جان سے کھانے والون کو مزا نہین ملا۔
نہ اودہر کے نہ اودہر کے۔ اوس نے کہا جو
یہ منظور نہین تو سیدھے بیرنگ واپس
جائیے۔ اب مین تو چکمہ مین ہوگیا۔ کہ گرہ بہر
ہنسیا ہے نہ نگلتے بنتا ہے نہ اُگلتے۔ اور
اُن ستم ایجادون نے چٹیانا شروع کیا
مین دُہائی تہائی دینے لگا۔ اتنے مین وہی
بڑے میان آگئے اور کان پکڑ کر ایک گدا
دیا بس آگے نہ پوچھیے۔ ؎

نہ پائے یار کے بوسے نہ آستان کے لیے
عبث مین خاک ہوا میل آسمان کے لیے

راقم
دکن ریورٹر

آپ کو واللہ ذرہ ادہر بھی دیکھیے گا

بھگدر

لے ہان بیٹا فقروا- ہان بہایون اُٹھو
بہاگو سوتو بہاگو- سیالدہ اور ہوڑا دونا کے
داکٹر ہین- چپت ہو- بوریا بدہنا سنبھالو
جوتی ہاتہہ مین لو- سرپہ پاؤن رکہکے تبا تنک
ہوسکے بال بچون سمیت- ہان سنبھال سنبھال
دُم دباکے نو دو گیارہ ہو- ورنہ تم سب ا نواور
ملک الموت- تم جانو اور خدا کا غضب-
خدا خیر کرے- آج کیا آفت آگئی جو آپ
بوکھلائے دیتے ہین-
حفنت (حضرت) ایک آفت ہو آپ
پوچھتے ہین یا دس پانچ کو- سنیئے ملیریا (بخار
وبائی) کو تو گو یا اب اسی کلکتہ کا باشندہ
کہیے- اوسپر طرہ یہ کہ انفلوانزا- سفینہ خان
چیچک خصوصاً بنگالیون کے بہگانے کا
ہنٹر یعنی پلیگ (طاعون) سرپہ آپہونچا
جوسا مین ڈاکٹرون نے بہت کوشش کی
ہزار سر ٹپکا مگر یہ ذات شریف کب کسی کی
سُنتے ہین- مینڈک کی طرح اوچھلتے پہاندتے
وہم سے یہ کہتے ہوئے داخل کاشانہ ہوئے
کو دا ترے گہر مین کوئی یون وہم سے نہو گا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہو گا

اب کیا تہا- لے میرے بہائی اور دے
میرے بہائی- بنگالی بیچارے دہوتیان
نہ سنبھالیں تو کیا کرین- مار دہاڑ ہی
کیون نہ چلتے پہرتے نظر آئین- اب کہیئے
مین کیا بیجا بہاگنے کو کہتا ہون-
حفنت یہ سب کچہہ سچ ہے اور
بہت صحیح ہے مگر بندہ تو عید قربان کیلئے
اور اپنے موٹے تازے گوسفند کا گوشت
کہائے بغیر یہان سے کسکنے والا نہین خواہ
چاہے دُنیا ادہر کی اُدہر ہوجاے-
مین دیکہتا ہون کہ شاید آپ کا
گوسفند دُنیا سے نرالا ہے-
بیشک ایسا نرالا ہے کہ مین نے
اوس کے بارے مین اشعار تصنیف کیے
ہین- یقین نہ آئے تو سُن لیجیے-
اے بسم اللہ- مین شوق سے
سنونگا ارشاد ہو-
بسم اللہ کی برکت- لیجیے سُنیے-
دانہ بیچارا نہ کہائے اور نہ چارا گوسفند
اُسپہ ہی ہے عید قربان کا سہارا گوسفند
تیرا اتہو تہن اور آنکہین دیکہکر کہتا ہے دل
چاند کا ٹکڑا ہے مری آنکہونکا تارا گوسفند
مانگنا تیرا وہ عید فطر کا آتا ہے یاد
مجہسے تہوڑی سی سویان اور چہوہارا گوسفند
جب چُہری قصاب پہیرے تیرے نازک حلق پر
روٹھنا مجہسے نہ تو ہرگز خدارا گوسفند
ترشی سی نہین کہاتا ہے کچہہ دودہ پہر
اور جو کہاتا ہے تو املی کا کتارا گوسفند
سینگ ٹوٹے ہین ترے سر پر کئی جا زخم ہین
ہاے کتنے لاٹہیون سے تجہکو مارا گوسفند
کیون نہ دعوت ذبح تجہکو کروکے میری پلاؤن
اب کہان ہاتہہ آئےگا تجہہ سا دوبارا گوسفند
رات کو آواز مین تیری یہ پیدا تہا اثر
جسطرح کوئی بجاتا ہے چکارا گوسفند
لنگڑی اتلیخ کو ہی مین نے جب کبہی پایا علیل
تجکو سو مرتبہ فوراً اوتارا گوسفند
گوشت تیرا دانت میرے پر کسی کا ہین کیا
کون مانع ہوگا کس کا ہے اجارا گوسفند
عید قربان ہے چہپانے کی مجہے کیا وجہ ہے
ذبح کرڈالونگا تجکو آشکارا گوسفند
ذبح ہوجانے سے تیرے رنج اتنا ہی مجہے
کون سڑکون پہ پہریگا مارا مارا گوسفند
کوئی دُنیا مین نہ ہوگا ایسا بزدل دوسرا
مرغیون تک سے بوقت جنگ ہارا گوسفند
تیری چکنی بوٹیون کا مجکو بہایا قورمہ
موت کا شربت ہوا تجکو گوارا گوسفند-
راقم- ایک زندہ دل انڈیا پنچ کلکتہ-

اے سُبحان اللہ

ڈیر پنچ- گڈ مارننگ- اینجانب عرصہ
اپنے در دولت پر حاضر نہ تھے- باین وجہ آپ
سے کچہہ چہیڑ چہاڑ نہین ہوئی- گو اس زمین مین
سب نے جولانیان دکہائی ہین اور حتی الامکان
کوئی کسر نہین اوٹہا رکہی- مگر ذرا اپنے نیازمند
کی بانگی بہی ملاحظہ ہو- ہر ہر لفظ ہر ہر مصرع
ہر ہر شعر انصاف کی تیلی سے دیکہیے گا گو آپ
اسکو تعلی ہی کیون نہ کہین مگر اتنا تو ضرور عرض
کرونگا کہ اگر آپ نے اس قصیدہ کو سمجہہ کر
پڑہہ لیا تو اچہے اچہون کو خاطر مین نہ لائیے گا
قصیدہ موسومہ بہ ریش خشت عمدۃ القبلا
مصدر العقلا مظہر الشرفا عمیم الخلائق نودمی
عصر ملیمی ظہر فلک پاپوش عرش کلاہ ثریا کیپ
عطارد سپٹ شمس داچ ماہ قبلہ نما جناب
مسٹر اودہ پنچ بالقابہ ادام اللہ شموسہ
اقبالہ واجلالہ ابدا-
باغ عالم ہے گہٹا ٹوپ گہرا ہے بادل
کنگرہ عرش کا ہلتا ہے بعنوان لعبل
واہ کیا لطف ہے کیا لطف ہے ماشاء اللہ
جس طرف دیکہیے ہے ابر گہربار گہل
اک طرف سبزہ خوابیدہ کی اُٹھی گردن

FOR SALE BY W. O. KIDD.

REMEDY.

CHOLERA AND DIARRHEA

CHAMBERLAIN'S COLIC

میرے کا سُرمہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
مسٹر نانگرین دن میڈیکل کالج کے پروفیسر ن ناموڑ ڈاکٹرون - والیان ریاست معہ ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی
تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھندھ - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائے موتیابند
ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - مسٹر ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے
بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسی لیے کم رکھی ہے
کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میرے کا سفید سُرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ
خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری ... فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سُرمہ
کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے - المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بہتر اکسیر ہے - آنکھ سے بہت پانی آجانا - دھندھ - سوزش - سرخی - قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین ... نظر - ناخنہ - بال جھانور کی جھلی کا نہ ہونا اور نسیپ کا ہونا جو انسان مین کوئی نقص پیدا ہو تو نہین دیا ہے ... کی کیلیے ... کا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے ان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے آپسے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے -
راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - سانکلی صاحب بہادر ایم - بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کی نسبت جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بخوشی شہادت دیتا ہون کہ مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مساۃ ... عمر ۲۵ سال ساکن لاہور کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورہ دو دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین مدت سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین اُنسے بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور دور کی اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -
راقم سنا... بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
(۳) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندھ غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میرے رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کیلیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
راقم
خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ - ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹری کالج لاہور
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۸ء مین جمع کیا گیا ہے -

حسب حالے نہ نوشتم شدہ ایامے چند
محرمے کو کہ فرستم بہ تو پیغامے چند

اڈیٹر صاحب۔ مدتین گزر گئین مین نے کوئی دو کہہ دو اپنا آپ کو نہین لکھا۔ لکھتا کیا خاک حق حق بق بق ہے۔ آٹھہ پہر مین ایک دم کی مہلت نہین ملتی۔ بخدا نیند تو لنڈورا ہی اچھا تھا۔ جس دن سے تعلقداری کی دم لگی جان آفت مین پڑ گئی۔ افسوس ہے کہ زمانے نے اتنا کانی تیت ٹھکونہ دیا کہ اچھی طرح سے مین اپنے پیر پر سے سنبھال سکون۔ مین نے مجبوری سے صلیدگی اور بادیہ پیمائی شروع کردی تاکہ کچھہ دنون تو ان آفات سے بچا رہون۔ اب کیفیت یہ ہے ہر چہار طرف سے میرے لیے کمینگاہ تیار ہے اور عدالت کے مذکوری میری تلاش مین اوسی طرح سرگردان پھر رہے ہین جس طرح سے کنجڑو نکا آرہ سیارون اور لومڑیون کی جستجو مین پھرتا ہے۔ مگر مین ایسا اُلّو نہین ہون کہ ذمتیہ انکے ہاتھون مین گرفتار ہوجاؤن۔ مین اسی وجہ سے علاوہ اپنی فضاے ریاست کے اب اور کسی مقام کا گزران نہین لگاتا۔ اور بجز رات کے دن کا نکلنا بلکہ بولنا بھی قطعاً ترک کردیا ہے اسپر بھی لوگ باز نہین آتے۔ میرا جدید نشیمن بھی پامال حوادث کرنا چاہا ہے۔ قرق تو ہوچکا اب عنقریب نیلام ہونے والا ہے۔

دوسری مصیبت سنیئے کہ چند کوّے اور بھجنگے وغیرہ جو پہلے سفیر تھے باوجودیکہ اونکے خود غرض ہونے کا مجھے یقین تھا مگر خانہ مروت خراب۔ جبکہ یہ پھولا پھلا باغ ریاست کا میرے ہاتھہ آیا تو مین نے باقتضاے رفقا پروری انکو تر و خشک میوون سے فقط پیٹ بھرنے کی اجازت دی تھی۔ اور جس طرح حضرت سلیمان نے ہدہد کو اپنا پیشوا اکار بنایا تھا مین نے بھی ایک عفوریے کبوتر کو اپنا مدار المہام بنایا تھا۔ لیکن اس اُلّو کے پٹھے نے اپنے تئین گدہ اور میری ریاست کو مُردار تصور کرکے اس بے تکلفی کے ساتھہ کھانا شروع کردیا کہ اگر چند روز اور مجھکو لوگ مطلع نہ کرتے تو بجز استخوان کے کچھہ بھی باقی نہ رہتا۔ اوس کور نمک نے چند کوون اور بھجنگون کو بھی اپنا ہم نوالہ بنا لیا تھا اور سب کے سب متفق ہوکر میری ریاست کو تہ دبیل شکم کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت تک سرسری طور پر پچپن ہزار روپیہ کا غبن و تصرف پایا جاتا ہے مین نے ان موذیون کے استیصال کے واسطے اب چند گرگ باران دیدہ مقرر کیے ہین تاکہ یہ عود اور خوار اچھی طرح اپنے کیفر کردار کو پہونچین حالانکہ یہ لوگ بھی اوسی قوم و قبیلہ کے ہین مگر کیا کیا جائے۔ اور مشہور بھی یونہین ہے۔

کہ آہن با آہن توان کرد نرم

میری انتظامی حالت پر تمام خلق خدا معترض ہے۔ مگر میرے خیالات سے وہ لوگ بالکل ناواقف ہین۔ مین نے اپنے مال و منال کو بخوبی سمجھہ لیا ہے اور یہ دو شعر ہر وقت میرے ذہن مین رہتے ہین۔ ؎

گلبن کہ نشیمن ہو محال ہست
آسودہ دلی در رہ محال ہست
عزلتکدہ ہست تیرہ و تنگ
نے بوسے وفا درو نے رنگ

مین نے اپنی راے اس امر پر قائم کرلی ہے کہ جب تک زمانہ کسی دوسرے پہلو پر کروٹ نہ لے اوس وقت تک مین اس ڈربے ہی کو پھونک دون۔ پھر کو کرون کون کون بولے گا اور کمان۔ اس مین چاہے میری مشت خاک رہے یا برباد جائے۔ میرے بعد میرے بقاے نام کے لیے اصیل اور دوغلی دونون طرح کی نسل موجود ہے۔ اور میری دلبستگی کے لیے ایک چمر بگلی کافی ہے ؎

بلبلے برگ گل خوشرنگ در منقار داشت
و اندران برگ و نوا خوش نالہ ہاے زار داشت

مین آپ کو جانتا ہون اور آپ مجھہ سے واقف ہین۔ خلق خدا کے علم و جہل سے مجھے سروکار نہین۔ ؎

جانتے ہین حال دل عاقل قیافہ دیکھکر
خط کا مضمون بھانپ لیتے ہین لفافہ دیکھکر

راقم۔ جسکو آپ جانتے ہین۔

حیدر آباد دکن

(خاص نامہ نگار)

یا باری تعالے بچائیو۔ یا خدا تو رحم کر ہم گنہگار مین بندے ہین۔ غضب ہی ہوگیا۔ اب اب مفر محال ہے۔ بس گئے گزرے۔ کس مصیبت کا سامنا ہے۔

کیون کیون۔ خیر باشد۔ ابھی تو اتنی نہین گرنی پڑتی ہے۔

اب تباہی کی کشتی ہے۔

ڈبکو ڈبکو میکند دریاب توجہ یار کن

کوئی ہے۔ آپ کے دماغ پر پانی کے تریڑے دو۔ یہ کیا بک رہے ہو۔ سنہ ۱۳۱۷ کے جعفر زٹلی پیدا ہوئے۔

معلوم ہوگی جب کوئی جنازہ اوٹھانیوالا بھی نہ ہوگا۔ ہم تو حضرت جان کا بیمہ کیے لیتے ہین۔

ارے تو میان کچھہ منہ سے بولو بھی تو۔ ہاے بمبئی کٹ گئی۔ ہاے پونا تباہ ہوگیا کراچی کا ہلا حال ہے۔ اب ہوے پر سو درجے خیر جو منظور خدا ہو۔ مگر اتنی تسلی ہے کہ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ دنیا صاحبہ سلامتی سے بوڑھی تو ہو ہی گئی ہین سٹھیا گئین۔ اور بوڑھے چڑچڑے ہو ہی جاتے ہین۔ ہندوستان والون سے بگڑ گئین۔ اور بن ناحق خواہ مخواہ۔ بیٹھے بٹھائے لینا ایک نہ دینا دو۔

صلواتین سنا چکے۔ اب مطلب تو کہو میان۔

ارے بھائی سامان وہ بندھ رہے ہین

دشمنون کے کان بہرے (بابند اکوئی
سنتا نہین) وہ سامان بندھا ہے ہو کہ خدا کی پناہ
ہندوستان کا ہندوستان تمام انڈیا زیر بین
ارے پاگل تو ہین ہو گیا ہے یہ
کیا بدشگونی کرتا ہے۔
بدشگونی! ہونہہ۔ کہنے لگے بدشگونی!
آدمی ہے کہ جنڈول؟ ارے ظالم تقویم تو
پڑھ۔ اب کی میان نوروز علی خان جو ہے
کی سواری پر تشریف لائے ہین۔ گھوڑا ہاتھی
گدہا بیل بکری بکرا اونٹ بھیڑ شتر خچر گینڈا
شیر بھیڑیا ارنا بھینسا۔ کوئی پسند نہین۔
میان موش صاحب کی سواری پسند آئی۔
ننھی منی کاٹھی کس ہی تو دی۔
پھر اس مین تباہی کیسی؟
ارے میان طاعون کا لشکر کا لشکر
امنڈا چلا آتا ہے۔ دل بادل جب طاعون آتا
ہے تو چوہون کا کوئی جنبہ دار نہین ہوتا۔ طاعون
آتے ہی سر پہ پاؤن رکھکر بھاگے۔ مارم مار۔
اب کے میان نوروز [illegible] خواجہ سرا میان
داراب علی خان چوہون کے بابا آدم اولوالعزم
پروار آئے ہین۔ طاعون زدہ چوہون کے
نام گشتی جاری کردی کہ جو چوہا تین دن کے
اندر واپس نہ آئیگا اوس کی بے لام زر بل
ضبط۔ بل کی بل ضبط۔ جو واپس آئین گے
انکی بل واپس۔ اور جو تین دن کے اندر نکلا
نکلا وہ ـــ
ہوا گئے جہان جہان سنے زبان اور بکٹ بلا
کٹ کٹ کے گھر کو آئے تو گھر کا ٹکٹ ملا
اب جب اتنے طاعونی آئینگے تو وبا ضرور
پھیلیگی۔ قرنطینے والے بیچارے نوروز علی خان
بہادر کی پیاری سواری کے سم تو مون سے
مارے ڈر کے مواخذہ نہ کرین گے۔ بھائی
مین تو گھر جاتا ہون۔ جاہیتی بی بی کا اکلوتا
مین ہی ہون۔ جو ماجائی آخری وقت کر لون
تارونہ دگر ہے کہ خور ندبوسہ کہ جنید

ہم ہی جب سے سالگزشتہ کی تقویم ملتے
ڈالتے ہین۔ بعد قیامت دنیا مین نام تو
رہجائے گا کہ فلان ابن فلان نے یہ آنچ
کی تھی کہ لوگ نوروز آئندہ کی تقویم لکھتے ہین
یہ گذشتہ سال کا حال نجوم کی رو سے
لکھ گیا کل ہی لو۔

حیدر آباد دکن

[illegible] جناب مہاراجہ پیشکار بہادر وزیر
فوج دکن نے ایک تیغ اصفہانی لبلیب
خاطر پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار
کو عطا فرمائی۔ اتنی بڑی ریاست جلیلہ
(اللہم زد فزد) کے کمانڈر انچیف اور وزیر
فوج کا خلعت فاخرہ شمشیر عطا کرنا چھوٹی
بات نہین ہے۔ پنڈت صاحب نے یہ
تاریخ کہی۔

زہے راجہ وزیر فوج آصف
عطا شد قبضۂ تیغ صفاہان
مہاراجہ امیر فیض گستر
مہاراجہ مہاراجائے راجان
چہ نورانی جبین پر ضیا ایش
تو گوئی سپہر و خورشید تابان
بماند شاد و دائم شاد و آباد
بماند تا ابد خندان و فرحان
چہ خوش سرشار ہجری سال خلعت
نوشتہ جوہر شمشیر بران

حکمت او ستاد منشی امیر احمد صاحب
امیر مینائی لکھنوی نے بھی بے مثل تاریخ
فرمائی ہے۔ وہو ہذا۔

پہلے تھے صاحب قلم تلوار دی مہراج نے
اوج پر تقدیر آئی زیر دشمن ہو گئے
مصرع تاریخ اس خلعت کا اچھا ہی امیر
صاحب سیف آج سے سرشار قلم ہو گئے

۱۳ ۱۷ ہجری

عید نمکین یعنی بقر عید

اسے لیجیے۔ بقر عید کا چاند ہو گیا اور
سلسلۂ عصر کا دور دورہ قریب الاختتام ہے۔
اور سیارون کی بزم سے نو دو گیارہ ہوا چاہتا ہے
اور نقارۂ کوچ پر بھی چوب پڑتی ہے۔ اور
اپنے وقت کے جھگڑے قضیے اگرچہ یہ طے
نہ کر سکے مگر کچھ تو ختم کر دیے ہین۔ اور باقی کے
بابت اپنے آنے والے جانشین کے سپرد
کرنے والے ہین۔ خدا خیر کرے۔
ہم کو رخصتی انکی اوس سے زائد سوجھے
شاق ہے کہ جس طرح بعض بعض لوگ ۱۸۹۹ع
کی رخصتی مین ساست ہوئے تھے گو ہم بھی
ان سے زائد خوش نہین رہے۔ مگر کیا کرین سال
بھر تک ہر دم کا ساتھ رہا اس لیے کچھ ہمکو ہمدردی
کرنا ضرور ہے۔ گو آنے والے سے کیا اچھی
امید ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ دنیا بامید قائم
کا مضمون ہے۔ اس وجہ سے خیر خوش تو کیا ہین
مگر خیر! لیکن آپ خیال تو فرمایئے اس بیدردی
کو کہ چلتے چلاتے بھی لاکھون گلے کٹوائے
جاتے ہین۔ اور ہزارون بے گناہ بہشت
کی خاک چھننے پر جان دینے والے ذبح ہوتے
ہین۔ جس طرف دیکھو خون ہی خون ہے۔ خدا
جانے اس سے کیا فائدہ ہے۔ جب دیکھو
اسی کی بدولت ہر طرف جھگڑے ہوا کرتے ہین
اور یہ کشت و خون کیون روا رکھا گیا۔ قربانی
کا تو نام ہے۔ ورنہ کھانے پینے والے
یون ہی روز کب چوکتے ہین۔ مگر انصاف تو یہ ہے
کہ ہم لوگ تو اس سے ہرگز خوش نہین ہین۔ ہم
لوگ ٹھہرے صوفی ہماری ملت مین کسی جاندار
شے کو مارنا درست ہی نہین ہے اور نہ کہ
اس قدر سبھی طور سے۔ مگر تاہم بھی
طریقہ اسلامی سے ذبیحہ چونکہ درست ہے
اور مسنون ہے اس مجبوری سے پسند کیے لیتے
ہین اگرچہ اپنے اوپر قربانی کرنا درست کیا

کروگر و اسٹین - بابا خطا معاف کرو - ہم نئے ہیں تھے

لارڈ سالسبری - اُوں ہونہہ -

بلکہ جائز ہی نہین۔

ڈیر پنچ۔ عید کا دن تو ہے مگر سویان نمار دہان گوشت قربانی کا بکثرت موجود ہے اگر حکم ہو تو کیا ارسال کیے جاوین گو اس سے کیا رغبت ہو سکتی ہے مگر تبدیل ذائقہ تو البتہ ممکن ہے۔ پھر فرمائیے کیا قصد ہے اگر یہ بات ناپسند ہو تو اور کوئی سامان دل خوش کرنے کا کیا جاوے۔ اگر کوئی ہرج واقع نہ ہو تو آئیے مصافحہ کی ٹھہر جاے اور ہم تو آپ کے نیازمند قدیم ہی ہین۔ بس آپ کی عنایت درکار ہے۔ بسم اللہ اشعار ملاحظہ فرمائیے اور تین روز تک اینجانب کو یاد کرکے برابر گلے لگائیے اور کباب کھلوائیے تو مزا۔

دہو ہذا

خوشی کا دن ہے پلا ساقیا شراب مجھے
نظر بچا کے عنب کا دکھا شباب مجھے
پسند آئیگا دلکو نہ یہ کرشمہ ترا
دکھا نہ دیدۂ پرنم کا انقلاب مجھے
چلیگا یارون پہ جادو نہ ساحری تیری
بتا نہ فقرے نہ دکھلا تو اضطراب مجھے
غضب ہے زندون سے جلتا ہے آج تو چاہین
یہ قہر ہے کہ دکھاتا ہے اجتناب مجھے
امامین اور کسی کو دکھانا یہ جا کر
دکھا نہ زلف کا کس بل نہ پیچ و تاب مجھے
کسی کے حال سے تجھکو ہے کیا غرض آخر
دکھا نہ حشر کے دن کا ابھی حساب مجھے
کسی کے خوف سے مینوشی چھٹ نہین سکتی
ڈرا ڈرا کے تو کرتا ہے کیون خراب مجھے
گناہ رندون کے لیجائینگے تجھے دوزخ
لکھا کہان ہے دکھا دے ذرا کتاب مجھے
کہان ہین قاضی و مفتی کدہر گئے ناصح
کرین مباحثہ کرکے وہ لاجواب مجھے
سمجھ نہ انکو تو ملا یہ ہین چھپے مرشد
یہ دینگے اپنی عبادت کا کیا ثواب مجھے
نماز روزہ سے ہے حورون کے واسطے یہ تپا
خدا کا خوف ہے کب دلمین ہے جواب مجھے
بٹے ہین نام پہ جنت کے اتقیا یہ ہے
زخ شریف پہ کھلتا ہے کیا خضاب مجھے
جمال اپنا دکھائینگے خلد مین جا کر
ملیگا کون سے دن مین مگر خطاب مجھے
زبان اب تو نہ کھلوا کہ رازہو افشا
دکھائے ادہر ہے نیرنگ اضطراب مجھے
کہ نکالا ذکر نکالا ہے بے محل ساقی
دکھا دے دختر رز کو ذرا شتاب مجھے
مزے کی باتین سنا دل ہمارا تو خوش کر
پسند بنت عنب کا نہین نقاب مجھے
صراحی آج تو لبریز سامنے لے آ
پلا دے آج تو بیخوف بے حساب مجھے
سرور اپنا جمائے ہے اور کچھ نقشہ
کہ یاد آتا ہے رہ رہکے بس شباب مجھے
خوشی کا دن ہے کہ لو عید آگئی ساقی
بجاے شیر سوئیون کے دے کباب مجھے
خلش نہ دلکی مٹیگی بغیر وصل مگر
پریجمال ہون پہلو مین دے شراب مجھے
دکھائین رقص پریزاد بزم مین آکر
نقط ہو دلکو پسند آب رنگ گلاب مجھے
کرین نہ فقرے یہ پیداستمگران جہان
دکھا کے چشم فسون ساز کا حجاب مجھے
گلے سے شوق مین تجھکو لگائین ماہ جبین
بہار دکھائے چمن مین اگر شباب مجھے
دعائین پنچ کو دین آکے ہرگھڑی مے خوار
ظریف لوگون مین کرلین وہ انتخاب مجھے
ہے یہ دور قمر پنچ یا خدا آباد
ملے جہان مین نیا اسکو اک خطاب مجھے
قلم کو روک کے اسے قہر شوخیان دکھلا
کہے نہ کوئی ستمگر کیا خراب مجھے

راقم۔ شمس ظریف کاکوروی۔

اپریل فول اور نہ سمجھنے الا بیوقوف

جب تک دنیا قائم ہے اور سلسلہ دنیا وی کاروبار کی مستقل کڑیون مین جکڑا ہے اوس وقت تک ہر قسم کے آدمیون کا دنیا مین رہنا لازمی ہے۔ اور نہ کبھی دنیا بیوقوفون سے خالی تھی اور نہ اب کوئی شخص اس کا دعوی کرسکتا ہے کہ دنیا بالکل بیوقوفون سے خالی ہوگئی۔

اپریل کا مہینہ کیا شروع ہوا کہ اس مذاق کے لوگ لگے دلگی بازی سے کام لینے۔ چنانچہ انگریزی مذاق مین تین روز تک یہ رسم ضرور ہے کہ باہمی طور سے دوستون مین رسم خط جاری ہوتی ہے اور مختلف طریقون سے لطیفے اور [illegible] و نیاز ہنسی کے پیرایہ مین دکھلائے جاتے ہین اور بعد تین روز کے پھر یہ سلسلہ تحریرات مسخرانہ بند کیا ملکہ القط۔

مگر اس زمانے کے نوجوان حضرات کے مذاق عجیب طرح کے ہین۔ پورے مہینہ بھر اسکو پسند کرتے ہین۔ اور بعض بعض تو وہ صاحب کہ جن سے کوئی انگریزی زبان کو تعلق نہین ہے مگر صرف کوٹ پتلون اور ترکش ٹوپی کے بندے ہین اون مین اس کا رواج زائد ہے۔ اس جگہ پر ایک لطیفہ یاد آگیا۔

ایک صاحب ایسے ہی جنکو انگریزی زبان سے واقفیت ہی نہ تھی مگر کچھ اردو کے ناول اخبار کو دیکھکر اس روش کے شیدائی تھے انہون

CHAMBERLAIN'S·
COUGH·REMEDY·

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی امریکا مین بنائی ہوئی) ہر قسم کی کھانسی۔ زکام۔ نزلہ۔ بچونکی کھانسی۔ کالی کھانسی سل۔ گلے کی کھرکھراہٹ۔ اور ہر وقت کی تھوڑی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے۔ امریکا مین تمام ڈاکٹر اس کا استعمال کراتے ہین ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے۔

قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی بوتل دو روپیہ تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین۔

FORSALEBYWC·KIDD·

ہوا کرتے ہیں لیکن اُن میں جو لوگ تجارت پیشہ ہیں وہ مجسم اخلاق و انکسار معلوم ہوتے ہیں۔ ع

سیاح طلب کو سیر آفاق ہی ہے
سمرم کو افلاس کے تریاق ہی ہے
کھولے جو دکان تجارت اک زر کی دکان
بازار جو طلسم گنج اخلاق ہی ہے

مقدور سا نیو! اگر کچھ عزت [illegible] اور اولوالعزمی کا مادہ ہے تو میدان تجارت میں کمربستہ ہو کر نکلو اور سیر ترقی کا تماشا دیکھیے۔

راقم - جوہر شناس۔

اشتہار

حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی بحکم جناب منصف صاحب بہادر اُناؤ۔

نمبر ۷۱ بعدالت دیوانی

سید عابد حسین چیف سب رجسٹرار اوناؤ ولد محمد حسن ساکن اوناؤ — مدعی

بنام

نیکانے ولد کوری قوم اہیر ساکن شیر علی کھیڑہ مزرعہ موضع کوریا پرگنہ ہڑہا و شیو شنکر لال ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن شہر کانپور محلہ پٹکاپور متصل مہور زمیندار موضع گدھکھیڑہ پرگنہ اوناؤ — مدعا علیہم

دعوے دخلیابی یک درخت سوہ بنا مزروعہ علاقہ واقع گدھکھیڑہ

بنام شیو شنکر لال ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن پٹکاپور متصل مہور

بہ مقدمہ مندرجہ عنوان تمہارے نام اول سمن حسین کی پیشی ۹ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مقرر تھی جاری ہوا دوسرے ۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کے واسطے - مگر تم حاضر عدالت نہیں ہوئے - لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتعین ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے مع ثبوت اصالتاً خواہ وکالتاً یا مختار مجاز کے حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی مقدمہ کی کرو - در صورت عدم حاضری تمہارے کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی - اور کوئی عذر سماعت نہ ہوگا - تحریر تاریخ ۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

مہر عدالت
دستخط حاکم
بقلم اہلمد

اشتہار

حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ

نمبر ۸۸ بعدالت دیوانی

۱ - گنگا پرشاد ولد کاشی پرشاد
۲ - اودیسری لال ولد ناتھو رام
اقوام بقال ساکنان شہر کانپور محلہ جنرل گنج کہنہ — مدعیان

بنام

۱ - شیو اوتار ولد بجناتھ برہمن سوکل
۲ - بدری پرشاد
۳ - رادھا کرشن
پسران گوکل پرشاد برہمن باجپئی
ساکنان موضع اچل گنج پرگنہ و تحصیل ہڑہا و ضلع اوناؤ — مدعا علیہم

دعوے دلا پانے لما یلی [illegible] اصل و سود بہ نیلام دو قطعہ مکانات مسکونہ مدعا علیہم بنابر واقع موضع اچل گنج -

بنام بدری پرشاد ولد گوکل پرشاد و [illegible] ساکن اچل گنج پرگنہ ہڑہا۔

بہ مقدمہ مندرجہ عنوان تمہارے نام سمن قطعی بتعین ۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء بنابر جواب دہی مقدمہ جاری ہوا تم حاضر عدالت نہیں ہوئے - لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتعین دوسری مئی سنہ ۱۹۱۰ء وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل یا مختار مجاز کے مع ثبوت حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی مقدمہ کی کرو در صورت عدم حاضری تمہارے کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی اور پھر کوئی عذر سماعت نہ ہوگا -

تحریر تاریخ ۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء
مہر عدالت
دستخط حاکم
بقلم اہلمد

تقاضا

ظاہر ہے اخبار کے چھپنے اور محصول کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ روپیہ خریداروں سے قیمت لیجاتی ہے اگر کوئی صاحب ایسی ترکیب بتادیں جس سے ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی قیمت کا تقاضا کیا معنے حساب کتاب ہی نہ کریں -

مگر افسوس ہے اب تک کوئی ایسی تدبیر کسی نادہند یا مفت خورے نے ہم کو نہ بتائی - پس جب تک ترکیب مذکور نہ معلوم ہو تب تک خریداران اخبار کو قیمت اخبار بھیجنا چاہیے - حساب تقریباً سب خریداران کی خدمت میں بھیجا گیا ہے -

راقم
منیجر اودھ پنچ

کہ جس نے اونکو دی آخر امان ہے
اب اونکی دستگیری کی غرض سے
ہوا بیدار ہر پیر و جوان ہے
یہ ہم لوگون کی ہے اک خوش نصیبی
کہ جنکا ایسا عادل حکمران ہے
دیا جس کام جو ایسا ہے منصف
خدا کا ہم پہ فضل بیکران ہے
کرین کس منہ سے ہم تعریف انکی
کہ چھوٹا منہ بڑی یہ داستان ہے
حقیقا اب بند کر اپنی زبان تو
کہ کچھ اورون کو بھی کرنا بیان ہے
راقم - اے - ایس - رفیقی از ڈلہوزی -

بل بے وحشت بات جو ہے آج وہ بہکی ہوئی
قصد تو مسجد کا ہوتا ہے ہین پر تبخانہ کو

خرابات مین دخت رز کی ہمکناری ہے
رند - رنڈیون کے یہان چپتین کہانے سے [illegible] عشاق - رشوت کے نام سے پولس دیوانہ کتے کے کاٹنے سے انسانون کو باولے ہوتے البتہ سُنا تھا مگر جنگ سے اخبارون کا باولا پن اب دیکھا - جنوبی افریقہ مین فلاکت کیا ہوئی گویا شیطان نے برا عظم کے اخبارات کو انگلی دکھائی - اکبارگی یون بکر کو دمچ گئی جیسے بکرے بندر کا تماشا ہو رہا ہے - کیا کہین یارچہ غلطی ہوئی نہین تو پیسہ ٹکٹ لگا کر کچھ کما ہی لیتے - پیٹ نہ بہرتا تو ٹرانسوال وارفنڈ کو دے کے خطاب لیکر دل ہی ٹھنڈا کر لیتے - مگر دیکھو بھی بعض مین تو لیت کا خداداد مادہ ہی ہوتا ہے - جس طرح نئی تہذیب فرانس مین آنکھ جھپکتے سرایت کر گئی اوسی طرح اس جنون کا اثر بھی سب سے پہلے وہین ہوا - اتفاقات - بوئیرونکی پیش بندی [illegible] کی ناو قضیت کے ہاتھون جو دو ایک زکین ہم کو ہو گئین تو لے بیرے بہائی لگے

فرنچ اخبارات لگا پہاڑ پہاڑ کے الاپنے
کہان ہین وہ یورپ کی عیاریان
یہ کہدو کہ اب وقت آیا ہے ہان
اوٹھو جرمنی کو کرو رہنما
بڑہو رنج مین اور کرو خاتما
تمہین نے اُبہارا تھا ان بوئرونکو
تمہین اب بھی شیرون کو دہیا کرو
دکہا دو کہ ابھی کیا ن دور سے
فریب و دغا مکر اور زور سے
بچا لو بچا لو ان کو انگلینڈ سے
کہ تم سب ہی بانی تھے اسباب کے

جرمنی نے کہا یہ تو ہے بیڈ ہیب - میان فرانس کا کیا جاتا ہے - ایک کہیتا ہر تین روس سے سروکار ہی نہین - لیکن میری شامت ہی آجائے گی - یہ سب میٹھی چھری ہین - آج بوئیرون کو ذرا فتحمندی ہوئی اور انگریز وہان سے گئے کہ چلو بھی ترکا گرما گرم کرو - بوئیرون کو بھی جرأت ہوگی اور بیٹھے بٹھائے کی آفت آجائے گی - بقولیکہ غم بیداری نہ بہ خر - دور ہی سے سلام ہے - بقول دہلویونکے ذرا اورے رہیگا - روس نے ظاہر مین تو خوب ہان ہون - ہامی کی - مگر ہے حضرت بھی دبیلے فرانس کے منتین کی زانت تھے جو انگریز کا مقابلہ کرتا - اب جو میان رابرٹس اور بلر کو مذبہ آتا ہے تو ڈیم بلڈی کہہ کے وہ گذا دیتے ہین کہ بوئیرون کے وفود ہی شکست ہو گئے کچھ ہون ہون اونکے پڑہنے
گرا سمجھ کے وہ چپ تمہاری ہو شامت آئے
اوٹہا اور انکے قدم پیچ پاسبان کی لیے
اب قومی محبت - انسانی تہذیب اور مذہب کا واسطہ بھی دلایا جا رہا ہے - لارڈ سالسبری کے پاس خطوط کا ڈہیر لگ گیا ہے کہ صدقہ جان بچاؤ - مگر کس کے سر مین اتنے بال ہین - سب طرف سے سرد مہری

ہوتے دیکھ کر یہان بوئیرون کی آنکھین بھی میٹیان سی کہل گئین اور جو آنکھین پہاڑ پہاڑ کے دیکتے ہین تو کشش جہت مین انگریزی انگریز جیلے بھی تو چہوٹ گئے - اودہ لگے گڑگڑانے - بس پھر کیا تھا یورپ سے اخبارات کا بھی وہ باولا پن سر نیلے اور سب ذائٹ ہو گئے بقولیکہ ع
نگاہ یار کیا بدلی جہان بدلا زمین بدلی
مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا انگلستان [illegible] ہزار جانین لگانا چاہے گا اور سیکڑون ملین روپیہ گنوانا - یا ان سے ایا زون کا خاتمہ کر دے گا - اس امر کے لکھنے کی ضرورت نہین کہ موجودہ مشکلات لبرل پارٹی کی ناعاقبت اندیش پالیسی کی بدولت ہین - ہماری رائے تو صاحب ہر طرح یہی ہے کہ آرینج فری اسٹیٹ اور ٹرانسوال سلطنت عظمیٰ انگلستان مین ملحق کر لیے جائین اور یہان کا انتظام ہندوستان کی طرح گورنرون - گورنر جنرل اور سکریٹری آف اسٹیٹ فار افریکہ سے کیا جاوے ورنہ ممکن ہے کہ ہم دفع الوقتی روپیہ پیسہ اور جانین بچانے کے لیے انکے حسب مرضی صلح کر لین مگر یاد رہے کہ خدا نہ کرے آئندہ اس سے چوگنا نقصان اوٹھانا پڑے گا - ع
عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
وہ یہی جواب دین گے کہ سب کی نظرون مین ایسا کرنے سے ہماری سُبکی ہوگی کہ مٹھی بہر بوئیرون سے مقابلہ نہ کر سکے -
راقم - دکن رپورٹر -

مہذب نوجوان کا خط دقیانوسی باپ کے نام

علی گڑھ - مدرسۃ العلوم مسلمانان - پختہ بارک نمبر تین تیرہ نو اشارہ -

ائی ڈیر اولڈ پاپا - بلا داسے مراتب ابتدائی جو شان تحریر ایشیائی ہے مدعا طراز ہونا آپ متعجب نہ ہون نہ سمواوی خیال کرین کہ مین القاب خلیفہ کے قدیم القاب وجناب [illegible]

چرمی رشتہ
کانپور مین موچیون قصائیون کا اتحاد

صاحب قبلہ و کعبہ دام ظلہم، کو چھوڑ کر ڈیئر اولڈ پاپا کا پیارا جملہ اختیار کیا ہے۔ جس کا لطف آپ بوجہ انگریزی نہ جاننے کے جو آپ کی سخت بدقسمتی کا باعث ہے معلوم نہ کر سکین گے۔ مین نے بمصداق کل جدید لذیذ پرانے دقیانوسی القاب کو چھوڑ کر ایک نئی طرز اور روش مہذب مراسلت کی اختیار کی ہے جس کی زمانے کو ضرورت ہے اور جو حال کی سوسائٹی مین وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ انسان کی طبیعت جدت پسند واقع ہوئی ہے۔ زمانہ ترقی کے میدان مین بگٹٹ سرپٹ دوڑ رہا ہے اور آپ خواب خرگوش مین کچھوے کی چال چل رہے ہین۔ دیکھیے پرانا چھکڑا گاڑی۔ بہلی یکہ وغیرہ سب غت ربود ہوگئی۔ فٹن۔ ٹمٹم۔ کینڈا۔ بروہم وکٹوریہ۔ بائسکل۔ ٹانگہ۔ ڈاک کارٹ اور سب سے زیادہ ریل دراصل حشمتا جسنے کرۂ ارض کی طنابین کھینچ دی ہین فی زمانہ مراج رہے ہین۔

نامہ بر۔ قاصد۔ ہرکارہ ہر طرف ٹیلیفون ٹیلیگراف۔ ہیلوگراف سے چشم زدن مین دنیا بھر کی خبر مل جاتی ہے۔ دھوتی۔ لنگوٹی۔ لنگی جانگھیا۔ ڈھیلم ڈھالا کلی دار پاجامہ۔ تنگ مہری کا چوڑیدار سہنسا ہوا اور یہ پاجامہ

جا جو کر تنگ و چست مانع نشست و برخاست در رکوع و سجدہ پتلون زیب تن ہے۔ دوپلی چوگوشیہ۔ عرق چین۔ تاری نما۔ کامدار سلمے ستارے جھکی کی بیہودہ نمائشی ٹوپیان۔ بے ڈھب عمامے شملے گویا سر کو بزاز کی دوکان لپیٹ لی یا کمین سے مردے کا کفن چرا لائے یک قلم ندارد۔ دھاریدار سرخ ڈال کی ٹوٹی ٹوپی یا سن ہیٹ جو بجنسہ مہذب ٹوکری کا کام دیتی ہے زیب سر جا ہے اوس مین پانی پی لیجیے منہ دھونے کا بیسن (برتن) سمجھیے۔

غرض ہر کام کی چیز کی قائم مقام کفش۔ زیرپائی۔ سلیم شاہی۔ گول پنجہ۔ پنجابی۔ نری۔ ادھوڑی استر۔ سادہ۔ کامدار جوتیان موقوف۔ ڈاسن کا چپڑ چپڑ کرتا ہوا گھونس کی شکل کا بوٹ جس کی اونے ٹھوکر سے بیکما قلی کی جان ایک سٹ مین عرش بریں کو سدہارتی ہے زیر پا ہے۔

غرض کہان تک زمانہ کی تبدیلیان آپ کو بتلاؤن۔ اس کو چشم بصیرت چاہیے اور آپ کی کیفیت یہ کہ آنکھون کے اندھے نام نین سکھ۔ ابا جان خفا نہ ہو جیے یہ تو سلسلہ سخن مین ایک مثل کہہ دی۔ یعنے پیری و صد عیب۔ آپ کی نظر موٹی پڑ گئی ہے اس واسطے آپ کو زمانے کی رفتار معلوم نہین ہوتی۔ اور وہی اپنی ٹکے گز کی چال چلے جاتے ہین۔ پہر کوئی وجہ کہ بوسیدہ طریقہ نہ چھوڑ دیا جاوے اور نئی طرز جو مختصر اور مفید اور کانون کو بھلی معلوم ہوتی ہے اختیار نہ کی جاوے۔ یہ توجیہ تو صرف القاب بدلنے کی ہوئی مگر مین منطقی دلائل سے اس پرانے جملے کی نامعقولیت کو ثابت کرنے کو موجود ہون۔ اگر آپ سٹاہرم یا معاف کیجیے بے ایمان نہین ہین تو ضرور ضرور اس کو سنکر خوش ہونگے اور میری جودت طبع اور رسائی ذہن کی فی البدیہہ داد دینگے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مجھے علی گڑھ کے مدرسہ مین داخل ہو کر ایک چلہ پورا ہوگیا۔ مین اوس گھڑی کو بہت مبارک سمجھتا ہون جب کہ آپ نے مجھے اس متبرک مقام مین بھیجا۔ آپ تعجب کرین گے کہ بیان کی بے بہا صحبت سے اس قدر جلد میرے خیالات پلٹ گئے اور میرے دماغ کی تیرہ و تار کوٹھری مین بھی تہذیب کی روشنی کی شعائین اثر کر چلی ہین۔ مین اپنے آپ کو بالکل نیا شخص پاتا ہون اور سانپ کی طرح مین نے کینچلی بدل لی ہے۔ مین اپنی پچھلی مختصر زندگی پر بڑے افسوس اور حسرت سے نظر کرتا ہون۔ جو زمانہ آپ کے زیر سایہ گزرا وہ گویا بالکل بے وقوفی کا تھا۔ اب میری نظرون مین دنیا ایک نئے روپ مین نظر آتی ہے۔ میری اس قلب ماہیت سے آیندہ چلکر میرے سارے خاندان کو بہت بڑا فائدہ پہونچے گا۔ خصوصاً جب وہ مبارک گھڑی آوے اور خدا کرے کہ جلد آوے کہ آپ جیسے ترقی کے مانع اور حاجب سد راہ باقی نہ رہین۔ آپ خود دنیا سے بیزار ہین۔ اور ہمیشہ دنیا کو فانی اور سجن المومنین اور صدہا عیوب سے منسوب کرتے ہین اور دن رات بے ضرورت علاوہ پنج وقت مقررہ کے ہر وقت مثل بن بلائے مہمان کے خدا کے سامنے کھڑے رہتے۔ اور اوس کا پاک نام بے ضرورت لیتے رہتے ہین۔ آپ کا طرز عمل بتلا رہا ہے کہ آپ دنیا سے خوش نہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا بھی آپ سے خوش نہین ہے مصداق ع۔

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

اور جہان کے فرضی وعدون اور نمائشی آرائش کے آپ متمنی ہین اور لوگون کے سبز باغ دکھلانے اور کہنے سننے پر بہت کچھ جنت کے شیدا ہین اور اوس خیالی خوشی مین مگن ہین۔ بہتر ہوگا کہ آپ جلد اس دنیا سے دون کو خالی کرین اور فردوس بریں کو جہان کی خوشیان بقول آپ کے

دو ا ہی ہین۔ انتقال فرمائین تو بہ یک کرشمہ دو کا
ہین یہی آپ کی طرف سے مطمئن ہو جاؤن کہ بلوا جا
قتل خسط جسٹری کے بحفظ مستقیم دار الخلد کو سدہارے
اور میدان خالی میرے ہاتھ آیا۔ اور آپ بہی
جو ضرور میرے خیالات کے مخالف ہونگے
ان دنیاوی جھگڑون سے سبکدوش ہو جاتے
ہین۔ ہر شخص اپنے عزیز کے واسطے بہتری
کا خواہان ہوتا ہے مین بہی دل سے دعا
کرتا ہون کہ خداوند کریم جلد آپ کو اپنے
رحمت مین گھسیٹ لے۔ آمین ثم آمین۔ ہان
تو اصل مطلب رہا جاتا ہے۔ القاب کے
متعلق مجھے بحث کرنا باقی ہے۔ "والد" کے لفظ
پر مجھے سخت اعتراض ہے۔ جو شخص عربی میزان الصرف
پڑھ چکا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ صیغہ اسم فاعل
کا ہے جس کے معنے پیدا کرنے والے کے ہین اور
یہ ظاہر ہے کہ پیدا کرنے والا سوا ے خدا کے
کوئی ہو نہین سکتا۔ پہر باپ کو والد کہنا غلط محض
ہے۔ توالد و تناسل کامیابی کے ساتھ انسان
کے اختیار سے باہر ہے ورنہ دنیا مین سیکڑون
لاولد نہ مرتے۔ چونکہ شارع مقدس نے مذہب
اسلام کا پہلا رکن توحید قرار دیا ہے اور دیگر
مذاہب کے مقابلے مین اگر اسلام کو برتری
دی جا سکتی ہے تو اسی پوائنٹ پر۔ پہر کیا وجہ

ہے کہ والد کہہ کر انسان مشرک قرار پائے۔
سچا پیدا کرنے والا اور حقیقی والد خدا ہے
دیکھو خدا خود فرماتا ہے "خلق الانسان
علمہ البیان" اسی وجہ سے مقدس عیسائی
"آسمانی باپ" کہتے ہین اور وہ صحیح بہی ہے
رہا ماجد وہ صفت ہے والد کی اور بلحاظ
قافیہ تک کو تک ملایا ہے۔ مگر اذا فات الشرط
فات المشروط۔ والد ہی غت ربود ہوئے
تو ماجد کہان رہے۔ اب رہا قبلہ و کعبہ
یہ بہی محض غلط۔ قبلہ ایک سمت کا نام ہے۔
جیسے مشرق۔ مغرب۔ شمال۔ جنوب۔ لہذا
غیر ذی روح کی نسبت ذوی روح کی طرف
غلط محض ہے۔ اور پہر باپ کو اگر قبلہ کہا جاے
تو والدہ کو قبلی کہنا ہوگا جیسا مرغا مرغی۔
گدہا گدہی جو مہمل ہے اور والد کو قبلہ کہنا
اگر جائز ہے تو جناب والد ماجد مشرق و مغرب
بہی جائز ہے۔ جس کو آپ کبہی پسند نہ کرینگے
کعبہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ مسلمانون کا
وہ مقدس مکان ہے جو حضرت ابراہیم نے
بنا کیا تہا۔ اور بت پرستی اسلام کی قدیم نظیر
ہے۔ پہر کسی مقام کا خواہ وہ آپ کے خیال
مین متبرک ہی کیون نہ ہو باپ کی طرف
نسبت کرنا اگر جائز ہے تو کسی درگاہ۔ قبرستان
گنبد کی طرف بہی جناب والد کی گردن مروڑ
دینا جائز ہو سکتا ہے۔ دام ظلہم ایک ایسا
مہمل جملہ ہے جو ناممکن الوقوع اور مستبعد
عن العقل و الفہم ہے۔ انسان جب فانی
ہے تو مداومت کی خواہش عبث۔ طلب محال
خلاف عقل ہے۔ رہا ظلہم تو ظل الہی تو بادشاہ
وقت ہوتا ہے۔ آپ ظل الہی تو یقیناً نہین
ہین۔ کسی بہوت پلید کا سایہ ہونا آپ پسند
نہ کرین گے۔ آپ کو بخیال آپ کی سفید
داڑہی کے سفید ابر کے ٹکڑے سے
مناسبت دی جا سکتی ہے جس کا سایہ
پڑتا ہے مگر کبہی آسمان کبہی زمین۔ جب آپ

آسمان پر جائین گے جب البتہ آپ کا سایہ ہم پر
پڑ سکے گا۔ اور تو بہ توبہ آپ کوئی چہتری تو ہین ہی
نہین کہ آپ کو لیڈرس شیڈ کے سمجہا جاے
اور جہوٹ بولنا گناہ ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین
دل میرا چاہتا ہے کہ آپ کے سائے کے تلے
سے جلدی نکل جاؤن۔ اور اوس کے خلاف
ایسے ناگوار سایے کی مداومت کی درخواست
گویا اپنی جان کو وبال مین ڈالنا ہے۔ پس مین
کسی طرح جہوٹی دعا نہین کر سکتا۔ اس معقول اور
سریع الفہم توجیہ کے بعد آپ ضرور میری
دانش و بینش کے قائل ہون گے کہ اچہا ہوا
کہ مین نے اوس جملے کو ترک کر کے مائی ڈیر
اولڈ پاپا کا معزز خطاب آپ کو دیا۔ مین اپنے
خط کو اپنی تعلیمی حالت کے لکہے بغیر ختم نہین
کر سکتا کیونکہ آپ ضرور اوس کے سننے کے
مشتاق ہونگے۔ اور کیا عجب کہ واجب التعظیم
بڑہیا یعنے امان جان اور دشمن جانی برادر
خورد اور آفت کی پوڑیا یعنے چہوٹی بہن میرے
حالات آپ سے پوچہتی ہون۔ قبل اس کے
مین اپنی تعلیم کا حال لکہون آپ کو معلوم
رہنا چاہیے کہ آپ کی واقفیت عامہ اور آپ
کا دماغ ان باتون کے سمجہنے کی قابلیت نہین
رکہتا۔ مگر تاہم گوش زدہ اثرے دارد۔ اگر آپ
نے علیگڑہ مجہے پڑہنے کو بہیجا ہے تو بڑی غلطی
کی۔ پڑہنا تو ہر جگہ ہو سکتا ہے وہان بہی ضلع
کا مدرسہ موجود ہے۔ انٹرنس تک کی پڑہائی
ہوتی ہے۔ مڈل آخر مین نے وہین پاس کیا
پہر یہان کوئی نئی بات ہے جو ڈہونڈہے پر
لونڈا چلا آتا ہے۔ اگر آپ اس طرح کی تعلیم یہان
ڈہونڈہتے ہین کہ ملا جی زور زور سے چہوا رہے
ہین اور لڑکیان چیخا رہے ہین تو خیریت ہے
یہ ہین طوطا پڑہین مینا۔ بہلا کہین آدمی بہی
پڑہتا ہے۔ پڑہنا جو ہماری تقدیر مین تہا وہ
تو ہم پڑہ چکے۔ مڈل پاس کر لیا۔ جو ہمارے
باوا دادا کسی نے بہی نہین کیا تہا۔ چند

کتابین طوطے کی طرح رٹ لینے سے اور تاریخ جغرافیہ کے بے سود یاد سے (جبکہ ہم نے نہ بابر کو دیکھا نہ جہانگیر کو نہ اپنے بادشاہ نہ کٹوریا کو بھی نہین دیکھا اور ملک کی سیر امریکہ اور ایشیا تو درکنار ہمین نے اپنے محلے کے سوا اسے شہر بھی نہین دیکھا) کیا فائدہ کوئی بادشاہ ہوگا اپنے واسطے - کوئی لڑا ہوگا لڑا ہو - کوئی جنگ مین سو برس یا دل سکے ہارا جات بلا سے - جیتا ہمارا پنیزار سے - فلان دریا فلان پہاڑ سے نکلتا ہے - فلان دریا مین ملتا ہے - اوس کے کنارے پر فلان فلان شہر آباد ہین اس سے ہم کو مطلب ہمین کیا اوس ملک مین جانا ہے - یا وہان سلطنت کرنی ہے - رہا حساب دو بنیون کا کام ہے مسلمانون کو اس سے سروکار - کوڑی گرہ مین نہین اور لاکھون کا حساب پائی پائی جوڑ رہے ہین - یہ دیوانہ پن نہین تو کیا ہے اور فرض کیا کہ یہ سب کچھ کیا تو بہ نتیجہ - نوکری ہمین ملنے والی نہین جب تک کہ کوئی غیر معمولی لیاقت نہ پیدا کرین - اور وہ بدون صحت جسمانی اور دماغی قوت کے ممکن نہین اور صحت جسمانی - اوصاف مردانہ - ہیبت جرات - استقلال - یہ بدون ورزش کے آ نہین سکتے - اور اسی کی تعلیم یہان مفقود ہے

اس کے بغیر انسان انسان نہین ہوسکتا ورنہ چار پائے بر و کتابے چند کی مثل ہو جائے گی یا کشتی الحمار یحمل اسفارا - تو آپ سنے مجھے چوپایہ یا گدہا بننے کے واسطے یہان نہین بھیجا ہے بلکہ آدمی اور فلسفی بننے کو - یہان کی بے روک ٹوک اُف - ہمہ تن آزادی - بجنسہ زمین پر بہشت برین کا نمونہ کہلاتی ہے - ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

کھیل کود - وصا چوکڑی - اودھم اس کی مشق بہم پہونچا رہا ہون - محض ورق گردانی بیکار ہے - اس سے ذہن کند اور دماغ خراب ہو جاتا ہے - چونکہ یہان زیادہ تر سامان دلچسپی اور دل لگی کے فراہم کیے گئے ہین اسی وجہ سے طالب العلم دوسرے مدرسون سے بھاگتے اور یہان شہد کی مکھی کی طرح چمٹے ہین کہ کوئی اون کا پرسان حال نہین ہے - کیون آزادی جان روان اس مدرسہ کی ہے - باقی حالات متعاقب عرض کرونگا بشرطیکہ اس خط کے پڑھنے کے بعد آپ موت سے زیادہ تر قریب نہ ہو گئے اور میری بدقسمتی سے زندہ رہے -

راقم - ب - دکن -

کانپور مین طاعونی جھگڑا

جناب پنچ صاحب - نہ یہان خیر و عافیت ہے نہ کسی کی خیر و عافیت جاننے کی فرصت کیا وجہ کہ آپ جانیے آپ بھلے جگ بھلا - آپ ڈوبے جگ ڈوبا - کانپور مین اس کمبخت کے خوف نے وہ عافیت تنگ کر دی ہے کہ مرتے تک کو جی نہین چاہتا - مین تو کہتا ہون ؎

در بلا بودن بہ از بیم بلا

یہ تاشدنی نہ تو آتا ہے نہ اس کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے - آپ کہین گے - تھو تھو

خدا اس سے محفوظ ہی رکھے - ارمیان کیسے تم آدمی ہو - کیا واہیات بکتے ہو - مگر آپ نے سُنا ہوگا ہر کہ دست از جان شوید ہر چہ در دل دارد بگوید - دُنیا کے رنگ دیکھ کے جاہلون کی حماقت کے نتائج پر خیال کر کے جی جلتا ہے - خلقت بیٹھ یا وسواس نہ سمجھتی ہے نہ بوجھتی - اسے اونے نے بہنگ کمال ہے - سارے شہر کا ناک مین دم کر رکھا ہے - حکام کو تکلیف دی گئی ہے - اور اتنا نہین سمجھتی کہ ارمیان جب خدا نخواستہ طاعون آ ہی جائے گا - جان کے لالے پڑ ہی جائین گے تو اوس کے قانون اور ضابطے کا کیا دھرا گا - ؏

این ہمہ اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

جب تک خدا کا فضل شامل حال ہے کسی کا بال بیکا نہ ہوگا - اور جب جان ایسی پیاری چیز معرض خطر مین پڑ گئی (خدا نخواستہ) تو رہا ہی کیا ؎ " آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست "

اس شہر کی تعریف اگلے زمانے مین سُنا کرتے تھے کہ کانپور مین ہے کیا " فاک و انسان فائگی " مگر جناب اب یہ شہر بڑی منڈی ہے اب خدا جھوٹ نہ بلوائے - چمڑا - چمار - اور رنجار کے سوا کچھ نظر ہی نہین آتا -

غرضکہ آمدم بر سر مطلب کہ چند سانحے ایسے پیش آئے کہ طاعونی منتظمون کی جانب سے خلقت کو سختی کی شکایت پیدا ہوئی - گروہ کے گروہ - جتھے کے جتھے فرنٹ ہو گئے لوگ تو خون کے رشتے کو کہتے تھے یہان مردہ کمانون نے قصابون - چمار دن مین ۲۵ یک جہتی پیدا کی کہ اچھا خاصہ ہنگامہ برپا کر دیا چمڑے کے کارخانون - ملون مین کام کرنے والے بگڑ گئے - اور جا کے طاعونی ہسپتال کو آگ لگا دی - پولیس جو حفاظت کو تھی بہلا کیا بچا سکتی معہ ایک طاعونی ڈاکٹر کے خوب پٹی ملکہ سنا گیا ہے پانچ چھ کی ضائع ہوئے -

سُرمہ کا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مع انگریزی ون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست و ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائے موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] روپیہ مصری سُرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر سیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(١) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بینظیر اکسیر ہے۔ آنکھون سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ خارش۔ پہر جس سے آنکھ کو موتیا آنکھ آنا کہتے ہین جس مین [illegible] ناخنہ بار بار اندھے کی جھلی کا زخم اور [illegible] چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ آیندہ مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(٢) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے بخشش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ ایک نہایت بیمار مریضہ مسماۃ احمدی بی عمر ٥٠ سال ساکنہ لاہور کیا ہے جسکی آنکھون کی پلکون مین خون دور ہو کر ورم ہونے لگے تھے اور بڑے دال پڑنے لگے تھے اسکی آنکھین سرخ اور دُکھتی ہوئی تھین اُنمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم مخدوم سخاوت بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(٣) مین نے میرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاص کر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار پڑنا ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(٤) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر [illegible]

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات میں جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۹ء مین جمع کیا گیا ہے۔

بکرے ہضم اب مرغون کی تیاری
ہاتھی کی چٹنی اونٹ کی نہاری

(القاب تو یاد نہین) گڈ فرائیڈے

عید کا موسم ہے۔ ذرا ظلم نظم کی ٹھہرائیے۔ گو دل مین آپ ضرور کہین گے کہ عید کو تو بات بھی نہ پوچھی۔ آج تباسی جو باسی بلکہ کچھ بھی عید ملنے کو ہاتھ پیر پھیلائے کھڑے ہین۔ بھئی بعض مرتبہ ایسا ہی موقع ہو جاتا ہے ملنا تو بڑی مہم ہے۔ پیشاب کرنے تک کی فرصت نہین ملی۔ اجی حضرت ایسی بھی کیا فرصت ہے۔ ہم تو ہمیشہ ہی زندگی کی دم سے بندھے رہین گے عید کمبخت تو سال بھر بعد ایک دفعہ نصیب ہوتی ہے۔ اجی قبلہ آپ کو دنیا کی کیا خبر ہے آپ کو مسجدون مین ٹکر لگانے کے سوا اور کچھ بھی خبر نہین۔ یہان تو تہوارون کا تانتا لگا ہوا تھا کہ نماز نخرے اوٹھانا کیا معنے۔ لادتے لادتے اتنا بھاری ہو گیا کہ چلنا مشکل ہے۔ اب فرمائیے ان کی آؤ بھگت نہ کرتا۔ عید الضحے آئی۔ کہو ہان۔ ہنہ۔ وڈن کی مبسیا کہی ہوئی کہو ہان۔ تیسرے روز گڈ فرائیڈے ہو گئی کہو ہان۔ آل رائٹ صاحب آل رائٹ (درست ہے) اب سب حال سنائیے کہ کون کون سے تہوار آپ کے دولت خانہ پر تشریف لائے تھے۔ جیہ خوش میرے دولت خانہ پر کون سا سرخاب کا پر لگا ہوا تھا سب ہی جگہ آئے تھے نہ معلوم ان ذات کو رات کے وقت نیند بھی آئی تھی یا نہین۔ صبح ہی صبح ہر ایک گھر پر خنجر لیے موجود تھے اور کورنگاہ سے چھوری کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ یہان یہ حال دیکھتے ہی جان نکل گئی۔ مگر ساتھ ہی اس کے جب انہون نے اسپ کا نون پر ہاتھ رکھے۔ تب ذرا جان مین جان آئی۔ اور اینجانب نے فوراً اربعہ لگا کر معلوم کر لیا کہ

اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے نماز پڑھو پھر ستم کنول کی ٹھہراؤ۔ واللہ پھر کیا تھا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھٹ پٹ ایک گھڑا پانی سر پر الٹ دیا تولیا ڈوپٹے اور کلاہ سے لیس ہو گئے۔ ایک مسہری کے پردہ کا جو ادرکرتا سلوایا تھا وہ بھی زیب تن کر لیا اور ایک بہت اونچا کوٹ پہن لیا تاکہ ناف کے راستے پیٹ مین ہوا پہونچتی رہے۔ اور لٹھم لٹھا کر کے ڈھیلم ڈھالا پاجامہ۔ یہان سے ٹرانسوال تک کا لمبا پہن لیا اور یہ خیال کیا کہ نماز بوسے توسے روسے اوسے (لقرا) عید کے سویرے ہوتی ہے۔ جھٹ وہین کے پڑوس کی مسجد مین جا ڈٹے وہان جو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہون تو آدمیون کا نام کو نہ نشان بلکہ سفاچٹ میدان۔ لیکن تھوڑی دیر مین کچھ مائی کے لال جوتیان بغل مین دبائے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لانے لگے۔ بعض لوگ وضو وغیرہ مین مشغول ہو گئے۔ یہان انتظار ہی انتظار مین کھک رلیشہ خطمی ہو گئے کہ اب نماز ہو اور اب نماز ہو۔ دن کے دس بجنے کو آ گئے مگر امام صاحب کا کوسون پتہ نہ تھا۔ نہ معلوم اہل خانہ بادل بیگانہ سے بگڑ کر کہین کو چل دیے تھے یا شیخ فطوری نے آنکھون پر پٹی باندھکر یہ پٹی پڑھا دی تھی کہ ابھی لیٹے رہو صبح نہین ہوئی۔ یہان مسجد مین انتظار ہی انتظار مین پہلو بدلتے بدلتے کام تمام ہو گیا۔

خیر اللہ اللہ کر کے قریب گیارہ بجے کے امام صاحب مسجد مین اس طرح آ بیٹھے جیسے بہشت سے براق اتر آتا ہے۔ خیر بڑی دیر تک چار جامہ کسے کسائے عالم سکوت مین بیٹھے رہے۔ پھر خطبہ شروع ہوا۔ درمیان خطبہ کے نمازیون نے امام صاحب کے جانماز پر حسب توفیق نقد علیہ السلام رکھنا شروع کر دیا۔ آپ جانیے مبلغان

علیہ الغفران کی تراوٹ بیٹھ بھب ہوتی ہے تب تو امام صاحب نے خطبہ مین اس تند قرأت چھانٹی کہ الامان والحفیظ۔ ابھی نماز ہوئی تو ایسی کہ تمام کھایا پیا نکال لیا۔ ایسے لمبے چوڑے رکوع پڑھنے شروع کر دیے کہ رگ رگ کی جان کھینچ ڈالی قریب بارہ بجے کے نماز ختم ہوئی۔ اللہ تیرا شکر ہے۔

لیجیے حضرت۔ نماز سے فارغ ہو کر گھر چمپت ہوئے۔ ایسے امام کو اگر گورنمنٹ ٹرانسوال بھیج دے تو دیکھنا کہ نمازین پڑھا کر سب کو سیدھا کر دے۔ دوووو دعاوے بولے تیرے نام اللہ کا۔ چند ہی روز مین تمام ٹرانسوال پر پھریرہ گورنمنٹ عالیہ ہی کا ہلتا نظر آئے گا۔ لو صاحب یار دوست عید ملنے کو آنے لگے۔ مصافحہ اور سینہ زوریان ہونے لگین۔ ایک ملا جی نے یہ کہدیا کہ ہمارے نبی اکرم نے عید کو گانا سنا ہے۔ بس پھر کیا تھا اونگھتے کو ٹھیلنے کا بہانہ۔ گانے کی فکر پڑ گئی۔ اینجانب ٹھہرے جنٹلمین ایسے ویسے گانا سننے مین کسر شان۔ غرض فوراً قاضی صاحب کے تھیٹر (ناٹک) مین پہونچے۔ خوب پان وان کھائے۔ خاطر مدارات ہوئی۔ ہارمونیم اور طبلہ کھڑکا۔ سُر سے سُر ملنے لگے۔ اسی اثنا مین ذبیحہ کی فکر پڑ گئی۔ اب حیران پریشان ہین کہ پل صراط کے لیے سواری کا کیا انتظام کرین۔ اگر اونٹ کا انتظام کیا اور اوس کم بخت شتر کینہ نے وقت پر دھوکا دیدیا پل صراط پر جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے پھسل پڑا۔ ٹلی وٹلی ٹوٹ گئی تو اور بھی آفت کی جان تباہی مین آئے گی نہ معلوم دار القرار یا دار البوار کی جانب کس کروٹ بیٹھے۔ اور گوسفند کی طرف نظر ڈالی تو چھوٹا سا جانور ہے۔ نازک نازک ہاتھ پیر مین بھلا اوس راستہ پر کس طرح بوجھ سنبھالے گا۔ الغرض سوچ بچار کر بھاڑی مضبوط دنبہ موٹے موٹے ہاتھ پیرون کا چھانٹا۔ اور اچھی طرح

کشمکش مین اسلام کی جان

یورپین ۔ ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔

جدید ہیئت

ایک استاد صاحب اپنے شاگرد سے :
مین نے کل تمکو تبلا دیا تہا کہ قطب تارا کون ہے
پلاؤ کون ہے ۔ بوٹس کہان ہین ۔ کراؤن کسے
کہتے ہین ۔ جتنے ستارے بتائے تھے
یاد ہین ؟
شاگرد ۔ جی ہان ۔
اُستاد ۔ اچہا تو بتلاؤ بوٹس کہان ہین ۔
شاگرد ۔ آپ کے سر پہ ۔
اُستاد ۔ ہان معقول کیسے الفاظ بے سمجھے بوجہے
زبان سے نکال دیتا ہے ۔ خبردار اب خیال
رکہنا ۔ اچہا بتلاؤ کراؤن کہان ہین ؟
شاگرد ۔ آپ کے سر پہ ۔
اب کی تو اُستاد کی بھی باچھین کہل گئین
کہنے لگے ہان خوب یاد ہے ۔ اچہا پلاؤ کہان ہے ؟
شاگرد ۔ وہ دیکھیے ادہر آپ کے کندھے پہ
اُستاد ۔ پہر دیکہو تم شرارت کرتے ہو ۔ خبردار
اب کی مرتبہ کوئی بات زبان سے بے سمجھے
بوجہے نکالی تو یاد رکہو مین پڑھانا چھوڑ دونگا
بتلاؤ گارڈس کہان ہین ؟
شاگرد ۔ کس کے گارڈس ۔ ریل کے گارڈس
یا باڈی گارڈس یا یونیورسٹی امتحان کے گارڈ تہا

یا فوج کے گارڈ کو انگریزی مین گارڈ کہتے ہین
اُستاد ۔ مین نے تبلایا تہا کہ پلاؤ اور پول
اسٹار کے بیچ مین دو ستارے ہین ان کا
نام گارڈس ہے ۔
شاگرد ۔ ہان بے شک آپ نے بتایا تہا
وہ دیکھیے اوس کا ایک تارا چمک رہا ہے
اور دوسرا گارڈ شب ابھی نہین کرتا شاید
پہرا دیتے دیتے سو گیا یا کہین پیشاب
ویشاب کرنے چلا گیا ۔
اُستاد ۔ عجب آدمی ہو تم بھی ۔ ارے نہین
یہ بھی تمہارے یہان کے سپاہی ہین جو سو
جاتے ہین ۔ یہ جو دوسرا ستارا ہے کم روشن
ہے اگر اگلاس یا ٹیلسکوپ سے دیکہو تو
صاف معلوم ہوتا ہے ۔
شاگرد ۔ کیون صاحب ۔ یہ کیا بات ہے
کہ جب ایک ستارا ابھی نہین پہچانتے تھے
تب تو سیکڑون ستارے نکلتے تھے لیکن اب
یہی گنتی کے باقی رہ گئے ہین ۔
اُستاد ۔ آج کل اول تو لو کی وجہ سے
آسمان پہ گرد و غبار گہرا رہتا ہے ۔ دوسرے
چاندنی رات ہے جو تارے بہت روشن
ہین وہی دکھلائی دیتے ہین ۔ (آسمان پر
ادہر ادہر دیکھ کر) ہان ہرن ہی تو ظاہر
ہو گیا ۔ تبلاؤ اس کی کیسی شکل ہے ؟
شاگرد ۔ ایک پری کی سی ۔
اُستاد ۔ کہان ہے ۔
شاگرد ۔ یہ پری ۔ آپ کے سر پہ ۔
اب کی تو اُستاد کے سر پہ واقعی
پری کا سایہ ہو گیا ۔ لگے سر سے کہیلنے اور
شاگرد کو ڈانٹنے ۔ مین یہ حال دیکھ کر
بہاگا کہ میرا بھی یہی حال نہ ہو ۔
راقم ۔ ل ۔ ح ۔ الہ آباد

جناب دربان خان صاحب

آپ جانیے چلبلے چیلے کر دیے
منہ زور رہ جانور کو تہان پر باندہنا تو آسان
ہے مگر زین لگام لگا کے ران پڑی جما ۔
شہ لگام ۔ سرپٹ ۔ پوئی دوڑانا ذرا کارے
دارد ۔ کنوتیون مین ہوا بہری یہ لگام کو دانتون
مین دبا کے ایک طرارہ جو بہرا تو سواری
شہسواری غت ربود ۔ بائین بائین ۔ بیٹا ۔
شاباش سنا باش ۔ ہو ہوا سے ۔ ہو ہوا سے
ہو ہوا سے کرتے کرتے ۔ ایال پر ہاتھ پھیرتے
پہیرتے حواس بہیرے ہو جاتے ہین ۔ لگام
کہینچتے کہینچتے انگلیان کٹنے لگتی ہین اور رہوار
صبا رفتار خاطر ہی مین نہین لاتا ۔
بس یہی حال بعض آقاؤن کا ہے
جو بظاہر تگڑے ۔ اکڑے کڑے تیور والے
نوکر کو کسی خدمت پر رکھتے ہین اور سمجھتے ہین
بڑی موذی کو قابو مین کر لیا ۔ خوب خوب
خدمتین لین گے ۔ بڑے بڑے نمایان
کام انجام دے گا ۔ اور ہم کو بھی لوگ شوقین
سمجھین گے کہ سبحان اللہ کیا چست و چالاک
ہوشیار آدمی نوکر رکہا ہے کہ ضرورت ہو تو
خالی ہاتہ دوڑ کے زندہ ہرن پکڑ لے ۔
چنانچہ ہمارے ایک مہربان کو بھی دنیا
کی دیکھا دیکھی یا ضرورت کے تقاضے سے
ایسا ہی شوق پیدا ہوا ۔ گھر خدا کی عنایت
سے بہرا پڑا تہا ۔ روپیہ ۔ پیسہ ۔ مال اسباب
زر جواہر سب کچھ خدا نے دے رکھا تہا چورون
کا کھٹکا اکثر راتون کی نیند حرام رکہتا تہا
آپ نے کنگرا ۔ جیالا ۔ دہانگ چوکیدار
رکہا ۔ اور حکم دیا تم ہمارے مال کے محافظ
مقرر کیے گئے ۔ ایسے ویسے آدمی کو ہرگز
آنے نہ دینا اور جو کوئی آ جائے تو بلا تکلف
دیکھ بھال لینا پہر ہم دیکھ لین گے ۔
حسن اتفاق سے دربان صاحب
نکلے زری بیڈ سب قوم پٹھان کے انقلاب
زمانہ سے مجبور ہو کے نوکری کو نکلے تھے ۔
انہون نے آرام کی نوکری پیش قرار تنخواہ

خلقت پہلے تو سہمی پر ضرورت نے مجبور کیا۔ پہلا
برسون آبرسانی سے سیراب ہو رہی ہے۔ عکس
بہی دیتی ہے۔ پانی ایسی چیز کیونکر ترک ہو سکتی تہی
اور پہر غلے کی گرانی مین پیٹ ہی کس چیز سے بہرتی
مزے سے غٹ غٹ کے پینے لگی۔

کئی روز ہوئے اعظم بیگ کی گڑہیا
کے قریب ایک نوعمر سید زادہ دفعتہً
شب کو مر گیا۔ یہ لڑکا کسی کا اکا چلانے پر
نوکر تہا۔ محلے مین طرح طرح کی افواہ ہے
بعض کہتے ہین کسی نے اتنا مارا کہ مر گیا۔

لو صاحب۔ گرمیون کی تعطیل
جوڈیشل مین ہونے والی ہے۔ مگر
آج نہین۔ آپ سمجھے ہون گے کہ اس
اپریل یا مئی مین۔ مزے سے جورو
بچون کے ساتھ ٹہنڈی خس کی
ٹٹیون مین جا کے پڑین گے۔ جی نہین
مئی۔ جون۔ جولائی کے بعد کہین
اگست مین جا کے دسوین تاریخ سے
بند ہوگی۔ اور ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو
کہلے گی۔

بہئی واہ۔ نوہ تو کمائی کہری
آنے جانے مین اور کرنیکہ کہائی
برسات مین۔

کمسریٹ نوٹس نمبر ۲

۱۔ واضح ہو کہ درخواستین بند سر بمہر واسطے
ٹہیکہ آلو دیسی و پہاڑی کے برائے لکہنؤ
کمسریٹ ڈویزن یعنے لکہنؤ و فیض آباد و
سیتاپور کے من ابتدا سے یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع
لغایت ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۱ع تک دفتر
چیف کمسریٹ افسر صاحب بہادر لکہنؤ مین
بتاریخ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۰ع بوقت ۱۲ بجے دن
کے روبرو درخواست دہندگان جو کہ
وہان حاضر ہون کہولی جاوین گی۔

۲۔ درخواست کا فارم جس مین سب
شرائط بخط انگریزی مندرج ہین اور دیگر
کیفیت متعلقہ ٹہیکہ جو کہ دریافت طلب
ہون عرضی دینے دفتر چیف کمسریٹ افسر
صاحب بہادر لکہنؤ مین تاریخ ۲۲ مئی
سنہ ۱۹۰۰ع وقت ایک بجے دن تک
مل سکتا ہے۔

۳۔ زر بیعانہ مبلغ [illegible]
روپیہ ہمراہ درخواست ہونا چاہیے
ورنہ ہرگز درخواست نہ لیجاوے گی۔

یادداشت۔ بابتہ زر بیعانہ
نقد روپیہ یا کرنسی نوٹ نہ لیے
جاوین گے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ
یا رسید خزانہ آنا چاہیے۔

دفتر چیف کمسریٹ آفس لکہنؤ۔
المرقومہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع

کمسریٹ نوٹس نمبر ۱

۱۔ واضح ہو کہ درخواستین بند سر بمہر واسطے
ٹہیکہ میدہ قسم اول واسطے کل چہاؤنی اودہ
ڈسٹرکٹ کے علحدہ علحدہ اور چوکر
صرف واسطے چہاؤنی لکہنؤ و فیض آباد و
کانپور کے من ابتدا سے یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ع
لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۱ع تک دفتر
چیف کمسریٹ افسر صاحب بہادر لکہنؤ مین
بتاریخ ۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ع بوقت ۱۲ بجے
دن کے روبرو درخواست دہندگان جو کہ
وہان حاضر ہون کہولی جاوین گی۔

۲۔ درخواست کا فارم جس مین سب
شرائط بخط انگریزی مندرج ہین اور دیگر
کیفیت متعلقہ ٹہیکہ جو کہ دریافت طلب ہون
عرضی دینے دفتر چیف کمسریٹ افسر صاحب
بہادر لکہنؤ مین تاریخ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ع
وقت ایک بجے دن تک مل سکتا ہے۔

۳۔ درخواست دہندہ کو اختیار ہوگا کہ
چاہے جس چہاؤنی اور چاہے جس چیز کے
واسطے درخواست دیوین درخواست دہندگان
کو ہر ایک جنس اور ہر ایک چہاؤنی کے واسطے
علحدہ علحدہ زر بیعانہ ہمراہ درخواست
روز معینہ بلا پر بہیجنا چاہیے اور تعداد
اجناس اور تعداد زر بیعانہ حسب تفصیل
ذیل درکار ہوگا۔

۴۔ درخواست دہندہ بند نمونہ نمبر
دفتر چیف کمسریٹ افسر صاحب بہادر
لکہنؤ اور اگزکیٹو کمسریٹ افسر صاحب
بہادر کانپور مین دیکہ سکتا ہے۔

یادداشت۔ بابت زر بیعانہ
نقد روپیہ یا کرنسی نوٹ نہ لیے
جاوین گے گورنمنٹ پرامیسری
نوٹ یا رسید خزانہ آنا چاہیے۔

نام چہاؤنی	نام اجناس	تعداد اجناس	زر بیعانہ
لکہنؤ	میدہ قسم اول	۸۰۲۰۰۰ پونڈ	۹۵۰ روپیہ
	چوکر	۶۱۱۸۰۰ 〃	۴۰۰ 〃
فیض آباد	میدہ قسم اول	۱۶۲۳۰۰ 〃	۲۱۰ 〃
	چوکر	۲۰۰۴۰۰ 〃	[illegible] 〃
سیتاپور	میدہ قسم اول	۱۶۵۶۰۰ 〃	۲۲۰ 〃
کانپور	میدہ قسم اول	۲۴۳۵۰۰ 〃	۵۲۰ 〃
	چوکر	۲۰۰۴۰۰ 〃	[illegible] 〃
فتح گڑہ	میدہ قسم اول	۵۴۴۰۰ 〃	[illegible] 〃

چیف کمسریٹ آفس لکہنؤ
المرقومہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست معہ ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ بہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائے موتیابند ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکہی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ معمولی سُرمہ فی تولہ ۸؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر۔** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ کالا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بنظر اکسیر ہے آنکھ سے بہت پانی کا جانا دھند سوزش ہر قسم اسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جن ہو کر دہ بی نظر ناخنہ یا ہر جانب اندر کی جہلی کا زخم اور نیز پپوٹون کا ..... جو شدید سوزش کی خرابی نہین ہے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ ایسے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے بہ تصدیق سرمہ کے خاندان بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سُرمہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتمو دیوی بعمر ۵۰ سال سکنہ لاہور کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خراب اور درد سے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین میرے سُرخ اور دکھتی ہوئی تہین اُنہین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تہا کہ سوئی مین دہاگا بہی نہین پرو سکتی تہی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تہی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم سخاوت بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور رہا کرتی تہین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے مین خاص کر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار یا کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میرے رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات مین جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

کے لیے بھی قیمت دینا پڑتی ہے۔ نیک نامی
اور عزت بھی قیمت ہی سے ملتی ہے۔ صرف
یہی نہین کہ اچھی چیز قیمت سے ملے بلکہ خراب
چیز بھی بغیر قیمت نہین ملتی۔ اگر کوئی شخص
زہر کھاکر مرنا چاہے تو اوسکو بازار سے
زہر خریدنا پڑے گا۔

دُنیا ایک بڑا بازار ہے۔ ہر شخص
اپنی اپنی دوکان جمائے بیٹھا ہے۔ ہر شخص
کا یہی مطلب ہے کہ قیمت حاصل کرے
ہر طرف سے یہ صدائین آتی ہین "ہماری
دوکان کا مال بہت کھرا ہے۔ خریدارو چلو"
مگر سب کا مطلب یہی ہے کہ خریدار کی
آنکھون مین خاک ڈال کے سڑا گلا مال
اوسکے حوالے کرین۔ دوکاندار اور خریدار
مین آئے دن کھٹا کھٹی رہتی ہے۔ دونون
کو یہ فکر ہے کہ ایک دوسرے کو دھوکا دیکر
سستا مال خریدنے کی کوشش ہی کو
انسانی زندگی کہتے ہین۔

ان خیالات سے روحانی صدمہ مجھ کو
ہوا تو مین نے افیون کی چسکی اوڑائی۔
عقل کی آنکھین کھل گئین۔ دیکھتا کیا ہون
کہ سامنے دُنیا کا بازار لگا ہوا ہے۔ ہشیار
دوکاندار۔ ہشیار خریدار۔ مین نے انگوچھا
کندھے پر ڈالا۔ اور بازار کی سیر کرنے کے
لیے چلا۔ پہلے حُسن کے بازار مین گیا۔ جو چیز
گھر مین نہین ہوتی پہلے اوسی کی دوکان پر
جانا پڑتا ہے۔ وہان جاکر دیکھا کہ وہ معمولی
مچھلی بازار ہے۔ دُنیا کی حسین مچھلی ہوکر
ٹوکریون مین پڑی ہوئی ہین۔ جاکر
دیکھا کہ مچھلیان خریدارون کے لیے تڑپ
رہی ہین۔ جس قدر دیر ہوتی جاتی ہے
اوسی قدر زیادہ وہ مچھلیان فروخت ہونے
کے لیے مُنہ پھیلاتی ہین۔ مچھلی والے پکارتے
ہین "مچھلی کے خریدارو چلو۔ خانہ آبادی تالاب
کی سستی مچھلی ہے۔ مفت حاضر ہے۔
بوجھ ہی کم ہوجائے گا"

کوئی یہ صدا لگاتا ہے "او خریدارو چلو
یہ دولت کے تالاب کی مچھلی ہے۔ خریدار کی
عاقبت بن جائے گی۔ جس گھر مین یہ جائیگی
وہان ایسی ترقی ہوگی کہ ایک گھر کئی گھر
ہوجائین گے۔ آنکھون کے پانی کے بانی
سے دھوکر شوربے کی ہانڈی مین دل کی
آگ سے یہ مچھلی پکائی جاتی ہے۔ جیسے جنت
ہو آکر خریدے"

کوئی کہتا ہے "یہ مچھلی بڑے تالاب
کی ہے۔ جو خرید کرے گا اوسکی آنکھون کا
پانی مرجائیگا۔ اور وہ خود اوسی تالاب کی
مٹی کھا کھاکر زندگی بسر کرے گا" کوئی پکارتا
ہے "ہمارے پاس بڑی مچھلی ہے۔ تیل مین
یا گھی مین جس مین چاہو پکاؤ"

کوئی کہتا ہے "کیچڑ سے کنول کی
طرح یہ مچھلی نکالی ہے۔ اس کی صورت دیکھتے ہی
خریدار پاگل ہوجائے گا۔ خریدارو خریدو
اور اپنے گھر کو روشن کرو"

یہ سب دیکھ سُنکر میری بھی خواہش
ہوئی کہ ایک مچھلی خریدون۔ مچھلی کا دلال
آپہونچا۔ دلال کا نام پروہت پنڈت۔
دلال سے پوچھا کہ مچھلیون کا نرخ کیا ہے۔
اوس نے کہا "ساری زندگی" ہر مچھلی
کے ایک ہی دام ہین۔ یعنے ساری زندگی
مین نے پوچھا کہ اس مچھلی کو کتنے دنون
تک کھاسکتے ہین۔ دلال نے کہا کہ دو چار
دن کھاسکتے ہو اوس کے بعد سڑ جائے گی
اور بدبو پیدا کرے گی۔ مین نے دل مین
سوچا کہ دو چار دن کے مزے کے لیے
ساری زندگی تباہ کرنا بیکار ہے۔ یہ سوچکر
وہان سے چلدیا۔ مگر کانون مین آواز آتی
تھی کہ مچھلی والے اوس شخص کو گالیان دے
رہے ہین جس کے کاندھے پر انگوچھا
پڑا تھا۔

حُسن کے بازار کو چھوڑ کر علم کے بازار مین گیا
دیکھا کہ وہان بھی چہل پہل ہے۔ ایک مقام پر
دیکھا کہ کئی ایک لمبی لمبی چوٹیون والے برہمن
بڑے بڑے قشقے لگائے گلے مین مالا پہنے
خشک ناریل کی دوکان لگائے پکار رہے ہین
"ہم لوگ۔ بید۔ شاستر۔ فلسفہ۔ علوم۔ فنون
قوانین۔ منطق کے ناریل بیچتے ہین۔ خریدارو
چلو۔ گھر مین برہمنی ہوکون مرتی ہے اسی لیے
ٹھیک دوپہر کو یہ خشک ناریل بیچنے لائے
ہین۔ خریدارو یہ ناریل خریدلو ورنہ ہم انہین سے
اپنا سر پھوڑلین گے"

یہ برہمنون کے اوترے ہوئے چہرے دیکھ
سوکھا ہوا مُنہ دیکھکر مجھے رحم آیا۔ مین نے کہا
"مہاراج۔ ناریل تو مین خریدون مگر تمہاری
دوکان مین انکے چھیلنے اور کاٹنے کا اوزار
بھی ہے۔

برہمن۔ نہین بیٹا۔ نہین ہے۔

ہم۔ تو پھر تم لوگ اس ناریل کو کھاتے
کیونکر ہو؟

برہمن۔ ہم لوگ دانتون سے توڑکر کھا
لیتے ہین۔

یہ سُنکر مین وہان سے چلنے ہی کو تھا
کہ اتنے مین دیکھا کہ چند انگریز دوکاندار برہمنون
کی دوکان پر آپڑے اور سب ناریل اوٹھا
لے گئے۔ انگریزون نے ولایتی اوزارون
سے ناریل کو صاف کیا اور اوس کو توڑ کر
کھانے لگے۔ مین نے اون سے پوچھا کہ یہ
کیا۔ وہ کہنے لگے کہ اسکو Asiatic
researches کہتے ہین۔ مین
گھبرایا کہ کہین صاحب لوگ میرے جسم پر
Analitical researches
نہ شروع کردین فوراً وہان سے
چلتا ہوا۔ وہان سے روغن بیچنے والون کی طرف
گیا تو دیکھا کہ بہت سے صاحب اور مہذب
روغن کی ہانڈیان لیے ہوئے قطار باندھے

تقدیر بیک ناقہ نشاند دو محمل

دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھے

چیڑ کر اُن شخص نے کماچ - پنچم اور کھرج
گانے چھوٹی سی ستار ہی پر بہت اشعار داغ

ہم بہی اپنے دوست کے ہمراہ نکلے سیر کو
ایک جنگل کی طرف دوڑ پڑے باہم رواں
خوشنما پہولون سے خالی تہا وہ سب ان کو
لہلہاتا تہا نگر دیکہو جدہر سبزہ وہان

اتنے مین کیا دیکہتے ہین ہم کہ بندوقین لیے
کچہہ شکاری کہیلتے پہرتے ہین جنگل مین شکار
جنکی کوشش نے وہان اکثر ہرن زخمی کیے
ایسے دو آخر بڑی محنت سے وہ سب لئے مار

پہر وہ گہر کے رخ چلے کرتے ہوئے باہم کلام
اوسطرف سے کر رہے تہے سیر ہم دونون جہان
جب ہمارے پاس آئے تو کیا ہم کو سلام
ہنسنے ہی دیکر جواب اک لطف سے پوچہا مکان

ہنسکے بولے سامنے ہی ہم غریبون کا وطن
ٹیکرے پر دیکہیے وہ گاؤن آتا ہے نظر
سبزہ رہا ہے ایک جانب اسکے دریائے جمن
ہم بڑے ممنون ہونگے آپ بہی چلیے اگر

CHAMBERLAINS · PAINBALM ·

چیمبر لینس پین بام

(چیمبر لینس صاحب کی دوائی دافع درد امریکا مین بنائی ہوئی) تمام دنیا مین ہر قسم کی درد کے فوراً دفع کرنے کے لیے مشہور ہے خصوصاً ہر قسم کے گٹھیا کبڑا پن موچ - لنگڑا پن اور ورم کے لیے مفید ہے - زخم چوٹین - جلے ہوئے مقامات بہی اچہے ہو جاتے ہین - دردسر - درد دندان اور درد گوش کے لیے بہی نافع ہے - درد پہلو اور درد پشت کا بہی بہت اچہا علاج ہے - غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے قیمت چہوٹی بوتل عہ بڑی بوتل عکم

FOR SALE BY W.C. KIDD.

چلیے ہم ساتہہ انکے اور نہ کچہہ حیلہ کیا
تاکہ اون کا دل کہین ٹوٹے نہ اس انکار سے
باتون ہی باتون مین آخر طے ہوا وہ راستہ
گاؤن مین جسوقت ہم پہونچے تو تہی چہنہ بجے

بادلون سے اتنے مین پڑنے لگی کچہہ کچہہ پہوار
چلدیے ہم سب لپک کر ایک کوٹھی مین جہان
تہا مہیا راحت و عشرت کا سامان بیشمار
اوسکے کمرونکی سجاوٹ کا کرین کیا ہم بیان

سامنے اسکے بنا تہا اک چمن رنگ جہان
مغربی اور ایشیائی پہول تہے جسمین کہلے
سیوتی بیلا چمیلی - سوسن شیرین زبان
اور فلیوجن - جن کو کل - سیگنیسیا وغیرہ ملے

فاختہ کرتی تہی کوکو قمریان حق سرہ
بلبلین گانے لگین بولے پپیہے پی کہان
بینڈ باجے کی صدائین آرہی تہین ہو بہو
گونج اوٹہے تہے شور سے انکے زمین و آسمان

موسلا دہار ابر برساتا تہا پانی زور سے
میل کوٹہی مین ہوا کے ساتہہ تہا بوچہار کا
لطف آتا تہا ہمین آب و ہوا کے شور سے
اسپہ دونا لطف سیدہی اور ٹیڑہی دہار کا

میزبانون نے منگائی چاء پینے کے لیے
سیگرٹ اور پان سے کین خوب خاطرداریان
ہر ادا پر ہم ادا کرتے تہے لاکہون شکریے
حق نے دی تہی شکریے ہی کے لیے گویا زبان

اتنی مہلت دی نہ بارش نے کہ آتے گہر کو ہم
جسطرف دیکہو نظر آتا تہا عالم آب کا
پاؤن رکہتے ہم جو پانی مین تو گڑ جاتے قدم
اور قدم اوٹہتا تو ہوتا سامنا گرداب کا

رات کوٹہی مین مجبوری بسر کرنی پڑی
ابر نے یعنے کہا ہم سے کہ اب رہیے یہین
دس نہ دم لینے کی مہلت بہی جو پانی کی جہڑی
ایسی حالت مین بہلا کیونکر کوئی جائے کہین

شب کا کہانا کہا کے ہم سب لوگ بستر پر گئے
ہم ادہر لیٹے ادہر وہ سین ہی گویا نہ تہا
کہل گیا سیہ راز آنکہین کہل گئین جب نیند سے
خواب تہا جو کچہہ دیکہا جو سنا افسانہ تہا

علیگڑہ کی شہرت

اگرچہ مدرستہ العلوم مسلمانان - کعبہ نیچریان پوسٹ آفس اسٹور - قفل اور نیکہونکی گراری کے کارخانون کے صدقے مین علیگڑہ کی شہرت کافی سے زیادہ ہے - مگر وہ صرف دنیا کے کاروبار سے متعلق ہین - عارضون مین طاعون کے واسطے بمبئی - نارو کے لیے حیدرآباد دکن - گہینگہے کے لیے ترائی کا ملک جو شہرت رکہتا ہے وہ اسکو نصیب نہ تہی - مگر اب معلوم ہوتا ہے علیگڑہ کی زمین اس مین بہی سربرآوردہ ہونا چاہتی ہے - یعنے یہان کی آب و ہوا مین قارورہ بند کرنے کی خاصیت بہی معلوم ہوتی ہے خصوصاً مشاہیر اور بلند خیال تو یہان رہکے ایسے حبس بول مین مبتلا ہو جاتے ہین کہ جان ہی سے ہاتہہ دہونا پڑتا ہے - سرسید نے وطن مالوفہ دہلی کو چہوڑکے یہین ڈیرے ڈالے بلکہ مدرسے کی چہاؤنی یہین چہائی - آخر وہ حبس بول کی شکایت مین انتقال فرما گئے فی الحال نواب غلام احمد خان صاحب احمدی بیمار ہوکے آئے تہے وہ بہی علیگڑہ مین اسی شکایت کے ہاتہون مرحوم ہوئے - اب اس مین حکماے ظرافت اساس کا اختلاف ہے - ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ یہان آکے آدمی ایسا بوکہلا جاتا ہے کہ

سرمہ کا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایکزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مسٹر انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ اور ہندی ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدا موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ مسٹر ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہمارے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ ... مشہور ... تیار ... مفید ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض ... آنکھ سے بہت پانی کا جانا ... خارش ... جنکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن ... نظر ناخنہ ... کی جلی کا زخم اور نیز پپوٹون کا گننا ... مین کوئی ضرکسی قسم کا نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے ... اسکو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ آپ بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے سرمہ کے ... شہادت دیتا ہون کہ جو سرمہ میان سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ ایک مریض ... مسماۃ ... عمر ۵۰ سال ... آنکھون کی پلکون مین خون ... نکلتے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی بہت اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ... ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم سخاوت ... ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میان سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوش راے بہادر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میان سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میرے رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

بنگالی انشا پردازی کا ایک ورق

پھول کا بیاہ

افیون کے صدقے جائیے کہ اوس کی بدولت ہمین سب کچھ نظر آتا ہے۔ جیسا کہہ کا مہینہ۔ شادیون کا زمانہ تہا۔ چمیلی کی لڑکی کلی شادی کے قابل ہو گئی۔ لڑکی کا باپ بڑا آدمی نہ تہا۔ چھوٹا سا درخت۔ اور لڑکیان بکثرت کئی جگہ شادی کی بات چیت ہوئی۔ مگر کہین نسبت قرار نہ پائی۔ کنول بہت اچہا لڑکا تہا مگر ٹیڑے گہر کا۔ اس بات پر راضی نہ ہوا کہ چمیلی کی بیٹی سے شادی کرے۔ گڑہل کا پہول راضی ہوا مگر اوس مین اتنا غصہ تہا کہ لڑکی کے باپ نے اوس سے شادی منظور نہ کی۔ گل لالہ دہان پان کمزور۔ لڑکی کی ماں راضی نہ ہوئی کہ جان بوجہہ کر لڑکی کو اندھے کنوئین مین ڈھکیل دے۔ گل داؤدی بوڑھا ہو چلا تہا۔ گل شبو لڑکا اچہا تہا مگر مارے غرور کے اوس کا مزاج ہی نہ ملتا تہا۔ لڑکی کا باپ انہین فکرون مین پریشان تہا کہ بہونرا نائی آ پہونچا۔

بہونرا۔ "گن گن۔ گن۔ لڑکی بیاہ ہو گئے"۔

چمیلی کے درخت نے پتیان ہلا ہلا کر جواب دیا "ہان" بہونرا بولا "گن گن گن۔ لڑکی دکھلا دو"۔

اوس درخت نے شاخ جہکا کر سمٹی سمٹائی منہ بندھی کلی دکہلائی۔ بہونرے نے ایک مرتبہ سارے درخت کا چکر لگایا اور پہر آ کر بولا۔

"گن۔ گن۔ گن۔ گن۔ دیکہنا چاہتا ہون منہ کہولو"۔

شرمیلی لڑکی نے منہ نہ کہولا۔ درخت نے کہا کہ میری لڑکی بڑی حیادار ہے۔ تم تہوڑی دیر مین پہر آ جانا۔ مین کوشش کرونگا کہ وہ منہ دکہلا دے۔

بہونرا اپنے اور حجامون کے ہان چلا گیا۔ ادہر لڑکی کی چچی (شام) شاموآ پہونچی۔ اوس نے کلی کو بہت کچھ سمجھایا بجھایا۔ کہنے لگی۔

"میری اچھی اچھی بیٹی۔ ایک دفعہ منہ کہول دو۔ نہین تو بیاہ نہ ہوگا۔ میری پیاری۔ میری دلاری۔ ہان۔ منہ کہول تو دے"۔

کلی نے بار بار انکار کی گردن ہلائی۔ کئی بار خفا ہو ہو کر منہ پہیر لیا۔ اور کئی دفعہ کہا۔ "چچی۔ تم جاؤ"۔ مگر شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین مست ہو کر بالآخر کلی نے منہ کہول دیا۔ اودہر بہونرا بہی آ پہونچا۔ کلی کی بہینی بہینی خوشبو سے خوش ہو کر بولا۔ "گن۔ گن۔ گن۔ گن تو لڑکی مین ہے۔ گہر مین شہد کتنا ہے"۔

درخت بولا۔ "تم حساب کی فرد لیتے آنا۔ آنہ پائی سے بیباق کر دونگا"۔

بہونرا بولا۔ "گن۔ گن۔ گن۔ آپ مین بہی گن ہے۔ مجہے دلالی کیا ملے گی"۔

درخت۔ دلالی بہی ملجائیگی۔

بہونرا۔ کچہ پیشگی مل جائے تو اچہا ہے۔

درخت۔ پہلے یہ تو بتلاؤ کہ شادی ٹہرائی کہان ہے۔

بہونرا۔ لڑکا بڑا خاندانی اور نیک بخت ہے۔

درخت۔ وہ ہے کون۔

بہونرا۔ بابو گلاب لال خوشبودار خاندان بہت اچہا ہے۔ یون تو بہت سے گہرانے اس فرقے مین ہین مگر اس گلاب کو خاص کر دیال مالی نے لگایا تہا۔ نمائش مین اسکو انعام بہی مل چکا ہے۔ اگر یہ کہو کہ خاردار ہے تو کانٹا کس گہرانے مین نہین ہوتا۔

غرضیکہ بہت کچہ حجتون کے بعد شادی منظور ہوئی۔ بہونرا وہان سے اوڑ کر گلاب کے یہان پہونچا۔ اوس وقت گلاب ہوا کے ساتہہ ہنس ہنس کر کہیل رہا تہا۔ شادی کا نام سنتے ہی کہلکہلانے لگا۔ ہوا مین ناچنے لگا بہونرا سے پوچہا کہ لڑکی کی عمر کیا ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ بس کہلنے ہی پر ہے۔ پہر پوچہا کہ ملے گا کیا۔ بہونرا بولا "بہت کچہ"۔

شام کی لگن قرار پائی۔ گلاب نے برات کا انتظام کیا۔ جہینگرون نے نوبت بجائی۔ شہد کی مکہیون نے شہنائی بجانے کا بیعانہ لیا تہا۔ مگر اس عذر پر کہ رتوندی آتی ہے برات مین کام نہ کیا۔ جگنوؤن نے جہاڑ فانوس روشن کیے۔ آسمان پر تارون کی آتشبازی چھوٹتی تہی۔ کوئل برات کے آگے آگے نقیب کی صدا لگاتی تہی۔ کنول بڑا آدمی۔ اس بہانے سے شریک نہ ہوا کہ سر مین درد ہے۔ اور ہر طرح کے پہول شریک ہوئے۔ سرخ۔ زرد۔ نیلے۔ سفید۔ کنیر کا پہول سب سے زیادہ اونچی سواری پر تہا۔ چمپا ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ساتہہ۔ مگر شراب کے نشے مین مست گل شبو بہت سے مجمع کے ساتہہ دل باندہکر آیا۔ گل نرگس بہی شریک ہوا مگر دل ہی دل مین یہ ارادہ تہا کہ کوئی نقص دیکہے اور گل سوسن کے ذریعہ سے برات مین لڑائی جہگڑا کرا دے۔ برات روانہ ہوتے وقت ایک مشکل آ پڑی۔ باد نسیم نے کہارون کا بیعانہ لیا تہا۔ بیعانہ لیتے وقت چون بسم کر کے بڑی مردانگی جتائی تہی۔ مگر عین وقت پر پتہ ہی نہین۔ ساری برات رکی ہوئی تہی بڑی مشکلون سے کہار دستیاب ہوئے اور برات چلی۔

اودہر لڑکی کے یہان طرح طرح کی شاخون سے منڈوا سجایا گیا۔ بیلون کی بندھن وار بندہی۔ مہندی وہاور لگانے کے لیے تیار ہوئی۔ لڑکی کی سہیلیان اور بہنین خوب بن ٹہن کر آ گئین۔ گہونگہٹ کہولے ہوئے شگفتہ دلی کے ساتہہ خوشبو اوڑا رہی تہین کوئی ہنستا ہے۔ کوئی کہلکہلاتا ہے۔ پتہ پتہ گلے مل رہا ہے۔ مولسری۔ جوہی۔ مالتی۔ بیلا

کھیلتی۔ عورتوں کی رسمیں ادا کرتی ہیں شدہ
شدہ وہ بات آئی۔ پردہ ہٹ نے دولہا دولہن
کو ایک دوسرے ہیں پیرو دیا۔ دولہا کو
گیہر کر کیسی کیسی حسینہ عورتیں بیٹھیں کہ بیان
سے باہر ہے۔ مزے مزے کی چہلیں ہوتی
تہیں۔ جیسے دیکھو اپنے جوبن میں مست
جوانی میں دیوانی۔ بڑی بوڑھیاں بہی بن
سنور کر بوڑھے چونچلے کرتی تہیں۔ پہر تجویز
ہوئی کہ دولہا دولہن ایک کمرے میں آرام
کریں۔

یہ سنکر میرے دل میں درد پیدا ہوا
کیوں؟ میں بن بیاہا ہوں۔ دفعتہ آنکھہ
کھل گئی۔ دیکھا تو نہ وہ باغ ہے۔ نہ برات
یہ سب کہاں غائب ہوگئے۔ وہ خوشبوئیں
کیا ہوئیں۔ وہ غنچہ دہن حسین کدہر چلے گئے
وہ ہنسی مذاق کیا ہوا۔ یہ سب کہاں گئے
وہیں جہان سب کو جانا ہے۔ دنیا خواب
ہے۔ آنکھہ کھلی اور کچہ نہ تہا۔

راقم ۔ ج ۔ پ ۔

خدا ہے دیکھیے میدان کسکے ہاتھہ رہتا ہے

ہماری اور رقیب روسیہ کی آج پالی ہے

اور ہیا ہیچ ۔ شیخی ونگی کی تو میری عادت
نہیں۔ نہ میں شیخی خورہ سو کچہ مردود آدمی
پسند کرتا ہوں۔ میں تو صاف آدمی ہوں۔
گو عرفی۔ فیضی۔ سعدی۔ انوری وغیرہ وغیرہ
شاعر تھے اور ان کو سب اوستاد باکمال
جانتے تھے اور جانتے ہیں۔ مگر حضرت
میٹھے کے کان۔ چاٹ کے رکھہ۔ ٹیک کے
ایڑی۔ اٹھا کے نیچہ۔ اور بڑے بول سے
توبہ توبہ کرکے عرض کرتا ہوں کہ اپنے جانب کے
پاسنگ بھی نہ تھے۔ یہاں تو صریح ثبوت رکھتے
ہیں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو امتحان فرمالیجیے
کیا کروں کہ آپ کی بدنصیبی سے وہ مرحوم
زندہ نہیں ہیں ورنہ آپ کو معہ وضح اپنی لیاقت
کا اندازہ کراتا۔ کہ میں کیا چیز ہوں اور سچ بہی
یہی ہے کہ عجب ہی آپ کے دل میں کچہ جانب
کا کچہ خوف وغیرہ سماتا۔ اوسہی وقت آپ
ملاحظہ فرماتے کہ میدان سخن میں کون بوٹا
دیکر بیٹھتا تھا۔ اور یہ تو آئین بائین شائین
باتوں سے نہ قائل ہوتے اور نہ میں یقین
دلانے کے واسطے چاہے کوئی جان نکالکر
پھینک دے مگر یقین آنے سے رہا۔
اچھا خفا ہو کر گردن کی رگیں نہ پہلایئے۔
ذرا اس غزل ہی کو بغور ملاحظہ فرمایئے۔
گو یہ غزل میرے خیال میں نہایت بری مگر
یونہیں سی بیٹہ کر بہت جلدی جلدی جیسے
اندھا بگلا کہیچ کہاتا ہے کہ کچہ لکہ لکہا لی ہے مگر
مگر اسی غزل سے ان حضرات کی کلام کا موازنہ
فرمالیجیے۔ لیکن انصاف شرط ہے۔ اگر میری
غزل اُن کے کلام سے بہتر نہ ہوئی تو مجھے
بھنو ٹر کمائیں اور غیں غیں کرنے اور
زردی مائل آنکھیں چمکانے سے کیا نتیجہ
لیجیے غزل حاضر ہے مقابلہ کیجیے نا۔ اور زیادہ
تو کچہ کہتا نہیں۔ اگر لفظ لفظ پر لوگ لوٹ پوٹ
نہ ہو جائیں مصرع مصرع پر ہنسنے نہ لگیں ہر ہر
شعر پر چیخ و چیخ نہ اوٹھیں تو اوس وقت
آپ اس قدر خفا ہوں۔ ورنہ حق ناحق جاگ
اُگلنے سے کیا فائدہ۔ غزل میں دیکھنے کے
قابل مصرع کی چستی۔ الفاظ کا اچھا پن مضمون
کی ترتیب وغیرہ وغیرہ ہوتی ہے۔ اگر انہیں
کسی ایک بات کی کمی ہو تو آپ شوق سے
مجھے جنگ ٹرانسوال پر سفون کی رسد میں
بھیجدیں اور اگر کوئی کسر نہ ہوئی تو آتے
آپ کو اوستاد کہوا کر نہ چھوڑوں جب ہی کہنا

غزل

آسمان باید خراسان ملک ایران بنگری
تم بازنی تا نشود تخت سلیمان بنگری
آدہ در شور عنادل باغ رضوان بنگری
طوطی شکر فشان لعل بدخشان بنگری
اے خوش آبر حال ما افسوس کن افسوس کن
صورت خامہ ببین منحوس شیطان بنگری
شکر این ویلہ دام محبت را حریف
در سلمان بنگری و کافرستان بنگری
این ہمہ در سرشتہ جوش نفس آوارہ ام
گردش گردون نباید آہ طوفان بنگری
ہم شب تارم بگو پیدا ست حسینان جہان
یا وکن سر خطہ زنجیر رسشان بنگری
عیسی مریم کہ در شور عنادل تا گجا
نون غنہ بنگری تاثیر عریان بنگری
رہ بردان منزل مقصود مثل زہر ہیر
ہمچنین تا زیست آن زلف پریشان بنگری
گریہ آتشکدہ تجا نہ او توبہ شکن
شرم باید داے ای مرد مسلمان بنگری
خار دامان کے لفعیر ارقت منزل ہا بکن
قل ہو اللہ احد تعظیم قرآن بنگری
ذالک القول قدیر کل شی تخرجوا۔
انما کافی کل مقصوداً زنخدان بنگری
در سر شوریدہ ام بادہ نکن ہنگام خور
تو ساز ندہ دپلاؤ مونگ پہلیان بنگری
اے دل وزدیدہ ام شر مردہ ام خیاطا
صورت شمس الضحی توصیف یزدان بنگری

راقم۔ وہی ایک دارہ وطن ما ہر وہی

دقیانوسی باپ کا خط مہذب نوجوان کے نام

دہلی ۔ نحوست منزل
آل فولس ڈے

جان بابا۔

دالقاب جو میں نے تمکو لکہا ہے ایک پرانی نامہذب
شل کا لکڑا ہے گو مہذب اور تمہارے عجب دعا
مختصر اور مفید مطلب۔ ہر چند میں یقین کے ساتھ
جانتا ہوں کہ تم خاص الخاص میرے ہی نطفے سے ہو
اور میرے سوا دوسرے کو اس مضمون کے جاننے کا

یا انصاف دیوتا آوازہ ایک ہی ہو

تم سمجھ گئے ہوگے کہ مین کس مثل کی طرف اشارہ کر رہا ہون۔ اوس مثل کا مطلب تم مجھ سے زیادہ سمجھتے ہوگے۔ اور یہ اسی سے ظاہر ہے کہ تمہارے اس خط کو پڑھکر ہے زور سے مجھکو وہ مثل یاد آئی۔ تمہارا یہ خط اوس مثل کی گویا عملی شرح ہے۔ لوگ تم کو غلطی سے میرا بیٹا سمجھتے تھے۔ دیکھا تو قضیہ برعکس ہے۔ اور کیون نہ ہو تمہاری عقل ماشاء اللہ جوان ہے۔ اور یہان من قریب طفولیت ثانیہ شروع ہونے کو ہے۔ مزہ جب ہوگا کہ تم مجھے ضعف پیری کی وجہ سے گود مین لیے لیے پھروگے اور مین تمام حوائج ضروری سے وہین لیٹے پڑے فراغت حاصل کرکے بڑے زور سے تمہین تمہارا خوشنما لڑکپن یاد دلاؤن گا۔ تا وقتیکہ ایسا زمانہ نہ آئے تم عہدہ پدری کا با ضابطہ چارج نہ لو تو بہتر ہے۔ کیا ضابطہ اگر جب سے ابا کے پگڑ بدل بھائی ہی رہو۔ مجھکو اس مین عذر نہین کہ تم اوس رشتے سے اپنی امان کو بھابھی جان کہہ کر پکارا کرو۔ اور جی چاہے تو کبھی کبھی اونسے کچھ مہذب سا مذاق بھی کیا کرو۔ یہ مین کچھ تو اس وجہ سے کہتا ہون کہ موجودہ بدلے ہوئے تعلقات کا طبعی نتیجہ ہی یہ ہے۔ دوسرے مجھے اون کا پان اور زردے سے مُنہ کو ناپاک اور نحس رکھنا اور ہر وقت ٹڑھ مُنھی خانم کے پیرایے مین نظر آنا کچھ بہت زیادہ خوشنما بھی نظر نہین آتا۔

تمہارا اعتراض لفظ "والد" پر اس خیال سے کچھ بہت صحیح نہین ہے کہ اس مین اسلامی خیالات کے مطابق شائبہ شرک پایا جاتا ہے۔ تمہارے استدلال کے مطابق ہی خدا خالق ہے نہ والد۔ والد وہ کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ خود قرآن مین لم یلد موجود ہے۔ بلکہ حقیقتہً یہ ناشی ہے اوس خیال آزادی سے جو یورپ کی تہذیب کی بدولت تمام ایشیائی دُنیا مین عموماً اور ہندوستان مین خصوصاً وبا سے طاعون کی طرح پھیل رہا ہے وہ زمانہ عن قریب آنے والا ہے کہ خود باپ اپنی اولاد سے اوس قسم کے تعلقات نہ رکھین گے۔

مین نے اپنے نام کے ساتھ تک ملانے کی غرض سے تمہارا نام اُس نا مہذب ترکیب سے رکھدیا تھا۔ مگر جب خود گھر کی عورتون نے کاٹ چھانٹ کر پیار سے اوسے آدھا کر لیا اور مجھے بھی وہی بھلا معلوم ہونے لگا تو مجھے اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ لمبے چوڑے نام اگرچہ ایشیائی دنیا اور خصوصاً مکھون مین وقعت کے ساتھ دیکھے جاتے ہین مگر فطرت انسانی اُن کو بالکل نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور کبھی بغیر تصرف کچھ نہین چاہتی۔ غرض اس القاب مین خوبیان ہی خوبیان ہین جس پہلو سے نظر کرو ؏

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

تمہارا خط جو بالکل نئی تہذیب کے سانچے مین ڈھلا تھا پہونچا۔ تم ایسا نہ سمجھنا کہ مجھکو کچھ اوس سے رنج ہوا۔ نفرت نفرت سے وہ مزہ حاصل ہوا جو کسی قلب ساز کو کھٹا کھٹ روپیہ ڈھلنے سے ہوتا ہے۔ یا کسی مشکوک چال چلن کی عورت کو تابڑتوڑ اوپر تلے ولد الزنا بچہ پیدا ہونے سے۔ یہ نئی تہذیب کا طوفان جو اب اس قدر زور پر ہے اور جس کی نسبت گمان ہوتا ہے کہ قدیم رسم و رواج کے ہرے بھرے باغ کو بالکل بیخ و بُن سے اوکھاڑ کر پھینک دے گا۔ اسکی تھوڑی بہت ہوا اخیر عمر مین کچھ مجھکو بھی لگی ہے۔ اور یہ اوسی کی بدولت ہے کہ مین نوجوانون کی اون باتون کو جو پُرانے خیالات کے مطابق سراسر گستاخی ہین اس پیرہ نونانا لرشین یا بعبارت تمدن عرب اس گہری رواداری کے ساتھ دیکھتا ہون۔ انگریزی کی ایک مثل ہے۔ گو مجھے حافظے پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مین انگریزی لفظون کا اعادہ کرنا مناسب نہین سمجھتا شاید ہندوستانی بُڈھے طوطے کے مُنہ سے تمہین انگریزی ٹین ٹین خوشنما بھی نہ معلوم ہو۔ مگر ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ لڑکا ہی جوان کا باپ ہے۔

حق بھی کیا ہے۔

اگر جان بابا کہنا تم کو صحیح ہے اور یہ خیال مین صحیح ہو تو مین کچھ شک ہی نہین تو اب میری جان تمہارے اختیار مین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس روز سے تم ملی گڑھ گئے مین مُردون سے بدتر ہون اور میری موت جس کی تم کو اس قدر تمنا ہے حقیقتہً تحصیل تحصیل ہے۔ دوسری خوبی اس مین یہ ہے کہ تم ہمیشہ کیلئے بابا قرار دیے جاتے ہو اور بالقوہ ہو بھی اور اسی وجہ سے اس بزرگ خطاب کے حاصل کرنے کے اس قدر متمنی نظر آتے ہو۔ خیر سے اُس وقت جب کہ اولاد تو اولاد نصیب دشمنان تمہاری کوئی دُلہن ملکہ منگنی تک بھی نہین ہوئی۔ بیٹا جب تمہارا ہوگا ہوگا۔ زمانے کا رُخ دیکھ کر خود تمہارا باپ تمہین بابا کہہ کر پکارنے کو طیار ہے۔ اور اس مین اوس کا بھی کچھ فائدہ ہی ہے۔ اس لیے کہ وہ بھی اپنی جیبی ہوئی صاحب بہادر بننے کی خواہش پوری کرتا ہے۔ صاحب بہادر اپنے بچون کو بابا ہی کہہ کر پکارتے ہین۔ تیسری خوبی ہوئی۔ نیک اتفاق کے ساتھ پڑھو تو تم میرا خط دکھا کر لوگون پر اپنا نام جان بابا ظاہر کرسکتے ہو جو بالکل مہذب ترکیب کا چھوٹا سا پیارا نام ہے۔ اور سراسر تمہارے حسب المرام

ہے ۔ مگر اس مین کئی قباحتین ہین ۔ پہلی قباحت
یہ ہے کہ تم جرم قتل انسان مین پکڑے جاؤ گے ۔
ہر چند اس کا علاج موجود ہے یعنے روپیہ کہ
جس کے زور سے تم بچ جا سکتے ہو ۔ مگر غرض
قتل حاصل نہ ہوگی ۔ دوسری قباحت یہ ہے
کہ مجھے مفت گھر مین دولت شہادت مل جائیگی
اور یون گو ظاہر مین مر گیا ہون گا مگر حقیقتہً حیات
جاودانی کے مزے لے رہا ہونگا ۔ لا تقولوا
للذین قتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احیاء
عند ربہم ۔ یہی تمہارے منشا کے منافی ہے
شاید تم ہین یہ معلوم نہین کہ تم کو جو نقصان
مین ہے وہ بسبیل توارث اباً عن جد پہونچا
ہے ۔ میرے مقابلے مین بعض امور مین تم
اپنی طبیعت کو تنگی پاتے ہوگے مگر حقیقتہً فطرت
نے خون کے رستے وہ ساری نحوستین جو مجھ
مین ہین تمہارے دل مین بھی اُتار دی ہین
تم جو آج تک چوری یا سینہ زوری یا کسی اور
ذریعے سے میری دولت اپنے قبضۂ تصرف
مین لا کر اوڑا نہ سکے اوس کا سبب نہ یہ ہے کہ
مین نے تم کو روکا بلکہ حقیقتہً وہی جبلی نحوست
ہر گام پر مختلف پیرایون مین تم کو مانع آتی رہی
میرے مرنے پر تم کو اس فطرت کا تماشا خوب

نظر آئے گا ۔ ہر چند مین بالکل الگ ہون گا
مگر لوگ یہی کہین گے کہ اوسی کم بخت کی روح
اس مین حلول کر گئی ہے ۔ یہ کہین گے اور لعنت
بھیجین گے اور زمین پر جوتیان پٹخین گے ۔
لیکن نہ تمہارے باپ نے اس کی پروا کی نہ
انشاء اللہ تم کرو گے ۔
تلک سنۃ قد خلت من قبل ولن تجد
لسنۃ اللہ تبدیلا ۔
علی گڑھ مین نے تم کو کیون بھیجا اس کی
وجہ تم بہت جلد سمجھ لیتے ۔ مگر مشکل یہ ہے کہ
پہلے ہی سے تم نے سمجھ رکھا ہے کہ مین نے
تم کو خاص تعلیم کی غرض سے بھیجا ہے سنو جی ۔
مذہبی کتابون مین لکھا ہے کہ انسان کو
جس قدر دنیا مین تکلیفین ہوتی ہین کیا عجب کہ
اُس دنیا مین راحت ہوگی ۔
الدنیا سجن المومنین و جنۃ الکافرین ۔
اسی کو تم نے اپنے خط مین نقل کیا
ہے مگر نا مکمل ۔ اس کے بھی یہی معنی ہین
ایذائین یون تو ہزارون طرح کی ہین مگر سب
سے بڑی ایذا وہ ہے جو اپنی تعلیم یافتہ
مہذب اور ہونہار اولاد سے پہونچے ۔ مین
اس قیامت انگیز ایذا کا طلسماتی اثر ایک
غیر معمولی ہمصر کی غیر معمولی نجات مین اوسی
غیر معمولی تعلیم گاہ مین دیکھ چکا ہون ۔ غرض
اوسی طلسماتی اثر کے بے اختیارانہ شوق
مین مین نے تم کو اوس اسلامی تعلیم گاہ
مین بھیجا ہے ۔ میرے نقطۂ خیال سے شاباش
تم نے اسی مختصر مدت مین ترقی بھی معقول
کی ہے ۔ ابھی سے ہر فقرہ چھری اور نشتر کا
کام دیتا ہے ۔ آئندہ بم کے گولے چھوڑنے
لگوگے ۔ اُمید ہے دو ہی چار خطون مین نامۂ
اعمال سے ساری سیاہی دُھل جائے اور
دیکھتے ہی دیکھتے باب نجات پٹ سے
کھل جائے ۔
اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار

نہ ہو اوس سے مایوس اُمیدوار
تمہاری علی گڑھ کی تعلیم کی غرض میرے خیال
مین پوری پوری اوس وقت حاصل ہوگی
جب خدا رکھے تم میری قبر پر ذہسکی اور اولڈ ٹم
کے پگ چڑھا کر جھومتے جھامتے ست سر تار
ہوگے اور ہاتھ اوٹھا کر فاتحہ پڑھنے یا دو بول
چڑھانے کے بدلے بوتام کھول ٹانگ اوٹھا
ڈیم بلڈی کہتے ہوئے بے تکلف دو بار لگاؤ گے ۔
کشتۂ کہ عشق دارد نہ گزارد وت بدینسان
بہ جنازہ گر نیائی ۔ بمزار خواہی آمد
بعض بد نیت جو ہر بات کی تاویل بُری طرح
کرتے ہین میری اس نجات کی فلاسفی کو تسلیم
نہ کرین گے ۔ اور بعض جو تسلیم کرین گے وہ دیون
زہر اُگلین گے کہ میری نجات سے کوئی اور ہی
نجات مراد ہے یعنے خدا انکو اس نتہ تمہارے
نتیجۂ غضب سے چھوٹنا ایسے بد نیتون کے
خیال مین یہ بات وجہ یہ ہے کہ یونیورسٹی کی
پڑھائی نہایت سخت ہے اور اوس مین سخت
محنت پڑتی ہے کہ انسان اوس سے جانبر
نہین ہو سکتا ۔ اور ہندوستانی بچے جو تمہاری
طرح الحمد آمین کے ہون اور ناز و نعمت مین
پلے ہون یقینا پہلے ہی منزل تک پہونچتے
پہونچتے مر جاتے ہین ۔ پس مین نے تم کو
امتحان پاس کرنے کو نہین بھیجا بلکہ تمہارے
مار کھانے کی فکر کی ہے ۔ پر وہ یہی کہتے ہین
کہ اگر خیریت کے ساتھ تم ڈگری بھی حاصل
کر لو جب بھی مدرسے مین بیسیون اور خطرے
ایسے ہین جن سے تم کسی طرح اپنی جان سلامت
لا نہین سکتے ۔ کھیل جس کا تم نے تذکرہ کیا ہے
پہلے اوسی کو دیکھو فٹ بال انگریزی سوسائٹی
مین ایک بہت ہی ہر دل عزیز کھیل ہے ۔
مگر کتنے ہندوستانی تو ایسے ہین جو سینہ و
شش سالہ کر پلے گرونڈ سے واپس
آئین ۔ برس چھ مہینے مین ایسے بچون کا کسی
سخت شکستگی کے عارضے مین مبتلا ہونا لازمی

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست معہ ولایت کی یونیورسٹی کی سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے امراض میں بالخصوص اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسی لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ المشتہر پروفیسر سیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھ سے بہت پانی بہنا۔ ضعف بصارت۔ سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں [illegible] اس کی اصلی کا نمبر اور [illegible] ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید [illegible] جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانکلی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے اس سرمہ کے فوائد کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ مسماۃ آنکھ دیوی عمرہ ۵۰ سال ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خارش وغیرہ ہو رہی تھی اور اس نے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑے تھے اسکی آنکھیں سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمیں بکثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور دور [illegible] ان اشیاء کو جو اس سے تین فٹ کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان صاحب بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور تھیں اور جاری تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسے انعام پانچ ہزار روپیہ دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطالبے کے لیے مارچ سنہ ۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

بچون کا کھلونا بن گیا ہو۔ جو پان کی بُری عادت کو باوجود دانت ٹوٹ جانے کے نہ چھوڑے اور پن کُٹی مین کوٹ کر پان کی جگالی کرے جسکے مُنہ پر لاکھون جھُریان پڑی ہون جسکا مُنہ دانتون کے ٹوٹ جانے سے ایک چنبی آٹو [illegible] ہو گیا ہو۔ جس کے ہاتھون مین رعشہ اور آواز مین لرزش ہو۔ جو ادھر بات کہے ادھر بھول جائے۔ جس کو رات دن کھانے کی دُھن ہو۔ اپنا باپ بنا کر علے درجے کی سوسائٹی مین نشان ملامت بنون۔ بنظر موجودہ حالت کے مجھے آسان تر طریقہ یہی نظر آتا ہے کہ مین آپ کی اولاد ہونے سے انکار کرون اور قبل اس کے آپ مجھے عاق کرین مین ہی آپ سے خلع یا طلاق کی درخواست کرون کیونکہ آپ کی زندگی شیطان کی آنت سے کم بھی نہین ہے۔ جس پرورش سے آپ آخرت کی راہ طے کر رہے ہین۔ اگر یہی حالت سب کی ہو تو شاید دُنیا مین بہت کم گنجائش باقی رہ سکے گی۔ میری راے مین آپ کو کوشش کرنا چاہیئے کہ جلد آپ کا رشتۂ حیات ختم ہو اور ذلیل عمر تک جینا دوسرون پر وبال جان ہو جاتا ہے دیکھیے مہذب زمانے مین ذرا ذرا سی تکلیف پر لوگ خودکشی کر لیتے ہین۔ جس کے متعدد آسان طریقے موجود ہین۔ اس طرح رینگتے رہنا آپ کو کم اور ہم کو زیادہ تکلیف دہ ہے۔ آپ کی دائم المرضی۔ روز کا علاج معالجہ اور سوہان روح ہے۔ آپ کا پیٹ عطار کی دوکان ہو گیا ہے۔ جب تمامی قواے جسمانی نے ڈھیل چھوڑ دی ہے تو کوئی وجہ نہین اور نہ کوئی استحقاق کہ آپ زیادہ دن دُنیا مین رہنے کی تمنا کرین۔ اب مین کچھ اپنا حال لکھتا ہون کہ مین بچپنے کس حالت مین تھا اور اب کیا ہون۔ بچپنے آپ وہ لونڈا نہ سمجھین کہ جس کی طرز۔ بندوبود اور حرکات وسکنات کے آپ خدا تھے اور جو آپ کی صورت دیکھ کر لرز جاتا تھا۔ جو ہر وقت آپ کی ٹھُڑکی۔ جھڑکی۔ ڈانٹ ڈپٹ کا تختۂ مشق تھا خداوند کریم نے آپ کو لڑکا کیا دیا تھا گویا بندر کے ہاتھ مین ناریل آپ اپنی تمام قوت حکومت اوسی پر صرف کرتے تھے۔ محبت۔ دلجوئی۔ نرمی اور مہربانی تو میری یاد مین آپ نے کبھی نہین کی۔ مگر ہان تکلیف دینے کے سامان آپ نے بہت سے فراہم کیے تھے۔ ہنوز مجھے پاجامہ باندھنا نہ آتا تھا کہ آپ نے مجھے الف۔ بے۔ کے شکنجے مین کھینچ دیا۔ کبھی کبھی خود بھی پڑھاتے تھے تو دست شفقت پھیرتے تھے۔ اکثر وہ مسجد کا اندھا ملا پڑھاتا تھا۔ جو پڑھانے سے زیادہ اپنے خانگی کام مقدم رکھتا تھا۔ اوسنے مجھے اچھا خاصہ خدمتگار بنا لیا تھا۔ اُستاد جی اُستانی جی۔ اور خلیفہ جی کی خدمت کرتے کرتے میرا ناک مین دم آگیا تھا مگر اس کے سواے جان کہان بچ سکتی تھی۔ آپ جانتے ہین مارے بُھوت بھاگتا ہے۔ سنگ آمد سخت آمد۔ جون تون یہ مصیبت کے دن کاٹے۔ آپ تو خیر جو تھے وہ تھے مگر آپ کی بڑھیا جورو جس کو آپ میری مان کہا کرتے تھے وہ آپ سے زیادہ مجھپر مہربان تھین۔ آپ سے جو کچھ بچا پاتا تھا اوس کی وہ تکمیل کرتی تھین۔ بازار کا سودا مجھ سے منگواتی تھین ننھے بچون کو گود مین لیتے لیتے میرا کولھا ٹوٹ جاتا تھا۔ کپڑے میرے مہینون نہین بدلے جاتے تھے۔ حجامت کی ضرورت نہ تھی کہ کثرت استعمال والدین سے سر پر بال جمنے ہی نہین پاتے تھے۔ نہلانا دُھلانا کجا۔ انکو اپنے چرخہ پُونی سے کب فرصت تھی جو مجھپر دو چلو پانی ڈال دیتین۔ غرض یہ کہ میرے حق مین آپ دونون منکر نکیر سے کچھ کم نہ تھے آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس مصیبت سے نکلنے کے بعد مین کس قدر خوش ہوا ہونگا۔ یہان مین بہت آرام سے ہون۔ آپ جو کچھ ماہانہ خیر کافی خرچ اپنا پیٹ کاٹ کر مجھے بھیجا کرتے ہین اس کا شکرگزار ہون۔ گو کہ ہر باپ کا فریضہ ہے کہ اپنی اولاد کی پرورش کرے۔ لیکن عام ہمدردی انسانی بھی اس کی مقتضی ہے کہ بنی نوع آدم کی مدد کی جائے۔ میرے لیے یہان دن عید رات شب برات ہے۔ نے غم دزد و نے غم کالا ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یون ہی تمام ہوتی ہے

مین آپ کی طرح مثل مُرغے کے پچھلی رات سے بے معنی الفاظ مین شور و غل نہین کرتا۔ نہ دس بجے دن تک دُنیا کے سب کاروبار بند کر کے بزرگوار طوطے کی طرح ہزار ہا دفعہ ایک ہی کلمہ کو رٹتا ہون جس کا مطلب تک نہین سمجھ مین آتا۔ جسکو آپ وظیفہ سے تعبیر کرتے ہین اور جس کے الفاظ آپ کے مُنہ سے نکلکر گنبد سماوی مین مثل طبل تہی کے گونجتے رہتے ہین۔ مگر آپ کے دل پر مطلق اثر نہین کرتے۔ اس سے بہتر تھا کہ آپ ونچسٹر[۱] ری پیٹنگ رائفل ہوتے یا کوئی فونوگراف[۲] آپ کے پاس ہوتا کہ وہ آپ کے بدلے مین ان پڑھے ہوئے مقررہ کلمات کو اعادہ کر دیا کرتا۔ ایسی ریاکاری کی عبادت سے کوئی فائدہ نہین۔ بلکہ خدا کو دھوکا دینا ہے۔ بار بار اتنے بڑے جلیل القدر کا نام لینا سوء ادبی ہے۔ دیکھو انجیل مین لکھا ہے "خدا کا نام بے ضرورت مت لے" آپ کی اس صداے بے ہنگام سے نہ صرف آپ خود میٹھی نیند سے اوٹھکر حیران و پریشان ہوتے ہین بلکہ سارے گھر والون کو آپ کے سبب سے اوٹھنا پڑتا ہے۔ مین آپ کی طرح صبح سویرے جب کہ کوّے نے کہا بھی

---

[۱] یہ ایک قسم کی بندوق ہے جو ایک مرتبہ بھرنے سے بہت سے فیر مسلسل کرتی ہے ۱۲

[۲] یہ ایک آلہ ہے جس مین انسانی آواز کی بجنسہ نقل ہوتی ہے۔

بوی نہ پیر بہکا بیر

نہین کہایا سردی مین ٹھنڈے پانی مین ہاتھ
پاؤن دہونا پسند نہین کرتا۔ کیونکہ کوئی شخص جو
اپنی جان عزیز رکہتا ہے ایسی بیمار کن حرکت
نہین کرسکتا۔ جو ولا تلقوا بایدیکم الے التہلکۃ
کا مصداق ہے۔ یعنے اپنے ہاتہ سے اپنے
تئین ہلاکت مین نہ ڈالو۔ سال بہر مین ایک
مہینے تک بہوکا رہنا محض فضول ہے جب کہ رات
کو آپ غذا کے دو سیرے دو ہیرے رات سے
جما لیتے ہین۔ سحر کے واسطے یہ اہتمام ہے کہ
اندہیری کوٹھریون مین بیٹھکر پردے ڈال کر
حقے گڑگڑائے جاتے ہین کسی طرح روزہ بند
نہین ہوتا۔ سحر مین اس بلا کی تاخیر۔ افطار کا وہ
اہتمام کہ تو بہ ہی بہلی۔ عصر کے بعد سے افطار
شروع۔ دن بہر مین خدا جہوٹ نہ بلوائے
دو ہزار مرتبہ پیاس کی شکایت۔ بہوک کی
فریاد۔ حالانکہ دو پہر تک کھٹی ڈکارین چلی
آرہی تہین۔ دن بہر روزے کی غوط مین بیکار
پڑے ہوئے نہ کسی کام کے نہ کاج کے
سیر بہر اناج کے۔ گہر بار والون پر غصہ۔
بات بات پر الجہنا۔ مزاج چڑچڑا۔ روزہ
اپنے واسطے رکہتے ہین بلا دوسرون کی جان پر

ہے۔ شام کا اس بلا کا انتظار کہ جیسے قیدی
ختم میعاد کا منتظر۔ یا مرغ در قفس کہانے کا متمنی
کہ کہڑکی کہلے اور مین بہاگون۔ بار بار چہوارا
منہ کو جاتا اور واپس آتا ہے۔ اگر ایسا ہی
روزہ ہے تو روزہ نہ رکہنے سے روزہ
رکہنا زیادہ گناہ ہے۔ آپ کی طرح منہ پر
ایک شکار کی ٹٹی رکہنا مجہے سخت ناگوار ہے
مین ایسے موکے کے جال سے آہنی خصاب
زیادہ پسند کرتا ہون۔ کٹاتے کٹاتے
منڈوا ڈالیے۔ ۶

صفائی بتدریج حاصل کنی

بقول اہالی دکن کے " دین کی لکڑی پہ
کچرا کیسا " آپ کی طرح ایک میلے کچیلے دسترخوان
پر جس نے عمر بہر دہوبی کا گہر نہ دیکہا ہو
اور سالنون کے چپکتون سے زرد زرد ہو گیا ہو
بیٹہکر نانبے کی بے قلعی رکابیون مین پہونچے
تک ہاتہ سالن مین بہرکر کہانا کہانا جس مین
سے کچہ بوندین دسترخوان پر کچہ کرتا پاجامے
پر۔ بالآخر داڑہی کے بالون پر آتی ہون
ہڈی کو کتے کی طرح چچوڑنا۔ نلی کو رکابی مین
گودے کے واسطے کہٹکہٹانا۔ انگلیون
کو چوسنا۔ رکابی کو چاٹنا۔ بالکل حیوانی
حرکات سمجہتا ہون۔ میز کرسی پر ڈٹ کر ایک
صاف ستہری۔ سفید براق چادر بچہا کر
جہم جہم کرتے ہوئے چہری کانٹے صاف
شفاف پلیٹین جما کر کہانا گویا کہانا ہے
ورنہ آپ تو بے ایمان کی قبر بہر لیتے ہین
شراب کو تو آپ یقیناً حرام جانتے ہونگے
اور آپ کیا سب نافہم مسلمان ایسا ہی
سمجہتے ہین۔ لیکن اتنی سمجہ ان کو نہین کہ
ذرا عقل سے کام لین کہ شراب کیون
حرام ہوئی۔ اگر عمدہ چیز نہ ہوتی تو بہر جنت
مین گلاس پر گلاس کیسے چہلکتا۔ بات یہ ہے
کہ زمانہ قدیم جاہلیت مین عرب مین شراب
مہوے اور کہجور کو سڑا گلا کر بنتی تہی جس کی

بو سے دماغ منتشر ہو جاتا تہا۔ غلیظ۔ خراب
وہ بیشک حرام ہے۔ نہ یہ کہ تازہ ڈال کے
ٹوٹے ہوئے انگور سے بہ احسن طریق
گورے گورے شفاف ہاتہون سے کشید
کی جائے۔ تو اس کے دختر رز اور بنت العنب
ہونے مین کیا شک ہے۔ یہ مثل شیر مادر
حلال ہے۔ اس سے تولید خون۔ تقویت حرارت
غریزی۔ صفائی دماغ۔ سرور۔ تفریح۔ دل کی
خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا استعمال کہانے
مین صحت جسمانی کے واسطے بہت ضرور ہے
بدون اس کے ممکن نہین کہ کوئی شخص یورپین
سوسائٹی مین عزت کی نگاہ سے دیکہا جائے
اے کاش آپ میری نصیحت مانتے اور بجائے
اس روسیاہ افیون کے تہوڑی پورٹ وین
کا استعمال کرتے تو آپ چند ہی روز مین اسکا
فائدہ دیکہہ لیتے۔ کہ حلق سے اوتری نہین
کہ خون بن گیا۔ آب حیات ہے۔ آپ کے
رگ رگ مین خون پیدا ہو جاتا ہے یا لیت الشباب
یعود کا فقرہ یاد آجاتا۔ مگر آپ اس سیدہے راستے
کیون چلنے لگے۔ ۵

لطف مے تجہ سے کیا کہون واعظ
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہین

کہانے کے ختم کے بعد کلیان اور غرارے
اور مکروہ آوازین نکالنا۔ کہنکارنا۔ ڈکارنا
توند پر ہاتہ پہرانا۔ جس سے پاس بیٹہنے والون
کو نفرت ہو۔ کچہ آپ ہی کو بہلا معلوم ہوتا ہوگا
خلال کرنا۔ دانتون کی کہڑکیون کو حبش خان
کا پہاٹک بنانا۔ جانورون کی طرح پانون کے
بیتے چبانا۔ منہ لال کرنا۔ پچر پچر پیک تہوکنا
سخت کراہت آمیز حرکات ہین۔ برسون کے
تازہ کیے ہوئے مدار یے حقے سے سڑ سڑ
دم کہینچنا اور ہر دم کے ساتہ کہانسی کا تاتا
اور سر جہٹکا دینا آپ ہی کا کام ہے۔ ہم کو
دیکہیے ان سب جہگڑون سے پاک۔ میز پر
ایک بلوری گلاس آیا ذرا انگلیون کی پورین

(۶)

(۷)

(۸)

(۹)

(۱۰)

(۱)

(۲)

(۳)

(۴)

(۵)

(۱)

شروع سے آخر تک پڑھ گئے کوئی مرض ایسا
مثلاً جس کا ٹیکہ واضعان قانون نے نہ بنایا
ہو۔ حتے کہ حسینون کے ظلم ستم کا ٹیکہ بھی وہ دیکھو
پیشانی نورانی پر موجود ہے کہین سیاہ صندلی
کہین سرخ دھاری کہین طلائی۔ کوئی ڈھائی
تین سو کی تیاری۔

اب تبلائیے رہا کیا۔ نہ کوئی مرض نہ کوئی
ٹیکہ۔ افسوس ہماری نامور ی معلوم۔ اسے
میرے اُلٹی کے سننے والے ایک عالمگیر جدید
مرض عرف اپنے لیے بھیج کہ ہم ٹیکہ ایجاد کرین
مزید کمالائین۔ عزت پائین۔ اور نہین تو ہم بھی
آدمی غصہ ناک ہین اگر جلال مین آگئے تو
مرض [illegible] حاقیہ مین رکھ کر ہوا ہوائی ٹیکہ بنا
ڈالین گے مطلب تو شہرت سے ہے ہمارا
ٹیکہ دافع الامراض نہ ہو نہ سہی لیس رافع الدہ[illegible]
ہو۔ اسم گرامی گزٹ مین چھپ جاسے۔ اتنا
اعزاز بس باقی ہوس۔

ان خیالات نے رہے سہے ہوش اور
خلل کردیے۔ وہ تو کہیے ہاتف غیبی نے فوراً
ندا دی نہین تو بندہ درگاہ دوران سے
عارضہ مین کب کے
دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
کے مصداق بن گئے ہوتے۔

ندا

سراپا تماشا فلک کی کیا بات ہے
چال پہ چال اور ابھی شہ مات ہے
ہاتف غیبی یہ دیتا ہے خبر
قحط سالی ہند کی سوغات ہے

واہ بھئی واہ۔ خوب۔ آج معلوم ہوا ہاتف
غیبی جو شاعرون کو مادۂ تاریخ بتلاتا ہے اور
بجز نظم نثر مین بات نہین کرتا واقعی علاوہ
کشف کمالات کے تاریخ دان آدمی ہے۔
اچھا نظم خود گفتی حالا نثر ما نوش کن۔ واقعی
عارضہ تو وہ عالمگیر تبلایا کہ سب کا گرم تال
ہیضہ سے بچ گئے۔ وبا سے بچ گئے۔ خدا کے

جس خانہ مین جو شے بجاے ستارہ کے
واقع ہوئی اوس کا اثر ہونا لازمی ہے اور
چونکہ اس مین بہت تحقیقات کی گئی ہے
اس واسطے مہتمم صاحبان جنتری سے التماس
ہے کہ وہ براہ مہربانی اس جنم پتر کو مفید
ثابت ہمیشہ کر کے درج نہ فرمائین ورنہ ہم کو قانونی
طور پر حسب بڑی کے ذریعہ سے محفوظ کرنا ہوگا
اور نالش اس کی عدالت اودھ پنچ مین
دائر ہوگی۔

تقلید شمس ظریف کاکوروی

علاج المایوسین

آئے دن نئے نئے ٹیکے ایجاد ہوتے ہین
وبا کا ٹیکہ بخار کا ٹیکہ ہیضہ کا ٹیکہ بسنت کا
ٹیکہ کانگ کا ٹیکہ اف وہ دم بھول گیا۔
کون مرض باقی رہ گیا جس کا ٹیکہ موجود نہین
بڑے بڑے لوگون نے موجد بنکر بڑے
بڑے نام پیدا کیے۔ اور سچ پوچھیے تو
عاقبت بھی اچھا لی کی۔ رہے ہم تو ہمارے
آفت کے [illegible] گوشہ نشین عزلت گزین
نہ ہمت نہ طاقت۔ ہان اولوالعزمی بکثرت
جسم مین نہ خون نہ جان۔ ہان طبیعت مین
جولانی دل جوان۔ بھلا یہ کیسے ممکن کہ
ہافکن صاحب تو موجد ٹیکہ وبائی بنکر صفحۂ تاریخ
پر یادگار چھوڑ جائین اور اینجانب فاقے
کرتے کرتے ایک روز ٹھنڈے ٹھنڈے
چلتے پھرتے نظر آئین۔

ہمت مردان مدد خدا۔ لاؤ ہم بھی
نہ کوئی چٹ پٹا ٹیکہ ایجاد کر ڈالین اور
پانچون سوارون مین نٹ پٹ داخل
ہو جائین۔ یہی خیال تو خوب ہے اس مین
تو تائید غیبی کی جھلک ہے۔ مگر مشکل۔ بلکہ
محال۔ نہ جاے ماندن نہ پاے رفتن
ہاے قسمت۔ کس میدان مین پاؤن رکھا
جہان تل رکھنے کی جگہ نہین۔ علاج الغربا

کیا جائے گا۔ اس زائچہ کا اثر مسلمان قوم
پر زیادہ ہے۔

زائچہ ملاحظہ ہو

اس زائچہ کے دیکھنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہے
کہ اس سنہ کا نقشہ بہتر نہین ہوسکتا ہے

بچ گئے۔ قحط سے کیسے بچین۔ اس کا نہ
علاج نہ تدبیر۔ نہ دوا نہ فریاد۔ عارضہ [illegible]
اور بلا کا بلا انشاء اللہ علاج ہی ظلم کا ایجاد
موجب بات ہے۔ عموماً ٹیکہ کا اصول تو یہ
کو لو یا کاٹنا ہے " والا ہے۔ سنپت کی روک
سمیت۔ یہ تو کچھ ٹھیک نہین۔ ایک زہر سے
بچانے کو دوسرا زہر کا بعد خاکی مین منتقل کرنا
کون سی عقل ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی دوا بند
ہو جاے۔ یہ کیون نہ ہو کہ نہ سانپ مرے
نہ لاٹھی ٹوٹے۔ مرض کا استیصال حکماً ہو جاے
اور بفضلہ بال بیکا بھی نہو۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے ثابت کر دکھایا
ہے کہ تلی فضول عضو ہے اگر نکال لو تو
جسم کی توانائی بدستور۔ [illegible]۔ چنانچہ
نکال ہی لی اور دکھا بھی دی۔ جاری رہے
عالی مین جملہ اعضاے اندرونی جو محض بیکار
فضول تضیع اوقات کرنے والے ہون [illegible]
ان کے نکال لینے سے نہ [illegible] مین فرق
نہ لیاقت مین فرق۔ نہ شباہت مین فرق
نہ شرافت مین فرق۔ بلکہ بوجھ ہلکا۔ سینہ
سبکدوش غم فراموش۔ پھر کیون نہ ہم اندر
اندر صفایا کر دین۔ اعضاے بیرونی بدستور
قائم رہین گے اور ہمکو صورت انسانی مین
قائم رکھین گے۔ حواس خمسہ والے اعضا
سب ہین اور پھر انسان کو چاہیے کیا؟
کوٹ پتلون۔ جوتی ٹوپی۔ چھلہ انگوٹھی والے
اعضا بھی بدستور رہین گے۔ لمبی کانی ہے
صرف اندرونی چور اعضا رخصت کر دیے
جائین گے۔ مزے سے پانون پھیلا کر سوئیے گا
نہ تپ لرزہ ہوگا نہ درد شکم۔ نہ اختلاج قلب
نہ سوزش جگر۔ ابتدا معدہ سے کیجیے۔ یہ بزرگوار
سب کے جد امجد ہین ان کی بدولت دنیا
نہ ایک بلا کا سامنا رہتا ہے۔ نسخہ ملاحظہ ہو
کتنا مختصر و جامع ہے۔ ہو الشافی
کلوروفارم ۱۰ گرین۔ استرہ تیز ایک۔
شکم چاک خس کم جہان پاک۔ ماتمے جمائیے۔
ساتوین روز قبلین بجائیے اور گیت گائیے۔
قحط سے تو نجات ملی اب چین ہی چین [illegible]
اگر خوش مد کیجیے گا تو دو چار اور تجویات
بتلا دین گے بالفعل رخصت۔

راقم۔ بو علی سینا۔

مچھرون کا جو زمانے سے کالا ہو جاے
چین ان کو ملے عیش مین خلا ہو جاے

ادمیان ٹیچ صاحب۔ مجھکو اختیار ہے
کہ آپ کو سلام کرون یا نہ کرون۔ لہٰذا ہر آپ کا
کچھ زور نہین۔ اور سنیے۔ حضرت اپنا کھانا پینا۔ نہ
مین آپکو جانتا ہون نہ آپ مجکو۔ اور نہ مین آپ کو
جاننا چاہتا ہون بس دور ہی کی صاحب سلامت
کافی ہے۔ اگر آپ کو مجھ بغیر چین نہین پڑتا اور
آپکا [illegible] ہی جاتا ہو تو جناب دنیا ہو اور مطلب
اگر آپ میری مطلب براری مین ساعی ہون تو مین بھی
آپکے سلام کا جواب دینے کو مستعد ہون اور آپکو
اپنا نیاز مند کر سکتا ہون۔ ورنہ اللہ اللہ خیر سلا
آپ اپنے گھر خوش اور مین اپنے۔ دوستی نے مین [illegible]
یہیے اگر آپ [illegible] سکین تو ایک ننھی منی سی تکلیف
دیتا ہون۔ ذرا ان [illegible] علیہ اللعن ہی کی روک تھام
کیجیے بعدہ اور دیکھا جاے گا۔ اگر آپ نے اس
کام مین تساہل سے کام لیا تو [illegible] عالی باد
تا حشر اگر منہ سے یون بھی تو ایک ایک آنے کی
شرط سہی۔ اور یہ بات نہین کہ اس کام کا صرف
آپ ہی پر بوجھ ڈال دیا جائے۔ بلکہ اس کے
متعلق خود بھی کچھ نہ کچھ کوشش سے کام لونگا
اچھا اگر چل جاے تو سہل ترکیب بتاتا ہون۔ ایک
مچھر نامہ اگلے وقتون کی تصنیف سے اپنے بستون
دستون مین سے ڈھونڈ ڈھانڈ کر نکالنے گیا
ہون۔ آپ آدھی شب گئے نہا کر منہ دھو کر
خوشبو لگا کر باوضو ہو کر تین [illegible]
اسکا ثواب حضرت نجدی کی ارواح کو کیجیے اور پھر
اوسکی قدرت کا کھیل دیکھیے۔

مچھر نامہ

ظلم کرتے ہین ستاتے ہین ستمگر مچھر
ہاے سونے نہین دیتے ہمین شب بھر مچھر
اچھے اچھون کو وہین ہاے بلا دیتے ہین
حسن گڑھی دھر کے چھپتے ہین ستمگر مچھر
[illegible] ہے کہ کسی وقت دروازہ اپڑ جاے
کبھی آ جاے جو ہوے سے زبان پر مچھر
وار کرنے ہین تو کر دیتے ہین پہلے آگاہ
اس مین کچھ شک نہین ہوتے ہین دلاور مچھر
کر دیا ایسے مین اسے موسم سرما للعدد
چھ کنم جان لیے لیتے ہین خود سر مچھر
رات بھر کروٹین لے لے کے بسر کرتے ہین
چین لینے نہین دیتے ہین منٹ بھر مچھر
دردسر ہیضہ۔ تپ دق ہین سب کچھ منظور
اور منظور نہین ہین تو ستمگر مچھر
خون لاکھون کا کیے دیتے ہین پانی ظلم
کا [illegible] کوئی لیجا [illegible] کر مچھر
ایک عالم کی زبانون پہ ہے شٹو شٹو
اک زمانہ یہی کہتا ہے کہ مچھر مچھر
دبلے پتلے کے تو نزدیک نہین جاتے ہین
وار کرتے ہین بہت سوچ سمجھ کر مچھر
جانور تک نہ ملین ان کو ستانے کے لیے
یا خدا مو کرین کھاتے پھرین دردر مچھر
اتنی کثرت سے یہ امسال ہوئے ہین پیدا
بیس سر پر ہین تو سو کان کے اندر مچھر
گھر مین ماں باپ چچا تائے بھتیجے سب ہین
چوٹ کرتے ہین تو کرتے ہین مجھی پر مچھر

ق

اتنی طاقت تو دعا مجکو خدا نے دی ہے
دن سے سے مار دون ابھی ٹانگ پکڑ کر مچھر
ہاے رونا تو یہی ہے کہ ذرا آہٹ سے
دم کے دم مین وہین اڑ جاتے ہین فر فر مچھر

ایک غریب الوطن مارا سہرا دی۔

میر مضحک کی رباعیاں

نمبر ۱

(۱)

ترکش میں نہ تیر ہے نہ قبضے میں کمان
کاہے کے پٹھان اور کہاں کے افغان؟
میں پاس کئی کئی کتا میں رکھتے
سچ پوچھو تو اب ہیں غضب کے اصل پٹھان

(۲)

بوتام تھے سینے پہ مگر یہ آئے
واں سے جو گرے اور فرو تر آئے
پیشاب کی پھلش نہیں گرنے پر
سمدھی سے یاروں کے ہیں دل بھر آئے

(۳)

پھل باغ میں چل کے کچے پکے کھائیں
بندر کی طرح اچک اچک کے کھائیں
سمجھیں کہ ہے ذائقہ بدلنے کے لیے
گر پیچھے نکالے جائیں دھکے کھائیں

(۴)

ہم تیز ہیں گھس پیٹھ میں چاقو کی طرح
موجود ہیں ہر منبر پہ آنبو کی طرح
پیش آئے جو مہربان ترش روئی سے
لیں ناک تراش اوسکی نیبو کی طرح

(۵)

آزادی سے اُڑنے دو اگر اڑتی ہوں
کیوں مُنہ کے اوڑاؤ تہکے گر بیٹھی ہوں
جنگل میں نہ نول مارنے کا باعث؟
کوا ہوں نہ چیل اینیسو مکھی ہوں

(۶)

کنجوسی کو جو دین نہ دیتی کہتے ہیں
کنجوس کو دین کا مقتدی کہتے ہیں
اوراق کو نوٹوں کے بتاتے ہیں وحی
اور سائیٹی ڈالر کو خدا کہتے ہیں

(۷)

اس پیٹ میں مال ہے جہان بھر کا بچا
پچھنے سے جگت سیٹھ کا ہے شور مچا
گو سر پہ نہ ہوں دل میں تو پگڑی کیں پیچ
ٹوپی پہ بھی میں ہوں مارواڑی کا چچا

(۸)

بیٹا نہ اگر بزرگ اپنا سمجھے
ہے یہ بھی بڑی بات کہ چھوٹا سمجھے
بیٹے سے نہیں کوئی بھی دنیا میں عزیز
کیا بات ہے اگر باپ کو بیٹا سمجھے

(۹)

بکری کے برس سے ہے نکلتا اخبار
بکرے کے قلم سے جس کا ہے دارومدار
بچہ تو یہ پیچھے کا ہے لیٹسٹ ایشو
برجستہ مضامین کی بکر کو دہ بہار

(۱۰)

ہیں یاد بڑے کو عیش کے سارے اصول
چڑیا سے بھی مباشرت ہے معقول
کھلتی جاتی ہیں ہر چہک سے کلیاں
رکھتی جاتی ہے ہر پھدک پھول پہ پھول

مہذب نوجوان کا خط دقیانوسی باپ کے نام

نمبر ۲

علی گڑھ کالج - پختہ بارک - نمبر [illegible]
۲۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۹ء
تتمہ ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء

میرا خیال ہے کہ اب سے تیس سال کے اندر اندر یہ تختہ الٹ جائے گا اور بالکل کایا پلٹ ہو جائے گی - آپ کے فیشن کا کوئی شخص روئے زمین پر باقی نہ رہے گا - اور جب ہی دنیا رہنے کے قابل بھی ہوگی - میری روزانہ زندگی تو مثل کلاک ورک کے باقاعدہ چلتی ہے صبح آٹھ بجے نیند پوری کر کے اطمینان سے اوٹھتا ہوں - موذن کی بانگ بے ہنگام مجہپر کوئی اثر نہیں کرتی اور خدا کا شکر ہے آپ جیسے قصائی باپ اور بے رحم ماں یہاں نہیں جو نماز کے واسطے سخت بے مروتی سے میٹھی نیند سے میرے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیکر اوٹھا دیا کرتے تھے اب اگر ایک دو کہال پانی بھی آپ لنڈھا دیں تو مجھے خبر نہ ہو - ہنوز پلنگ پر لیٹا رہتا ہوں - کروٹیں بدلتا ہوں کہ گرم گرم چاے یا کافی کا پیالہ آ جاتا ہے - کھپا آنکھیں بند کیے کلی ویسے ہی غٹ غٹ پی جاتا ہوں - طبی خواص سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ رات بھر کا لزج تھوک ہاضمہ کے واسطے بہت مفید ہے - اسکے بعد اوٹھا پاخانہ گیا - کیونکہ اس کے بغیر گریز نہیں - مگر خدا آپ کے پاخانہ میں نہ لے جائے جہمیں ہفتوں بی حلالخوری کا دست شفقت نہیں پھرتا - موری کی کچی نگنائی تک بہتی رہتی ہے - بس تو یہ ہی بھلی ہیاں

تو جناب من ایک چوکور صندوق ہے اس میں سفید چینی کا کھلا لگا ہوا ہے وہ ایسا صاف رہتا ہے کہ شاید آپ کا سالن کا پیالہ بھی نہ رہتا ہوگا - اوہر فارغ نہیں ہوا کہ مہتر نے صاف کیا - پیشاب کیا مجال کہ زمین پر گر جاے اوس کے واسطے پس پاٹ موجود ہے - آبدست کا پانی لاحول ولاقوۃ نہ باسی بچے نہ کتا کھاے - آبدست کیا معنی ناتہ ناپاک - پانی میں جو کیڑے ہوتے ہیں اوس سے امراض [illegible] کا اندیشہ اکثر تو مڑی کیڈ پیپر (وہ کاغذ جو دوا ملا کر پائخانہ پونچھنے کے واسطے بنایا جاتا ہے) سے صاف کر لیتا ہوں ورنہ انگریزی اخبارات اسی کام آتے ہیں اور خاصکر آپ کے خطوط کو بھی عزت دی جاتی ہے - پس یہاں کے پائخانہ میں بدبو ہے نہ موری میں سڑاند - اس کے بعد ایک چینی کے بیسن میں منہ دہوتا ہوں اور اوسی میں کلی بھی کرتا ہوں - آپ کی طرح منجن مسواک اور بلا تبر سے کچھ کام نہیں - بعد نان پاؤ کے ٹوسٹ یا بسکٹ اور چاے کا ناشتہ ہوتا ہے - مگر کون سے بسکٹ وہ نہیں ڈبل کے چار - خستہ کرارے منہ بھر بھر کے - لاحول ولاقوۃ - خاص ہنٹلی پامر کے لندن کے

نئے ہوئے۔ ماشاء اللہ دیکھ کر جی خوش ہو جاتا مگر آپ کیون کھانے لگے آپ تو اوس مین سور کی چربی ملی ہوئی ہے کہین گے۔ یہان سے فراغت ہوئی کہ کپڑے بدلے ادہر ادہر دوسرے کمرون مین گشت کی۔ مدت کے بچھڑے ہوئے دوستون سے ملا۔ ہی ہی۔ ہاہا ہو ہو۔ خوب گپ شپ رہی کہ نو بجے کھانے کی گھنٹی ہوئی۔ ہم ناچتے کودتے۔ اچھلتے بکریون کے ریوڑ کی طرح ڈیننگ ہال مین پہونچے وہان ایک ہل چل مچا دی۔ جلال تو جلال تو۔ آئی بلا کو ٹال تو۔ صراحی توڑ۔ گلاس پھوڑ۔ کسی کے چپت لگا دی کسی کی بوٹی توڑ لی۔ کسی پر پانی اوچھال دیا۔ غرض گھنٹہ آدھ گھنٹہ بڑے لطف سے کٹی۔ آپ اگر کھانے کی پوچھین تو جناب من زیادہ تر پیٹ ہمارا باتون سے بھرتا ہے۔ کھانا تو آپ جانیے کہ قابل دید ہوتا ہے نہ قابل خوردن۔ روٹیان ہلکی پھول۔ کبوتر کے پر مین باندھ کر دو دو چار چار اوڑا دیجیے۔ سالن موہری کی کیچڑ سے ذرا بہتر۔ چھچڑے اور ہڈیان زیادہ۔ بوٹیان کم۔ گول مرچ کی جگہ مکھیان۔ گھی نام کو ندارد چربی کی بھرمار۔ تلی بوٹی نیا شوربا۔ دودھ ایسا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ۔ دال کنپٹی پال جس مین بے اختیار غوطہ لگانے کو دل چاہتا ہے جس مین دال اور پانی کا کسی [illegible] میان بی بی ہین۔ پلاؤ کی نہ پوچھیے ساری رکابی کرید ڈالیے بوٹی کا نشان بھی نہ ملے۔ غرض ہے بھی مشکل اس خدائی فوج کے کھانے کا اچھا انتظام کیا ہو سکتا ہے۔ ۶

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

ہر شخص کی پسند جدا۔ کوئی کم مرچ کھاتا ہے کوئی زیادہ۔ کوئی شوربے دار سالن کا طالب ہے تو کوئی بھونے بگھارے کا خواہشمند غرض جتنے منہ اوتنی باتین۔ پھر سب کو ایک [illegible] لاٹھی نہ ہانکا جائے تو کیا کیا جائے۔ بک جناب ہی فرماتے تھے جو ہم نے لکھا اور یہ بھی مزید بران اون کا مقولہ تھا کہ لڑکون کو لذیذ کھانے کھلا کر اون کی زبان خراب کرنا چٹخارے لگا دینا۔ چٹور بنا سکھانا۔ آرام طلب اور تن آسان اور تن پرور بنا دینا ہمارا کام نہین۔ اس لیے ہم وہی غذا دیتے ہین جو مقوی و مسمن بدن و مقوی اعصاب و اعضا ہے۔ رئیس و مولد خون ہو۔ ہنوز کھانا ختم نہین ہوا تھا کہ مدرسے کی گھنٹی بجی۔ جھٹ پٹ وہان سے مدرسے کو چل دیے۔ معاذ اللہ ہم جانتے ہی نہین وہ ملانون کا کام ہے مسجدون مین اوندھے پڑے رات کو نیند خراب کر کے جھوما کرتے ہین۔ کل کا سبق دیکھنے کی نوبت ہی نہین ملی۔ وہی مدرسہ مین ذرا سی ذرا دیکھ لیا تھا۔ اگلا ندارد پچھلا چوپٹ۔ غرض بادل ناخواستہ کشان کشان دلے بر ندش مدرسہ مین پہونچے۔ وہان کیا تھا نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت۔ ہر لونڈا فرعون بے سامان ارسطو دوران۔ ان چیزے مستیم کے گھمنڈ مین مست بیت بیا وقت قومی ہمدردی۔ فراہمی چندہ سر سید میموریل فنڈ۔ بک کا ماتم۔ کرکٹ میچ۔ یونین کلب۔ جنگ ٹرانسوال۔ قحط۔ طاعون کی باتون مین گزرا۔ تھوڑا سا ماسٹر صاحب کے یہ بتلانے مین کہ کل اسقدر ورق یاد کر لانا۔ جون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر۔ چار بجے جان چھٹی لاکھون پائے۔ پھر جانیے دن بھر کے تھکے ماندے اب کیا ہو سکتا ہے۔ پانچ نہین بجنے پاتے تھے کہ پھر کرکیٹ۔ ٹینس۔ فٹ بال۔ جمنسٹک (ورزش) غرض دنیا بھر کے کھیل شروع ہو گئے۔ ادہر آفتاب افق مغرب مین چھپا کہ ہم سب بورڈنگ مین آ گئے۔ نیٹ اسکول۔ نیٹ اسکول کی پکار شروع ہوئی۔ دن بھر اونگی رات کو جڑ خابلوئی۔ مین تو اکثر غرہ کر جاتا ہون۔ اپنے کمرہ ہی مین کتاب بینی کا مشغلہ رکھتا ہون۔ کبھی رینالڈز کے ناول پڑھے۔ کبھی کوئی دیوان دیکھا۔ کبھی کچھ میٹھے سرون مین گنگنایا۔ جو جاتے ہین وہ جیسے جاتے ہین ویسے ہی کورے گپ شپ اوڑا کر چلے آتے ہین۔ بندہ درگاہ کوئی کام خلاف فطرت نہین کرتے۔ جعلنا اللیل لباساً و جعلنا النہار معاشاً۔ دن کام کے واسطے اور رات آرام کے واسطے۔ پھر رات کو یہ کہنا کہ کدھر کا۔ دن بھر کا تھکا ہوا دماغ۔ ہاتھ پاؤن دوڑ دھوپ سے شل۔ رات کو کوئی کیا خاک پڑھ سکتا ہے۔ پڑھنا نہ ہوا بلا سے جان ہوا۔ جان ہے تو جہان ہے۔ ۶

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر رات کو بھی محنت کی جائے تو علاوہ نقصان بصارت کے صحت جسمانی کو بھی ضرر رہے رات کو اگر کہین تھیٹر وغیرہ ہوا تو خیر ورنہ سویرے سو رہتے ہین۔ نماز کی پابندی کا بڑا غل شور ہے۔ مسجد ماشاء اللہ بہت شاندار ہے۔ بڑون سے کوئی معترض نہین ہوتا۔ چھوٹے بچے۔ کچی لکڑی جدہر موڑو ادہر موڑ جاتی ہے۔ خدائی تو اللہ مین شریک ہو جاتے ہین۔ صبح کی نماز خواب خرگوش ہو جاتی ہے۔ ظہر بوجہ گرمی لو۔ تمازت آفتاب کے نہین ہو سکتی۔ عصر دنیاوی کاروبار مین بسر جاتی ہے۔ مغرب کرکٹ فیلڈ مین گزر جاتی ہے۔ عشا کو نیند کے متوالے رہتے ہین۔ ہ

۱ـ اتالیق کا مدرسہ۔

۲ـ ولایت کا ایک مشہور ناولسٹ جسکے ناول آوارگی مضامین کے لحاظ سے مہذب سوسائٹی مین نہین پڑھے جاتے۔

کروگیہ دل میرود زدستم صاحبدلان خدارا

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

راقم - گرامی مرح ہو حیات تمام
اسے بد آخر آئے بد انجام

پ - د کن -

عزاداران پر ناگہانی آفت

ڈیر پنچ - ۱۰ محرم کو قصبہ سیدنپور کی کربلا مین ایک عجیب سین ہوا - جو یقیناً عرصہ تک یادگار رہیگا - شامت اعمال یا حسن اتفاق یا اعزا و احبا کی تحریک یا خوش عقیدگی سے مجھے بہی اس قصبہ کے عزاداران یا سیکرون مین شامل ہونا پڑا - یہان مومنین کی کثرت ہے - جو محض تانا بتانا پر توکل علے اللہ اور بمقتضاے اہل الجنت بلہ و بدلیل الکاسب حبیب اللہ سیدہے جنتی ہین - اور حافظ پاک ہین - انکے اور بے دلیل عقیدتمندون کے چندہ سے ایک تعزیہ بنتا ہے جو باعتبار بلندی کے اوسی طرح ممتاز ہے - جیسے کوہ ہمالیہ کی چوٹیون مین کنچن جنگا - یا دُنیا کے مینارون مین اہرام مصر - یا دہلی کی بلند عمارتون مین قطب صاحب کی لاٹ - اس امتیاز کی وجہ سے یہ تعزیہ آگے ہوتا ہے اس کے بعد اور تعزیہ بترتیب خاص تعزیہ کے آگے وہ پاک ذاکرین سوزخوانی مین مصروف تھے جنکی زندگی کے تین حصہ قرار دیے جاتے ہین - ایک حصہ اون نیک بختان بد کردار و سلیقہ شعار کی مصاحبت اور تعلیم و تربیت مین صرف ہوتا ہے جو موسیقی کے پردے مین نشتاقون کا پردہ فاش کرتی رہتی ہین دوسرا حصہ صوفیان با مذاق کی خدمت مین قوالی کے نذر ہوتا ہے - مگر وہی پیران مقبول جنکے مُریدین کی کثرت اور مریدین مین بہی دولتمند معتقدون کی زیادتی ہو تیسرا حصہ امام باڑون اور عزادارون کے لیے مخصوص ہے بشرطیکہ وہ عزاداران ذاکرین کی آؤ بہگت اور رواداری کو اپنی نام آوری کا عمدہ ذریعہ قرار دیتے ہون اور مجالس مین شربت و شیرینی کا کافی اہتمام کرتے ہون - یہ مثلث العقیدہ ذاکرین دردناک سُرون مین سوز سناتے ہوئے اور ابیض نورانی کے خیال سے سامعین کو غمناک بنانے ہوئے مصنوعی کربلا تک پہونچے - تعزیون کے دفن کا اہتمام اور تقسیم شربت کی تیاریان ہو رہی تہین کہ دفعتہً ایک درخت کی کسی شاخ سے شہد کی مکہیون نے اپنے چھتہ سے اوڑکر کربلائیون کا محاصرہ شروع کیا - مائی ڈیر پنچ - وہ نظارہ عجیب نظارہ تھا - سہ

فزاے وصل صنم قابل بیان نہین
زبان کے آنکھ نہین آنکھ کے زبان نہین

کیسا شربت اور کس کا تعزیہ - کیسی عزاداری اور کہان کی مرثیہ خوانی - جسکو دیکہیے ہاتہون سے سر پیٹتا ہوا اور مُنہ پر طپانچہ مارتا ہوا جا بجا راہ پائی اور جسکے جہان سینگ سمائے فرار کا صیغہ گردانتا ہوا نظر آرہا ہے -

سفید پوش تعزیہ داران جو انگرکھے پائجامے سے لیس تھے اونکو تو صرف چہرہ ہی پر طپانچہ زنی کی ضرورت پڑی مگر غریب تعزیہ دار تاشا نواز و طبل باز و توڑ ہی والے وغیرہ وغیرہ جنہون نے اپنے آبائی تعلیم کی بدولت سوائے مختصر دہوتی کے اور کسی لباس کا مدت العمر استعمال نہین کیا تہا - انکے پشت و شکم و چہرہ و گردن و تمام اعضا کی حفاظت دو ہاتہون سے کیونکر ممکن تہی - ان کی خوب خبر لی گئی - بعض ضعیف الجثہ بزرگوارون نے جو تیزی رفتار سے عاجز تھے دریون اور قالینون کو جو عماری کے ہمراہ تہین اپنا مامن بنا لیا اور سر پوش بلکہ تن پوش ہوکر اپنی جان بچائی - ایک بہشتی صاحب نے منتر کے بہروسہ پر مکہیون کے باندہ دینے کا دعوے کیا - مگر جب اوس بلاے بے درمان نے انکی طرف توجہ کی تو جہنم کا ذائقہ یاد آگیا - چند بندگان شکم نے دل مین ٹہان لی کہ جب تک دس بیس گلاس شربت کے نہ چڑہا لینگے جنبش نہ کرینگے - ایک ہاتہ سے شربت کا آبخورہ مُنہ مین لگائے ہوئے اور دوسرے ہاتہ سے چہرہ و پشت پر طپانچہ مارتے ہوئے نیش و نوش کا ذائقہ لیتے رہے جزاک اللہ - ایک حافظ صاحب نے اپنی حفاظت کے بہروسہ پر ڈٹ کر قل پڑہنا شروع کیا - دفعتہً اوس ناگہانی بلا کا ایک مختصر غول آپ کے فرق مبارک پر نمودار ہوا اور رخسار پر نیش زنی کا لگا لگا دیا - تب تو حافظ صاحب بہی چونکے اور سمجھے کہ ان مقدس جانورون پر پہلی ہی سورہ نحل نازل ہو چکی ہے میری حفاظت کی برکتون سے اسکا انسداد دشوار ہے - غرضکہ حضرت بہی اپنا ارادہ ناتمام چہوڑ کر سر پیٹتے ہوئے اُفتان و خیزان ایک طرف کو راہی ہوئے - گردبہی نہ ہی ذیل مین ایک مختصر نوحہ ان عید ... ردون کا

سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہین دولت۔ مال تا لتعدیہ
سے اتا ہے۔ دہن کتی نہیے رہو دبا رہتیا ہے
جائے۔ دوانی جوڑے کی بہار۔ ✓

وہانی ہو گہرا کالی صورت جیسے۔۔۔ دیکھیے
روانوں مین ہے بندیلا یا کہ۔۔۔ دیکھیے

न - نا - نا فہم نہیے رہو۔ ناچ دیکھو۔ ناؤ
جب ڈوبے گی تب دیکھا جائے گا۔ نام چار کی
وقعت بہی کچھ نہ سمجھو۔ ✓

نہ تبصرہ مین ایمان اپنے نذر دین ہے
نہ گونا ہے اپنی نذر مین ہے

प - پا - پانسی پہا لو ہے
رونے سے کیا۔ کمان کا جھگڑا۔ مزے سے
پانی مین شیرین لڑین۔ ہوگا ہی ✓

پڑے بھی رہو خواب خرگوش مین تم
نہ آؤ کبھی ہوش کے ہوش مین تم

फ - پھا - پھاگن تو پھاگن۔ بلبیا کہ
آم خربوزون کی فصل مین خونتا بہ جگر سے
ہولی کھیلو۔ چھٹے ساون مین ہی خوش رہو
"النفر خبری" ✓

بیٹھے عالمین بہی رہو خوب شادان
دعا سے بزرگان پہ ہر وقت زبان

ब - با - بیدل نہ ہو۔ دیکھو پردۂ غیب سے
کیا ہو۔ ہمت کہا کرو۔ ✓

بھلا گر کرو گے بھلا ہو رہے گا
خدا جانے کس وقت کیا ہو رہیگا

भ - بھا - بھاؤ بتا بتا کے دوڑ
پاؤ۔ ✓

بھرا ہے دماغ اُن کا نخوت سے اتو
ہین تنگ اُنکی وحشی طبیعت سے اتو

म - ما - مان نہ مان مین تیرا مہمان
مین اور تیرے جور کی حسرت نہو مجھے
اے ستمگر بہ گمان مین غصہ نہ غصہ ہو

य - یا - یا قسمت یا نصیب۔
یہان کون سونے کو سوتا نہین ہے
کہ یہ بے خبر تم سا ہوتا نہین ہے

र - را - رام رام جپنا اور یہ کہنا
رہین ہم تو محروم ساغر سے ساقی
ہے اشک خون دیدۂ تر سے ساقی

ल - لا - لائیے لائیے۔ چشم ما روشن
دل ما شاد ✓

لائق اس کام کے تھے مفت مین کیا کام ملا
انہ صاحب کی بدولت ہمین انعام ملا

व - وا - واہی واہی۔ اردو ✓
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیان کہان
اُٹھیے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی

श - شا - شکر خورے کو شکر
موذی کو ٹکر ✓

شیرمال اور کباب اور پراٹھے ہین گرم
تمکو کھانے کا یہ سامان مبارک ہووے

स - سا - سیّان بھیے کوتوال اب
ڈر کا ہیکا۔ اب تک ✓

سختی جھیلی کڑی اوٹھائی
اُفتاد تھی جو پڑی اوٹھائی

ह - ہا - ہائے ہائے۔ ✓
ہر سمت کنارہ میطلبد از کنار من
بدنام ور شتان ز مسلمانیے خودم
راقم۔ م۔ ب۔ علیہ الرحمۃ۔

CHAMBERLAINSCOLIC
CHOLERAANDDIARHEA
REMDY•

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائریا ریمیڈی
(چیمبرلینس صاحب سے قولنج۔ ہیضہ اور پیچش کی
دوائی جو امریکہ مین بنائی گئی ہے) نہایت عجیب دوائی ہے
قسم ہے جو تمام دنیا مین استعمال اور پسند کیجاتی ہے
تمام معدہ کی دردون کو فوراً دفع کرتی ہے قولنج ہیضہ
پیچش۔ طیر۔ دوائی طیر۔ بچون کا ہیضہ۔
انتڑیون کی ہر قسم کی بیماریان۔ قیمت چھوٹی بوتل
ایک روپیہ۔ بڑی بوتل دو روپئے۔
ہر جگہ دوا فروشون سے مل سکتی ہے۔
FORSALEBYWC•KIDD•

چل دیے

چلدیے۔ چلدیے بھئی چلدیے۔ اب تو دیکھے
اور روکنے والے دونون کی ایسی تیسی۔ بھلا
کوئی بڑا مرد ہو روک تو لے۔ ٹھان لی کہ جائینگے
اور کس شان کے ساتھ۔ پاؤن سر پر اور سر پیچھے
کمان کی سدھیان بھرین۔ بھئی کھلاڑی۔
مفت مین مداری اور کھلاڑی نہین جانتا
مداری تو مین نے بہت سے چنگے کیے ہین
اب سیدھے ٹرانسوال پہونچین گے یہ کیا دن
تو کون مائی کا لال روکتا ہے۔ سیدھا کیپ ٹون
اور وہان سے رزمگاہ۔ جنگ گاہ۔ میدان نبرد
زن کی زمین۔ بس ٹھان لی۔ کوئی روکے تو
چھ مہینے کی پھانسی۔

ارے یار وہان کیا رکھا ہے؟ بچے
گولی اور گولیان اور بم کے گولے چلتے ہین
آگ برستی ہے۔ سنگینون کی نوک ہے اور
کشت خون۔ خون کے دریا چہ نہین۔ دریا
اور سمندر بہہ رہے ہین۔ جان ہتھیلی پر رکھکے
جانا ہو تو خیر۔
جی تو ایسے بیوقوف کہین اور ہوتے ہونگے
جو جان سی عزیز چیز کو سنگین یا گولی کی نذر
کرین۔ یہ بالائی اور دودھ اور پلاؤ کھا کھا کے
بدن اس لیے نہین پالا ہے کہ تلوار کے
چرکے کھائین یا ننھی سی گولی پیٹ سے پڑی
اور جھٹ سے جان نکل گئی۔ یہ گٹے جیسے بدن
اس لیے تیار کیے ہین کہ جو دیکھے کہے بھئی
کیا دیدار و جوان جا رہا ہے۔
شام کو نیرم کے ہاتھ ہلائے۔ شربتی
کا باریک انگرکھا پہنا اور ✓
چوک کے گردن ہی کو تکتے ہوئے نکلے
رنڈیان دور و بیہ اشارے کر رہی ہین اُنکے
محافظ جل مرے۔ بسم اللہ جان ہین کہ اکبری
در وانسے کے کمرے سے دعا مانگ رہی ہین
کہ اللہ کرے یہ رنگیلا کرارا جوان ذری ادہر

آ نکلے۔ چودہرائن کی بنیاد [illegible] عالم [illegible]
کی حال نیک رہی ہے۔ اور این جانب ہین
کہ ابھی بنے ہوئے چلے جاتے ہین گندے
تولتے ہوئے۔ گولی اور برچھی اور تلوار سنے کے
مرنا جاہلون کا کام ہے۔ ہم اپنے وعدے کے
سچے جاتے ہین۔ قسم آغا میر کی سرا کی گوز کی پیا
بیٹیاری کی ایک ایک کے سوسو کرون
بلا سے کوئی بنیا کہے گا کیسے۔ اوہنہ۔ کیسے۔
ایک ایک کے سو سو۔

یہ نرتش سمجھ مین [illegible] ٹرانسوال مین
آج کل جو حال ہے جناب سے۔ توپ ہی تفنگ
چہے۔ آگ برستی ہے۔ سونا نہین برستا۔ ستے
ابی حضرت آپ کو کچھ بسنت کی بھی
خبر ہے۔ کتنے رنگ آگ برستی ہے۔ اخبار
دخبار پڑہتے ہو کہ نہین۔ ایڈوکیٹ آف انڈیا
پڑہو۔ دیکھو کیا لکھتا ہے۔ ٹرانسوال مین آج کل
ہن برستا ہے۔ انڈے فی درجن عسہ ہو گئے ہین
صہ ایک رکابی سیب صہ آلو کی ایک ٹوکری
عسہ ہوتیکی ایک بوتل لعہ ایک درجن ہوتیکی
دو سو روپئے۔ مین یہ سامان لیکر جاؤن گا۔ انڈے
سو درجن ککڑیان دو سو درجن سیب مع ناشپاتی
سو درجن۔ آلو ساٹھ من۔ ہوتیکی دو کرور درجن
بمبئی کی کیپ اپنے خاص پلنگ کے لیئے
دو درجن [illegible]

وہ بھٹا کا! شیخ چلی کے منصوبے غلط بود
آپ پر قرنطینہ قائم شد۔ بمبئی مین طاعون ہے
کیپ وہب مع ہوتیکی اور آلو اندر کل
کر کری خانے کے قرنطینہ مین داخل دفتر
اور کشمیری صاحب کے سپرد جدان اور بسم اللہ جان
اور بی ننہوا۔ وہ مارا۔ چلے تھے بچہ جی ایک ایک
کے سو سو کرنے۔

راقم
لکھنوی کا شمیر آبادی
حالی فی الحال حیدرآبادی

لوکل علیہ الرحمۃ

گرمیان شباتے کی پڑتی ہین۔ لو وہ
چلے یا پُروائی ہو دونون صورتون مین ہوا کے
گرم و گرد و غبار کی وہ کثرت ہے کہ بیوقوف
منہ کھلا رکھنے والون کے منہ مین
ہر دم خاک رہتی ہے۔ مگر اس کے عوض
شہر مین خربزے کی افراط قابل
اسکے ہے کہ اہل شہر شکریہ سنجیدہ رطب اللسان
اور عذب البیان ہین۔

ہندی اور اردو کے جدید جھگڑے
نے اہل شہر کو چونکا دیا ہے۔ لوگون کو
اندیشہ ہے کہ جس طرح دیوناگری کے
حروف بعض عدالتی کاغذات مین راہ
پا گئے ہین کہین ایسا نہ ہو اردو حروف
بعد چندے حرف غلط کی طرح اُڑ جائین
اور اس سج اردو صاحبہ اپنا
پائنچا ہلاتی کچہری سے باہر اور بی ہندی
لنگا پھڑکاتی میم صاحب کے سائے
کی طرح جسکی گھمگھر کرتی تشریف لائین
برابر شہر اور مفصل مین جلسے پر جلسے
ہو رہے ہین۔

۲۱ تاریخ ماہ حال سے کوتوال
شہر ٹھاکر گنیش سنگہ رائے بہادر کا
مقدمہ رشوت ستانی عدالت سشن مین
پیش ہے اور روبکاریان ہوتی ہین
مسٹر لنکن بیرسٹر گورنمنٹ اور مسٹر
بشن نراین در صاحب بیرسٹر مدعیان
کی طرف سے اور مسٹر آسٹن بیرسٹر
الہ آباد اور مسٹر مہدی حسن صاحب بیرسٹر
منجانب کوتوال اور مسٹر فخر الدین بیرسٹر
منجانب رام شنکر پیروکار ہین۔

اگرچہ ہنوز ماہ محرم تمام نہین
مگر آج کی شب اہل شہر کے واسطے ایک
حساب سے شب برات ہے۔ کیا تنے
کہ چیتھر منزل مین انگریزون ہندوستانیون
کی تفریح کے واسطے سیف کنگ کی
فتح اور حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی خوشی
مین خوب روشنی اور آتشبازی کا تماشا
ہوگا۔ اور حاکم اور محکوم حضرات کے واسطے
کچھ چرندم خورندم کا سامان بھی کیا جائیگا
اس کام کی سرانجام دہی زیر اہتمام صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر ہوگی اور سنتے سنا ہے چودہری
نصرت علی صاحب خان بہادر بھی ہاتھ بٹائینگے
یہ سب تماشا چندے کے روپئے سے
ہوگا اور جو روپیہ بچے گا وہ شہر کے غربا کو
خیرات کر دیا جائیگا۔ اس طرح سیر اور گرسنہ
دونون لطف اوٹھائینگے۔ اور گورنمنٹ
کی ٹہہتیان ستائینگے۔

رسالہ اشراق

جسکے پہلے حصے مین فخر الحکما حکیم افلاطون کی بیش بہا
تصانیف کا ترجمہ مع شرح مقامات دقیق و بیان
حالات تاریخی متعلق تصانیف مذکورہ و ذکر
اختلافات مذہب فلاسفہ متقدمین و متاخرین
درج ہوگا اور دوسرے حصے مین علوم لطیفہ و
فنون غریبہ کے مختصر رسالے زبان اردو مین
یکے بعد دیگرے شامل ہوا کرینگے۔ تیسرے حصے
مین بشرط گنجائش حکماے متقدمین کی مختصر
سوانح عمری۔ اخلاقی مضامین وغیرہ لکھے جائینگے
قیمت کچھ بھی نہین صرف دو روپیہ سالانہ مع
محصول ڈاک پیشگی۔

نوٹ۔ اگر سو درخواستین بھی جولائی کے
آخر تک ہمارے پاس آگئین تو یقیناً ستمبر
سنہ ۱۹[illegible]ع کی پہلی تاریخ کو یہ رسالہ
نکلے گا ورنہ۔ ع

ہم کہان اور کہان یہ امر خطیر

المشتہر
شیخ ممتاز حسین عثمانی گولہ گنج لکھنؤ

دعاے نامستجاب

اے سب سے پہلے دُنیا مین تاریکی پھیلانے والے خدا - اے تاریکی کی بدلی مین روشنی کی بجلیان تڑپانے والے خدا - اے تاریکی اور روشنی کے تعلقات فطری سے خلقت کی نسل بڑھانے والے خدا - اے خلقت کو زندگی کے پُرخطر گہوارے مین مدتون جھلانے والے خدا - اے کسی کو حیوان کسی کو انسان بنانے والے خدا - اے کسی کو فرشتہ کسی کو شیطان بنانے والے خدا -

تجھی نے مجھ رو سیاہ - گنہگار - خطا کار - بدکردار - ناہنجار - کمشق - دغاباز - جعلساز - افترا پرداز کے دل مین نیکیون پر بدیون کو غالب کر دیا ہے - تجھی نے خیالات دینی کو لذات دُنیاوی کا طالب کر دیا ہے -

مین یہ نہین چاہتا کہ تو میرے دل کا بالکل رنگ بدل دے - مگر اتنا ضرور کر کہ بدی کا ڈھنگ بدل دے - جو بدی کرون نیکی کے سانچے مین ڈھلی ہو - اگرچہ حقیقت مین بات کتنی ہی بُری ہو مگر ظاہر مین بھلی ہو - جھوٹ بولون مگر کسی کو جھوٹا کہنے کی نیت نہ ہو - کرتوتون مگر کسی کو ڈنڈی مارنے کی جرات نہ ہو - عدالتون مین جھوٹی گواہیان دون مگر کبھی تیور اس کی گواہی نہ دے - اگرچہ گناہون سے مُنہ کالا ہو مگر مجلسون مین ذلت و روسیاہی نہ رہے - قزاقی کرون پیٹریٹ بن کر - عقدہ کشائی کرون گرد کٹ بنکر - سود خواری کرون ربوا کو پبلک انٹرسٹ قرار دیکر - اعدی بنا بیٹھا رہون مگر کاہلی کو ریسٹ قرار دیکر -

مذہب کو انسان کے حق مین مفید بتاتے ہین - شاید ہو بھی - لیکن مذہب کو صرف تیری ذات تک محدود رہنا چاہیئے - اوس قلمرو مین جہان تو فرمانروا ے مطلق ہے کسی اور کا دخل کیسا - وحدہ لاشریک لہ تیری ہی صفت ہے تو پھر ملائکہ اور شیاطین کا جھگڑا کیا ہے - میرے خیال مین یہ سارے خیالات داخل شرک ہین - اے خدا مجھے اس مذہبی شرک سے بچا - مذہب جس مین ایک خدا کہنے پر بھی اتنے خدا پوجے جائین لامذہبی اوس سے بمراحل بہتر ہے - حقیقت مین فرشتہ یا شیطان اگر ہے تو وہ خود میرا نفس ہے - اور فرشتہ اور شیطان دونون کا رہنا انتظام روحانی کے لیے ضروری - اے خدا اس انتظام کو قائم رکھ اور نفس کے شیطان کو ہمیشہ نفس کے فرشتے پر غالب رکھ کہ شیطنت حقیقت مین فعل ہے - ملکیت انفعال شیطنت تاثیر ہے ملکیت تاثر اور فعل کا انفعال اور تاثیر کا تاثر پر غلبہ ظاہر -

تمام اہل مذاہب اپنی اپنی کتابون کو آسمانی قرار دیتے ہین - مگر یہ کتابین اپس مین اس قدر متناقض ہین کہ صرف رفع تناقض مین ایک آدمی کی زندگی تمام ہو جا سکتی ہے کچھ عمر خضر یا عمر نوح تو آدمی کو ملی نہین کہ ان جھگڑون کے انفصال کا بیڑا اوٹھائے جب سرے سے آسمانون کا وجود تسلیم نہین تو پھر یہ کتابین آسمانی کیونکر ہو سکین اور اگر تیاویل و ایک آسمانون کا وجود قائم بھی ہوا تو پھر یہ جھگڑا رہتا ہے کہ وہ کتابین آسمان پر سے لایا کون آسمان کوئی تصنیفی بادل نہین کہ کتابین ہی برسایا کرے - مختلف زبانین مختلف رسم و رواج - مختلف توہمات اور اون پر ان کتابون کا قیام و ثبات - اختلافات ہین یا طلسماتی بھول بھلیان جن مین پڑکر انسان جیتے جی نکل نہین سکتا - اے خدا مجھے ان چیستانی کتابون سے بچا اور نیچر کی سیدھی سادی کتاب پڑھنے کی مجھے توفیق دے جو ایک ایسی عام فہم اور عام پسند لنگوا فرنیکا مین لکھی گئی ہے جس کے سمجھنے سے حیوانات تک قاصر نہین - جس کے کل احکام واجب النفوذ جسکی خلاف ورزی ناممکن الوقوع -

نیچر کی کتاب کا پہلا سبق یہ ہے کہ زندگی ایک بڑی قیمتی چیز ہے - اس کی حفاظت کے لیے جس قدر کوشش ممکن ہو کرنی چاہیے - اگرچہ اس مین اورونکا نقصان بھی کیون نہ ہو - ادنے سے اعلے تک موکہ زندگی مین مشغول جنگ و پیکار ہین - ظفر او نہین کی ہے جو لائق فائق اور ہوشیار ہین - اے خدا مجھے تو اس معرکے مین پسپائی کی ذلت نہ دیجیو جو ہتھے جفا سے - فریب سے دغا سے جس طرح ممکن ہو ہر دشمن کے مار کہانے کی قوت عطا کر لوگ کہتے ہین "نکٹا جیا بُرے احوال" علے رغم لنفہم میرا یہ قول ہے کہ نکٹا حقیقت مین اوس ناک والے سے اچھا ہے جو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینے کے تنگ خیشانہ اصول پر خواہ مخواہ اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے - اے خدا مجھے نکٹا - کانا - اندھا - بہرا - لنگڑا - لولا - تیخ - اپاہج سب ہو کر جینا منظور ہے - مگر یہ منظور نہین کہ قبل غلطی مرن کے پیش از وقت داخل دفتر ہو جاؤن - اے خدا میری عمر کو شیطان کی رسی کی طرح دراز کر اور میرے دشمنون کی عمر کو ظالم کی عمر کی طرح کوتاہ کر

نیچر کی کتاب کا دوسرا سبق یہ ہے کہ زندگی دو طرح کی ہے شخصی اور نوعی - شخصی ہی کی طرح نوعی کے لیے بھی معرکہ آرائیان ہین (جنہین عرف عام مین مواصلت سے تعبیر کرتے ہین) یہان بھی اوسی کی فتح ہے جو پوری جسمانی اور اعلے قابلیت رکھتا ہے - اے خدا مجھے اس معرکے مین بھی کسی نوع سے شرمندہ نہ کر - ازدواجی تعلقات کے بلیک ہول سے نکال اور آزادی کے ہائڈ پارک مین ہرن اور گورن کی طرح ہرا ہو چشم غزال کے ساتھ چھلانگین بھرنے کی خوش نصیبی نصیب کر - کبھی کبوترون کی طرح منوگمی (ایک جورو پر قناعت) کی چتری پر غٹرغون کرنے دے - پھر کبھی مرغون کی طرح پولیگمی (تعدد ازدواج) کی پالی مین گردن کے پرون کو پھلا کر دو نچون مین ہر مرغی کو توکرم

بھگا دینے کا زور بازو بخش - اور پھر کبھی خنزیر [illegible]
سراپا تہذیب کی طرح مادہ کی سادہ [illegible] کشش آمادہ
روی پر معذب چشم پوشی کی پر عافیت ہدایت
فرما - غرض ایسا کہ نسل قائم رکھنے کی کوشش میں
جانبین میں سے کسی کو عشق محبت - رشک
غیرت - دین ملت کوئی امر مانع و عائق نہ ہو
بقول سعدی ؎

ادیم زمین سفرۂ عام اوست
برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست

- آمین -

راقم - امام مسجد فطرت

دولہن نامہ

مبارک ہو کہ آئے آپ لیکر اک نئی دولہن
فرشتہ خلق میں شکل اور صورت میں پری دولہن
بھلا دیوالی اگلے پچھلے غم کو دل سے دولہا کے
ہر اک دل کو ہنر سے بخشنے والی خوشی دولہن
بڑھاپے میں جوانی کی امنگیں قلب کی خاطر
خضر کے چشمۂ ظلمت کو آب زندگی دولہن
کہاں اولاد کی پلٹن کی دولہا کو مبارک ہو*
کہ ہے بارک میں رکھتی اپنی پوری کمپنی دولہن
خدا دولہا کو عمر خضر دے روز قیامت تک
رہے اُن سے برابر رات دن لپٹی ہوئی دولہن

رباعی مبارکباد

ازدواج مکرر لذت اثر دوست صمیم ہوئی
..... جو بر وقت تشریف آوری اُن کے
قدیم نیازمند اور ہم وطن نے اون کی نئی دولہن
کے سامنے حیدر آباد ریلوے اسٹیشن پر
دست بدست گزرانی ؎

پیرو انہیں گریزانی جور و مرجائے
مرتے ہی مگر نئی دُولہن پھر گھر آئے

* اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ دولہا کی پہلی سے بھی اولاد ہے ۱۲

کیا غم ہے جو پھٹ جائے پُرانی تو نہیں
جب جنتری سال نو کی تاریخ دکھائے

راقم - ب - دکن -

یہ وہ نالے ہیں جو لب تک آئینگے
تم تو کیا ہو آسمان ہل جائینگے

یا ایہا الاودہ پنچ - تعزیہ بجالاتا ہوں
مرثیہ عرض کرتا ہوں - فراج وزاج کیا دریافت
کروں وہ تو محرم پر لدے بیٹھے ہونگے - ادہار
یہ کیا اول فول بک رہے ہو - کچھ ہوش بھی
ٹھکانے ہیں - جی ہاں ہمارے ہوش کا [illegible]
ٹھکانے ہونگے - آپ کو دنیا مافیہا کی گویا خبر ہی
نہیں - ابی حضرت محرم علیہ السلام تشریف
لائے ہیں - ہاں ہاں خوب یاد آیا محرم کا نام
ہے بہئی معاف کرنا - اس مرتبہ طاعون کی
وجہ سے فرصت نہیں ملی کہ جو کہیں مجلس
وجلس میں جاتے البتہ کل پڑوس سے رونے
پیٹنے کی آواز آرہی تھی ہم نے سوچا کہ چوری
ہوگئی یا صفائی کے ڈاکٹر گھر میں گھس آئے
ہونگے - اس وجہ سے چپ چاپ دروازہ بند
کرکے کتابوں کی الماری میں گھس کر بیٹھ گئے
کہ کہیں ہماری مزاج پرسی کو تشریف نہ لے
آئیں اور اگر آ بھی گئے تو گھر میں کیا رکھا ہے
صرف پرانے وقتوں کی الماری میں جلدیں
رکھی ہیں - غرض بندہ پرور اس وجہ سے
محرم یاد نہ تھے - لاحول ولا قوۃ - آپ کیا آدمی
ہیں - آپ نے امیر حمزہ کی داستان چھیڑ دی
اول تو واللہ میں یہ سمجھا کہ پشاور سے جو ریل
کی سڑک جمرود کو نئی بنتی سے تیار ہو رہی
ہے شاید اوس کا ریلوے ٹائم ٹیبل آپ
سُنا رہے ہیں - بہئی آپ بھی عجیب شخص ہیں
کہاں کی بات اور کہاں آپ نے ریل میں
جا اڑائی - خیر سُنئے پشاور میں محرم کی
کیا کیا مزیداریاں اڑائیں - ابی حضرت [illegible]

گئے محرم کی کچھ نہ پوچھیے یہاں تو بارہ مہینہ محرم ہی
معلوم ہوتا ہے - سیکڑوں غازی مرد ہنہناتے پھرتے
ہیں روز نئی سنائی دیتا ہے وہ مار آگیا
اور یہ مارا گیا - یہاں جب آسمان کی طرف ذرا
گھور اگر ناری کی تو ایک خون بستہ کی سی بہانک
دکھائی دی - معلوم ہوا کہ صاحب محرم کا مہینہ آگیا
ہے اور اس آسمان کی بہانک کی تو تشریح کرنے کا
نہیں چاہیے سمجھو یا نہ سمجھو

اب حضرت یہاں کا حال سنئے

شہر پشاور کی رسم نرالی ہے اور صدر کی نرالی یعنی
یکم محرم سے برابر مجلسیں متمول شیعوں کی [illegible]
سے ہوتی ہیں - ایک روز مابدولت کا شوق چرایا
کہ چلو یہاں کی مجلس تو سنیں - بس حضرت کٹ پٹ
کٹ پٹ ایک کوچہ میں پہونچے - بڑا سا دروازہ کیا
اسپر ڈیوڑھی بان بیٹھا تھا دروازہ کے باہر بہولی
پانی کی سبیل لگی ہوئی تھی بس اینجانب
جٹ سے اندر داخل ہو گئے - وہاں جو دیکھتا ہوں
تو عجیب ہی رنگت ہے فوراً دل میں خیال آیا
کہ یہاں سرکس کا تماشا ہے یا کوئی تھیٹر (ناٹک)
کا اسٹیج ہے مگر نہیں - پہر جو غور سے دیکھا تو معلوم
ہوا کہ مجلس ہے - یہاں ایک اوسط درجہ کا صحن
تھا اس میں کنارے کنارے مکان تین رخ پر تھے
ایک طرف مکانوں کی تعطیل تھی - یہ معلوم ہوتا تھا
کہ شاید اس طرف بھی کوئی مکان یا دالان ہوگا
مگر ماتم کرتے کرتے بیٹھ گیا ہے مٹی کا انبار لگا ہوا
تھا - کل صحن کے کنارے ڈہائی یا تین فیٹ کے
اونچے تخت بچھے ہوئے تھے اس پر فرش بچھا ہوا
تھا لوگ حسب حیثیت اسپر ڈٹے ہوئے تھے
اور بیچ صحن میں ایک شامیانہ تنا ہوا تھا - شاید
یہ شامیانہ تیراہ یا چترال کی لڑائی سے نیلام میں
خرید لیا ہوگا بیسیوں چھید گولیوں کے سے بنے
ہوئے تھے اور اس شامیانہ کے نیچے ایک جھنڈا
جسکو علم کہتے ہیں گڑا ہوا تھا ایک رخ پر نہایت
پر تکلف پانی کی سبیل لگی ہوئی تھی - دوسری
جانب ایک تخت تھا جسپر مرثیہ خوان بیٹھ کر

کمانڈین خان خانان اور اینڈین ہنیم

منتظم قحط ۔ دو کروڑین بچاس لاکہ ہارے ۔
نظام ۔ حرہجکو کہاو ۔ کہاو ۔

اصغر کی درگاہ میں کھجوں کی شکرانہ

اور ٹرہائی۔ ——

نیند ڈائی رے تانے نیند کے کرتا جانے
یہ نیند بگھوٹے کی باد اہی سنے

اور ٹرہائی۔ ——

اسے اسے مائی لکھو رہے سے گالی
تانا میرا توڑے نانا بن کی ڈالی

اور ٹرہائی۔ ——

پھیلے تانے کو بٹھایا ٹرد و سے
کیا وین بجھانے ماموں لائے کھلونے

اور ٹرہائی۔ ——

تانا میرا کھیلے دروازے کے باہر
ماکھو جی رولائے دامن میں اتار

اور ٹرہائی۔ ——

تمنے تمنے من کو کھیلتے کو لاگو لی
تانے تیرے منہ میں بسم اللہ کی بولی

اور ٹرہائی۔ ——

تانا میرا کھیلے گھر آنگن کو چھپاؤں
گورے گورے پاؤں صندل گس کو لاؤں

اور ٹرہائی۔ ——

نانا پارسی ماتی ہم سے بڑی سیانی
بادل میں کا پانی رو مالوں میں چھانی

اور ٹرہائی۔ ——

بچے والی ماں کو بچے کتنے ہو جیو
کنگی نہیں دینے کی کھیلتے میں جا دیکھو

اور ٹرہائی۔ ——

کنگھی چوٹی کرکے کر بیٹھے سلام
چھٹین کے قربان تو میرے نادان

اور ٹرہائی۔ ——

جیوائی آتے کرکے کھول بیٹھی پٹارہ
جوائے دیتے بیوی زر پہرا دوشالہ

اور ٹرہائی۔ ——

ننھے ننھوا دن گئی دوپہر کی تعلیم
مجھے نہیں معلوم استاد ین ظالم

اور ٹرہائی۔ ——

ہمارے بہنوئی کو تمہیں کہاں دیکھے تھے
کاندھے پہ دوشالہ سینہ وبن میں بیٹھے تھے

اور ٹرہائی۔ ——

دعا نون میں کو تون گی دہانون میں لاڑا
بھائی میرا بھلا را

اور ٹرہائی۔ ——

موسل میرا بھائی او کھلی میری جانی
وہ دونوں کی کمائی سے باجو بند گھڑائی

اور ٹرہائی۔ ——

راقم - ب - دکن -

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

شغل فغان اور آہ سوزان سے فرصت
پاکر نسیم سحری کے آغوش تمنا میں کچھ ہی آنکھیں
تبدیل ہوئی تھیں "کہ مجھے کھٹکی نے آ کے جگا دیا"
اردو ناگری کا سیلاب ہمارے زندان
بلا تک پہونچا۔ دستخط کرنے پر مجبور کئے
گئے۔ یہاں آپ جانیے ناز و کرشمہ کے
گھائل۔ پری رخوں کے مائل۔ اور رہی
دشمن اور بھی خیال۔ تصور یار سے فرصت

کیسے ـ ـ

بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی
ہر چہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

محو دیدار مستغرق بیار۔ دین و دنیا سے
بیہوش۔ کہاں ہم اور کہاں اردو ناگری مارا
چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت" ہر چند
عذر کیا معذرت کی کہ ہم اور ہی مقصد کے
لیے خلق کیے گئے۔ محبت ہمارے لیے
اور ہم محبت کے لیے۔ ان جھگڑوں سے غرض
نہ مطلب۔ ع

دل ہے کسکو دماغ ہے کسکو

مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ جلسہ میں جانا ہی پڑا
وہاں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ کارروائی شروع ہوئی
ایک صاحب نے اس جماعت سے آگے بڑھ کر
جوش دلانے کی غرض سے جیسے ہی کہا "مرا
کوشید" یہ سننا تھا کہ ہو حق کی صدا آسمان
کو پہونچی۔ تالیون کی آواز سے سارا زندان
بلا گونج اوٹھا۔ پھر تو خوب ہی زنائے دار لکچر
دیے گئے۔ بڑی بڑی مدلل تقریریں کی گئیں
مگر میری کیفیت بدستور۔ دل بیار دست بکار
تصور جانان نہ بظر۔ تحیر اور سکوت کا عالم
ان حضرات نے جب میری وہاں بھی یہ حالت
دیکھی تو فعل سکوت توڑنے کی غرض سے میری
طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ آپ بھی اپنے
خیالات ظاہر کیجیے"

میں تو اپنے انہیں خیالات میں مستغرق
تھا عرض کردیا کہ اسے حضرات مجھے معاف
رکھیے۔ دیکھیے تو سہی کہیں عاشق مزاج بھی
خیر و وبال کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اسے تو بہ
ہزار ظلم وستم ہوں تو کیا۔ اف تک منہ سے
نکریں۔ ہمارے حبیب جان۔ احسان کا ستم اور
بیرحمی۔ جلادی تعیب کب ہو۔ عاشق کو اس سے
زیادہ اور کیا مسرت ہوسکتی ہے کہ وہ پریوشوں
سیمبروں کے ہاتھ سے قتل ہو ـ

سر لوحقت ذبح اینا اسکے زیر پاے ہے

بنصیب اعدا کر لوٹنے کی جا ہے
ہمکو جو کچھ کرنا ہے جو کچھ کہنا سننا ہے وہان
کہین گے ۔

ان پہ نیا دون سے لینگے خلد مین ہی انتقام
قدرت حق سے یہی حورین اگر وان ہونگین

سوال از آسمان جواب از ریسمان سنکر اہل جلسہ بہت ہی بگڑے۔ ہم کو اپنی صحبت سے اردو کی طرح باہر کر دیا۔ ہم تو یہ چاہتے ہی تھے چپ چاپ چلے آئے۔ مگر سنتا ہے خوب خوب لچھے دار تقریرین ہوئین۔ اور بعض صاحبون کی جادو بھری اسپیچون نے بہت سے ہندو بھائیون کو بھی ناگری کنونر کا مخالف بنا دیا۔ اب نتیجہ کا انتظار ہے۔ دیکھنا ہے کہ یہی زور [illegible] رہتی ہے۔ اور پی آر دو غانم فٹ ہی جیتی ہوئی کام کاج کا جھگڑا اسٹیٹی مین یا مساۃ ناگری صاحبہ ہی کا ردوائی کے نقش۔ ببو کارٹ تک مین جیسا کہ ہوتی گئی ہین بحال رہتی ہین۔ ہمارا تو جناب یہ مقولہ ہے۔ ع

آنچہ آن خسرو کند شیرین کند

جو کچھ اب ہوا ہے اچھا ہوا ہے۔ جو کچھ اب ہوگا اچھا ہوگا۔ اس موقع پر ایک صاحب کی گبھراہٹ یاد رہے گی۔ آپ جانتے اس معصوم شہر کے لوگ معصوم تو ہئی ہین۔ اثنائے گفتگو مین فرمانے لگے۔

"سنتا ہون اب تو ناگری رائج ہو گئی کیون صاحب۔ اب وہ پیارے پیارے دائرہ نوک پلک کے نستعلیق طغرے نسخ کے خوشنما صفحہ کاہیکو دیکھنے مین آوینگے اب تو نیا دانہ نیا پانی ہوگا۔ سب سے زیادہ ڈر تو اس بات کا ہے کہ بے ناگری پڑھے چارہ نہ ہوگا۔ اور جب پڑھین گے تو یاد فرو کرین گے۔ لوگ سمجھے اس زبان۔ اس لب و لہجہ سے ناواقف۔ آ آ۔ امی امی۔ اُو اُو کا کھا۔ گا گھا کی صدائین سُنکر کہین پاگل سمجھ کے بانس بریلی نہ پہونچا دیتین۔ جو اور مصیبت ہو۔ ہمارے سر جورو بچون کا کھٹراگ۔ افیون۔ چنڈو۔ مدک۔ سیر تماشہ۔ رنڈی بازی کی فکر۔ اور آج کل سب سے زیادہ غم امام مظلوم۔ عزاداری۔ مجالس وغیرہ کی فکرین کیا کم جان لیوا تھین جو اوپر سے یہ نئی مین شامت یہ ہوا کہ ان بی صاحبہ کی بھی نازبرداری اوٹھانا پڑی۔ بمبئی میرا تو جی چاہتا ہے کہ ماش کی سیٹھی کھا کے جان دے دون۔ کیونکہ۔

نہ رہیگا بانس نہ بجیگی بانسلی

راقم۔ م۔ ب۔ علیہ الرحمۃ

لوکل علیہ الرحمۃ

ہمارے شہر مین مسٹر گدو بکرے نینے خربزے کا عہدہ بھی شیرین بیانی او صفائی اللسانی کے واسطے یادگار ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اب فصل جاتی ہے۔ بلکہ ایک حساب ہون چلی ہی گئی۔ افیونی بھائیون کے واسطے سن سلوے کا زمانہ تھا۔ ان افیونیون نے جب دیکھا کہ فصل جاتی ہے۔ تو سیع عہد خربزہ کے واسطے بارگاہ نیچر مین عرضداشت گذرانی کہ حضرت کی بدولت ہم لوگ شادکام رہے۔

میوہ فروشون۔ کنکون۔ کبریون کی نذر کے واسطے سرکی ٹوپی۔ جوتا۔ جورو بچون کے کپڑے۔ لحاف رزائی۔ لوٹا۔ کٹورا۔ تک نخاس مین بیچا۔ اور نقد جان تک نذر کرتے رہے برائے خدا ہم پر ترس کھا کے کچھ تو مدت اور بڑھا دی جائے۔

مگر آمون کی گداگد آمد کی آواز مین حکم صادر ہوا کہ سرکار مین کسی طرح کی کمی نہین تمارا اسنہ میٹھا کرنے کو انبہ بھیجے جاتے ہین جنکو پہلے تراش کے چوس کے کھاؤ۔ اور گٹھلیان ابال کے کھاؤ۔ یا زمین مین بو دو

سیف کنگ کا محاصرہ اوٹھنے اور حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کا جشن سرکاری طور سے شہر مین دھوم دھام سے منایا گیا۔ چتر منزل مین خوب روشنی ہوئی۔ صاحب بہادرون کی تکلفات سے اور ہندوستانیون کی پان الائچی سے مدارات ہولی۔ سچ ہے مان کا پان بہت ہوتا ہے۔ روشنی اور آتشبازی کا لطف ہر کس و ناکس اوٹھاتا رہا۔ آتشبازی گومتی اوس پار لب دریا چھوٹ کے دونا لطف دیتی رہی۔ دریا آبداری او سآئنہ داری کی ڈیوٹی پوری کرتا تھا۔ آتشی چرخی انار قلعے آئینہ سے بقول کچھے جتنے اوپر تھے اوتنے ہی نیچے نظر آتے تھے۔ ایک شاعر آئینہ کے ذریعہ سے دو ہونا باندہ گیا ہے ۔

قتل بے تلوار ہم تو ہو گئے
آئینہ دکھلا دیا دو ہو گئے

مگر آتشبازی کا ہر تماشہ زبان حال کہتا تھا۔

دو نے بے تکرار ہم تو ہو گئے
جھمکے دریا پار دو دو ہو گئے

لکھنؤ مین عشرے کا زمانہ غنیمت ہوتا ہے حسین آباد مبارک۔ نجف اشرف۔ بڑے امام باڑہ کی روشنی اور ریل ویل کی بدولت کچھ لوگ

باہر سے بھی آجاتے ہین۔ اگر یہ سالگرہ کا جشن بھی ہر سال ہوجایا کرے اور اسی طرح جشن نزول بھی ایک شب جگمگایا کرے تو رونق شہر کے بجھتے ہوئے چراغ کو اشتعال ہوجایا کرے۔ بشرطیکہ جس طرح وہان دقت ہے اوسی طرح وثیقہ دار و پنشن خوار۔ رؤساے عالی مقدار بل بلا کے چندہ کرین۔ اور بنک مین جمع کردین۔ ہر سال اوسی کے سود سے یہ جشن بھی ہوجایا کرے اور غریبون کو خیرات بٹا کرے۔

ہمارے شہر کے کوتوال صاحب جناب رائے بہادر گنیش پرشاد سنگھ بہادر پر جو مقدمات رشوت ستانی دائر ہین اون کی روبکاریان عدالت ججی مین بڑی چہل پہل سے ہو رہی ہین۔ ایک مین اسیسرون نے راے دی کہ انسپکٹر سب انسپکٹر پر رشوت ستانی اور کوتوال صاحب پر اعانت جرم ثابت ہے۔ فیصلہ جو تہی کو سنایا جاے گا۔ سردست لقیہ دیگر مقدمات چل رہے ہین اسی ضمن مین مسٹر شیرر جو ایک زمانے مین یہان کے سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے اور اب ڈپٹی انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس ہین) کوتوال صاحب کے گواہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ پنڈت بشن نرائن در بیرسٹر اور بابو گنگا پرشاد ورما مالک ہندوستانی و ایڈوکیٹ کو زیر نظر رکھنے کا حکم تھا۔ کیونکہ انکی خیر خواہی سرکار مین مشکوک معلوم ہوتی تھی۔ اسپر مسٹر لنکن بیرسٹر نے بیان کیا کہ مجھے صدر سے مشورہ دیا گیا ہے کہ اس امر کو بر سر عدالت ظاہر کرون کہ مسٹر شیرر کو گورنمنٹ سے کوئی حکم اون لوگون کو زیر نظر رکھنے کا نہین دیا گیا جسکا ذکر مسٹر موصوف نے اپنی شہادت مین کیا ہے۔ مسٹر شیرر نے اپنی ذمہ داری پہ نگرانی کی تھی۔ گورنمنٹ کو ان حضرات پر کبھی کوئی شبہہ نہین ہوا۔ اور نہ گورنمنٹ اونسے ناخوش ہے بلکہ اون کو خیر خواہ سرکار اور آزاد راے خیال کرتی ہے۔

اشارہ کی دیر ہے

ایک پیسہ کے کارڈ مین کام نکلتا ہے۔ وہ بے مثل و لطیف اشیاء جو دوسری جگہ میسر نہ ہون ہم فوراً فرمایش پاتے ہی روانہ کرتے ہین۔ نہایت محنت و ایمانداری کے ساتھ آجتک کوئی شکایت نہین آئی۔ جو اشیاء لکھنؤ سے مخصوص ہین۔ تمباکو خمیرہ دو سیر۔ چو سیرا۔ پچ سیرا۔ نہایت اعلے درجہ کا قوام خشکی و گولیان تمباکو خوردنی ۸ سے ۸۰ روپیہ تولہ تک عطریات نہایت اعلے قسم کے ۸ سے ۸۰ روپیہ تولہ تک۔ روغن خوشبو دار نئی آثار عہد سلطنت تک۔ عرقیات۔ شربت۔ مربّے۔ چٹنی اچار۔ ہر قسم کے زردوزی۔ کارچوبی کام کی تمام اشیاء۔ سلمہ ستارہ گوٹہ پٹھا۔ بنت کناری چکن۔ خرد لحاف۔ انکے علاوہ اور جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو ہماری معرفت آپ کو اوس قیمت پر ملین گی جو آپ کو بذات خود خریدنے سے بھی ممکن نہین۔ میوہ جات فصلی انبہ وغیرہ کا بھی ہمنے انتظام کیا ہے کہ منتخب روزگار اور نادرات زمانہ۔ لکھنؤ۔ ملیح آباد۔ شاہ آباد۔ اور بعض مرشد آباد کے انبہ بھی نہایت واجبی قیمت پر باہر روانہ کرین گے۔

تعمیل فرمائشات عموماً ذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل کی جاتی ہے۔ انبہ میوہ جات فصلی و قلم و رغنان و دیگر اشیاء جنکے راہ مین خشک و ناقص ہوجانے کا احتمال ہے پیشگی قیمت آنے پر روانہ ہونگے۔

ایک مرتبہ فرمائش فرمائیے ہماری خوش معاملگی دیکھیے پھر عمر بھر ہم ہی سے منگائیے گا۔

المشتہر

شاہ محمد خان کمیشن ایجنٹ

"دی نیو کمیشن ایجنسی" ڈاکخانہ

امین آباد۔ لکھنؤ۔

کمسریٹ نوٹس نمبر ۵

واضح ہو کہ درخواستین لفافہ بند سربمہر واسطے ٹھیکہ اجناس مندرجہ ذیل من ابتداے شروع ٹھیکہ لغایت ۳۱ مارچ ١٩١١ء تک براے چھاؤنی لکھنؤ و فیض آباد و سیتاپور کے علحدہ علحدہ اور ہر ایک جنس واسطے ہر ایک چھاؤنی کے و زر بیعانہ مبلغ ۲۵ روپیہ واسطے ہر ایک جنس کے دفتر چیف کمسریٹ آفس لکھنؤ مین بتاریخ مندرجہ ذیل وقت ۱۲ بجے دن کے روبرو درخواست دہندگان جو کہ وہان حاضر ہون کھولی جاوین گی۔

۲۔ درخواست کا فارم جس مین سب شرائط ٹھیکہ انگریزی مندرج ہین و دیگر کیفیت متعلقہ ٹھیکہ جو کہ دریافت طلب ہون حسب تاریخ مرقومہ ذیل تک عرضی دینے دفتر چیف کمسریٹ آفس لکھنؤ مین مل سکتا ہے۔

یادداشت۔ زر بیعانہ ہمراہ درخواست ہونا چاہیے ورنہ ہرگز درخواست نہ لیجاویگی بابت زر بیعانہ رسید خزانہ یا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ آنا چاہیے نقد روپیہ و کرنسی نوٹ نہ لیے جاوینگے

	نام اجناس	تاریخ نام جاری ہونیکی	تاریخ درخواست کھلنے کی
١	بسکٹ کی نلی جو پی ہوئی چیزین	٢-جون ١٩١٠ء	٨-جون ١٩١٠ء
٢	[illegible] کی نلی جو پی ہوئی چیزین		
٣	کڑوی کی نلی جو پی ہوئی چیزین		
٤	[illegible] سلطانہ	٣-جون ١٩١٠ء	٩-جون ١٩١٠ء
٥	[illegible]		
٦	[illegible]		

زر بیعانہ مطابق مرقومہ بالا۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقۂ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سفرزا انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھندہ جالا - پڑوال - غبار - پھولا - ڈھلکا - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر و حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کی اشتہارون سے بچنا چاہیے - المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

پانچہزار روپیہ کا انعام — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — پانچہزار روپیہ کا انعام

(۱۵) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب - تسلیم - مین نے آپ کے ممیرے کے سفید سرمہ کو تقریبا تیس مریضون پر استعمال کیا جوکہ موتیا بند - دھند - پھولا - ناخونہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا - جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا - میری رائے مین آپ کا سرمہ مثل پوڑیہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے - تاکہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم وی - پی پوسٹ بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انچارج
شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۱۶) مین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہو آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی تمام بیماریون کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا - مین اون کو جنکی آنکھون نہین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ہر طرح سے مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ تو یہ ہے آپ نے اس قدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک و قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے - اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے - ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اوٹھاوین اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین -

راقم - ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور

(۱۰) جناب من - میری آنکھ مین ایک مرض ہو جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب بہادر اور کیلپ صاحب بہادر نے کیا کچھ فائدہ نہوا - آپ کے سرمہ سے اب صرف دھند اور کم طاقتی بصارت چشم مین ہو اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین - دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل

ابن اعلی حضرت جناب امیر محمد خان صاحب مرحوم
والی ملک ترکستان

(۲۱) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا - آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - مین نے آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی -

راقم - آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر
یو - سی - ایس - وسی - آئی - ایس ممبر کونسل
گورنمنٹ پنجاب سابق سشن جج قسمت جالندھر

پانچہزار روپئے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب چار ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اس مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

ہندی اور اردو کی پکڑ

ڈیر پنچ - کئی ہفتون کی غیر حاضری کی معافی چاہکر کچھ کہان کہتا ہون
گذشتہ ۱۹۰۰ء کے تجربات مین جہان فروری کا مہینہ یادگار ہے وہان اپریل کا
مہینہ بھی بھولنے کے قابل نہین ہے کہ جس مین اردو گویا گم ہونے اور ہندی
کے رائج ہونے کا ریزولیوشن اپنے حکم محل سے ستولسے بچے کی طرح قبل از
وقت نکال پھینکا۔

مین تو اسے اپریل فول ہی سمجھا تھا۔ مگر بھیا کل رات کے خواب نے
یقین دلا دیا کہ نہین یہی ہو کے رہیگا۔ یہ نہ پوچھیئے کہ خواب مین کیا دیکھا؟
قطع کلام کرکے کہتا ہون کہ اوس خواب نے مجھے ایسا ازخود رفتہ کر دیا

نہ شدھ بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی

تو چلا چل چلا چل چلا چل ایک بیابان جھٹل میدان مین پہونچا تو کیا دیکھتا
ہون کہ دو طرفہ صف آرائیان ہو رہی ہین۔ پہلے تو خیال کیا کہ موئے ہڈ
ٹرانسوال کے بھگوڑے یہان پہونچ گئے۔ اور ہماری فتح نصیب فوج
اون کی سرکوبی کر رہی ہے۔ مگر اس بے تکے پن کے خیال نے دل مین
جگہہ نہ کی۔ اور ایک گوش آشنا آواز کانون مین پہونچی۔ دیکھا تو ایک
جانب نواب محسن الملک بہادر اور دوسری طرف مخالف فوج کا کوئی دلس
کھڑے ہوئے اپنی اپنی فوجون کو احکامات جنگ سنا رہے ہین۔ یہ جناب
موقع پاکر ایک ببول کے ڈنڈ پر چڑھ گئے۔ اور وہان سے بیٹھے بیٹھے سیر
کرنے لگے اوس واقعہ کا نثر مین بیان کرنا اپنی کسر شان ہے اسلیے
نظم مین کچھ گہرریزی کی جاتی ہے۔ آپ بھی سنیئے اور اپنے اخبار کے
خریدارون کو بھی سنائیے۔ اچھا پہلے پیش خوانی کی دو ایک رباعیان
سن لیجیئے تو مسدس کے بند کہولون۔ عرض کرتا ہون۔

رباعی

اک سمت ہے ہندی والے کیسونکی قطار ۔۔ اک سمت ہے لال لال پگیون کی بہار
اردو و ہندی کا ہو رہا ہے جھگڑا ۔۔ اب دیکھیئے کس کی جیت ہو کسکی ہار

ایضاً

اردو کا اگر دیس نکالا ہو جائے ۔۔ خوش وقت ہر ایک من مین لالا ہو جائے
جتنے شاعر ہین وہ تو پنڈے بنجائین ۔۔ قوالون کو یاد ساری آلا ہو جائے

رزمگاہ

ہان اوج پہ اب طبع معلائے سخن ہے ۔۔ ہان چرخ پہ اب کوکب والائے سخن ہے
ہان موج پہ اب موجۂ دریائے سخن ہے ۔۔ ہان نخل قلم اب چمن آرائے سخن ہے
دریائے مضامین مین ہے وہ آج روانی
ہو جائے سمندر کا جگر دیکھ کے پانی

ہنگامہ سا آج وہ انداز بیان ہو ۔۔ لشکر جسے سکتے مین ہر اک پیر و جوان ہو
حسان عجم کا ترے شعرون پہ گمان ہو ۔۔ ہان قفل دہن کھول کہ اب نعل فشان ہو
رائج ہین جو اس وقت زمانے مین زبانین
آئین جو سامنے آگے تو کاٹ اون کی زبانین

ہین معرکہ آرا سے سخن ہندی و اردو ۔۔ دکھلا رہی ہین اپنی پھبن ہندی و اردو
چلتی ہین قیامت کا چلن ہندی و اردو ۔۔ اب غیر ہین کل تک تھین بہن ہندی و اردو
آپس مین بڑی دیر سے اک بحث چھڑی ہے
گھمسان لڑائی ہے کہ دونون مین چھڑی ہے

دونون طرف آمادگی جنگ و جدل ہے ۔۔ دونون طرف آوازۂ قرنا و دہل ہے
دونون طرف اسوار پیادونکا عمل ہے ۔۔ دونون طرف اسوقت عجب ردّ و بدل ہے
بگڑا ہوا ہے رنگ جہان خیر نہین ہے
یہ جنگ کا میدان ہے کچھ سیر نہین ہے

لو دیکھو کہ فوجین ہوئین دونو کی صف آرا ۔۔ آواز دہل آئی وہ بجنے لگا قرنا
کھنچین وہ لگامین وہ اٹھایا گیا نیزا ۔۔ بندوقین بھرین اور وہ گھوڑونکو چڑھایا
تلوارین جو میانون سے نکلنے لگین سب کی
تھرایا فلک اور زمین خوف سے دبکی

ناگاہ بڑھا لشکر اردو کا ہراول ۔۔ ہر ایک صف جنگ مین پڑنے لگی ہلچل
میدان مین آیا وہ دکھاتا ہوا کرتل ۔۔ اور فوج مخالف کیطرف دیکھ کے دہل
بولا کہ بظاہر ہین مقابل مین تمہارے
پر تم سے نہین کوئی کپٹ دل مین ہمارے

ہم جانتے ہین یہ کہ نہ تم مانوگے کہنا ۔۔ دل سے نہ نکالوگے کبھی کینہ بیجا
سمجھانے سے چڑ جاتے ہو تم اور زیادہ ۔۔ معلوم نہین تم کو برا کیا ہے بھلا کیا
ہم کوئی پہل اپنی طرف سے نہین کرتے
اب حجت آخر کو بھی دل مین نہین رکھتے

لو بات سنو غور کرو کان لگاؤ ۔۔ مانو کہا جانین نہ لڑائی مین گنواؤ
ناحق کے لیے کاہیکو سر اپنا کھپاؤ ۔۔ مل جاؤ گلے آن کے آؤ ادہر آؤ
بس جنگ و جدل ہو چکی ہو جائے صفائی
انسان کو لازم نہین آپس مین لڑائی

باینہمہ گر تم کو صفائی نہین منظور ۔۔ تو اپنی طبیعت بھی کسی سے نہین مجبور
ہم دب نہین سکتے کبھی اے لشکر مغرور ۔۔ ہے اپنی شجاعت تو ہر اک ملک مین مشہور
ہم وہ ہین کہ سند و عجم و روم و عرب کے
مختار تھے مالک تھے شہنشاہ تھے سب کے

اس ملک مین عزت تمہین دینے ہی کی کیا ۔۔ سمجھا کیے ہم تمکو برابر کے برادر
عزت سے بٹھاتے تھے تمہین اپنے برابر ۔۔ افسوس نہ سمجھے تھے کہ ہو جاؤگے خود سر
سند ور سمجھکر ہمین یون تنگ کروگے

تلوارین پیر ٹوٹ پڑے فوج پسندی | اکدم مین ہوئی خوب غرض ہندی کی چندیا

پسپا ہوئے لشکر ہندی کے رسالے

گنگا کو اتارے ہوئے دھوتی کو سنبھالے

ہندی مین ہوا شور بڑے لاٹ دہائی | مدبوح کیے دیتے ہین ہمکو یہ قصائی

شامت نے جو گھیرا تو قضا کھینچ کے لائی | بس ہار گئے خوب سزا جنگ کی پائی

جسے نام و نشان ہو مین کو کچھ ور نہین ہے

خود اپنا رواج اب ہمین منظور نہین ہے

جب لاٹ بہادر نے سُنا حال یہ سارا | منسکر کہا بہتر یہی نشا تہا ہمارا

اُردو کے لیے گو کہ نہین غلبہ آرا | لیکن نہین فرقت ہمین اردو کی گوارا

ہم ووٹ یہی دین گے کمیٹی مین مقرر

اُردو سے زبان کوئی نہین ہند مین بہتر

اُردو کے طرفدار کہان ہین اودہر آئین | ہان تہنیت کرزن کا بسرا بجا لائین

یہ وقت خوشی کا ہے پئین اور پلائین | یار ونکو بھی انگور و شکر قند کھلائین

تم لال بجھکڑ کو جو دے دو کوئی چٹی

ہو جا ئین ابھی بہرتے ہوئے رتی

راقم۔ وہی پرانا نامہ نگار مارہروی۔ از حیدرآباد دکن

اے صبحدم چہ شد کہ گریبان دریدہ
وے شب چہ حالتست کہ گیسو بریدہ

اینجانب علیہ الرحمتہ نے فی الحال ایک ڈرامے کا کب لباب ست نکالکر شیکسپیر کی روح کو تازہ کیا ہے۔ وہ روانہ ہے ؎

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

لے ڈرامو صوف ملاحظہ ہو۔ ڈراما

کہ کرد کہ نیافت

پہلا باب

پردہ اول۔ در پردہ بگرو۔ اسکو پھانس اُسکو گانس۔ لوٹ مار۔ دماغ بعالم بالا۔ سواری باد بہاری کی دہوم دہام۔ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ ؎

لے گئے لوٹ کے یان اپنا متاع عشرت

آیا مخصوص غریبون پہ غضب کا ادبار

پردہ دوم۔ مہ جبینان شہر کا کھرمٹ۔ قتالہ عالم پہ پہرہ چوکنا سوایا۔ ملبے پلنگ۔ گلابی پری سے سہد وشی۔ ؎

کہین بوتلین ہین کہین جام ہے

خرابات مین ایک کہرام ہے

پردہ سوم۔ زرخیز کار روائی۔ مرغ زرین کا شکار۔ ؎

شہپر و عنقا پہ پہونچایا ہے کہا جعل کا

پھانس لائے سونے کی چڑیا کو دامی اندنون

پھر غیظ و غضب۔ منہ کا کہا ہوا تہپر کی لکیر۔ استدعا۔ خوشامد نامنظور۔ ؎

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک

ہم کہین گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

پردہ چہارم۔ پردہ شوم شکستہ۔ دودہ کا دودہ پانی کا پانی۔ سانچ کو آنچ کہا۔ بے ایمانی۔ جعلسازی۔ ملیا میٹ۔ ؎

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین

مجھسے کہان چھپینگے وہ ایسے کہان کے ہین

دوسرا باب

پردہ اول۔ سامان فوٹوگرافی تیار۔ فوکس لینے کی ضرورت نہین۔ چلتو تصویرین کھینچ کہانچ آقائے ولی نعمت کے روبرو۔ ؎

بٹھائے دیتی ہے ہر ہر قدم پہ یاس مجھے

سنبھالکر کوئی لیجائے اُنکے پاس مجھے

پردہ دوم۔ ایکبارگی پردہ فاش۔ اُترا شحنہ مروک نام۔ ؎

بوتلین ٹوٹین گرا ساغر ہوئے میکش اُداس

میکدہ مین کیا ہوئی بدانتظامی اندنون

پردہ سوم۔ ؎

سہان کے مانند آن سانپے کز وساز ند محفلہا

شیر بکری ایک گھاٹ۔ ؎

مورچگان را چو بود اتفاق

شیر ژیان را بدر آرند پوست

برسون کا کھایا پیا سامنے۔ برانڈی۔ اکشا نبرون کی سی تیزی ملائی کی برف کی طرح سرد۔ ؎

FOR SALE BY W.C. KIDD

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

وقیانوسی باپ کا خط بیٹے کے نام

فلاکت منزل۔ دہلی۔
تاریخ فرّخ۔ ماہ و فرسنہ سفید۔
بہ نور دارہ آزادی سرشار

تمہارا خط نمبر ۲ پہونچا۔ تم نے یہ گمان۔ بے غرض کرلیا کہ مین تمہارے خطون کا جواب نہ دونگا ظاہر ہوتا ہے کہ تم رائے کے قائم کرنے مین بہت جلدی کیا کرتے ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ غلط نتیجہ نکالتے ہو۔ کیا تم نے نہیں سُنا التعجیل من الشیطان والتانی من الرحمن دوسری بات اس سے یہ بھی ظاہر ہوتی ہے کہ تم مین ہنوز مردم شناسی کی صفت نہیں آئی۔ اتنی مدت کی صحبت کے بعد جب تم نے اپنے سگے باپ کو نہ سمجھا تو پھر کس کو سمجھوگے۔ انگریزون مین اگر کوئی بڑی عمدہ صفت ہے تو وہ یہی ہے کہ آدمی کو خوب سمجھتے ہین۔ گویا اُڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہین۔ اسکا اثر اون کے شعرا اور ناولسٹون پر بھی ہے کہ اشخاص قصہ کے عادات وخصایل کی نہایت صفائی اور عمدگی کے ساتھ تصویر کھینچتے ہین اور نہایت باریک باریک فرق بتاتے ہین۔ گویا بال کی کھال کھینچکر رکھدیتے ہین۔ وہ نہ فقط اقوال اور افعال پر انسان کو نظر کرتے ہین بلکہ اوس خیال کا بھی جو انسان کے دیکھنے سے پہلے پہل دل مین پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے علم قیافہ کو اُن مین بڑی ترقی ہے۔ یہ مین نے اُن چند صاحبان عالی شان کے برتاؤ سے مستنبط کیا ہے جن سے کبھی کبھی بضرورت مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ازانسکہ تم باضابطہ اُن کی کتابین پڑھتے ہو تم کو یہ باتین مجھ سے زیادہ معلوم ہونی چاہئین۔ اہل البیت ادری بمافی البیت۔ چراغ تلے یہ اندھیر اکسیا۔

خلاف تمہاری اُمید کے مین نے تمہارے خط کا جواب دیا۔ گو اس قسم کے خطون کا جواب معمولی باپ دینا پسند نہیں کرتے۔ لیکن جب تم معمولی بیٹے نہیں تو مین معمولی باپ کیونکر ہوسکتا ہون۔ تم کو ایک کلیہ قاعدہ بتاتا ہون کہ وہ معمولی لوگون کے تجربے علاوہ ہے۔ تم نے کتابون مین پڑھا ہوگا کہ سفر سے انسان کے خیالات وسیع ہوجاتے ہین۔ اور وہ غلط خیال جو تنگ خیالی سے بر غیر قومون کی نسبت گھر بیٹھے ہوئے لوگ دل مین پیدا کرلیتے ہین ہوا کی طرح اوڑ جاتا ہے تم کو اس کی تصدیق گولڈ اسمتھ کی سٹیزن آف دی ورلڈ (سیاح جہان) کے پڑھنے سے ہوگی جس کا سیر ایک قابل دوست نے جابجا سے وقت مطالعہ ترجمہ کرکے سُنایا تھا۔ عمر بھی ایک قسم کا سفر ہے۔ اور ریل کا سفر۔ شاعر کہتا ہے ؎

تیری تیزی کے مقابل اے عمر
برق کو پا بہ حنا باندھتے ہین

غرض ٹھیک سفر ہی کی طرح عمر کے بڑھنے سے بھی انسان وسیع الخیال ہوجاتا ہے۔ مین نے دیکھا ہے کہ نوجوان باپ اپنی اولاد کے ساتھ نہایت تشدد سے پیش آتے ہین۔ اور دن رات محتسب کی طرح سر پر سوار رہتے ہین۔ اور کنٹرولر جنرل کی طرح رتی رتی کا حساب لیتے ہین۔ بخلاف اسکے گھر کے بڑے بوڑھے بچے کے بڑے سے بڑے قصور کی بھی چندان پروا نہیں کرتے۔ اس آسانی سے درگزر کرتے ہین کہ گویا کچھ کیا ہی نہیں۔ جوانون مین یہ بات بھی مشہور ہے کہ لڑکے کو نانی نانا۔ دادی دادا خراب کرتے ہین۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جوانون کے خیال مین جس قسم کا تشدد ضروری ہے اوس کو وہ سرے سے ضروری ہی نہیں سمجھتے۔ غرض عمر کی ترقی کی وجہ سے میرے خیالات بہت وسیع ہوگئے ہین اور یہی وجہ ہے کہ مین تمہارے اس قسم کے خیالات اب خوشی سے پڑھتا ہون اور بکشادہ پیشانی جواب دیتا ہون۔

ایک اور سبب یہ ہے کہ جب سے میرے دل مین تمہاری انگریزی دانی کی فوقیت ثابت ہوئی چونکہ قول بے عمل پر ایسا اثر نہیں کرتا مین نے اوسی دن سے تمہارے ساتھ انگریزی شروع کی۔ گویا سینگ کٹا کر بچھڑون مین جاملا۔ اگرچہ مجھے تمہاری طرح اس علم قلیل پر بتقاضاے غرور جوانی تعلق نہیں۔ اور غرور ہی کیا کہ انسان ہلدی کی ایک گرہ پر پنساری بن بیٹھے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ مین تمہارے ہر خیال کے ماخذ کو دریافت کرلیتا ہون اور اسی وجہ سے تم کو تمہاری خطرناک آزادی رائے مین معاف رکھنے مین ٹھیک اوسی طرح اظہار عالی ظرفی کرتا ہون جس طرح بعض بدنشہ دوستون کی بزم مین بعض عالی ظرف حریف کرتے ہین۔ ●

اس خط مین تم نے میرے بڑھاپے کی بہت ہی بدنما تصویر کھینچی ہے حقیقت مین پیری مجموعہ عیب ہے۔ ؎

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند

مگر نہ اس قدر جتنا علے العموم اوس کو سمجھا گیا ہے لوگون مین یہ بات مشہور ہے کہ کیسی ہی گئی گزری ہو مگر پھر بھی پرانی ہڈی ہے۔ ایک بڈھا شاعر کہتا ہے۔ ؎

یارو ہمارے آگے اب بھی جوان کیا ہو

لیکن حقیقت مین لوگ پُرانی ہڈی کا مفہوم اصلی نہیں سمجھتے۔ تم نے شاید انگریزی فلسفے کے خیالات بہت زیادہ دماغ مین فراہم نہ کیے ہون گے۔ اوس کا ایک اصول میرے ایک قابل دوست نے یون سمجھایا کہ دُنیا مین جتنی چیزین سب سے زیادہ اصلح وانسب و اعلے و موزون ہوتی ہین وہی باقی رہجاتی ہین اور باقی سب حشرات الارض کی طرح فنا ہوجاتی ہین۔ نظامی کا وہ مشہور

کروگر - دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را

ہوتی ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ شیطان نے
کان مین پھونک دیا ہے۔

نشاط عمر باشد تا بہ سی سال
چو چل آمد فرو ریزد پر و بال

غرض جوان شکلون سے نشاط عمر کو ہاتھ سے
دیتا ہے۔ تیس مین قاعدے کے مطابق تو
بال سفید نہ ہونے چاہیئین مگر یہان بال
سفید ہین۔ نہانے کا عذر کیا جا رہا ہے۔ بڑا
ہے اور چہرہ جوان تو پھر خضاب کیون نکرین
خضاب کی آڑ مین سلامتی سے ہوتو گئے ہین
پورے ساٹھہ برس کے مگر پھر بھی چالیس ہی
کے لگ بھگ سمجھے جاتے ہین۔ آنکھہ کی بصارت
مین کمی آئی۔ مضائقہ نہین۔ آڑ کو ٹٹی کی عینک
اور عینک کی ٹٹی موجود ہے کسی نے جب
پوچھا کہہ دیا فیشن ہے۔ کیونکر نہ لگا ئین۔ دو
آنکھون سے چار آنکھین ہوجاتی ہین۔ یہ
ناک۔ آنکھ۔ کان سب سونے سے آراستہ
دانت ٹوٹے اس کا بھی کچھہ غم نہین۔ عذر
معقول ہے۔ پان اس چھالیا کو کھا گئے
برف نے ان موتیون کا بازار سرد کردیا۔ ایک
دفعہ گھوڑے پر سے گر پڑا تھا۔ چار دانت اس
اُفتاد کی نذر ہوئے۔ مصنوعی دانت جھوٹے

موتیون کی طرح بکثرت ملتے ہین۔ بازار جاکر
مول لے لیے۔ اور خوش خوش ہنستے کھیلتے
گھر واپس آلیے۔ لیکن اب خبر نوین کو کیا کرین
غمازی کی ان سطرون کو کیونکر مٹائین
کم بخت سارا راز فاش کیے دیتی ہین
اچھا بھئی اب پورے چالیس کچھہ اوپر
چالیس۔ اسی طرح اُڑا اُڑا کر مدتون مین بچا
ہوئے پھر ساٹھہ۔ ساٹھہ کے بعد پھر متشرہ
ہنے کی خواہش زور کرتی ہے۔ پورے ستر
بھی نہین ہوئے مگر اسی لوٹے تیار ہے
ہین اور پھر دوا و طلب بھی ہین۔ کون دیکھیگا
اس عمر مین ایسے توسے کیا برے ہین۔
غلط بیانی کرتے کرتے صحیح عمر پھر خود بھی
یاد نہین رہتی۔ مگر اس کلیہ طبعی کے مطابق
نوجوان اور بوڑھے دونون اپنی عمرین
بڑھا کر بیان کرتے ہین۔ غلط بیانی ہمیشہ
زیادتی ہی کی جہت مین ہوتی ہے۔

الغرض جب انسان کی فطرت کا
یہ حال ہے تو میری رائے مین عمر کا دریافت
کرنا ایک فضول خیال ہے۔ دریافت عمر کا
معیار یہ کچھہ ٹھیک نہین کہ صاحب عمر کیا
بتاتا ہے۔ اس کے لیے کچھہ طبی قاعدے
مقرر ہونے چاہیئین۔ جس طرح درخت یا
جنگلی جانور سے یہ نہین پوچھتے کہ کب پیدا
ہوا۔ کیا عمر ہے۔ اوسی طرح آدمی کو بھی
اس سوال سے معاف رکھنا چاہیے
وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے جبکہ عمر کے
باب مین تمام دنیا کو اوس طرب انگیز طاقت
کا ہم خیال تصور کرین گے جو ہماری خوشی
اور عیش کی صحبتون مین نیشنیل لیڈرون
کا کام دیتا ہے اور اس لیے اوس کی
شناخت کا کوئی اور علمی اور یقینی قاعدہ
ایجاد کرکے طلبہ اور وکلا اور عہدہ دارون
اور دوسرے مشہور عمر چھپانے والون کے
زبانی بیان پر اعتماد نہ کرین گے۔ مین نے

جیسا کہ اوپر بیان کیا اپنی عمر گھٹانے بجانیوالی
زندہ دل بازاری عورتون کی طرح کسی فرد بشر
پر ظاہر نہین کی جب کبھی مجبوری ظاہر کرنی
پڑتی ہے تو علم حساب کے حل طلب سوالون
کے پیرایے مین کچھہ ایسے ایچ پیچ سے ظاہر
کرتا ہون کہ آدمی بے وقوف بن جاتا ہے
اور اپنی ندامت دفع کرنے کو کچھہ اور باتین
کرنے لگتا ہے۔ باقی آئندہ

بجز اونٹ کے سب سواریان موقوف

ایک مولوی صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ
مسلمانون کی ترقی صرف اس سبب سے رک
گئی ہے کہ اونھون نے اونٹ کی سواری
چھوڑ دی ہے اور بایسکل اور فٹن اور ریل کو
اختیار کیا ہے۔ مولوی صاحب نے سب سے
مسلمانون کو جمع کرکے اپنا خیال ظاہر کیا
اور فرمایا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ باضابطہ طور
پہ خدا سے دعا مانگین کہ گورنمنٹ سوا سے
اونٹ کے سب سواریان ہندوستان
مین بند کردے۔ مولوی صاحب کا علم بھی
کھرا تھا داڑھی بھی گھنی تھی۔ بداعمالی بھی
کوئی ظاہر نہین ہوئی تھی۔ جمعہ جماعت بھی
ناغہ نہ کرتے تھے۔ اون کی اس بات پر اکثر
اکثر مسلمانون کو یقین پیدا ہوا کہ بے شک
اونٹ کی سواری شروع کرین گے تو ترقی
ہوجائے گی۔ پس وہ تو فوراً وضو کرکے مولوی
صاحب کے ساتھہ آمین کہنے کو تیار ہوگئے
لیکن ایسے مسلمان بھی کم نہ تھے جنکو ریل
اور فٹن اور بایسکل اور دیگر سواریون سے
برابر کام لینا ہوتا تھا اونھون نے مولوی
صاحب سے بحث شروع کی۔ مولوی صاحب
نے فرمایا کہ اونٹ کیسا مقدس جانور ہے
دیکھو قرآن مین خدا نے اوس کا ذکر فرمایا ہے
اَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الاِبِلِ کَیفَ خُلِقَت۔ پھر یہ دیکھو
کہ تمام فتوحات اسلامیہ بزرگان دین نے

FOR SALE BY W.G. KIDD.

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM.

ہماری ناک کی اوس شخص کو نہین ہوسکتی جو اس
طرح دماغ روشن کرلیتا ہے
جو لوگ صفائی کے عادی ہوجاتے
ہین وہ ذرا سی بدبو کو تاب نہین لاسکتے اور
ادنی طبقہ کے پانی سے سخت امراض وبائی
مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ اجمالی کارخانے مین
لڑکپن ہی سے خاندان کے تمام اراکین کو
بدبو کی عادت ہوجاتی ہے۔ گویا ایک قسم
کا ٹیکا وقتاً فوقتاً لگتا رہتا ہے جس سے
اُن وبائی عارضون سے ایک حد تک نجات
ہوجاتی ہے جو نازک دماغی کی وجہ سے بدبو
سے چھوتے ہی پیدا ہوتے ہین۔

تمہارا پاخانہ گو بہت ہی صاف ہو مگر
جس ترکیب سے اوسکے بعض سامنے جسم
اسفل کو ڈھانکا اور اعضا کو
سمیٹ کر ایک خاص قسم کا تیرنا بنانا
پڑتا ہے اوس کا اصلی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گوبر
کے عوض بدبو سے جسم کا
سارا حصہ لبس جاتا ہے اور پھر امونیا
کی مدد سے بھی وہ پایدار بدبو
انتہا سے زیادہ
سریع النفوذ ہوتی ہے کسی طرح نہین جاتی ہندوستان
مین آب نزول کا پرشوکت نمایش طلب عمل
جس کثرت سے ہوتا ہے اوس کے لیے بھولی
باتون مین کوئی خاص آرام وہ انتظام آسانی
سے نہین ہوسکتا۔ فرسٹ کلاس کا لگیج تھرڈ
کلاس کمپارٹمنٹ مین ذرا مشکل سے سما
سکتا ہے۔

آبدست کی مشکلات کو گو کاغذ نے بہت
سمیٹا ہے لیکن ہندوستان کی گرم آب وہوا
مین اس قسم کے خشک آبدست مین پھر بھی
پانی مرتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر مین گرمی اوس
نجاست کو جو ولایت مین سردی کے اثر
سے غیر محسوس تھی رہتی ہے
پسینے کے ساتھ بہا دیتی ہے اور یون وہ
نجاست خفیفہ حد غلیظہ تک پہونچ جاتی
ہے۔ سنا ہے بعض نفیس الطبع انگریز
گرم آب وہوا کے اس تہذیب سوز اثر کو
دیکھ کر کاغذ سے دست بردار ہوگئے ہین
شاید یہی وجہ ہے کہ عموماً
جب تک غسل نہین کرلیتے صاف
کپڑے نہین بدلتے۔ ولایت مین غسل کا
اس قدر رواج نہین ہے۔ غرض غسل ہی
سے آبدست کا کام بھی لیتے ہین۔

چاہ پینے اور منہ دھونے کے ذیل
مین تم نے ایک عجیب مضمون لکھا ہے
جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رطوبت
نہایت نافع چیز ہے۔ گویا تریاق اکبر۔
اس کو کسی طرح ضایع نہ ہونے دینا چاہیے
اس لیے کہ تم چاہے بے منہ دھوئے
پیتے ہو۔ گویا چاہے سے منہ دھو کر معدے
کی سلفچی مین کلی کرلیتے ہو۔ اور منہ دھوتے
وقت برتن مین کلیان کرتے جاتے ہو
اور پھر اوسی سے پانی لیکر منہ پر ڈالتے
جاتے ہو گویا رطوبت سے منہ پر
نئی بارنش پھیرتے جاتے ہو۔ اگر یہہ
اس قدر مفید در بکار آمد چیز ہے
تو گھر بھر بلکہ محلے بھر کی کلیان جمع کرکے
ہم بھیج سکتے ہین۔ غالباً ان کلیون سے
پایدار بارنش کا اثر ہوگا۔ انگلستان
مین خدا کے فضل سے ہم لوگون
کا تھوک جمع رہتا ہے۔ وہ بھی کیون
ضایع کیا جاے۔ احتیاط سے تازہ
بتازہ ہر روز تمہاری خدمت مین سبیل
پارسل پہونچا کرے۔ اس مین علاوہ آبا
فایدے کے جو تم نے ہضم وغیرہ کے
متعلق بیان کیا ایک بڑا فایدہ یہ بھی
ہوگا کہ ماں باپ کے تعلق کی وجہ سے
کسی قدر سعادت آخروی بھی تمہین حاصل
ہوگی۔ تمہارے ہان کی غذا جس کا تمنے
ذکر کیا ہے ایسی نہین ہے کہ تمہارے اکیلے کے
رطوبت سے ہضم ہوجاے تاوقتیکہ یہان
سے بھی مدد نہ ہو کام چلنا مشکل۔ اور تم ہماری
کچھ فکر مت کرو۔ اول تو ہماری غذا مین
تیلی دال کے سوا اور ہے ہی کیا۔ اور ہر معدے
مین پہونچی اور ہضم۔ اگر ہضم نہ بھی ہو تو
تمہاری جوتی سے۔ ہضم نہ ہونے کا نتیجہ ہے
سوء ہضم۔ تخمہ۔ سفیدہ اور وہ بالکل تمہارے
مفید مطلب۔ خس کم جہان پاک۔

تم نے اپنی شیر افزائی کا بھی ذکر کیا ہے
مین اسکی برائیان اپنے پہلے خط مین اپنی
زبان سے نہین بلکہ ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

نصیب دشمنان بدنیت دشمنون کی زبانی
سے بیان کرچکا ہون۔ شاید مجھے خط تم لکھ
پڑھا کر لکھا کرتے ہو۔ جب ہی اس قدر لب و
لہجہ بستانہ ہوتا ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے جھونکنے
لگتا ہون۔ مگر اب مجھ بڈھے کو دیوانہ بنانا
ٹھیک نہین ؎

چون پیر شدی حافظ ترک مے و رندی کن
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

یہ درہے اگر تم اپنی عادت کو نہ چھوڑو گے
تو ایک دن وہ بھی ہوگا کہ کتے تمہارا ساقی
ہوگا اور گھر تمہارا مے خانہ۔

اپنی ابتدائی تعلیم اور زمانہ طفلی کے
برتاو کی نسبت تم نے زبردستی کا الزام
مجھ پر لگایا ہے۔ تمہارے ہان سے جو باتین
متعلق ہین اون کا مین ہرگز ذمہ وار نہین
وہ بھی لکھنا پڑھنا جانتی ہین وہ خود
جواب دہی کرلین۔ مگر اپنی نسبت مین سخت
طور پر بڑے زور سے تمہارے خیالات
سے اختلاف کرتا ہون۔ مین نے جیسا
نرم برتاو تمہارے ساتھ کیا ہے شاید ہی
کوئی باپ کرے۔ اگر مین اون باپون مین

ہوتا تو آج تہین علی گڈھ ہی کیون بھیجتا اور
تمہارے لیسے جگر خراش لفظون کا اس کشادہ
پیشانی سے جواب ہی کیون لکھتا- البتہ تعلیم
مین کسی قدر تشنہ رہتا مگر تمہارے ہی بھلے کو
دو چار فقرے عربی کے جو تمہارے ہر خط مین نظر
آتے ہین یہ اوسی کا صدقہ ہے- تعلیم مین جو
مارپیٹ ہوتی ہے اوس کی شکایت فضول
ہے- بے نشتر کے پھوڑا اچھا نہین ہو سکتا
کیا عجم- کیا عرب سب اس بات پر متفق ہین کہ
نا فہم لڑکون سے بے ضرب و تادیب کے پورا کام
تعلیم کا نکل نہین سکتا- عرب کہتا ہے الضرب
الصبیان کالماء فی البستان- انگریز کہتا ہے
بید کو بخشو دنیا لڑکے کو غارت کرنا ہے- تعلیمات
مین اگر تعمیرات سے تشبیہ لی جائے تو کہ سکتے
ہین کہ گچ بغیر اس کے مضبوط نہین ہوتا کہ اوپر
خوب کٹائی ہو- استعداد کا بھی یہی حال ہے
استعداد گچ ہے تو مارپیٹ اوس کی کٹائی
مارپیٹ استعداد کو مضبوط اور پختہ کرتی ہے
اور ہر لفظ کو ذہن مین اس طرح بٹھا دیتی ہے
کہ پھر مرتے تک دل سے نہین نکلتا- گویا
نقش کالحجر ہے- (باقی)

راقم- دعا گو بید نہ بر گوار- (ن پنجاب)

جنگ ٹرانسوال کے بہادر
جنرل فرنچ
جنہون نے کیمبرلی کا محاصرہ چھڑایا

مزخرفات

مزخرفات کا نام سنتے ہی حضرت پنچ گھبرا
اوٹھے اور ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ ایسا نہ ہو
کوئی سنتا ہو اور دل مین خیال کرے کہ پنچ سے
(جس کی عبارت اور سلاست دیکھکر اور
شہرون کے لوگ فصاحت حاصل کر رہے
ہین) مزخرفات سے کیا نسبت- ع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
پھر مزخرفات کے لفظ سے کیونکر پیچ چوکتا
نہ ہون- ع-
الحق لا یعلوا و لا یعلیٰ
ہان حضرت جو کچھ آپ کہیے سوق ہے بجا ہے
مگر میری عرض یہ ہے کہ پہلے اوس غریب
مصنف بچارے کے کلام کو سن تو لیجیے
اور دیکھہ تو لیجیے کہ کس قسم کے مزخرفات
نظم کیے ہین- پہلے ہی سے غصہ کرنا معنے
دارد- ہان بھئی ذرا پڑھو- دیکھین تم نے
کیا مزخرفات کہے ہین- بہت خوب- مین نے
فی الحال چند رباعیان عرض کی ہین وہ مین
پڑھ کے سنائے دیتا ہون مگر امید کرتا ہون
کہ ذرا توجہ سے سماعت کیجیے گا-

دوہڑا

مارے غصے کے آگ ہو تم یار
چہرہ ہے جیسے قندہاری انار
اب تو جل جل کے جل یہ پڑھتا ہے
وقنا ربنا عذاب النار

دیگر

اوٹھنا چلنا اور اوٹھنا بیٹھنا کم ہو گیا
اک ذرا سی بات مین بیدار عالم ہو گیا
پھوٹنا نکسیر کا اب آئے دن معمول ہے
کیا کہون اس عارضے سے ناک مین دم ہو گیا

دیگر

عجب برسات ہے سینہ مین دم بس اٹکتا ہے
کڑکتی ہے اگر بجلی تو دل میرا دھڑکتا ہے
خدا وندا تری رحمت [illegible] مجکو

دیکھیے۔ اب سنو۔

ابھی وہی ہندی ناگری کا جھگڑا۔ لاٹ
صاحب نے تو صرف اس قدر حکم دیا کہ عرضی
سمن وغیرہ اُردو ناگری دونون مین ہوا کرین
اور یہ حکم صرف اس غرض سے ہوا کہ رعایا جو
ہندی خوان بخیال لاٹ صاحب بہادر کثرت
سے ہے۔ اپنا کام آسانی سے نکال سکے اور
وقت عرائض نویسون کی سخت گیری سے
بچے حالانکہ سراسر غلط ہے۔ حکم حاکم
مین کیا چارہ جو مصلحت ہوئی حکم دیا۔ ہندی
خوان نہ ایسے کثرت سے ہین نہ اونکو آسانی
ہے۔ وہ اب بھی عرائض نویسون کے محتاج
ہین اور حسب بھی رہین گے۔ نہ اس قدر
دیہاتیون کو عقل ہے کہ عدالتی کارروائی
خود لکھ پڑھ سکین نہ عرائض نویسون کے
لکھائے بغیر اونکو مفر ہے۔ بہ نسبت ہندی
دانان کے اُردو دان ہندو مسلمان بہت
ہین۔ اور ہندی کے بہ نسبت اُردو بہت پسند
کی جاتی ہے لیکن یہ سب فضول بحث ہے
لاٹ صاحب کی جو راے تھی وہ فرمایا۔
مگر اسی قدر کہ جو اوپر منشا عرض کیا گیا۔ اب
طرفداران ناگری کا یہ منشا ہے کہ اونھون نے
کثرت سے مختارنامہ عرضیان اور کارروائی
ہندی مین شروع کرا دی جاے بلکہ بعض
اضلاع مین اگر عرائض نویس ہندی خوان
نہین ہین یا ہین اور ہندی لکھنا پسند
کرتے ہین تو۔ اوس کے طرفدار جو ملازمان
سرکاری ہین کوشش کرکے عرائض
نویس ناگری دان مقرر کرانا چاہتے ہین۔
ہندو دکانے سے تاکید ہوتی ہے کہ جوابدعوے
بیان تحریری۔ مختارنامہ ناگری مین لاؤ
مین تو لاٹ صاحب سے کہے دیتا
ہون کہ حضور کا یہ مطلب نہین اور اگر مطلب
ہو تو یہ عمال سرکاری اور ملازم۔ اور ہندو
ڈپٹی کلکٹر صاحبان اس مین کیون کودتے
ہین۔ اور کیون اس کی کوشش کرتے ہین
کہ ہندی رواج پا جائے۔

اور ایک تماشہ دیکھیے یہ بھی لاٹ
صاحب سے کہدون گا کہ حضور کے حکم سے
پورے جو نقشہ ناگری خوان لوگون کا
طلب ہوا اس مین نہ بعض جگہ ایسے
اشخاص ہندو بھی لکھدیے گئے جو مطلق
ہندی نہین جانتے ہین۔ اور کہدیا کہ آج
دس دن مین پڑھ لینا۔ صاحب ضلع کو
خاص ایسے عمل کا بذات امتحان لینا چاہیے
تہا۔ نہ کہ سر دفتران ہندو نے نقشہ بھرا
اور بھیجدیا۔ یہ غضب کی بات ہے۔ صرف
تعداد ہندی دان کی بڑھانے کے لیے
یہ کیا جاتا ہے۔ اور مار مار کر رواج ہندی
کا دلانے کے لیے تعداد ہندی دانان زیادہ
دکھلائی گئی ہے۔ یہ دونون باتین لاٹ صاحب
سے کہدینے والی ہین۔ کیا وہ اسکو سنکر
پسند فرمائین گے۔ سرکاری ہندو ڈپٹی کلکٹر
وعمال کو ذرا سی دلچسپی نہ لینا چاہیے یہ
بہت زبردستی کی بات ہے کہ تم سرکاری
نوکر ہو کر اشاعت ہندی کے لیے ایسی کمر
چست باندھو اور یہ پکڑ دھکڑ کر ہندی ناگری
کا رواج دو۔

راقم۔ ہم تو لاٹ صاحب سے کہدینگے۔
(از مقام [illegible] از اضلاع اودھ و ممالک مغربی)

لوکل علیہ الرحمۃ

جلیل شد۔ اور خوب شد اس حال مین شہر
کی رونق کا اچھا میلہ ہے۔ گرچہ پوچھیے تو اس سال
گرمی گرد و غبار اور پسینے کے شراٹون نے سارا
مزا کرکرا کر دیا۔ ہر آن معہ مبالغہ جیلے کی
اینٹ یا چنیا بیلچ معلوم ہوتا تہا۔ ہر جانیوالا
بلا شبہہ علی گنج کے میلے کی کیفیات کرتا نظر
آتا تہا۔

یون تو کئی آدمی طپش اور گرمی کی
بدولت سسکتے ہین مگر دو صاحبون کو تو وہ
زیارت و سیر کا شوق ہوا کہ جو اون کی
اول منزل کی نوبت آئی۔ سچ ہم کے پیچھے
جیلم کا سامنا ہوا۔

پولیس کے مقدمے کی دم ابھی نہین
ختم ہوئی۔ کوتوال صاحب تو کسی نہ کسی طرح
دس ہزار جمع کر کے جیل سے باہر آگئے۔ اب
اپیل کے دن دیدہ و خواہد شد بشیر علی صاحب
سب انسپکٹر پہلے اس جھنجھٹ سے بری
ہو کے انسپکٹر ہو چکے تھے۔ مدعی نے عدالت
سشن مین اپیل کر کے پھر نوٹس جاری
کرایا کہ وجہ پیش کرین کہ کیون اون کے
جرم کی تحقیقات سشن مین نہ ہو۔

حضرت گنج کی مسجد جو ایک مدت سے
شفاخانہ بنی ہوئی تھی خدا خدا کر کے چھوٹنیوالی
ہے۔ سنتے ہین۔ حامد علی خان صاحب
بیرسٹر اور دیگر شیعہ حضرات نے بڑی
کوشش کی اور لوکل گورنمنٹ کو لکھا
کہ اول تو وہان شیعون کے واسطے کوئی
مسجد نہین دوسرے مسجد کو کسی کام مین
نہین لانا چاہیے۔ چنانچہ میونسپل بورڈ
نے منظور کیا کہ وہان سے شفاخانہ اوٹھالے

پروفیسر شبان کا خوش طبعانہ طرز ادائے خیالات

(مناظرۂ ابر و بحر)

ابر و بحر آور دو گوہر از صدف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

(۱) تمہید

ٹھنڈی ٹھنڈی چمن و بن میں چلتی ہے ہوا
ہو مبارک کہ مئی ختم ہوئی جون آیا
مطلع چرخ پہ خوبی سے نمایاں ہے سہیل
خوب برسات کا ہے اب تو ستارہ چمکا
روشنی چاند کی سامنے اسکے نہیں ماند
نظر آتا نہیں سورج بھی ہے دھندلا دھندلا
ایک بحر زمین پر ہے فلک پر ہے ابر
گر نظر ہو تو ہے دلچسپ تماشا دنیا
گر ادھر بحر کی رگ رگ میں جوانی کا ہے جوش
تو ادھر ابر کا جوبن بھی ہے اُنڈا اُنڈا
بحر غصے میں نہ کیوں رعد کی صورت گرجے
ابر غصے میں اگر برق کی صورت لپکا
خشمگین یہ ہے تو ہیں اُسکے بھی تیکھے تیور
بحر کے منہ پہ ہے کف ابر ہے نیلا پیلا
منہ اندھیرے سے لڑائی ہے بلا کی قائم
وات کے بھی تو چکائے نہیں جھگڑا چکتا

(۲) مناظرہ

ابر کہتا ہے کہ ٹھہر تو بھی ہوں تجھ سے بڑھکر
بحر کہتا ہے بڑھے تو بھی وہی تو ہے گھٹا
ابر کہتا ہے کہ مٹھی میں ہے میری ندی
بحر کہتا ہے کہ قبضے میں ہے میرے دریا
ابر کہتا ہے کہ دامن میں ہیں میرے موتی
بحر کہتا ہے کہ پاکٹ میں ہے میرے مونگا
ابر کہتا ہے کہ خوش رنگ ہے میرا نیلم
بحر کہتا ہے کہ خوش آب ہے میرا ہیرا
ابر کہتا ہے کہ بارش ہے مری گوہر پاش
بحر کہتا ہے کہ ریزش ہے مری گوہر زا
ابر کہتا ہے میں ہوں نامیہ کی نام و نمود
بحر کہتا ہے میں ہوں نامیہ کی نشو و نما

ابر کہتا ہے کہ سرسبز ہے مجھ سے جنگل
بحر کہتا ہے کہ سیراب ہے مجھ سے صحرا
ابر کہتا ہے کہ دھرتی پہ ہے میری کھیتی
بحر کہتا ہے کہ کھیتوں میں ہے میرا غلا
ابر کہتا ہے کہ ٹٹی پہ ہیں میری بیلیں
بحر کہتا ہے کہ بیلوں میں ہے میرا گچھا
ابر کہتا ہے کہ صہبا ہوں جو چاہے میکش
بحر کہتا ہے کہ امرت ہوں جو مانگے پیاسا
ابر کہتا ہے میں آنکھوں میں نشے کا ہوں عروج
بحر کہتا ہے میں آنکھوں میں ہوں خودی کی نشا
ابر کہتا ہے میں کاجل ہوں بصارت افروز
بحر کہتا ہے میں سرمہ ہوں بصیرت افزا
ابر کہتا ہے کہ مجھ سے ہے یہ سنبل مشکین
بحر کہتا ہے کہ مجھ سے ہے یہ نرگس شہلا
ابر کہتا ہے کہ مجھ سے ہے گل لالہ لال
بحر کہتا ہے کہ مجھ سے گل سوسن گویا
ابر کہتا ہے کہ بلبل کی ہے مجھی سے تسبیح
بحر کہتا ہے کہ پھولوں کا ہے مجھی سے سجا
ابر کہتا ہے کہ منہ میں ہوں کلیوں کی زبان
بحر کہتا ہے ہوں کانوں میں پھولوں کے صدا
ابر کہتا ہے سبک بار ہے میرا ہاتھی
بحر کہتا ہے سبک سیر ہے میرا گھوڑا
ابر کہتا ہے کہ ہے سیر مجھے دنیا کی
بحر کہتا ہے ہے گلگشت مجھے عالم کا
ابر کہتا ہے کہ ہوں سائر سیروا فی الارض
بحر کہتا ہے کہ ہوں ماہر کن فی الدنیا
ابر کہتا ہے تو پابند ہے میں ہوں آزاد
بحر کہتا ہے کہ آزاد ہو پابند ہوا
ابر کہتا ہے کہ اعلے ہوں میں تو ہے اسفل
بحر کہتا ہے تواضع سے ہے اسفل اعلے
ابر کہتا ہے کہ پوتا میں ہوں دادا خورشید
بحر کہتا ہے کہ میں باپ ہوں تو ہے بیٹا
ابر کہتا ہے کہ ہے باپ سے بیٹا بہتر
بحر کہتا ہے کہ دادا سے ہے بہتر بابا
ابر کہتا ہے سلیمان کو میں ہوں تخت نمون

بحر کہتا ہے میں جمشید کو ہوں جام
ابر کہتا ہے بلا برق سے گنجینۂ زر
بحر کہتا ہے نگا رعد کا بھی ہے دھڑکا
ابر کہتا ہے کہ ہے رعد کی آئیں تو ہیں
بحر کہتا ہے تو لاکھوں کو پٹاخوں سے ڈرا
ابر کہتا ہے یہ ہے برق کی نکلیں تیغیں
بحر کہتا ہے تو بچوں کو تماشا دکھلا
ابر کہتا ہے اُگلنے کو ہے گرداب لہو
بحر کہتا ہے نگلنے میں ہے گرداب بلا
ابر کہتا ہے تو بس خاک سے پیٹ اپنا بھر
بحر کہتا ہے جیا جا سے تو جی پی کے ہوا
ابر کہتا ہے کہ دوں گا تجھے پانی پانی
بحر کہتا ہے کہ دوں گا تجھے قطرا قطرا
ابر کہتا ہے اڑا دونگا ترے دم میں ہوں میں
بحر کہتا ہے بھگا دونگا تجھے دم میں کوا
ابر کہتا ہے نہ کر مجھ سے زیادہ بڑبڑ
بحر کہتا ہے کہ بس بس نہ زیادہ غرا
ابر کہتا ہے کہ شاید تری موت آئی ہے
بحر کہتا ہے کہ معلوم ہے چل چل اب جا
ابر کہتا ہے کہ مجھ سے مرے ڈر تارہ
بحر کہتا ہے کہ خورشید کا پھیروں پنجا
ابر کہتا ہے اب اپنی خبر گردن کی
بحر کہتا ہے لے اب جان کی خیر اپنی منا
ابر کہتا ہے لے چت ہو گیا اب جان تو چھوڑ
بحر کہتا ہے تعلی سے تو کر لے توبا
ابر کہتا ہے کہ ہے جوش ندامت کیا کم
بحر کہتا ہے ندامت ہے تو میں نے بخشا
ابر کہتا ہے کہ دھوکے سے گرایا تو نے
بحر کہتا ہے نیا تو نے یہ کھایا دھوکا
ابر کہتا ہے کہ اب تو نہیں ہوتا میں زیر
بحر کہتا ہے کہ چل جا اب جا اب جا
ابر کہتا ہے کہ جاؤنگا تجھے چت کر کے
بحر کہتا ہے کہ کچھ دیر ہوا کھا کر آ
ابر کہتا ہے کہ شیروں کو ہوا سے کیا کام
بحر کہتا ہے کہ گر شیر ہی ہے منہ کو دیا

ابر کہتا ہے کہ بیہودہ نہ کرو یون تقریر
بحر کہتا ہے یہ ہے شیخی بیجا کی سزا
ابر کہتا ہے کہ شیخی ہے دلیل ہمت
بحر کہتا ہے کہ شیخی ہے شعار حمقا
ابر کہتا ہے کہ بزدل نہیں شیخی کرتے
بحر کہتا ہے کہ ڈرپوک ہے شیخی خورا
ابر کہتا ہے کہ ہم تو نہیں تجھ سے ڈرتے
بحر کہتا ہے کہ دل میں تو ہے بیٹھا ڈرتا
ابر کہتا ہے کہ دل غیب ہے تو کیا جانے؟
بحر کہتا ہے فراست سے ہے جانا جاتا
ابر کہتا ہے کہ اللہ رے فراست تیری
بحر کہتا ہے کہ اللہ رے تکبر تیرا
ابر کہتا ہے تکبر ہے یہ رفعت کی دلیل
بحر کہتا ہے تکبر ہے یہ پستی پہ جھکا
ابر کہتا ہے نہ کر پست کسی کی ہمت
بحر کہتا ہے کہ ہمت ہے تو پستی پہ نہ آ
ابر کہتا ہے کہ اک فتح پہ اتنا مت پھول
بحر کہتا ہے کہ بے فتح نہ اتنا اترا
ابر کہتا ہے کہ کیا فتح نہ ہوگی حاصل؟
بحر کہتا ہے کہ جب تک نہ ہو سچا دعوی
ابر کہتا ہے کہ کیا ایک ہے سچا تو ہی؟
بحر کہتا ہے کہ سچون کا ہون عاشق سچا
ابر کہتا ہے تو عاشق ہے تو ہوگا مجنون
بحر کہتا ہے برا کیا ہے ملے گر لیلے
ابر کہتا ہے کہ لے ناقۂ لیلی مین ہون
بحر کہتا ہے رخ یار سے پردہ تو ہٹا
ابر کہتا ہے کہ لیلی نہین تجھ سے راضی
بحر کہتا ہے نشتر غمزدن سے ناحق ہیتا
ابر کہتا ہے کہ انعام تو دو لو اپنے
بحر کہتا ہے کہ نقد دل و جان تک لے جا
ابر کہتا ہے کہ کف حاتم طائی تو نہین
بحر کہتا ہے مین ہون دست و . . .

(۳) مدح

وہ امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر
وہ رئیس ابن رئیس ابن رئیس الرؤسا

رونقین جسکی امارت مین ہین جنت جنت
خوبیان جسکی ریاست مین ہین طوبی طوبی
ہے اسکی ہزارون ہون فلاطون ظاہر
عقل ہے اسکی کرورون ہون ارسطو پیدا
ہے سکندر مگر اسکو ہے ملی خضر کی عمر
کیا ہی چشمون سے ابلتا ہے یہ آب بقا
پارلیمنٹ دماغ اوسکا ہی اور زلف و شب
ہے ولایت مین مناسب جو ہوا ہے شوریٰ
جلوہ آرا ہین خیالات کے لاکھون ممبر
اور اسکے کرورون ہی ہین مجلس آرا
ذکر کرتے ہین جسے ہین عقلا کے زمرے
ذکر کرتے ہین جسے ہین طبقات فصحا
عقل کل عقل نے بس اسکے لبون مین پائی
کہ دماغ اسکا ہو ہر ایک فلک سے اعلی
علم نے اوسکی [illegible] بچھائی کرسی
وہ دماغ ہمہ دان عرش خود ہے بخدا
دیکھا عقل کا عرش اور خرد کی کرسی
ملکی خلق بھی کرتے ہین ملایک سجدا
خلق سے اوسکے ملک سیکھتے ہین عادات نیک
عقل کو اسکی ہین الہام سمجھتے عقلا
اسکی تقریر سے ظاہر ہے بلاغت کی شکوہ
اسکی تدبیر پہ قائم ہے تمدن کی بنا
عہد مین اسکے کچھ اسدرجہ ہے راحت پھیلی
گل کے بھی دل مین نہین خار کا باقی کھٹکا
گدگدی جان کی جب یاختہ ہنس دیتا ہو
چھیڑتا پھول کو ہوئے سے اگر ہے کانٹا
تیغ تنبیہ ہے چور کے لیے قطع النسل
نام باقی نہین دنیا مین کہین چوری کا
زخم ہے جو رشفاخانون مین ہی زخم کا چور
حسن کے گھر مین ہے آشفتہ بچون وزد حنا
شمع کا چور ہے حسرت کے بہانا آنسو
آنے والا ہے کوئی دم مین فنا کا جھونکا
نکتہ مین بنکے نظر آتی ہے جس صیغے پر
باقی صحت سے ترین اسکا ہو نقطا نقطا
گر عدالت پہ نظر کیجیے انصاف یہ ہے

گرد کو اسکی پہونچتا نہین عدل کسریٰ
دست قاضی مین قلم ہو کہ یہ میزان العدل
فیصلہ ہے کہ ترازو مین عمل ہے تلتا
گر عمل نیک ہے آدھے کی جزا ہو پوری
گر عمل بد ہے تو تھوڑے کی ہے تھوڑی ہی سزا
کوتوالی کو جو دیکھو ہے نگہبان کی نظر
ہر نظر کرتی ہے یان کام نگہبانی کا
ہین جوان جتنے نہین ان مین مشیخت مطلق
ہین امین جتنے نہین اون مین خیانت اصلا
بخت کی طرح شب و روز ہے ناظم بیدار
مدت سے باندھے اب شہر ہو فتنہ سویا
کوئی ٹکسال ہے کہتے ہین جسے تعلیمات
کہ کھٹا کھٹ ہے ہر اک علم کا سکہ ڈھلتا
دلکشا شہر مین حکمت کے مدارس یہ نہین
جتنے ہر کوچے مین آباد ہین یکسر کھلا
علم کو ہے وہ ترقی کہ خوشی کے مارے
اپنے جامے مین سماتے نہین پھولے علما
قدر دانی سے ہین خوش علم کی سچ کہتے ہین
. . . . . ہے بغداد امرا ہین خلفا
بچے بچے کو ہے قدرت کہ وہ کردے ثابت
آب کی طرح مرکب نہ کہ عنصر ہے ہوا
کوئی گھر بیٹھے ہوئے سیر یہ دنیا بھر کی
کہ ہے جغرافیے سے زیر قدم امریکا
باندھ دے کیون نہ عمارات کا پل تعمیرات
ہے بڑے جوش پہ انجینیری کا دریا
معدنیات جسے کہتے ہین ہے وہ کامل
کیمیا کا جسے معلوم ہے سچ مچ نسخا
کانین لوہے کی ملی ہے سے بناتی چاندی
کانین کوئلے کی ہین کوئلے سے بناتی ہیرا
جس طرف دیکھیے ہے راہ تجارت کی کھلی
جس طرف جایئے ہے کام سیاحت کا ادا
مرغ دولت طمع دانہ مین کیونکر نہ پھنسے
دام سڑکون کا ہے ہر سمت نہین پر پھیلا
ملک مین چار طرف دوڑ رہی ہین ریلین
انجنون کے ہے بھری سر مین ترقی کی ہوا

ٹرانسوال میں شہزادہ کرسچن وکٹر

جنرل بُلر ٹگیلا عبور کر رہے تھے اور آپ یادداشت لکھ رہے تھے کہ پاس ہی گولہ آ کے پھٹا۔ مگر کوئی صدمہ نہیں پہونچا صرف لوٹ پوٹ ہو گئے۔

سردار کچنر بہادر سوڈان
جنکی نسبت لارڈ متھیون نے
بجلدوے کارہاے نمایان
ڈسٹنگشڈ سروس
آرڈر ملنے کی سفارش فرمائی
ہے۔

تار گلزار ہے انجن پہ ہے انجن ہی خلیل
اور یہ انجن ہی سلیمان کہ ہے فرمان مین ہوا
تار برقی نہ کہو اسکو یہ ہے روح امین
سمجھو پیغام نہ اسکو ہے یہ وحی یوحیٰ
ڈاک خانون مین اُترتے ہین صحیفے شب و روز
ڈاک والون کی زبان پر ہے پڑھا نزّلنا
قصہ کوتاہ ہین اوصاف اضافی ہی بہت
وصف ذاتی ہین مگر وصف اضافی سے سوا
آؤ ممدوح کا تخیّل سے فوٹو کھینچین
نہ ہو فل سائز تو ہو بسٹ نہین تو چہرا
زلف کا اوسکی نہین سر پہ جبین کے سایہ
لپٹی ہے صبح سعادت سے مسرت کی سما
ہین بھنوین اُسکی کہ دو ترک لیے ہین شمشیر
اوس کی آنکھین ہین کہ دو دستے ہین مینا
کان سرگوشیان کرتے ہین گل مضمون سے
ہین لب بحر جس مین ہے پیرایۂ خوشبو معنیٰ
اُسکی بینی کہ ہے خود بینیون سے یکسر پاک
کارڈ ہے جسپہ کہ فوٹو ہے کھنچا غیرت کا
دونون رُخ آتے ہین غیرت کے اک رُخ سے نظر
ہے مصور نے نئے رُخ سے یہ فوٹو کھینچا
مونچھین ہاتھون مین لیے اپنے ہین یہ دو خنجر
جگر و دل کی نہین خیر ہے بہاگین اعدا
ہے ذقن صاف کہ آئینہ اسکندر ہے
ایسے آئینے مین کب بال بھلا ہے زیبا
سامنے آئے تو مُنہ پر ابھی سُرخی چھا جائے
اپنا مُنہ دیکھ کے سیب آپ ہی جائے شرما
موے عارض نہین ہین ہم ہین زنگی زوبین
ہونے والا ہے سر شام حلب پہ دیا
دولت آباد ہے یا عزم علاء الدین سے
دست کافور مین ہے فتح و ظفر کا جھنڈا

(۴) دعا

وصف ممدوح کو درکار ہے فرصت شباب
اور فرصت ہے بیان اپنے خیالون عنقا
بس مناسب ہے کرون فکر دعائے دستور
ہاتھ اٹھا کر یہی کہتا ہون یہی دستور دعا
جب تلک قصر حکومت مین ہو دولت کی کمی
جب تلک اوج سعادت پہ ہو اقبال ہما
یا الٰہی یون ہی دولت ہو قدم چومنے لگی
رہے اقبال کا یارب یون ہی سر پر سایا

دو جورؤون کا موا
جھک جھک پنجرا ہوا

داد ہے - فریاد ہے - ظلم - ستم - قہر غضب - الامان - الغیاث - توبہ - ارے بھئی دوڑو خدا کے واسطے بچاؤ - ارے مان قومی ہمدردی کے شیداؤن خدارا مظلوم کی مدد کرو - لاٹ صاحب کی امان - بڑے لاٹ گورنر کی مدد - ملکہ معظمہ کی دوہائی - تہائی - چوتھائی - مرا - مرا - ارے بھائیون (کفش ہاے مخملی جو نازک دست حنائی سے فرق مبارک پر نزول اجلال فرما رہی ہین) سر پلپلا ہو گیا - دماغ مثل جامنون کے کہل گیا - ریشۂ خطمی - شیرہ بنفشہ ہو گیا - ناک سے خون شہادت مقطر ہو رہا ہے - لاحول ولاقوۃ - واے جو اسی سرکی ٹانٹ نام آور لوگون کے چٹیل میدان - صحراے افریقہ کے مانند صاف شفاف ہو گئی - بال ایسے نفر ہوئے جیسے گدہے کے سرسے سینگ - ریش مبارک جو مثل سوپ کے

COUCHREMEDY

CHAMBERLAIN'S

COUGH

ہم سے ہماری پریشان حالی تو بہ تلا۔ شور شغب کی وجہ پوچھیں آخر کو انکے یہ ماجرا ہی کیا ہے تم پر ایسی کیا مصیبت پڑی جو سارا جہان سر پر اٹھا لگا ہے۔ مین نے بھی انہیں پہچان کر دل مین کہا اگر کچھ کام نکلے گا تو انہیں سے نکلے گا۔ لاؤ بھی بسم اللہ کرکے کہہ ہی ڈالو۔ ایک سے دو بھلے

دو دل یک شود بشکند کوہ را

کیا عجب کہ کوئی صورت خلصی کی نظر آجائے۔ مین نے اپنی داستان مصیبت و غم از اول تا آخر از الف تا یا۔ از راستہ تا دو سرے پاؤں تک کہہ سنائی۔ (باقی آئندہ)

دقیانوسی باپ کا خط بیٹے کے نام

ظلاکت منزل۔ دہلی۔
تاریخ غرہ۔ ماہ صفر سنہ ...
ہفتہ ۱۲۔ جون ۱۹۱۰ء

نماز روزے کی نسبت تمہارے خیالات سنکر مین اسکے لیے مین تمہین زیادہ قابل سرزنش نہین سمجھتا۔ فی الحقیقۃ لا مذہبی کا زمانہ ہے اس سفر میں عزیز فرعون بے سامان ہے ہان جب عمر زیادہ ہوگی خود بخود مذہب کا خیال آجائے گا۔ سفیدی مو اس فرعون

کا موئی ہے۔ مجھے تم نے پابندی مذہب پر ملامت کی ہے۔ وہ کم بخت جو گور مین پاؤن لٹکائے ہو اگر میری طرح نماز نہ پڑھے تو کیا کرے۔ اسنے طوفان آتا ہے تو وہاکو آتا اور شہ جلد تیر ہین۔ طوفان مین موت یقینی نہیں اور یہان یقینی سفر در پیش ہے پھر توشہ کا بندوبست کیونکر نہ کیا جائے۔ چھوٹے سفر مین بھی لوگ توشے سے بے پروا ہی نہین کرتے یہ تو بڑا سفر آخرت کا ہے۔ مذہبی طور پر نہ سہی خارم کے طور پر تم بھی مسجد مین حاضر ہو جایا کرو شیعہ کہتے مین کی او اکی او تیائی فد فیل الجنۃ۔ یعنی خدا کے نزدیک تکلف بھی مقبول ہے۔ وہ نکتہ نواز ہے ایک ادنے سی بات پر بخش دے سکتا ہے۔ انگریز بھی کل اعتقاد کے پکے نہین مگر قومی اقبال دیکھو کس طرح اپنے مذہب کی شوکت بڑھانے کو سو کام چھوڑ کر گرجون مین آموجود ہوتے ہین۔ اتوار تمہیں عید نظر آتا ہے۔ اب بھی کبھی اتوار کو شام کو گھر سے نکلنا ہوتا ہے تو گرجون کے قریب عجیب محو کی چہل پہل دیکھ کے بقول سرور بایین کشش طبیعت بھر بھراتی ہے۔ خواہ مخواہ گھڑی دو گھڑی کو محو نظارہ ہو جاتا ہون۔

نماز کے بڑے فائدون مین سے ایک یہ ہے کہ گھر بیٹھے ورزش ہو جاتی ہے عبادت کی عبادت اور ریاضت کی ریاضت۔ مسجد جاؤن تو خاصا کلب کا بھی لطف حاصل ہو سکتا ہے۔ جامع مسجد مین شام کو بڑی رونق رہتی ہے۔ غرض عبادت۔ ریاضت۔ معاشرت سبھی باتین اس مین جمع ہین۔ روزون پر پھر کبھی بحث کرون گا طوطے کی طرح سورتین پڑھنے کا الزام مجھ پر لگاتے ہو۔ خیر مجھے تو کوئی امتحان دینا نہین مگر غضب یہ ہے کہ خود تمہارے کالج مین بھی نسخہ سیقون سکے یاد کرنے مین

رائج ہے۔ اقلیدس تاریخ جغرافیہ۔ فلسفہ منطق کے وہ مطالب اقصا ابھی جو مطلق کچھ بھی نہین آتے ہیے بچے تو بھی طوطے کی طرح یاد کر لیا کرتے ہین۔ یونیورسٹی شائبہ ان تعلیمی طوطون سے امتحان لے کر خوش ہوتی ہو مگر دنیا مین تو ان کی ٹین ٹین اسے ملکر در د سر پیدا کرنے لگتی ہے سہ

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

عجب نہین عقلا کسی دن ان طوطون کی گردن مروڑ دین۔ یہ الزامی جواب ہے تحقیقی جواب پھر کبھی دون گا۔ بشرطیکہ تم سلسلۂ خط و کتابت جاری رکھو۔

راقم۔ دعاگو بزرگوار (ان پنجاب)

اپنا قصور

ارے یار جب ہندوستانیون کا جگرا ٹیس ٹیسا۔ تلی کھنکھنی ہو تو گھونسہ یالات مارنے والے کو مجرم کیون کہتے ہو۔ بیچارے گورے صاحب کو سنت خدا نکو بتا رکھا ہے کہ انہین کے گھونسے یا لگ مین یہ صفت ہے کہ ادہر پڑا نہین اور ادہر تلی صاحب شیشے کی طرح ٹوٹ کے چور لیلید ہوئی نہین حالانکہ اصل یہ ہے کہ ہندوستانیون کے اعضائے رئیسہ ضعیف ہی ہین۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ تلی سب معلوم ہوتا ہے آسلر کمپنی کے شیشے مین بند ہوا آیا ہے نہ یقین ہو حال کا مقدمہ سن لو۔ ابھی اس دن کی بات ہے ایک بنگالی بابو کو ایک عورت نے گھونسہ مارا۔ بابو صاحب بیکنٹھ باش ہو گئے۔ اب کہو عورت کا گھونسا جانستان ہے یا بابو جان بار۔

اخبار کی قیمت

اخبارون مین مذکور ہے کہ جزائر گرین لینڈ مین سکہ نہین رائج ہے۔ وہاں سند خرید فروخت کا

CHAMBERLAIN'S ·
PAINBALM ·

چیمبرلین کا پین بام

وجع مفاصل
کمر کمر
زخم نیلی
درد پہلو
درد کمر

کے لیے سفارش کی گئی ہے۔
یہ عام خانگی علاج ہے
قیمت ۸؍ - ۱۴؍
ہر مقام پر تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین

معاملہ الٹ ہے یعنے تبادلہ جنس با جنس ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ وہان سلاست ہے ایک ماہوار اخبار صاحب جی نکلتے ہین۔ قیمت سہ ماہی دو عدد دیگچ۔ اور سال بھر کے لیے ایک کھال بھیڑ کی۔ اور ایک پرچہ کے عوض ایک مرغی۔ دریافت طلب یہ ہی کہ قیمت وصول ہوتی ہے یا خریدار کھا لیتے ہین۔ ہم تو ہندوستان مین سمجھتے ہین کہ باوجود چاندی کے سکے کے سب ایمان ہضم کر جاتے ہین۔ ہان شاید یہ وجہ ہو کہ مرغی یا بھیڑ کی کھال بیان نہین ہے روپیہ ہے اوسیکو چھوٹا انڈا اور سکہ نے کیو جسے چپٹا انڈا سمجھتے ہونگے۔

ماتم پرسی بہ پیشگی

ہمارے ہمعصر مالک شہر اعظم سب ہی بوکھلائے معلوم ہوتے ہین۔ رامپور کی خبرین لکھنا اون کے واسطے جان جوکھم ہے۔ کیا وجہ کہ کسی نے آپ کو خبر کر دی تمہاری جان کی خیر نہین نواب صاحب نے پانچ آدمی مقرر کر دیے ہین کہ مار ڈالین اور کسی کو کانون کان خبر نہ ہو۔ آپ نے دیکھا اگر خدانخواستہ دشمن کے کان بہرے بقول جہلا کے نعوذ باللہ ہو گیا تو چپ چپاتے چلے جائین گے۔ جھٹ آپ نے صاحب مجسٹریٹ سے کچھ کہا اور ایک رنگین اشتہار شائع کر دیا "ہماری جان کی خیر نہین" چلیے چپ چپاتے کی شرط تو آپ نے توڑ دی۔ ممکن ہے جنرل اعظم الدین خان کی طرح دہر پکڑ نہ ہو۔ مگر نیر اعظم کے مالک حلوے کی طرح ظالمون کے پیٹ مین غٹ سے اوتر بھی نہ سکین گے۔ اور کچھ نہین کل پتھر بلین تو ضرور حلق مین اٹکین گے خیر اسکی نوبت تو خدانخواستہ نہ آئیگی مگر جب آپ کا یہ حال ہے کہ ادہر شورہ ہوا اور اودہر خبر ہو گیئی تو پتا کھڑکا بندہ سرکا کی کاروائی بھی ہو سکتی ہے۔ دوسرے غالباً دعوت کھانا۔ باغ جانا بھی نہ عمل مین آئے گا کہ جنرل یا جنگی خان کی موت نصیب ہو اور نہ پلنگ پر چت لیٹین گے کہ کوئی تمنچہ مار دے۔ مگر نیاز مندی قدیم کا تقاضا ہے کہ جس طرح بہ پیشگی واویلا آپ نے مچائی ہے۔ ہم بھی بہ پیشگی ماتم پرسی کر دین۔ اس مین فائدہ یہ ہے کہ ہمارے دوست جیتے جی شکریہ بھی ادا کر سکین گے بعد کا کیا اعتبار کون جان سکتا ہے کہ ماتم پرسی مرنے والے کی روح نے قبول کی یا نہین۔

وہو ہذا

ارے یار ہمعصر اگر تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک ہو جیسا کہ صحیح یا غلط تم کو اندیشہ ہے تو سمجھ لو سولیا پنج کو بڑا صدمہ ہوگا۔ ملک مین بڑا تہلکہ مچے گا۔ تم تو نہ ہوگے مگر پولیس کو زیادہ دقت ہوگی اور دوستون کو بھی رنج کرنا پڑے گا اور بڑی بات یہ ہے کہ مردم شماری جو سنہ ۱۹۰۱ء مین ہونے والی ہے اوس مین ایک کمی ہو جائے گی۔

لوکل علیہ الرحمۃ

آجکل گرمی زمالیشی پڑتی تھی۔ بارے ۱۲ کی شب کو آندھی آئی۔ پانی برسا۔ اور خوب برسا ایکدو روز گرمی کا پارہ سرد ہو گیا۔ ابہی اکثر اوقات ٹھنڈے ٹھنڈے آتا تھا۔ مگر کل سے پھر وہی گرمی۔ سچا ابر آسمان پر غبار تڑاقے کی دہوپ تو نہین مگر گھمسی بلا کی ہے۔ ہوا چلتی بھی ہے تو عجب اوچھی اوچھی۔ پسینے کے شرائٹے اور ہوا کے جھونکے بازی بد کے چلتے ہین۔ خلقت شامت اعمال سے تردامن تو پہلے ہی تھی اب اس رطوبت نے اچھا چولی دامن کا ساتھ کر دیا۔

پروفیسر شہباز کے تخیل و جلوۂ خیالات

ریل

ہمنے دیکھی ہے عجب طرح کی اونٹون کی قطار
ناک ہر ایک کی لوہے کی ہے لوہے کی نکیل
پیٹ مین انکے ہے قدرت نے بھری وہ حکمت
کہ سلون انکو جو معصوم ہین مجرم کو ہے جیل
سیر سیلونکی ہے ہر وقت وہ باہم ہے ملاپ
ورنہ یہ میل تو آنکھونسے کہیں بدرجہ ہے سیل
ہو سکتے ٹھیک نشانے پہ ہین غلونکی طرح
دونون ہاتھون سے اُفق جسکہ چلاتا ہے غلیل
خوش نمائی سے یہ کھچ جاتے ہین ہر جوٹی پہ
باغ صنعت مین انہین کی ہے منڈھے چڑھتی بیل
پیتے پانی ہین فقط کھاتے ہین لکڑی کوئلا
کبھی مالش کے لیے مانگتے ہین تھوڑا تیل
جانتے ہی نہین یہ کہتے ہین تھکتا کسکو
کھیل ہے انکو شب و روز کی ہی گرد و دلیل
سختیان کوہ کی سب بے عذر یہ لیتین ہین برداشت
ہین یہ بے چین جیسین دشت کی تکلیفین جھیل
ہین پہاڑون پہ یہ رکھتے ہین میدان مین
صاف گھڑیال ہین دریا مین جو دین انکو ڈھکیل
لدکے جاتی ہے انہین پر تو ولایت کی ڈاک
لدکے آتا ہے انہین پر تو ولایت کا میل
جانور ہین ہے مگر ان پہ عیان جرِ ثقیل
عملی شاخ مین اسکی یہ کہین بھی نہون فیل
بحر زخار مین ہین انکے ہنر کے قائل
شمع افروز شبستان شنا لیتے وہیل
بالیدہ ہست مین بھی انکی وہ فرد آتا ہے
پڑھ رہا جیسے ہو خود شیکسپیر لیمپ کے تیل
انکے چلنے سے ہے سونے کو بہانہ ملتا
چلتے مین کسنے کہا اونگھنے کو دیتے ہین ڈھیل
سنتے ہی تھے کہ ہین دُنیا کی طنابین کھنچتی
ہے تماشا کہ انہین وہی ہو اک دنکے کھیل
انسے بازار تجارت مین ہے ہر میل کی جنس
انسے ہوٹل مین سیاحت کو ہر ہر جنس کا میل
ساربان انکا وہ معشوق ہے جسکی کہ لٹین
حضرت نار کے گل پھول سے بازی مین جلیل
ہونٹ جسکے کہ کھلا دیتے ہین باغون مین گلاب
گال جسکے کہ بجھا دیتے ہین جنگل مین کنیل
اس نزاکت پہ یہ قوت ہے کہ گر پھونک بھی دے
مثل ذرات کے اُڑ جائین ہزارون زنبیل
ہین جو وہ بوقلمون رنگ کے اشتر غانے
قصر رنگین سے بھی وہ تہی نہین انکی کھیرتیل
ساربان ہے نہ شترخانہ نہ ان اونٹونکی قطار
فکر شہباز کی گھر گھر ہے چلائی ہوئی ریل

ایک جا رہتے نہین عاشق بدنام کہین
دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

آپ جانتے بندہ درگاہ بھی اگر عاشق نہین تو عشاق کی صحبت مین تو ضرور رہی رہے ہین - پھر ایک جگہ رہنا کیسے چہ! شروع مئی مین گرمی کی وہ شدت ہوئی کہ الٰہی توبہ - پانی پیتے پیتے پیٹ اچھا خاصہ تالاب ہوگیا - نہ دن کو چین نہ رات کو آرام - گو مفلسی مانع تھی مگر سیرون پر سنیچر سوار ہوا اور یا وحشت کہئے تین مہینہ کی رخصت کی درخواست کردی - بہزار خرابی رخصت منظور ہوئی - رخصت منظور ہوتے ہی بندہ درگاہ عازم کوہستان ہوئے - پہلے تو یہ ارادہ ہوا کہ شملہ چلین پھر یہ خیال ہوا کہ شملہ مقدار علم ایاز قدر خود شناس - منصوری - [illegible] دارجیلنگ - کوہ مری لینسڈون - خدا جانے کہان کہان کے منصوبے ہوئے لیکن دانہ پانی تو تھا نینی تال - جاتے کہان؟ جھٹ پٹ بوریا بدھنا سنبھال کاٹھ گودام کی راہ لی - راستہ مین یہ خوف پیدا ہوا کہ طاعونی ڈاکٹر صاحب کہین مزاج پرسی نکرین لیکن یہ خوف محض بے بنیاد ثابت ہوا اور بڑے لطف سے خاص الخاص کلّو بھٹیارے کے یکہ مین سوار ہوکر خدا جھوٹ نہ بلائے ساڑھے اکیس گھنٹہ مین بیر بھٹی پہونچے - یہان پہونچکر پہلے تو اُس مقام کی زیارت کی جہان سال پیوستہ مین شدت بارش سے پہاڑ گر کر صدہا آدمیون کے تحت الثریٰ پہونچنے کا باعث ہوا تھا واقعی اس مقام کے دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یعنی چشم زدن مین جس قدر مکانات اور آدمی پہاڑ کے نیچے تھے اس طرح غائب ہوگئے کہ گویا کبھی آدمی کا وجود ہی نہ تھا -

خیر حضرت وہان سے ایک ٹٹو پر سوار ہوکر ٹھیک بارہ بجے نینی تال پہونچے - یہان سرا تو کوئی موجود نہین خواہ مخواہ ہوٹلون مین قیام کی ضرورت پیش آئی جہان جاتے ہین یہی صدا آتی ہے دو جا بلو کالے آدمی کو رہنے کی جگہ نہین ہے بقول شاعر ؎

پھاٹک ہی سے بس بس کی صدا دیتا ہے کمبخت
ایسا تو کسی ڈیوڑھی کا دربان نہین دیکھا

ہرچند سمجھاتے ہین کہ بھائی ہم بھی ہوٹل کھولے صاحب بہادر ہین کموڈ پر پاخانہ پھرتے ہین کھڑے ہوکے پیشاب کرتے ہین مرغی کھاتے ہین اور سوا اوقات پانی کے پانی کا استعمال اوقات خاص مین نہین کرتے مگر لال ٹوپی کا برا ہو اوسنے قلعی کھول دی اور بہ ہزار ذلت و خواری نکالے گئے - جناب یہ ٹوپی خدا جانے کیا کیا دن ابھی دکھانے والی ہے سلطان روم کی مشابہت کا الزام اسی کے بدولت لگا - پرانی قطع کے مسلمانون نے نیچری کا خطاب اسی کی وجہ سے دیا - لیجیے ہوٹل سے بھی انہین ذات شریف کی بدولت اخراج ہوا - واللہ اگر زندگی باقی رہی تو اب تمام عمر سوا چھجے والی شولا ٹوپی کے تاج خسروی کو

بھی قریب نہ آنے دون گا - خیر جناب تمام شہر
ٹاپتے پہرے اور کہین رات بہر سونے کی جگہ
نہ ملی - خان بہادر مولوی محبوب عالم صاحب کی
مہمان نوازی شہرہ آفاق مگر چیف جہارم پر اگر
قیام ہے - وہان تک پہونچنا دشوار تھا - خدا
خدا کرکے چھوٹی بازار مین ایک دوکان مین
قیام کیا - رات مزے سے کٹی یعنی نال نچی ہی
معلوم ہوا کہ دوسری دنیا مین آگئے - نہ تپلیا
نہ ٹی نہ گرمی نہ لو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا - قدرتی
برف کا جھلا ہوا پانی - پہاڑون کا نظارہ اور
سب پہ طرہ نیپا دیوی کا درشن - دو تین دن
تو لطف سے بسر ہوئی ایک روز شام کو بیٹھے تھے
کہ ناگہان کر سوتے ہین کہ ایک غل ہوا - لینا لینا
جانے نہ پائے جانے نہ پائے - دفعتہً تیس
چالیس سپاہی چھوٹی بازار مین ڈھاٹے
باندھے شکلین چڑھائے رپ رپ کرتے
ہوئے آموجود ہوئے اور لگے ڈنڈے بازی
کرنے - پہر تو قبلہ العدو سے اور رہندہ لے
جو ملا دو چار ہاتھ رسید - پہاڑی بیچارے
دوکانین چھوڑ چھوڑ بھاگے - حلوائی کی دوکان
پر سب نے اچھی طرح دادا جان کا فاتحہ
پڑھا - اتنے مین حضرات پولس بھیگی بلی بنے
ہوئے پہونچے - اون کی بھی سپاہیون نے
خوب ہی خدمت کی - بندرہ بیس قدم مین
اس طرح مار پیٹ کرکے غائب ہوگئے جیسے
پریٹوریا سے کروگر کی فوج -

اب زخمیون کی مرہم پٹی ہو رہی ہے
اور پولس تحقیقات مین مصروف ہے - مگر
سنا جاتا ہے کہ شناخت مجرمان دشوار ہے
جناب بندہ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ
آلٰہی تیری پناہ - اجی جناب اس قدر خوف
تو مخالف ہندی کے پریسیڈنٹ صاحب
کو بھی نہ ہوا ہوگا - وجہ کیا کہ ادس مین تو
صرف ایک وہمی اور فرضی و خیالی نقصان
کا خطرہ تھا اور اس مین سراسر ڈنڈہ بازی
کا موقع - جناب صبح تڑکے نیاز مندو باہے
پا پیادہ واپس کاٹھ گودام شد - اب گھر
جانے کو جی چاہتا ہے اور نہ سیر و سیاحت
کا موقع ہے اسی کشمکش و پیچ مین ہون
دیکھیے آب و دانہ کہان لے جاتا ہے -

راقم - بادہ پیما

مبارکباد توسیع حکومت حضور لفٹنٹ گورنر بہادر

آج کا روز مبارک ہے ہمایون و سعید
بندہ دونکو ہے دسہرہ تو مسلمان کو عید
للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست
آمد آخر ز پس پردہ تقدیر پدید
فکر اینکہ کہ بڑھا عہد مبارک یکسال
آپ کا عہد ہے ہر طرح مبارک و سعید
آپ کی ذات ہے اک مجمع فیض و رحمت
آپ کا عہد رعایا کو ہے اکسیر و مفید
قحط مین آپ نے ہم سب کی بچالی جانین
پھیلنے پایا نہ اس ملک مین طاعون شدید
شل لارنس کے ہون آپ گورنر جنرل
ہے دعا سب کی بدرگاہ خداوند مجید

راقم - عزیز

حیدرآباد دکن

خاص نامہ نگار

(دھنھنا - دھنھنا - دھنھنا - پٹ پٹ
پٹ - پٹ - پٹ - پٹ) یہ تو مین کیسی
دغ رہی مین بھئی ؟ کچھ دال مین کالا
کالا ضرور ہے - معلوم ہوتا ہے روس اور
جاپان مین چھڑ گئی - اجی نہین حضرت
سمندر پار کہین گوے گولی کی آواز
آسکتی ہے - توبہ کر بندے - اجی پریٹوریا
کی فتح کی توپین ٹرانسوال مین چھوٹ
رہی ہون گی - بجا ارشاد ہوا - جاپان
تو ہر ایشیا مین ہے آپ تو سمندر پار گیا
مفے دوسری کانٹسٹ پہونچ گئے - حضرت
آواز قریب کی ہے - اہا ہا - کیا دور کی
کوڑی لائے ہیں - سکندرآباد مین فتح کی
خوشیان منائی جا رہی ہین - کروگر دوہ بھاگا
چلا جاتا ہے - جنرل بوتھا دہ جھاڑی مین
خرگوش بن گیا - کوئی ہے ؟ سیس (راجر
تکسیر جو کم) ہمارا گدہ لاؤ - کیا ؟ گدہا ؟
اجی اجی گھوڑا کہیے - ابے ہان گدہے گھوڑا
لا - کھٹ پٹ کھٹ پٹ یہ جا وہ جا - یہ
میان کھلونا بہانڈ کی سواری کا گھوڑا ایک
ہی اڑ مین سکندرآباد - یونائیٹڈ سروس
کلب مین داخل -

روشنی کہتی ہے کہ کبھی کی دوالی مات
آسمان کا کل حال روشن - چاند کے گرے
کے آدمیون سے صاحب سلامت ہو رہی
ہے - یہ آتش بازی ہے کہ راجہ رامچندر جی پریٹوریا
فتح کرکے کروگر راون کی لنکا جلا رہے ہین
ہندوستانی - انگریز - میمین بسین نبی ٹھنی
چھما چھم کرتی گلگشت چمن (آمین اجی ٹھنی
تک ٹھیک ہے - یہ چھما چھم چہ معنی دارد)
گلرخان فرنگ اور یورپ کی دوشیزگان
شوخ و شنگ کو پازیب سے کیا سروکار ؟
ارے یار سمجھے ہی ہو بوکی - دیا - بات یہ ہے
کہ کلب مین آنے کے - ساتھ ہی مجھ آپکے
مخدوم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ - غٹ غٹ غٹ
غٹ - پہلے شامپین پہر پہر شیری پہر
برانڈی ہوئسکی دناون - دہ کاگ اوڑکے
کروگر کی دہنی آنکھ پر لگا - دن - دہ
دوسرا کاگ سیدھا جنرل بوتھا کی کنپٹی
پر پہونچا اور بائین آنکھ بھوانی کی نذر -
کہین گلچلون کے ہاتھ کی گولی لگتی ہے
اب ایک شراب ہو تو خیر - ورجن بہر مختلف
قسم کی شرابان - یکسپونے رنگ دکھایا -
گاڑی پر گھوڑا اور گھوڑے پر ہم اور دُم کی
طرف سئیس کا منہ -

پاے ماندن نہ جاے رفتن

میر مضحک کی رباعیان

نمبرہ

(۱)

دنیا سے نرالے ہین کچھ اب کے داماد
یکجا کہین ہوتے ہین جو سسرے داماد
بنتا ؤ سے داماد کے آتا ہے نظر
داماد کا سسرا ہی ہو جیسے داماد

(۲)

بیوی ہے غرور عیش و عشرت کی اساس
لیکن ہے یہ شرط گھر مین سسرا ہو نہ ساس
ورنہ وہ کچوکون سے کرے دل کو شس
دے آکے جگہا یہ ترش روئی کی سانس

(۳)

ہو یا کہ نہ ہو کمر وہ چیتے کی طرح
ہو یا کہ نہ ہو دہن وہ کتے کی طرح
آنکھین تو ہین بلی کی طرح کافر کی
ممہار ہے کیون نہ قلب چوہے کی طرح

(۴)

کہتے ہین کہ آفس مین چھپر کھٹ سا لگا
بانات کا سبز فرش بھرتی سے بچھا
رکھ پائنتی سرخ ترلیا جاذب کا
کرتا ہے قلم دوات اسے منہ کالا

(۵)

ہین اوٹ پٹانگ بعض نیچر کے اصول
من جملہ انہین کے یہ بھی ہے ایک فضول
بیٹے دوزخ کا یہ بہشتی بن کر
بھرتا ہے سڑی سی مشک مین آب نزول

(۶)

طیار نہین اگرچہ اپنے ڈنٹر خم
خم ٹھونک کے کہتے ہین نہین وزن مین کم
رکھتے ہین خدا کے فضل سے آب نزول
ہر ایک کی آنکھ مین ہین بھاری بھرکم

(۷)

کیونکر نہ ہو علم دوست کا دل ٹھنڈا
گاڑا ہے قلم نے علم و فن کا جھنڈا
کٹتا ہے اگر جہل تو یہ ہے لاٹھی
ہے جہل اگر گدہا تو یہ ہے ڈنڈا

(۸)

کرتے ہین مصائب کا جہان جا کے بیان
مچ جاتی ہے سارے ملک مین آہ و فغان
دور و نزدیک ہین جنہین ہے کی خدا را دلواؤ
شاعر نہین ہم ہین قوم کے مرثیہ خوان

(۹)

ہے کورٹ شپ اک جہاز پر نقش و نگار
یورپ کے ہین عشق پیشہ سیاح سوار
طوفان سے ہے بوسون کے تلاطم برپا
گر وصل مدد کرے تو ہو بیڑا پار

(۱۰)

ہین اہو یان کیونکر آکے مردون مین ہین
کیا رنڈیان ہین زہ کہ سہر دون مین ہین
آنکھین ہون تو ہین یہ آبرو کی آنکھین
زیبا ہے یہی کہ ساتھ پردون مین ہین

مہذب نوجوان کا جوابی خط دقیانوسی باپ کے نام

علی گڑھ - ۲۰ - مئی

پدر ناہنجار ستم شعار جفا کار امام الفجار والاشرار حفظہ اللہ تعالے عن نزول الاعبار - ایک مدت کے بعد آپ کا خط مورخہ ۱۰ - مئی پہونچا - طرز تحریر روش کتابت بندش مضمون نشست الفاظ سب کا مجموعی ورد (فیصلہ) یہ ہے کہ یہ خط ہرگز آپ کے دماغ کی ریزش نہین ہے ضرور آپ نے کسی اور سے لکھوایا ہے - ابا جان اس صینہ بازی کی صحیح نہین - مجھے تو اس مین کوئی تامل نہین کہ آپ خط کے لکھنے والے ہی کو آپ کی جگہ پر سمجھکر خدمتگذاری کرون مگر پہلے ضرور ہے کہ اس تغیر کی اجازت ان بڑی بی سے حاصل کیجائے جو آپ کی زوجہ کہلاتی ہین اور ان کی مرضی دریافت کی جائے کہ وہ آپ کے معاوضہ مین ان نئے صاحب کو جو اس شعر کے مصداق ہین آپ کا نعم البدل ہونا پسند کرتی ہین یا نہین ع

چرخ کوکب یہ سلیقہ ہے ستمگاری مین
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین -

آپ کا مادۂ علمی - مبلغ علم سب مجھے معلوم ہے جتنے پانی مین آپ ہین مجھ سے پوشیدہ نہین - آپ کے نزدیک انگریزی کا لفظ منہ سے نکالنا کفر وارتداد کا حکم رکھتا ہے پھر خواہ نخواہ علمی کتا اور دخل در معقولات بالکل فضول ہے گو آجلا ہنس کی چال وہ اپنی چال بھی بھول گیا - آپ چاہتے ہین کہ دو چار بے ربط و بے محل انگریزی الفاظ لکھکر یا لکھوا کر زمرۂ جنٹلمینان مین شریک ہو جائین یا مجھے دھمکائین ع

این خیالست و محالست و جنون

یان وہ نشے نہین جنہین ترشی اتار دے - اس نیم ٹر چال سے آپ کرہت بلند پروازی کرین گے تو مدرسی ٹیلر سے زیادہ رتبہ نہین پا سکتے - اس سے بہتر تو آپ بحالت موجودہ ہی ہین - پس بہتر ہے کہ آپ اپنی پرانی روش جس کی آپ کو کچھ کم سو سال سے مشق ہے جولانی فرمائین - ع

کہن جامۂ خویش پیراستن
بہ از جامۂ عاریت خواستن

آپ اگر آئندہ مراسلت کا سلسلہ جاری کرنا چاہتے ہین تو آپ خود ہی مجھے لکھا کرین ورنہ بے فائدہ کی تو تو مین مین ہے - دوسرون کے بھروسے پر آپ کب تک کود اکرین گے -

۲ - آپ کا یہ لکھنا کہ " مین خاص تخم آپ ہی کے نطفہ سے ہون اور آپ کے سوا کسی دوسرے کو اس مضمون کے جاننے کا حق ہی کیا ہے " دعویٰ بے دلیل بلا شہادت معتبر آپ کا قول مجرد کبھی قابل قبول نہین ہے - آپ کو جاننا چاہیئے کہ آپکے

سواسب سے بڑا حق جرح تو مجھے حاصل ہے
مجھ کو نہ صرف اپنے سورس آف برتھ (ذریعہ
پیدایش) مین احتمال و شک ہے بلکہ ایک
پشت اوپر سے ہر جگہ اس شک کو درجہ یقین
کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ پہلے
آپ اس دعوے کی تصدیق اپنے گریبان
مین منہ ڈالکر اوس مشین کے ذریعے سے کیجیے
جس مین کامل نو ماہ تنگ بنتا رہا ہون۔ میری
راے مین میری پیدایش زیادہ تر اوس مشین
کی عمدہ کارگزاری اور ڈیولپ منٹ (نشو و نما)
کا نتیجہ ہے نہ صرف آپ کی کوشش منفردہ کا
گو مجھے عالم وجود مین لانے کا بڑا ظاہری سبب
آپ گردانے جاتے ہین مگر اہل محلہ اور پچھپنے کی
جان پہچان والون کو بھی اس مین ضرور
دخل ہے اور لائنز شیر (بڑا حصہ) اون کا
ہے الغرض ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خداے بخشندہ

میرا وجود کوشش مشترکہ کا نتیجہ ہے۔ ع

دو دل یک شود بشکند کوہ را

ورنہ آپ جیسے ضعیف البنیان۔ ہڈیون کے
ڈھنچر کو بیس سال کی نا امیدی لاولدی کے
بعد بدون کسی غیر معمولی مدد کے باپ کہلانے
کی عزت حاصل نہ ہوسکتی۔

۳۔ آپ کو میرے خط کے ملاحظہ سے خوشی
ہوئی اور کیون نہ ہوتی کہ آپ ؎

آن کس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابد الدہر بماند

کے مصداق ہین۔ میرے مضامین کیا خاک
آپ کی سمجھ مین آئے ہونگے جو مین آپ کی خوشی
کی قدر کرون۔ مجنون کے بڑبان پڑی ہوتی ہین
مارین کہاتا ہے اور ہنستا ہے۔ ع

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند

آپ خوش ہوئے ہونگے تو صرف اس خیال سے
کہ صاحبزادہ بلند اقبال نے آپ جیسے ناہنجار
کندۂ ناتراش کو خط سے سرفراز کیا۔ اور مکالمہ
کی عزت دی ورنہ ع

قدر جوہر شہ بداند یا بداند جوہری

سچ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ آندھے کے
آگے روئیے اور اپنی آنکھین کھوئیے۔
مجھے تعجب ہے کہ آپ کیا سمجھ کے خوش ہوئے
اگر واقعی آپ سمجھدار ہوتے تو آپ کو
سواے نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ
کے صفر تھا۔

۴۔ آپ کو اصل خبر ہے آخر عمر مین
تھوڑی سی ہوا تہذیب کی بھی لگی ہے دیکھو
کہین لقوہ نہ ہوجاے۔ چہ خوش۔ ع

لگی گلشن کی ہوا دم کا ہلانا گیا بھول

بوڑھے منہ مہاسے لوگ آئے تماشے۔ کیون
بڑھاپے مین مالیخولیا ہوا ہے۔ بڑے میان جیا
ہے۔ ابھی حضرت اپنی پرانی چال چلے جاؤ
اسی مین کچھ دن جی بھی جاؤگے۔ ورنہ چیونٹی
کے پر نکلنا موت کی نشانی ہے۔ کیون
اپنی مٹی پلید کرتے ہو۔ خود عقل مند بنتے
ہو اور دوسرون کو منہواتے ہو۔ بیٹے کی
تہذیب کو دیکھکر آپ کو بھی بالیت الشباب
یعود کا خیال ہوگا۔ مگر آپ کی رقیانوسیت
سے اگر سرسارہی ہے تو مجھے ہے آپ کو
کیا جو آپ سینگ کٹا کر بچھڑون مین ملے
ہین۔ نوشت آپ (اب چپ) چلے جاؤ
اوسی پرانی روش پر ورنہ ہم تم کو نکالینگا

۵۔ آپ اس فرض غلط پر مگن ہین
کہ بڑھاپے مین آپ کو لادے لادے
پہرونگا اور آپ اپنے حوائج سے آزادی
سے فراغت حاصل کرین گے۔ اس
خیال خام سے آپ منہ دہو رکہین کہ آپ
میری آغوش مین جو تہذیب کی جھاڑو
سے صاف ہے رقیق و سیال و توام [illegible]
چھڑکاؤ فرمائین گے۔ ہین ضرور تا نقل ارواح
ایپریشن سے ان منافذ کا سد باب
کرونگا۔ رہا آپ کا لادے لادے پہرنا۔ کیا
آپ نے قرآن نہین پڑھا لا تزر وازرۃ وزر اخری
ایک کا بوجھ دوسرا نہین اوٹھا سکتا۔ مین
اپنے اوپر کبھی اس بار گران کو مسلط نکرونگا
نہ آپ کی گٹھری بساطیون کی طرح بغل مین
دبائے پہرونگا۔ دو چار گھیسے اور رگڑے اور
بٹکنیان ایسی دونگا کہ جامنون کی طرح
گھلا دونگا۔ باقی رہی جان بوٹ کی نرم ملائم
ٹھوکر سے نکال لونگا۔ اور آپ کے حق مین
ملک الموت کا سلوک کرونگا۔ آپکی نحافت
اور کمزوری کو امساک غذا سے منتون مین
بڑھاؤنگا تاکہ تعلق روح کا جسد خاکی
سے کمزور ہوجاے۔ اور سکرات موت
آسان ہوجائین۔ اور آناً فاناً مین آپ کو
ہستی سے عدم مین ارجنٹ تار پر کھینچ دونگا
مردہ بدست زندہ۔ آپ کو نکال جنے چھواونگا
بنگالیون کی طرح ہری بلواؤن گا۔ اور
قبل از وقت آپ کو بارگاہ ایزدی مین جھٹکے
سے ڈھکیل کر بہاگ آون گا۔ یہ دعا کرتا ہوا کہ ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

۶۔ ماشاء اللہ آپ نے اور کچھ تو دین
تہذیب اختیار نہ کی مگر والدہ سے تہذیب
مذاق کی اجازت مجھے دی ہے۔ اگر یہی زمانہ
کا حال ہے اور کہین خدا نخواستہ آپ نے
اوس لونڈیا کے ساتھ بھی دریا دلی کی
ہے جو آپ کی بیٹی کہلاتی ہے تو بس گھر کی
ناموس کا خدا حافظ ہے۔ [illegible]
اوس شہد کی پولی پر بھنبھنا رہے ہون گے۔
میری راے مین تو والدہ کی نسبت اس اجازت
کی ضرورت ہی نہ تھی وہ آپ کی اجازت کی
محتاج کب ہین مجھے مدت سے معلوم ہے
کہ جناب ممدوحہ نے بمصداق ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہین

چارون ہاتھہ پاؤن سے حاضر

آتے جاتے - چلتے پھرتے - ایسے غیر بچکلیان
سب سے رسم و راہ دل خوش کن جاری رکھی ہے
جس سے آپ نے دیدہ و دانستہ ہو جانی کبر سنی
کے چشم پوشی بلکہ اعانت و رازداری کی ہے
اور وہ لوگ اس عمدہ مشغلہ کو شائستہ اصول
سے انجام دیتے ہین اور آپ کی محنت بچاتے
ہین - ایسے ہی لوگ بلحاظ سن و سال و ہم عمری

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

کچھ خوب گھلے ملے اور وضع شی فی محلہ ہین - پھر
تھہ الغرض نوجوان - اہل بچھیڑے کو اس مشرعمر سے
مین کیون پہانستے ہین - مجھے کیا ضرور ہے کہ
مین بڈھے تخرون مین پھنسون جب کہ مجھے
تازہ بتازہ نو بہ نو ہیین روز نصعت در جن
عمدہ مواقع حاصل ہین -

۷ - امان جان کی نسبت آپ کا اس
قسم کا نا مہذب و ناشائستہ خیال کہ اون کا
پان کھانا آپ کو ناگوار ہوتا ہے آپ کی
سیر دلی کی دلیل ہے - حقیقت مین آپ کو
اون کی اب ضرورت باقی نہین - مگر مجھکو معلوم
ہے کہ وہ نیک بخت آپ کی اوسی طرح
گرویدہ ہین ورنہ یہی پانون کی سرخی اور
مسی کی دھڑی برسون آپ کو کوڑیا غلام
بنائے رہی - اللہ اللہ کیا زمانے کا انقلاب
ہوا - جس اوا پر آپ سو جان سے قربان
تھے آج اوس سے متنفر اور ستکرہ ہین
مگر آپ کو یاد رہنا چاہیئے کہ مین اپنی مان
کے حقوق کا محافظ ہون - آپ کی زبان
لغزش تو اما ان سے کوئی لفظ اون کی
کسر شان کا نہین نہین سکتا - عمر کے اعتبار
سے آپ ایک درجن سال اون سے
بڑے ہین وہ ماشاء اللہ ابہی کسی کسائی
ہین اور آپ خالی خولی ڈہیلم ڈھالا
اون کے سر کے بال پوری طرح کھچڑی
بھی نہین اور آپ کی داڑھی سفید بگلا
اون کی بتیسی سلامت آپ کے منہ مین
دانت نہ پیٹ مین آنت - آپ کے
منہ کا چھنٹ وارمڑہ اور وہ زرد زرد
باہر کو نکلے ہوئے غیر منتظم - غیر مسلسل ملتے
ہوئے کم تعداد دانت بجنسہ جیسے کہ ریل
مین کہین کہین گیٹ ہو جاتا ہے معہ
ضمیمہ حقہ کی سڑی ہوئی بو کے کبھی خوش
منظر نہین معلوم ہو سکتا - خصوصاً فرائض
نفسانی کے باقاعدہ ادائی کے وقت
گو اب آپ اس کام سے بہت غافل اور
جان چراتے ہین اور اپنے فریضہ کو باقاعدہ
طور سے ہر وقت ادا نہین کر سکتے تاہم
گاہے ماہے چھٹے چھ ماہے - آپ کی ہمت
آپ کے پوپلے منہ کو علاوہ کریہ منظری
کے سنڈاس سے کم خوشبودار ثابت
نہین کر سکتی - پھر کسی کے پان کھانے پر
لال پیلے ہونا - آوازے توانسے کسنا
اپنی حماقت کا کھولنا ایسا اعتراض آپ
کے منہ سے اچھا نہین معلوم ہوتا - براہ
مہربانی غصہ و غضب مین تھوک کی بوچھاڑ
نہ اڑایئے اس بن نقل کی صندوقچی
کو بند کیجیئے - آپ کی زبان بتیس دانتون
کی قید سے آزاد ہو کر بہت ہی چل نکلی
ہے - بہتر ہے اسے مسوڑون ہی سے
حتے الامکان روکیئے -

۸ - مجھے افسوس کی بات ہے کہ آپ
جیسا باخدا آدمی جسے درگاہ باری مین درجہ
خصوصیت کا دعوی ہے اس قدر بے باک
اور سفاک کہ مجھے افعال شنیعہ و قبیحہ کی تعلیم دے
آپ نہین جانتے کہ مہذب سوسائٹی مین چوری
کیسی بری نگاہ سے دیکھی جاتی ہے - مجھے کوئی
ضرورت نہین کہ اس چیز کے واسطے جو عنقریب
جائز طور پر مجھے ملنے والی ہے بے صبری اور
استعجال کر کے کمینہ پن سے چوری سی حاصل
کرون - یہ طریقہ استحصال بالجبر آپ ہی کو
مبارک ہو - جس طرح آپ نے صدہا لوگون
کے حقوق تلف کر کے جعلسازی - دغابازی
مکر و فریب - حیلہ سازی مقدمہ بازی سے
پرایا مال غصب کیا ہے آپ ہی سے ہو سکتا
ہے مجھہ مین اتنی جرات کہان - گو آپ
دنیاوی حکام کی دار و گیر سے اور خوش نصیبی
سے بال بال بچ گئے اور کئی دفعہ جیلخانے
کے دروازے سے بیرنگ واپس آئے
مگر یاد رہے کہ فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ
و من یعمل مثقال ذرة شرا یرہ - یہ مجھے بخوبی
معلوم ہے کیا آپ کیا دنیا بہی اس خزانے
کو قبر مین نہین لے جا سکتا وہان سے خالی
آئے ہو اور خالی ہی ہاتھ جانا ہوگا - پھر دو
دن کی اوپر سویر کے لیے یہ کھلاہٹ کیون
دیر آید درست آید - ع

صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد

مجھے معلوم ہے کہ تم زندگی مین تو کسی طرح
طرح دو گے نہین ناحق مین تم سے دست و
گریبان ہو کر کیون مطعون خلائق ہون -
حاصل نہ حصول خود میرے بعد خود بخود
گردن پکڑ کر تم سے دلوا ہی دے گا اور
تم کو دینا ہوگا اور پھر ہم اوسے بے دریغ
رنڈی بازی - قمار بازی - شراب خواری

COUGHS

نمبر ۱ کھانسی

اپنی کھانسی سے بے پروائی نہ کرو کیونکہ تاخیر کرنے
سے اکثر خوف پیدا ہوتا ہے -

CHAMBERLAINS
COUGH REMEDY.

چیمبرلین کا علاج کھانسی

خوشگوار اور ہر طرح پر محفوظ اور کامل علاج ہے
اس مین افیون کا کوئی جزو نہین ہے اور اسکی
ذمہ داری کی گئی ہے -
بڑی بوتل عکا ۔ چھوٹی بوتل عہ ۔
تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین -

گئے ہوں ظرافت کی جودت طبع نے بہت کچھ
حالانکہ اصلیت صرف اسی قدر ہے کہ خیال آئے
کہ اسکول کے اندر کمرون مین جو گنہ اینٹون
کا فرش ہے وہ جوتون سے پامال ہوکر میلا
ہوجاے صاحب بہادر نے یہ حکم اسی لحاظ
سے جبکہ بجٹ مین روپیہ کہان کہ صفائی ہوسکے
دیا ہے کہ آئندہ سے کل استاد و شاگرد باہر
اسکول کے دالان مین اپنی اپنی ایک
کھونٹی گاڑ دین اور کمرہ کے اندر داخل ہوتے
وقت سلیقہ سے جوتا اوتار کر اپنے ہاتھہ سے
اپنی کھونٹی پر لٹکا دین۔ اور اگر جوتون کی
حفاظت مدنظر ہو تو اسکول کے چپراسی
روزانہ ہی کیا کرین واقعی سوجھی بہی تو بہت دور
کی۔ آپ جانیے حکم نادری تہا۔ اوسی روز سے
عمل بہی شروع ہوگیا۔ بلکل تمام یہ اجازت
وہی ہے کہ جس ماسٹر کو قابل بریت ہیڈ ماسٹر
تصور کرین اوسکو بری کرسکتے ہین۔
مسٹر پنچ یہ تہذیب کی الف بے تے
ہے۔ آپ ہی سیکہہ رکھیے۔ اور کل احباب
مین بہی تلقین کردیجیے۔ اب زیادہ سمع خراشی
نہین کرسکتا۔ پہر کبہی کوئی ایسی ہی پہلجڑی
خبر اگر معلوم ہوگی اور ذہن رسا جولانی کریگا
تو انشاء اللہ ہدیہ ناظرین پنچ کرونگا۔ ورنہ
دور سے سلام و ڈنڈوت۔

راقم۔ ایک غیر معمولی نامہ نگار

چوچو کا مربا نورتن کا اچار

آج کل سرزمین چین پر قومی اتحاد
کے قوام مین نئی لذت کا مربا بکسر کے
پوہام مین طیار ہوا ہے جس مین جاپانی
خوبانی۔ انگریزی افیون۔ روسی بیر۔ جرمن
سیاہ مرچ۔ فرانسیسی نمک۔ اس طرح
ملایا گیا ہے کہ ساجھے کی دیوانی ہانڈی
مات ہے۔ مخالفت کے مزج اور امتزاج
سے یقین ہے۔ چند روز مین جب فوج
کنفیون کی آگ سلگ کے کافی درجے
تک پہونچے اور انجرات پیدا کرے گی
تو اتحاد کا قوام پکڑ کے سرکہ ہو جاے گا۔
اوس وقت ہانڈی کا جوش اجزا کا نزاع اور
ہونا عجب پرلطف چاشنی پیدا کرے گا۔ ایک
دفعہ روسی بیر سے جاپانی خوبانی ٹکرکہا گئی
بیر خوبانی کے اوپر جا رہے گا۔ اور سیاہ
مرچ اور نمک کی تیزی تو قوام کو سرکہ بنا چکے
اوپر سے افیون صاحب کے ٹکڑے گہل
گہلا کر چین اوٹہائین گے۔ اور عجیب غریب
کٹ مٹہا۔ چاشنی دار تلخی مارتا نورتن کا
اچار تیار ہوجاے گا۔ اور آخر کو جاپان
روس۔ اور انگریز کی میز پر چُنا جاے گا۔ پہر
یہ اچار کاہے کو طرفہ معجون ہوگا۔ اسکی
لذت سے چاشنی گیر ہوکے جو جو بدمزگیان
اور تلخیان ظاہر کی جائینگی اون کا
اندازہ صرف خیال ہی کے بس مین ہے
زبان کا کام نہین۔

اونٹ والا مضمون اور مولانا شہباز

مولینا نے اونٹ والے مضمون پر
ریمارک کیا ہے اور وہ خوب ہے۔ "اونٹ
کی کوئی کل سیدھی نہین ہوتی۔ اس کی ہر کل
سیدہی ہے۔ یہ قلم کا معجزہ ہے"

راقم۔ وہی غریب اونٹ والا۔

مسٹر لوکھل کی رپورٹ

آپ جانیے ایک عالم کو خبرون کی لت
ڈاک۔ تار۔ خاص نامہ نگارون کی وہ کثرت کہ
ذرا کہین کوئی واقعہ ہوا۔ زنازن ادہر سے اودہر
اودہر سے ادہر تارون کی بہرمار ہے۔ دیوالی دسہرے
مین کنکوے استنے نہ اوڑتے ہونگے جتنے تار
سارے جہان مین تانا بتہاری کرتے پہرتے
ہین۔ مگر جہان سلامتی سے خبرون کی یہ افراط
ہے وہان حقیقت حال اس طرح سے غائب
جیسے ریت مین سُئیان۔ جب کسی خبر کی اصلیت
دیکہو وہی افیونیون کی گپ شیخ چلی کا منصوبہ
مجذوب کی زٹل مات ہے۔
ٹرانسوال کا جہگڑا تو خیر خدا خدا کرکے ایک
کینڈے سے پر آ رہا۔ اب کوئی لاکہہ جہوٹ خبرین
اوڑائے مگر بہر حال مین فتح ہماری سرکار کی اور
شکست بوئر کی۔ آج سے لاکہہ برس بعد خبر کو
چہانیئے اللہ نے چاہا یہی صحیح نکلے گی۔
مگر ہان تازہ چینی شگوفہ جو کہلا ہے
اُسنے آج کل نہایت پریشان کر رکہا ہے۔
کوئی بات اسلوب کی معلوم ہی نہین ہوتی۔ آخر
ہمنے زچ ہوکے مسٹر لوکھل کو بذریعہ تار لکہا
فوچو۔ لوچو۔ چون چون۔ چیخ چون۔ ہنگ فانگ
اوٹ پٹانگ ٹکٹ چسپان پوسٹ رجسٹری
شدہ۔ ویلیو پارسل۔ انشیورڈ روانہ کرہی دیا
بات تیرے کی۔ کس کی رہی اور کس کی
رہجاے گی۔ ناظرین پنچ ہی کیا پاوینگے
کہ ہمارے واسطے کوئی خاص نامہ نگار نہ بہیجا
لیجیے جاتے ہی جو رپورٹ ہمارے
نامہ نگار نے تو یہ۔ نامہ نگار مسٹر لوکھل
نے بہیجی ہے وہ درج ہے۔ اب تو صحیح
صحیح خبرین معلوم ہوجائینگی۔

وہونڈا

حضرت پبلشر اسے تو بہ پر نظر سے
معاف فرمایئے گا غلطی ہوئی۔
جناب اوڈیٹر صاحب صحیح سمجھئے گا۔
لوگ کہتے ہین بندہ پیکن ہو چکا
نہین نہین ٹین اسیلین۔ مگر مجھے
شبہ ہے آپ اپنے طور سے
ذرا تصدیق کر لیجیے گا۔ بندہ
زبان خلق کو نقارۂ خدا
سمجھتا ہے۔ غیر اب خبرین سُنیے
یہان پہونچ کے معلوم ہوا
امیر البحر سیمور سے ملنا
چاہیے۔ اسے توبہ۔ آپ
کی ہدایت تھی۔ مین بھول
گیا۔ خیر بہر حال اون کو
تلاش کیا۔ وہ نہ ملے سمندر
مین ہین۔ نہین نہین۔
خشکی پر ہین۔ مگر مین کہتا
ہون اس خبر کو باور
نہ کیجیے گا۔ ابہی مجھے خود
معلوم نہین۔ واہ معلوم
کیون نہین۔ باکسرون سے
لڑتے ہین۔ خوب گھمسان
لڑائی ہے۔ مارے بہی گئے۔
مگر نہین۔ زندہ ہین۔ آتے ہون گے۔
مین مل لون تو کہون۔ زندہ ہین یا
خدانخواستہ نعوذ باللہ ہو گیا۔ لیکن
لاحول ولا۔ سب غلط۔ صحیح سلامت
آتے ہین۔ ہان کئی ہزار فوج روس۔
جرمنی۔ فرانس۔ جاپان کی آتی ہے
نہین نہین آ گئی ہے۔ باکسر بہاگے
چین کی ملکہ اور بادشاہ کو زہر دیا
گیا۔ مگر مرنا جینا کیا معلوم۔ نہین نہین
مر ہی گئے ہون گے۔ نہ مرنا ہوتا تو زہر
کیون دیا جاتا۔ مگر ایک بات ہے کیا
معلوم مر ہی گئے۔ کیا بچ نہین سکتے
اچی نیچے سمجھو۔ اور کسی سے اب زہر
کا ذکر بہی نہ کرو۔ بادہوائی بات ہے
مگر خبر ہے سچی۔

چینی فوج باکسرون کی شریک
حکام چینی کی سخت تاکید ہے کہ غیار
کارروایان میلا نہ ہو۔ غرق یا دریا
اور بعض البتہ مارے جلائے گئے۔

اور یہان وہ زہر والی خبر
کاٹ دیجیے گا۔ روتین لکھ گیا تھا
جاپان کے دخل در معقولات
کے واسطے روس کی اجازت درکار
ہے۔ روس سے امید
نہین ہے جبر منی بھی
کہنے سُننے سے انکار
کرتا ہے۔ مگر نہین
بروس نے اجازت
دے دی ہے۔ اب
مین رپورٹ تمام
کرتا ہون۔ صحیح صحیح
جو خبرین تھین بعد
تحقیقات کامل بہیجا
ہون۔ ان مین کسی
طرح کا شک نہین
ہے۔ سب چشم دید
ہے۔ ہان صرف اتنا
ہوا کہ مین مارے ڈر
کے مکان سے باہر
نکل نہین سکا۔ اور
خبرون کی تحقیق کا موقع
بہی مجھے نہین ملا۔ مگر
آپ جانتے ہین یہان
چین مین پہونچ کے
خبرون کی کمی ہو سکتی
ہے۔ یہان یورپ کے
بادشاہون اور جاپان مین اتحاد ہو گیا
ہے۔ صرف روس اور جاپان۔ جرمنی
اور فرانس۔ انگلستان و فرانس۔ روس و
انگلستان مین کچھ نہ کچھ شبہ ہے۔ چین
باکسرون سے برہم ہے۔ ہان در پردہ
اون کا ہمدرد ہے۔ مگر سب کو حکم ہے ایک
ایک باکسر کا سر اڑا دو۔

راقم
مسٹر بوکمل

یکے از بہادران ٹرانسوال

کرنل فنز جرالڈ۔ کمانیر ڈریم بیدل واقعہ تو گیلا

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر و حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فیتولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ محصول ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے استعمال سے بچنا چاہیے - المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

پانچہزار روپیہ کا انعام

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

پانچہزار روپیہ کا انعام

(۱۵) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب - تسلیم - مین نے آپ کے ممیرے کے سفید سرمہ کو تقریبا بتیس مریضون پر استعمال کیا جنکو موتیابند - دھند - پھولا - ناخونہ - آنکھون مین زخم وغیرہ کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا - جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا - میری راے مین آپ کا سرمہ شل پوڑیہ کونین بندوبست ڈاکخانہ اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے - تاکہ ہر امیر وغریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم وی - پی پوسٹ بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۱۶) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی تمام بیماریون کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا - مین ان لوگون کو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ہر طرح مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا - پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ ہے آپ نے اس قدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک و قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین اور ہر قسم کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین -

راقم - ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور

(۱۰) جناب من - میری آنکھ مین ایک مرض ہے جسکا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور شل ڈاکٹر پیری صاحب بہادر اور کیلیپ صاحب بہادر نے کیا کچھ فائدہ نہوا - آپ کے سرمہ سے اب صرف دھند اور کم طاقتی باری چشم مین ہے اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین - دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان

(۲۱) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا - آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - مین نے آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی -

راقم - آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر یو - سی - ایس - وسی - آئی - ایس ممبر کونسل گورنمنٹ پنجاب سابق سشن جج قسمت جالندھر

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک مین اس غرض سے مارچ ۱۹۱۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

مہذب نوجوان کا جوابی خط دقیانوسی باپ کے نام

علی گڑھ ۲۰ مئی

تتمہ ۱۲- جولائی سنہ ۱۹[illegible]ء

۹- آپ عزیزان جان کے دہوکے کی ٹٹی کی آڑ مین مجھے پیٹری سائڈ (پدرکشی) کی وصیت فرماتے ہین- اےکاش یہ سعادت بھی آپ ہی کے حصے مین آتی کہ حضرت عہد ا محبہ سے یہ سلوک آپ ہی کے نامہ اعمال مین جو جرائم مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تذکرے سے مستزاد ہوتا- آپ مجھے جان سے زیادہ عزیز رکھتے پر بھی انڈایرکٹ طور سے میری جان لینے کے درپے ہین- یقینے آپ کی عداوت اس درجے بڑھی ہوئی ہے کہ میری جان لینے کی تمنا مین اپنی جان پر کھیل جانے کو موجود ہین مین اس جال مین پہنسنے والا نہین- ؏

گر نتے جو مرے تو زہر کیون دے

میری تحریرات خود آپ کے واسطے کافی ہین ان کا برقی اثر برق ساعق کا کام دیگا اسکا شاک آپ کو کثیف روح کا کالبد خاکی سے بے منت خلق جدا کرے گا- ہلدی لگے نہ پھٹکری- سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے- ٹھنڈے ٹھنڈے میرا مطلب حاصل ہوگا-

۱۰- مین آپ کا شکرگزار ہون کہ آپنے میری ترقی کو معقول تصور فرمایا- میرے ہر فقرے نے اگر چھری اور نشتر ہی کا کام دیا تو وار خالی گیا کچھ بھی نہ ہوا- انشا اللہ یہ خط تلوار اور خنجر کا نعم البدل ہوگا- بم کے گولے تو آپ خود ضرورت سے زیادہ بادہوائی چھوڑا کرتے ہین- یہ نشانہ کبھی کبھی رعد کا شبہ ڈالتا ہے جس کی مہیب آواز سے کبھی کبھی بچون کے دل دہل جاتے ہین سردست سب بم کے گولے جنگ ٹرانسوال کو گئے ہین ذرا وہان فتح کا ڈنکا بجنے دیجیے- بندہ تو آپ کی خدمت مین سیکسم گن بھیجیگا- شعر-

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

میرے خطون سے آپ کی روسیاہی کیا خاک دھلے گی- آپ کی تیرہ بختی کو مین کیا مٹا سکتا ہون- میرے خیال مین تو یہ خط لنک اور وارنش کا کام دے گا- باب نجات تو آپ کے واسطے مدتون سے کھلا ہوا ہے مگر آپ جاتے ہی نہین- جائیے جلدی جائیے- ایسا نہ ہو کہ پھر بند ہو جائے اور آپ او سر مین لٹکے رہین

۱۱- میری علی گڑھ کی تعلیم کی غرض آپ کے خیال مین پوری پوری اوس وقت حاصل ہوگی جب مین آپ کی قبر پر دو ہسکی اور برانڈی کم پگ چڑھا کر ٹانگ اوٹھا کر دھار لگاؤنگا- باپ کے بہت بڑے حقوق اولاد پر ہین اور بہت کچھ تاکید اون کے ادب لحاظ کی ہے- اگرچہ مین اپنے ادائے فرائض مین بہت قاصر رہا- اور افسوس کے ساتھ اس کا اعتراف کرتا ہون مگر میرا طرز عمل ہمیشہ یہی رہا ہے جو ہر سعادتمند نوجوان کا ہونا چاہیئے کہ آپ کی دلی خواہش کو پورا کرون- میرا دل کبھی اس قدر سخت نہین ہے کہ آپ کی اس جائز تمنا کے پورا کرنے مین ناجائز تاخیر کرون اور آپ کو زحمت انتظار دون کیونکہ الانتظار اشد من الموت ہے پس جو کام مین آج آپ کی زندگی مین آپ کے روبرو بہ احسن الوجوہ پورا کر سکتا ہون اوسے کیون بہ آیندہ رکھون- کار امروز را بفردا مگذار- کیا ضرورت ہے کہ آپ کی بیجان قبر سے وہ سلوک کیا جائے جس کے فی نفسہ آپ مستحق ہین- لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ جس وقت آپ پلنگ پر خواب استراحت مین ہون کیون نہ مین آپ کے جیتے جاگتے جسم پر سر قد تعظیما کھڑے ہو کر تیر بہدف آپ کے چہرہ مبارک کو تاک کر فیر اٹھا چھوڑدون کہ آپ کی محاسن شریف تر بتر ہو جائے اور چند قطرے اس آب حیات کے آپ کے دہن مبارک مین بھی دخول کر جائین اور ٹھنڈک اس کی مثل قرۃ العین باعث چین ہو- غالباً آپ اس کو پسند فرمائین گے- ورنہ میرے بعد معلوم نہین مجھے یہ توفیق ہو یا نہ ہو- آپ ناحق حسرت وافسوس سے فرماتے ہین کہ ؏

بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

مین ہرگز نافرمان نہین ہون- نہین نہین نہ بجنازہ خواہم آمد نہ بمزار- بلکہ برسر شما قبل از انقطاع رشتہ حیات مثل قضائے مبرم رسم- مین آپ کی آخری عمر کی اس آخری آرزو کو بہت جد و جہد سے پورا کرنا چاہتا ہون

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

یہ کار خیر جس قدر جلد پورا ہو جائے جانبین کی مسرت بے اندازہ کا باعث ہے- آپ تکیے پاس ہین نہین معلوم کب جبر تکین-

۱۲- انگریزی کھیل کود کی نسبت جو آپنے زہر اگلا ہے چونکہ آپ اس کوچہ سے واقف نہین آپ کی بات مستند نہین- لہذا آپ کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے بھلا جب جانو بجو تو- دیکھو دو ترسے پڑی- اب اگر آپ کرکٹ جانتے تو کیچ نہ کرلیتے- دیکھو آج کام ہی آنا- داشتہ آید بکار گرچہ باشد زہر مار- آپ کا یہ خیال کہ مین دام اجل مین پھنس جاؤن گا- اچھا آپ خوش تو ہو لیجیے- مگر منہ دھو رکھو بلی کے خواب مین چھیچھڑے- کہین کفن او رگور کہون کی دعا سے مردے مرتے ہین- قہر درویش بجان درویش- ابھی کل کی بات ہے آپ خود پاخانہ مین پھسل کر چاروں شانے چت موہری کی کیچڑ مین چراغ پا ہو گئے تھے کولہا سرک گیا- وہ تو موت نے اوگل دیا خیر ہوئی پھر ایسا کونسا کام ہے جس مین ایکسیڈنٹ نہ ہو- پھری- گدکا- چھری- بانک کٹار- بجوہ گلی ڈنڈا- کبڈی- گیڑیان- پتنگ بازی

آپ کے کون سے کمیل میں جو قبرستان تک
نہیں پہونچاتے۔ اور بقول آپ کے موت کا
وقت مقرر ہے تو پھر قبل از وقت میری موت
کیسے آئے گی۔ جناب والا آپ کی ورزش تو یقیناً
عمر یقیناً قریب تر ہے مگر لا اسیقد ہون ساتھ
ولایتی خرون شہر مدامی آپ کو نہیں مل گیا
ہے کہ صدی دو صدی اور زندہ رہیں گے
اگر ماند شبے ماند شبے دیگرے ماند
چاہ کن را چاہ در پیش۔ میں پہلے آپ کو قبر میں
دہنسا دونگا جب کہیں مدتوں بعد میری
باری آئے گی۔ یہ تیرہ رنگی کا تشور نہیں
ہو چکا ہے میں آپ سے پہلے مر نہیں سکتا
قرائن اسکے دال ہیں۔ آپ کی بد اعمالیوں
نے جن تکالیف نے آپ کو سزا کا مستحق کیا
ہے وہ میری ہی الجبنی سے آپ کو پہونچینگی
اگر میں اوسنہ جاؤں تو آپ کی خبر کون لیگا
۱۳۔ شراب کے متعلق بھی میں نے
آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے غالباً میرا
خط پہونچا ہوگا۔ آپ مطمئن رہیں کہ میں نے
اس عرق حیات کا استعمال اعتدال سے
شروع کر دیا ہے۔
انشاءاللہ تعالے عرائض برابر گزرانا
کرونگا لیکن یہ خط میں کتب مباحثہ نہی
نہیں بس اس جواب الجواب پر ختم فرمایئے
خط نمبر ۲ کا جواب دیجئے۔ مجھے بھی اگر ضرورت
معلوم ہوگی جواب لکھونگا ورنہ داخل دفتر
آخر میں والدعا رہا جائیکہ آپ استجابۃ الدعا
کے قائل نہیں فضول ہے۔ شاید حافظہ
کا قصور ہے ذہن سے یہ امر پہسل گیا۔
راقم۔ بہ از بد رہے بد دکن۔

اُردو ناگری کی تُو تُو مَیں مَیں

گرمی کی تھی شب خلاصہ ایسی
چشم کافر میں جیسے پتلی
تاریکی میں چاندنی تھی یون صاف
چوٹی میں سفید جیسے موباف
تارے شب ماہ میں تھے تاباں
جوڑے میں عروس کے تھیں کلیان
گرمی تھی جلال آتشین رُخ
جس سے گردوں کے تھے پھرے رُخ
دوزخ گرمی سے گرم بستر
یا تپتی ہوئی زمین محشر
گرمی سے تڑپتا تھا میں کیا ہی
بستر پہ مثال ریگ ماہی
تھا نیند کا جو خمار مجھکو
آئی جو ہوا تو بس گیا سو
دیکھا تو چمن کھلا ہوا ہے
نکہت ہر گل کی جانفزا ہے
پوشاک ہے بہار کی تھی زینت
پتی پتی پہ رنگ عشرت
قطرے شبنم کے برگ گل پر
ہیں کانوں میں گلبدن کے گوہر
ہے آب نہر میں گھاس [illegible]
شیشہ میں ہے یا چمن کی تصویر
یا خضر ہیں سوتے آب جو پر
اوڑھی آب رواں کی چادر
بلبل ہے گلوں میں محو دیدار
سبزے کے ہیں بخت خفتہ بیدار
اندر ہے چمن کا سرو آزاد
قمری اوڑتے ہوئے پریزاد
ہے صورت گل چمن کا گوشہ
اور تربت حق ہر ایک خوشہ
گل ہم نے جو دل فریب پائے
موسے نہ چمن میں ہم سمائے
تھا نشو و نما پہ شوق مضطر
کہتا تھا یہ دل نہال ہو کر
ثابت چھوڑ دو سبزہ اس گل
کانٹوں کی طرح سے تار [illegible]
گوشہ گوشہ کی سیر کر لو
خوشہ خوشہ کو تاک دیکھو
آگے جو بڑھے ہوس میں دیکھا
پانچ عورتیں اک طرف ہیں یکجا
نظارے نے دل کو جو لبھایا
بے ساختہ شوق پاس لایا
دیکھا ان کا جو طرز محفل
ہو کر عاشق یہ بولا اوتاولا دل
پانچوں کی صفت بیان کیجے
کچھ حسن کو بھی زبان دیجے
جو سب میں بڑی تھی غیرت حور
تھی حسن میں مثل شمع کا نور
تھا سنسکرت زبان پر نام
آغاز اچھا برا تھا انجام
تھا چونکہ زوال حسن و اقبال
تھے عمر کے گزرے سیکڑوں سال
آدم کے زمانے کی تھی صورت
تھی دایۂ پیر باز [illegible]
مضمون گزشتہ کی تھی شرح
یا اگلے برہمنوں کی بو تھی
کہتا تھا یہی قد خمیدہ
میں جھک کے ہوا خدا رسیدہ
تھی شوخ برہمنی طرحدار
گھل گھل کے ہوئی تھی مثل زنار
فرط پیری سے ہلتا تھا سر
قشقہ صندل کا تھا جبین پر
پاس اس کے جو دوسری حسین تھی
شعلہ تھی غضب کی مہ جبین تھی
تھے سو سے زیادہ عمر کے سال
پیری نے گھٹا دیا تھا اقبال
پیری میں قد خمیدہ خوشتر
یا تیغ میں اصفہان کے جوہر
تھی آتشین رُخ کہ پارسی تھی
بیگم شاہان مغلیہ کی
تھے موئے سفید صبح امید
وہ جیسے ہو چاندنی میں ناہید
تھی تیسری ایک راحت جان

ایک چٹکی اور سونا طیار

CHAMBERLAIN·8

PAINBALM·

تام و نشان نہین۔ مگر خدا کی قسم اصیل ہونا کچھ
یہ آپ جانتے ہی ہین۔
اصل سے خطا نہین کم اصل سے وفا
نہین۔ آپ کی عنایت سے چورانوے سال
کی عمر ہے نہ منہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت
اچھا خاصا ساٹھا پاٹھا تجربہ کار سفید ریش خواہ
مخواہ مرد آدمی ہون۔ روز پیدایش سے آج
تک بڑے بڑے کام کیے ہین۔ خدا جھوٹ
نہ بلائے ہزارہا جھوٹی گواہیان دین بعدہا
مرتبہ و رہا سے نکالے گئے۔ چار بیاہ کیے
اور ننانوے روپیہ نو آنہ چھ پائی خیرات مین
صرف کیے جس کا حساب باضابطہ موجود ہے
ایک پیسہ کسی فقیر کو دیا تو اخبارون مین اوسی
رقم کو دو ہزار کی طرح مشہور کیا۔ اخبار خریدتا ہون
مگر ایک پیسہ قیمت کا کبھی نہین دیا۔ انگریزی
اُردو یا ناگری سے محض ناآشنا مگر حکام اور
احباب پر کبھی یہ راز افشا نہ ہونے دیا اور
سب لوگ مجھکو عالم و فاضل سمجھتے رہے اور
سمجھتے ہین اسے ہندو بھائیو۔ گو مسلمان
ہون مگر سوا ناگری کے اُردو کا ایک لفظ
زبان پر نہین لاتا۔ سوا نمسکار کے سلام علیک
کا ذکر نہین۔ محفل میلاد یا مجلس عزا کی جگہ
ہمیشہ ست نارائن کی کتھا کہلاتا ہون
اور جو سچ پوچھیے تو بابا نرائن داس کا چیلا بھی
ہون مجھ سے بڑھکر آپ کے اغراض کے
لیے مفید ممبر کوئی مل نہین سکتا۔ مین وعدہ
وعید کرتا ہون اُردو کو دفترون سے اسطرح
غائب کرانے کی کوشش کرون گا جیسے گدھے
کے سر سے سینگ۔ گاؤکشی کے انسداد کی
پوری تدبیرین سوچون گا اور حتے الامکان
مسلمانون کو سوا نوکری اور رادی کے جہان کہین
کے ہر جگہ سے نکالنے کی کوشش کرون گا
اسے بھائی مسلمانو۔ تمکو اپنی امداد
سے محروم نہ رکھو کونسل مین جاتے ہی
تمہارے لیے دو دو سوالات پوچھون گا

آپ نے سنا ہوگا کہ مدت ممبری کونسل
حضور لفٹنٹ گورنر بہادر قریب الاختتام ہے
اور جدید ممبرون کے انتخاب کے واسطے
ممبران میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ سے
خواہش کی گئی ہے اور عنقریب بمقام
الہ آباد و لکھنؤ قائم مقامان اضلاع جمع ہوکر
ممبران کونسل کا انتخاب فرمائین گے مختلف
حضرات امیدواران انتخاب ہین اور طرح طرح
کی کوششین حصول ووٹ کے لیے
کر رہے ہین جنکو خدا نے مقدرت دی
ہے اپنے ایجنٹ جا بجا روانہ کیے
ہین دوست احباب۔ اڑوسی پڑوسی
عزیز اقارب سے خوشامد و درآمد کرکے
سفارش کی تدبیرین ہو رہی ہین۔ دامے
درمے ہر طرح کوشش ہے۔ بیٹھے بٹھائے
نیاز مند کو بھی شوق ممبری کونسل چرایا ہے

تاکہ مشہور ہون ہزارون مین
ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین

لیکن بے زر مشق تین تین۔ کوڑی پیسہ
پاس نہین صرف زبانی جمع خرچ کا سہارا ہے
ایک خوشامد نامہ نیاز مند نے بھی منتخب
کنندگان کے نام جاری کیا ہے۔ الغرض
اطلاع خاص و عام اوس کی ایک نقل
خدمت سراپا ظرافت مین ارسال ہے

وھو ھذا

اسے ممبران ذیشان!
بندہ درگاہ بھی اُمیدوار ہین خدا
کے لیے میدان حشر مین ہماری یاد فراموش
نہ کیجیے گا۔ بندہ درگاہ کون ہین اور کن
حالات اور کن صفات کے گھوڑے ہے۔
نہین تو یہ آدمی ہین۔ اچھی اپنے منہ میان
مٹھو بننا معیوب ہے۔ لیکن بے کہے
رہا نہین جاتا۔ اور بغیر مانگے لڑکا دودھ
نہین پاتا سُنیے جناب یہ نیاز مند خاص
الخاص شیخ نجدی ہے۔ باپ دادا کا

سرپیٹین گے اپنا تجھسے اجلاف
دفتر سے کرین گے تجھکو غائب
بس دم مین چین گے لاٹ صاحب
[illegible]
[illegible]
اچھی نہین ہے یہ بحث و تکرار
[illegible]
اُردو ہو نہ اب نہ ناگری ہو
انگلش دفتر مین سب بھری ہو
رہ جائین گی ملیا مین ہو کے ویران
منہ دیکھے کے ہندو و مسلمان
ہے ناگری کی یہ پیچ خرافات
اس مین دونون کی جائے گی بات
دنیا کو ڈبوئے گا تعصب
اچھے کو کھوئے گا تعصب
سمجھا تھا نہ خواب تا بہ انجام
بولا مرغ سحر بے ہنگام
پہونچی کانون مین اوسکی آواز
بس سوتے سے جاگ اوٹھا یہ اعجاز

راقم۔ اعجاز

انتخاب کونسل

آنریبل مسٹر اودہ پنچ

ذرا میں کا جھگڑا فیصلہ ہو جائے اس لیے
زیادہ نہیں تو کم از کم سو برس تو اپنی عمر ضرور
بڑھانی چاہیئے۔ بس اس عمدہ تجویز کا لوگ
میں آنا تھا کہ فوراً ہی ۶ روائی کتاب کے
لیے نام وبیع کرا دیا۔ چاروں دیکھا دیکھی اور
محبت سے شامل ہوگئے۔

اب جب باوا جی نے دیکھا کہ قریباً
ڈیڑھ سو روپیہ کی گڈی ہوگئی تو رخصت
ہوئے اور دوسرے دن شام کو جمع ہونے کا
حکم دیا۔

خدا خدا کرکے دوسرا دن ہوا اور ہم لوگ
نہایت ہی بے صبری سے اشتیاق ترقی
حیات میں مقررہ وقت سے بھی پیشتر جمع
ہوگئے۔ اور اب لگے باوا جی کا انتظار کرنے
آخر باوا جی تشریف اور اپنے ہمراہ ایک کتابوں
کا گٹھر بھی لائے (معلوم نہیں باوا جی نے
رات ہی رات میں کس سسٹم کی تار برقی لگائی
کہ تار بھی بانکے پور چلا گیا اور پھر اس پر طرہ
یہ کہ کتابوں کا پارسل بھی تار ہی میں صبح
تک یہاں چلا آیا) اب جس جس نے
تھیلی کا منہ کھولا اُسے کتاب ملی اور باقیوں
کو حقے کا پانی۔

جب کتابیں بٹ چکیں تو اب ہم
ایک مدرسہ کی چار دیواری میں ہو چکائے
گئے۔ اور وہاں ہم لوگ بطور ایک تھیٹر کے
اپنے ٹکٹ کی قیمت کے بموجب درجہ بدرجہ
بٹھائے گئے۔ اور پھر پروفیسروں کے
سرکس کی طرح باوا جی نے کثرت سکھانی
اور اس روز کارروائی ختم کرکے دوسرے
روز پھر بلایا۔ ہم لوگ حسب قاعدہ جمع ہوئے
آج کا درس گنجی کے استعمال سیکھنے کا تھا۔
اب تک ہم لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ یہ گنجی
کوئی بڑی کتاب ہوگی۔ مگر وہاں تو اور ہی
گل کھلا۔ باوا جی موصوف نے ایک پیسے
والی گولی [illegible] جس میں تھوڑی روئی
رکھی ہوئی تھی۔ اور اس روئی میں دو
چھوٹی چھوٹی موم کی گولیاں ایک ڈورے
میں بندھی ہوئی تھیں۔ باوا جی نے گولیاں
کو ذرا بڑھایا اور دونوں کانوں میں لگا دیا
اور اس طرح چاروں طرف سے بند کر دیا
کہ ہوا کا دخل نہ ہو سکے۔ پھر تو آپ جانتے
ہیں قدرتی قاعدہ ہے کہ خواہ مخواہ مختلف
قسم کی آواز اندر سنائی دیتی ہے۔ باوا جی
نے فرمایا کہ کھاتے پیتے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے
پھرتے جو شخص اس گنجی کا استعمال کریگا
اور دم چڑھانے کا پھر اسے نہ کتاب کی
ضرورت ہے نہ کسی اور عمل کی۔ ان
آوازوں کو سنتے سنتے ہی سدھ ہو جائیگا
اور پھر وہ جتنا جی چاہے عمر کو بڑھا لے
اور اس دنیا میں پاؤں رگڑے اور
پاپڑ بیلا کرے۔ اور یہ سب بتا کر تماشے کا
ڈراپ سین گرا دیا۔ اور باوا جی فی
سے سوا سو روپے کی گٹھری بنا کر
راہی ہوئے۔ اور جماعت ہوا سنے والوں
میں بھی بعض بعض تو وہ شخص تھے کہ جن کا
یہ مقولہ تھا کہ مفصل میں کوڑی نہ
جانے پائے۔ اگر ان سے کہو کہ فلاں شخص سردی
سے اکڑتا ہے اسے ایک کمبل دلوا دو
یا کسی بھوکے کو دو پیسے اوس کے نام پر
دو تو ذرا کہہ دیں سکرا تا بجتا ہی نہیں
مگر شاباش ہے باوا جی کو پتھر کو موم کر دیا
اور خوشی خوشی لاکے پوج دیا۔ اور بعد میں
باوا جی کی جان کو دعا دیتے ہوئے اپنے
غریب خانے کو لیٹے ہوئے۔ ہم بھی اب
دولت خانے کو چلے آئے او دھر نچ تم ہو
ہمارے یار اور یار بھی کیسے ایک جان
دو قالب۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا
نام دنیا میں روشن ہو اور دو سو چار نسخے
یہ تمہارا چھپا ادھر نچ اور چلے تو تم فوراً کر
بشیر ایک نسخہ ترنگی میں نکال دار سیدھا
ٹکٹ خرید کر ترکی محل میں باوا جی کو
تلاش کرکے اُن کے چیلے ہو۔ اور کانوں میں
گنجی لگاؤ اور دم کی او پر چڑھاؤ۔ اور پھر دو
چار سو تو کیا دو چار لاکھ برس جیو۔ اور ہم
مزے سے تمہارے چیلے اور رنگین مضامین
پڑھ کر طبیعت خوش کیا کریں۔ وبس تسلیمات میں
عرض کرتے ہیں۔

بقلم۔ ج۔ ک۔ د گورکھپور۔

ایک مہذب نوجوان کا خط وقیانوسی باپ کے نام اپنی شادی سے متعلق

علی گڑھ ۲۴ مئی ۱۹۱۰ء

جناب من۔ آج کی ڈاک آپ کا عجیب
غریب مضمون کا خط لائی۔ جس کا وہم وگمان
بھی نہ تھا اور اسی وجہ سے میں جواب دینے
کے واسطے مطلق طیار نہ تھا۔ لیکن اس صدائے
بے ہنگام کا جواب ترکی بترکی دینا فرض ہے
آپ کو اس معاملہ پر گفتگو کرنے کا کوئی حق نہ
تھا اور خدا کے فضل سے قبل اس کے میری
رائے لیں خود تمہاری سے دخل در معقولات
دیکر فیصلہ بھی کر دیا۔ اب صرف مجھ سے داد
چاہی جاتی ہے۔

برین عقل و دانش بباید گریست

میں نہیں سمجھتا کہ ایسے اہم اور سنگین معاملہ
میں بے سوچے سمجھے اس طرح مستعجلانہ فیصلہ
کرنے کا آپ کو کیا حق تھا۔ وہی مثل صادق
آئی کہ "چٹ منگنی پٹ بیاہ" یہ میں نے مانا
کہ بروئے رسم ورواج ملک آپ اولاد کے
معاملات کا ایک درجہ تک فیصلہ کر سکتے
ہیں۔ مگر کس اولاد کا جس نے اپنے آپ کو
آپ پر وقف کر دیا ہو نہ کہ مجھ پر جو بالکل
آپ کی دست برد سے محفوظ ہے۔ آپ سنئے
میری کم سنی کا ناجائز استفادہ حاصل کیا۔
ثبوت نہ کہ پاس کوئی سے لٹھ لٹھا۔ چچا جان

روس

امریکہ

انگلینڈ

جرمن

فرانس

بدریا در منافع بشمار است

COUGH REMEDY.

CHAMBERLAIN'S

COUGH.

CHAMBERLAIN'S COLIC

CHOLERA AND DIARREA

REMEDY.

صبح وصل

صبح کے آتے ہی کافور ہوئی ظلمت شب
دل جو نزدیک ہوا دور ہوئی ظلمت شب
پردۂ نور میں مستور ہوئی ظلمت شب
ابھی لیلے تھی ابھی حور ہوئی ظلمت شب

بزم عالم سے گئے سانولی صورت والے
تھرتھرانے لگے دنیا پہ صباحت والے

لیلیٔ شب ہے نہ تاروں کی وہ افشان باقی
نہ ثریا ہے نہ وہ کاہکشان کی بدھی
پنجۂ مہر سے جب زلف سیہ تاب ہٹی
نظر آئی ہمیں اک چاندسی صورت کس کی

آمد خسرو خاور ہے چلا ماہ منیر
نظر آنے لگی زمانے کی سنہری تصویر

اب نہ وہ خواب کی غفلت نہ فراموشی ہے
بادۂ شب ہے نہ باقی نہ وہ بیہوشی ہے
ظلمت شب ہے نہ عالم کی سیہ پوشی ہے
ہے کہاں رات کدھر رات کی خاموشی ہے

مرغ کے ساتھ موذن کی ندا آتی ہے
اور ناقوس کی مندر سے صدا آتی ہے

صبح آئی تو چہکنے لگے مرغان چمن
صبح آئی تو مہکنے لگے گلہائے سمن
ہوگئی آتش گل شاخ شجر پر روشن
باغ آراستہ ہے یا شب اول کی دلہن

واہ کیا بوئے عروسی ہے صبا کیا کہنا
مرحبا صل علیٰ صل علیٰ کیا کہنا

وقت بدلا تو حسینوں نے بھی کروٹ بدلی
گرمیوں کی ہے سحر اور مزے کی سردی
سونیوالے ہوئے بیدار وہ لائی اوڑھی
سخناری کی ہوس لیتی ہے دل میں چٹکی

پردہ داری نہ رہی شب کی کھلا حال تمام
نظر آتا ہے وہ مینا وہ پیالہ وہ جام

ہاں تخیل کی ضرورت ہے کریں آپ خیال
ایک مہتاب یہ ہے خواب میں اک بدر کمال
پندرہ سولہ برس سے نہیں زائد سن و سال
ہے وہ صورت کہ فدا جس پہ ہو خود حسن و جمال

اٹھتی کونپل ہے جوانی کی نمو کے دن ہیں
توڑنیوالی یہ زاہد کے وضو کے دن ہیں

اوسکے رخساروں پہ ہے رنگ شفق رنگ سحر
ہے مسی چھوٹی ہوئی لب پہ کسی شے کا اثر
آنکھ ہے بند تو ڈھلکا ہوا تکیہ سے ہے سر
جسم کا ہوش ہے اسکو نہ دوپٹے کی خبر

چشم بد دور عجب رنگ نیا نقشا ہے
حضرت دل سے ذرا پوچھیے حالت کیا ہے

بحر ابغیں کی یہ موجیں ہیں کہ ہیں بستر
چاندنی صبح کی ہے صاف کہاں اب چادر
ہے نہ تکیوں کی وہ ترتیب ادہر اور ادہر
کہیں پازیب پڑی ہے کہیں سر کا جھومر

نیند پھر نیند جوانی کی ستم ڈھاتی ہے
کسی عاشق کا دل آتا ہے کہ وہ آتی ہے

بال بکھرے ہوئے مسکی ہوئی چولی دیکھو
اور پھر پردہ دری وقت سحر کی دیکھو
کیا ہی پھیلی ہوئی کاجل کی سیاہی دیکھو
باغ رخسار پہ ہے قبضۂ زنگی دیکھو

دیکھتے جاؤ مگر غور کی آنکھوں سے ذرا
بات اس چیز میں کیا اور ہے اوس چیز میں کیا

دست و پا میں ہے عجب گل کی حنا کی خوشبو
بن گیا عطر حنا یا کسی عاشق کا لہو
رنگ و بو دونوں ہیں نیرنگ و فسون یا جادو
شاعر اور لعبارت پہ ہے اونکا قابو

انکی تاثیر سے بچنا تو بہت مشکل ہے
آپ بیگانہ جو پہلو میں کسی کے دل ہے

مل گئے پھول گلاب بھی ہے پھولوں میں مزا
لطف باقی ہے بیاں کرتے ہیں شب کا قصا
چوڑیاں ٹوٹی ہوئی بھی ہیں پڑی انکے سوا
دست گستاخ سے پہونچا ہے یہ انکو صدما

یہ وہ چیزیں ہیں بگڑ کر بھی بنا کرتی ہیں
تھرتھراتی ہیں ستم اور سوا کرتی ہیں

نوجوان ایک تھا ہمخواب وہ بیدار ہوا
ہے اس عاشق میں بھی معشوق کی ہر ایک ادا
اٹھکے انگڑائی لی پھر ہاتھ گلے میں ڈالا
گدگدایا ستم ایجاد کو وہ بھی چونکا

آنکھ ہے بند ہے چھیڑ کی صدا ہے
واہ کیا صبح ہے کیا چھیڑ ہے کیا عالم ہے

آنکھ ملتے ہوئے اٹھتے ہیں وہ بیدار ہیں اب
اپنی بگڑی ہوئی حالت سے خبردار ہیں اب
ہوش کپڑوں کا نہ کیونکر ہو کہ ہشیار ہیں اب
بستر خواب سے اوٹھنے کو بھی تیار ہیں اب

سر کو اٹھنے نہیں دیتی ہے مگر شرم و حیا
ہے ابھی پیش نظر رات کو جو گزرا تھا

لال ڈورے وہ نگہ مست وہ چشمان حسین
ہے لب خشک پہ کچھ پان کی سرخی سی کہیں
لب وہ لب جس پہ ہی پان کی جگہ رات نہیں
ہے خمار شب کہتی ہے یہ چین جبین

کبھی خمیازہ کشی ہے کبھی انگڑائی ہے
ہے وہ عالم کہ تماشا بھی تماشائی ہے

چہرہ کیوں اترا ہے یہ رنگ نزاکت کیا ہے
حسن اب اور بھی آفت ہے یہ آفت کیا ہے
آرسی صاف دکہاتی ہے کہ صورت کیا ہے
شرم کس بات کی ہے وجہ ندامت کیا ہے

کس لیے بیٹھے ہیں وہ پاؤں لٹکائے ہوئے
کیا ہوا کچھ تو کہیں کیوں ہیں شرمائے ہوئے

غلط انداز نظر برق بلا ہے دیکھو
سادہ انداز غضب ہوشربا ہے دیکھو
تھر کے پھر کے ہنسنے کی ادا ہے دیکھو
فتنہ انگیز یہ شوخی میں حیا ہے دیکھو

دیکھنے کے لیے آنکھیں ہیں نظر کر دیکھو
ہاں مگر چوٹ نہ آئے کہیں دل پر دیکھو

ہاتھ عاشق جو بڑھاتا ہے جھٹک دیتا ہے
تاکہ ظاہر ہو وہ معشوق ہے بے پروا ہے
اس رکاوٹ میں لگاوٹ کا بھی کچھ نقشا ہے
دل میں کچھ اور دکھانے کے لیے غمزا ہے

دل میں دونوں کے ملے اور ہیں عاشق دونوں

عذب ہین اور محبت ہین ہین صادق دونون
عاشق زار کی اترے ہوئے چہرہ پہ نظر
دلپہ گذری ہوئی کچھ رات کی باتونکا اثر
بدگمان دیکھ کہ کیون ہے ادہر اور اوہر
ڈرتے شاید کہ چھپا دیکھ رہا ہو نہ شریر
چاہتا ہو کہ مرے منھ کے لوٹے تنہا
دیکھنے پائے نہ یہ چین کوئی اسکے سوا
بدگمان ہو نہ وہ آئینہ مین صورت دیکھے
یار کو دیکھ چکا اپنی ہی حالت دیکھے
اوسکے کپڑون پہ ہے کس خیر کی رنگت دیکھے
کی اپنے نے کسی کے یہ عنایت دیکھے
لطف دیتی ہے قیامت کا اس افشانکی بہا
جو گیسے چھوٹ کے چہرہ پہ ہم بوس و کنار
اپنے جامہ مین سماتا نہین پھولا یہ جوان
خندہ صبح اودہر ہے تو ادہر یہ خندان
اوسکی ہر بات سے اک جوش مسرت ہے عیان
رنج تشویش کی کمر ہے نہین ملتا ہے نشان
خوش نصیب کہ شدہ کار جہان دیکاوش
بادہ نوشی کہ مئے عیش و طرب جانش
ہے کبھی صبح منور کی طرف اسکا خیال
ہے کبھی مدنظر یار کا یہ حسن و جمال
ناز تقدیر پہ کرتا ہے مسرت ہے کمال
چاہتا ہے کہ ہمیشہ رہے یہ صبح وصال
عیش کا رنگ ہے آنکھون مین طرب کا نقشا
پردہ چشم رہتی اثیر مین چمن کا پڑا
مطمئن دل ہے کہ اب یار نہین جائے گا
ہو گیا خواب سے بیدار نہین جائے گا
لیکے دل گھر سے وہ دلدار نہین جائے گا
دل دیا ہے تو وہ بیکار نہین جائے گا
اسکے قبضہ مین ہے اتری ہوئی پری شیشہ مین
حسن تقدیر کی ہے جلوہ گری شیشہ مین
عید ہر روز ہے ہر رات شب عیش و مراد
ایکجا باغ مین ہر وقت ہین قمری شمشاد
گل ہے موجود نہین کرتی ہے بلبل فریاد
الغرض آج جسے دیکھئے وہ ہے دلشاد

یاد ہے مہر و کرم چرخ ستم بھول گیا
راستہ دل مین چلے آنیکا غم بھول گیا
وقت یہ خوبی قسمت سے ملا کرتا ہے
وہی پاتا ہے خدا جسکو عطا کرتا ہے
جسکی تقدیر مین ہے جشن بپا کرتا ہے
شعر یہ حضرت فیضی کا پڑھا کرتا ہے
اے خوشا آنوقت کہ عاشق زشکنجہ وصال
دست در گردن معشوق حمایل بر خفات

ساون کا زمانہ

یعنی

موسم بارش

موسم کے اعتبار سے دل تو اسی کا خواہشمند تھا کہ یار لوگ کسی فتنۂ قیامت کو لیے ہوئے بے تکلف کسی گوشۂ باغ مین مزے اوڑاتے ہوتے یا روش پر کسی چمن کے گلگشت مین مصروف ہوتے اور درختون کا جوبن نے شگوفون کو بہار شاخون کی مستانہ جنبش۔ صبا کی اٹکھیلیان غنچون کا راز و نیاز۔ نوجوانان گلشن کی چھیڑ چھاڑ دیکھتے ہوتے اور اغیار کی نگاہ بچا بچا کے موقع مناسب پر اپنے پہلو کو گرم کرتے کیونکہ یہ سین بھی جب کہ چارون طرف سے ابر گھرا ہے اور ننھی ننھی پھوار گر رہی ہے۔ اودی اودی گھٹا جھوم جھوم کر چلی آتی ہے اور بجلی کی چمک عاشقان آشفتہ تن کو مضطرب اور بے چین بنائے ہے کوئل کی پر درد صدا بھولے ہوئے انسانون کو یاد دلاتی ہے پپیہے نے اک نیا شور اپنی آواز سے صحن گلشن مین مچا رکھا ہے۔ طاؤس نے اپنے نالون سے یاران نجیب کی الفت از سر نو تازہ بنایا ہے۔ اور گرفتاران دام محبت کو دلفریب اداؤن سے والہ و شیدا بنایا ہے۔ کان مین کہ ساون یا بارہ ماسہ پر لگے ہوئے ہین۔ اور آنکھین ہین کہ ادہر ادہر جھولے کو ڈھونڈھتی ہین اور پریخان فتنہ محشر کو دیکھتی ہین۔

کی فرشتون کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیے ثواب ہے آج

پھر ایسی حالت مین اگر اپنا شوق لہبے تو کیا بیجا ہے۔

ناظرین انصاف کیجیئے گا کہ دل جس بات کو نہ چاہے وہ بہی تہوڑا ہے۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہین

مگر افسوس خواب و خیال یہ سب باتین ہو گئی ہین

مفلسی کی بہی جوانی کچھ نہین

ہا سے فکر و غم کا برا ہو جس نے ایک دم چین نہ لینے دیا۔ نہ تو اطمینان ہے نہ آسائش۔ نہ بے فکری ہے نہ آرام۔ گرانی اور قحط کا مرثیہ تو مدتون سے پڑھا جاتا تھا۔ مگر فی الحال جن کو اللہ تعالے نے کچھ اطمینان دیا ہے اون کو میان دو ہیضہ خان ہمعہ محفوظ رکھے۔ ان کے خوف سے اور روز کے حملون سے پیٹ بہر کے روٹی نصیب نہین ہوتی ہے۔ گہر سے نکلنے کو دل نہین چاہتا ہے۔ سچ ہے خوف بڑی چیز ہے۔ خدا بچائے۔ رہے سہے سب ہوش حواس گم۔ اب تو جدہر دیکھیے روزے نماز ختم صدقے ہوتے ہین اور توبہ و استغفار کی صدائین بلند ہین۔ کیون نہ ہو۔ ارے بہئی جان ہے تو جہان۔ پہر اس حالت مین انسان کیا لکھے اور کیا پڑھے۔ مگر خیر۔

ہم نے تو اس وقت سب خیالات کو دور کر کے لب دریا جا کر تہوڑی دیر بیٹھکر اپنے پنچ کے لیئے ایک غزل لکھدی ہے کہ موقع خوب ہے تا کہ خالی نہ جاے۔ قصیدہ ساقی نامہ بعد کو۔ ذرا دل ٹھکانے ہو لے تو سب کچھ۔ ملاحظہ کیجیے اور دعاے خیر سے یاد فرمائیے۔

و ہو ہذا

ذرا دیکھ ساقی گھٹا کھٹا پیاری پیاری
چمن مین ہے چہان ہوا پیاری پیاری
چمک برق کی اور ڈھاتی ہے آفت
مزا دے رہی ہے ادا پیاری پیاری

ملکہ چین

لی ہنگ چانگ

فغفور

چین میں نیا سوانگ

کروگر
جنرل رابرٹس

ٹھہرا کہان جاتا ہے-

کرشمون سے کیا کام نکلتی ہے شوخی
پری ہے گٹھا سہ لقا پیاری پیاری
گہرباریان آج کرتا ہے بادل
ہے محبوب دل کو فضا پیاری پیاری
نہ کس طرح رندون کو تو بجو دی یہ
گھڑی ہے ہر اک سوگھٹا پیاری پیاری
دلون مین مسرت سمائی ہے اپنے
جہلک دختِ رز کی دکھا پیاری پیاری
سرون مین نیا جوش پیدا ہے ساقی
دکھا ما ہوش کی ادا پیاری پیاری
بہت آج متوالے مخمور ہین یان

COUGH·S

نمبر ۲ کھانسی

اپنی کھانسی سے بے پروائی نہ کرو کیونکہ تاخیر کرنے سے اکثر خوف پیدا ہوتا ہے-

CHAMBERLAINS
COUGH REMEDY·

چیمبرلین کا علاج کھانسی

خوشگوار اور ہر طرح پر محفوظ اور کامل علاج ہے اس مین افیون کا کوئی جزو نہین ہے اور اس کی ذمہ داری کی گئی ہے-

بڑی بوتل عہ چھوٹی بوتل عہ
تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین-

صراحی بھری اک اوٹھا پیاری پیاری
قسم دختِ رز کی تجھے ساقیا ہے
کوئی آج صورت دکھا پیاری پیاری
ہو میخانہ آباد ساقی یہ تیرا
دعا ہے کو اک سنا پیاری پیاری
رہے پنچ آباد تا دورِ عالم
خوشی کی ہو در پہ صدا پیاری پیاری

راقم- شخص ظریف کاکوروی-

چٹ پٹی نظم

نہنگ بحر شاعری بھیا اودھ پنچ صاحب

یون تو آپ نے بہت سی غزلین۔ قصیدے وغیرہ وغیرہ دیکھہ سُن اور چھاپ ڈالے ہونگے- مگر ایسی چٹ پٹی نظم تو شاید میرے نزدیک اب تک آپ کیا کسی کے گوشگزار سے اوس پار نہ گزری ہوگی- اگر اتفاقیہ کوئی گوشہ اخبار خالی رہجائے تو اس نظم کو ضرور جگہ دیجیے اور لالہ صاحب کو ناحق تعریف سے یاد کیجیے-

نظم

خلعدار ... باوفا
ہین بےشک و بے شبہ وعدہ وفا
مجھے پانچ تختے مین چوکی کے مطلوب
کہا تھا بہ منت نہ جور و جفا
کہ ہون بیرو گٹھل و یا نیب کے
اور آرہ کشی کے برابر صفا
کیا وعدہ تھا آپ نے پُر ضرور
نہ بھیجا جواب تک ہوئے کیا خفا
ہے کندن کی یہ التجا الغرض مین
کہ اب بھیجیے آپ وعدہ وفا

راقم- واصل بیگ- لقلرگ- ن-
سینی گماٹ

بھروسیار رہا مجھے اس بت کے عشق مین
ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی

اس مین شک نہین کہ اگر زمانہ کی یہی ریل ٹرین کی سی رفتار اور ریفارمرون کی یہی نادر شاہی رہی تو خدا جانے دنیا مین کیا کچھ ہنگامے واقع ہو- اول تو لباس ہی پر نکتہ چینیون کی بھرمار رہی- پھر پردہ کے سر ہوگئے- جب اس مین بھی ایک آدہ کچھ کی کسر رہ گئی تو قدرتی صنعتون پر ننگا دوڑانے لگے- پھر کیفیت کسی پہلو چین نہین-

اس چمن مین رُخ بدلتا ہی ہوا کا دمبدم
خواب راحت کب تلک کروٹ بدلنا چاہیے

اول تو یہی ہٹ بوٹن رہی کر کوٹ- پتلون غرارہ نی- ترکش کیپ مین جو ملبوس نہ ہو

مہذب نہین خاک نہین - بلا زنہین تو [illegible]
اس دفعہ نے اب وہ زور پکڑا کہ طاعون کو گرنٹ
نے بہی نہ پکڑا ہوگا - ع
جدہر دیکہتا ہون اُدہر تو ہی تو ہے
کوئی جگہ باقی نہ رہی کہ جہان اس فیشن کا چرچا
نہ ہو - ع
دشمن جان سلطان ہو جو کافر دیکہو
ہاے تقدیر کہ دل آیا ہے او سپر اپنا
جب اس پر پورا تسلط ہو گیا تو پردہ پر عتاب
پڑنے کہ آزادی اختیار کرو - اپنی اپنی گہر بیو
کو باہر کی ہوا کہلاؤ - غرض کسی وقت اپنی
اہل خانہ باول نگا نہ سے جدا نہ ہو - عورت
کے ساتہہ ایک نہ ایک مرد ضرور رہے آزادی
بند نہ رہے - ہر وقت کہلی رہے - او رون کی
دل جہپٹ بیٹہے فالودہ خانم کو دکہلا دینے منہ
مین پانی بہرو - اور اپنی دکہا کر اورون کو
للچاؤ - خدا کی پناہ - کچہہ اس طوفان بے تمیزی
کا بہی ٹہکانا ہے - استغفر اللہ تعزیرات اہلی
مین بہی تو ترمیم کرنے لگے - اللہ جل شانہ نے
انسان اور حیوان سب کے لیے قوانین
قدرت سے ایک نہ ایک پردہ رکہدیا ہے
حتی کہ بیجان بہی پردہ او رحجاب سے خالی

نہین - مگر یہ حضرات انسان تو انسان
حیوانون پر بہی ہاتہہ صاف کرنے لگے - گہوڑون
کی دُمون مین نئی نئی کتر بیونت کر دی -
وہ تو یون کہیے کہ قدرت کے سامنے یاد
بس نہین چلتا ورنہ جڑ سے صفائی کی
ٹہہر اوتیقے - اُدہر بیچارے نے کُتون کو
تو پوری آزادی کا پروانہ دیدیا ہے -
اگر کہی دُمون کو دیکہیے تو بالکل تعطیل ہے -
بیٹے او پر کی شکل او رورزن برابر کر دیا ہے
علی ہذا القیاس اسی طرح اللہ بعد لگاتے چلے
جائیے - سب پردہ کہل جائے گا - اللہ کا
شکر ہے کہ ان کی بلند پروازی پرندون پر
نہ چل سکی ورنہ اون کو بہی جہدبانہ آزادی
بخشنے بغیر نہ چہوڑتے - چڑیا مارتے - بیکارون
ترکیبین لڑاتے - مگر یہ فعل فیشن کے خلاف
تہا - اس لیے اس منصوبے مین ناکام رہے -
جب اس مین کراہت سے چہوٹے تو چاند
تارے کے پیچہے پڑ گئے کہ جو شخص ہلال و
اختر کو اخبار یا کتاب پر چہاپے تو سمجہو کہ
وہ شخص باغی ہے گورنمنٹ کے خلاف
ہے - چہ خوش کیا نمبر لڑایا ہے -
اگر چہ یہ ہلال او ستارہ کی یہی
گلخپ - ہی تو دیکہہ لینا کہ لوگون کو ہلال و
ستارہ پر نام رکہنے مشکل پڑ جائین گے -
جس کے نام مین ذرہ ابہی ہلال ستارے کا
لگاؤ ہو گا تو شاید بلا حبس دوام کے نجات
نہ مل سکے گی -
پس خلقت کو چاہیے کہ اب خواب
غفلت سے آنکہین ملکر اُٹہہ بیٹہے اور جنکے
نام مین قمر - چاند - ہلال - نجم - انجم - تارہ -
ستارہ غرض کچہہ بہی ہو فوراً حفظ ماتقدم
سمجہکر فوراً سے ایک منٹ پیشتر بدل ڈالے
ورنہ مشکل کی جان تباہی مین پڑ جائیگی -
کبہی ہنستے مین کہی رہتے ہین وہ انجم
جبکہ ماتہے پہ لگاتا ہے وہ جہومر اپنا

خط عثمانی کے پڑہنے مین عبث سے عجلت
بار باری سے فرور آئے گا نمبر اپنا
افسوس تو اس بات کا ہے کہ یہ لوگ بے سوچے
سمجہے زہر اُگل بیٹہتے ہین - اگر حضرت سلطان المعظم
خلد اللہ ملکہ وشمتہ کے جہنڈے یا کسی اور
نشان کو بغرض دلچسپی یا کسی خاص تعلق سے
کوئی شخص بنائے تو واقع مین ذرا غور طلب
بات ہے - مگر یہ ہلال ان حضرت کے اعلے
دادے امیر الرشید اہے - اللہ پاک نے
یہ ایک ایسی خوشنما اور وضعدار شے بنائی
ہے کہ اسکو دیکہہ کر خواہ مخواہ طبیعت محظوظ ہوتی
ہے - او بعضا کی کائنات سے یہ ایک اعلے
درجہ کی صنعت ہے - خوشنما چیز کو سب پسند
کیا کرتے ہین - اور یہی خاص وجہ ہے کہ اپنی
طبیعت کے مذاق کے لیے کوئی کپڑون پر اور
کوئی کاغذون پر اس شکل کو بناتا ہے - سچ
ایمان سے کہیے کیا یہ بہلا نہین معلوم ہوتا ؟
ایسا کوئی شخص نہین کہ جو اسکو دیکہے اور اسکے
دل مین مسرت نہ ہو - مرد تو مرد عورتون
ہی کو دیکہیے کہ بعض الف کے نام بے نہین
جانتین - بعض یہ بہی نہین جانتین کہ ہمارے
پڑوس مین وہ کون رہتا ہے - بہلا سلطان
ٹرکی کا جاننا تو بڑی کٹہن بات ہے - اب
خیال فرمائیے کہ ان کو حضرت سلطان سے
کیا تعلق ہے - یہ تو ہر وقت اسی اُدہیڑ بن
مین رہتی ہین کہ جگنو بناؤ - چاند تارے جڑواؤ
جہومر بنواؤ - ٹیکہ گڑہواؤ - اور اوس مین بہی
ہلال او ستارے وضعدار بنواؤ - بیا النصاب
نے گہر مین قدم رکہا اور بی بی صاحبہ نے
اور باتین تو پیچہے مگر پہلے ٹہنک ٹہنک کے
یہی فرمائش کرنی شروع کر دی - ٹیکہ کا جڑاؤ
اوکہڑ گیا - جگنو کا ستارہ گر گیا - جہومر کا چاند
ٹوٹ گیا - غرض سوائے ان ہی تذکرون کے
اور کچہہ بہی نہ ہوگا - اب فرمائیے کہ ان کے دل
مین کس قسم کا جوش ہے - ان کو کون سی

کرے گا۔ ہمارا اقبال [illegible] ہوگا گویا
آنا کے دیکھے ہین [illegible] تم نے
بھاگے سو دہ رتی رتی حوالہ کر دیا۔ اللہ نے
چاہا خوش خوش پہونچے گے۔ کیا معنے کہ اب
جنگ و جدل تو باقی رہی نہین نہ اوس کا
کوئی لطف ہے۔ باقاعدہ لڑائی ہے۔ انگریزی
فوج نے اس سرے سے اوس سرے تک
مارتے مارتے تم لوگون کو تولا دیا۔ اب
چپ تر موئے لڑ مونے پر عمل ہے۔ حرکات
مذبوحی کرتے ادہر مفت خدا لقمۂ شمشیر
بوڑہون کو کٹاتے ہو۔

ایک دفعہ ایک ہیجڑا اور ایک
پہلوان فصد کھلانے بیٹھے۔ ہیجڑے نے
دیکھا اگر لہو بند کراتا ہون تو یہ پہلوان
کہے گا آخر نامرد ا۔ زنانہ۔ ہیجڑا تھا نا
لہو نکلنے پر سہم گیا۔ وہ نکلوا تا ہی چلا گیا
پہلوان صاحب نے دیکھا یہ ہیجڑا ہو کے
اتنا خون نکلوائے اگر مین اس کے سامنے
اوٹھ گیا تو بڑی سبکی ہو جائے گی۔ نکلوائے
جاؤ۔ جب تک یہ نہ اٹھے تم بھی نہ اٹھو
اب دونون صاحب اوٹھنے کا نام ہی
نہین لیتے۔ اور لہو ہے کہ بہتا ہی چلا
جاتا ہے۔ پہلوان کے ایک دوست
نے کہا ارے میان اوٹھو۔ بہت خون نکل
چکا۔ پہلوان نے کہا ارے میان کیسی
فصد۔ کیسا لہو۔ اب تو مردی و نامردی
کے جھگڑے مین پھنسے ہین۔ بس یہی
حال تمہارا ہے۔ جب بیچ دو سہرے مین
نکل جاتے ہین تو ایسا ہی لمڈو را
جاتا ہے۔

خیر انگلستان کی برابری اول تو
کرنا ہی حماقت تھی۔ اور اگر کی تو اوس کی
بھی حد ہو چکی۔ ہم بھی تمہاری لوٹ مار
خدع دمکر کے تماشے دیکھ چکے۔ یار اب
بس کے آگے دنیا کو تمہاری کارگزاریان
دیکھنے کی طاقت نہین۔ فرانسوا ال کی
خبرین [illegible] ہوگئیں [illegible] اب سپٹ
اس بساط کو اور انگریزون کے آگے
سر تسلیم خم کرو۔ نہین بہاگ جاؤ وسط
افریقہ کے جنگل مین۔

راقم۔ تمہارا تماشا دیکھنے والا۔

کبوتر بازون مین جھنجھٹ

اتفاق زمانہ سے ایک کبوتر باز
کی ٹکڑی کسی دوسرے کی چھتری
پر جا کے بیٹھی۔ اس کو شرارت جو سوجھتی
ہے اس نے چھپکا مار کے سب کو
چین چین جھپ تھیلے کے اندر کر لیا
آپ بہت بگڑے۔ محلے بھر کے لونڈے
لاڑے جمع کر کے آئے۔ گھر گھیر لیا۔
لاؤ جس طرح لیے کبوتر حاضر کرو۔ نہین
مارے ڈھیلون کے گھر ابھی مسمار کیے
دیتا ہون۔ یہان کبوتر چور صاحب
نے جو یہ نقشہ دیکھا۔ ہاتھون کے طوطے
اوڑ گئے۔ حواس پریشان ہوئے۔ عقل
گرہ باز ہو گئی۔ گھر کے سب آدمیون نے
ملکر کہا۔ ارے میان یہ کیا آفت سر پہ
لیتے ہو۔ اوس نے اپنے کولون کی چونچ
مین ایک ایک کنکری دے دی اور
اونہون نے اوپر سے برسانی شروع
کی تو سمجھ لو سورۂ الم ترکیف یاد آ گئی
اصحاب فیل کی صورت طیرا ابابیل
کی طرح رتی حجارہ کی مار سے بولا جاؤ کے
نکلو گھر سے اور معاملہ کر لو۔

یہان دشمنون۔ بدظنون نے
خبر اوڑا دی۔ حضرت وہان ایک پر تو
باقی نہین۔ وہ ظالم کبوتر باز نہین
کبوتر خوار ہے۔ سب کو کباب بنا کے
کہا گیا۔ اب جس وقت یہ کہتا ہے
حضرت ٹھہریے ٹھہریے۔ خدا کے واسطے
ڈھیلے بازی نہ شروع کیجیے گا۔ آپ کے
کبوتر صحیح سلامت ہین۔ اول تو آپ مانتے
نہین۔ کیا سبب کہ یہ سارا سامان اور
لام بکا۔ ہوا جاتا ہے۔ دوسرے قول کا
اعتبار ہی کیا۔ ممکن ہے کھا گیا ہو محض
وقت ٹالنے کو باتین بناتا ہو۔ آپ نہین
مانتے۔

اچھا حضرت اب اس کا وعدہ کیجیے
کہ ڈھیلے بازی شروع نہ کیجیے گا اور آیندہ
کبوتر چھتری پر نہ پہونچے گا۔

خوب یہ ہم کیونکر وعدہ کرین۔ تم نے
ہمارے کبوتر پھاڑ ڈالے۔

نہین خداوند نہین۔ سب زندہ ہین
پر تفنیح ہی نہین کیے۔

نہین تم نے یقینا کھا لیے۔ اگر نہین
کھائے تو دیدو ہمکو۔

اچھا صاحب لیجیے گا۔ مگر پہلے بات دیجیے
آپ کے کبوتر ہماری چھتری پر آیندہ نہ آیا
کرین۔

نہین ہم نہین سنتا۔ پہلے ہم ڈھیلے مارینگے
ہم سب بندوبست کر کے آئے ہین۔

اور اگر کہین آپ کے کبوترون کو اسی
ڈھیلے بازی پر کسی نے میرے گھر مین نقصان
پہونچایا۔

تو تم ذمہ دار ہو۔

ادہر تو یہ بحث پیش ہے ادہا ادہر
کبوتر بیچارے سہمے ہوئے ہین کہ ابھی تک
نہ معلوم کہین کوئی اب نہ ہم کو نقصان کرے۔
پھر ڈھیلے آئے تو کیا۔ اور گھر بہرا تو کیا۔
اینٹ سے اینٹ بجی تو کیا۔ ہم نکلین تو
اورون کی نکلین گی۔ ہم مفت خدا جان
سے جائین گے۔

ساتھ گھر سے اخلاق سے ملے اور اس طرح
اپنی بچہ بنانے والی کل کے جلد بگڑ جانے
والے کیل پرزون کو ہروقت آئینے کی
طرح صاف رکھے۔ پھر عبادت گاہون
جلسون اور دوسرے مجمعون مین سرشت
مردون سے شانہ بشانہ رہے۔ انتخاب
شوہر کے معرکے مین لطف کی سنگینون
ناز کے تیغون سے صفین کی صفین صاف
کردے۔ اور جب شادی ہوجاے تو
یہان بھی اصول آزادی کو ہاتھ سے نہ
جانے دے۔ یکاے گور کسی سے منہ
نہ موڑے۔ اور قلمرو آزادی مین سیاہ و
سفید کی مالک رہے۔ لیکن افسوس یہ
تمہاری خواہش ہی خواہش ہے۔ عملی طور
پر تو اس کا ظہور تمہارے گھر مین کبھی ہوا
نہین۔ وہ کارگاہ جس مین تمہاری ہستی
کا گارا بنا گیا ہے وہان شفقت کے
گڑھے مین دن رات پانون لٹکائے
مجھی کو ہاتھ پاؤن مارنا پڑتا تھا۔ کاش
پانچ مل کیھے کاج کی مل یہان بھی جاری
ہوگئی ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ ہندوستانی
"ڈویژن آف لیبر" کے اصول سے واقف
ہی نہین۔

تم اپنے خط پر میری خوشی کو بے محل
بتاتے ہو۔ بات واقعی ہے مگر تم محبت
پدری کے گُر سے ابھی واقف نہین۔
تا بابا نشوی قدر بابا ندانی۔ مین نے
لوگون کو دیکھا ہے کہ بچے کو گود مین لیا
ہے۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے ہوئے
ہین۔ عیدگاہ کو جانے کی تیاریان ہین
بچے نے ذرا سی حال مین دوپہری دوپہری
پچکاری مار دی۔ وہ اوسے کسی شوخ
رنگین اور کے حنائی ہاتھ سے ہولی
کی پچکاری سمجھ کر صبح بہار کی طرح ہنسنے
لگے۔ اور بے مین جبین دوسرے کپڑے
بدلکر پھر ہنسی خوشی عیدگاہ کو روانہ ہوئے
اسی طرح بعض سعادت مند بیٹون کو
دیکھا اور مہرباپ کو جوتے رسید کرتے دیکھا
ہے اور باپ ہے کہ خوش ہے۔ شکر کرتا
ہے۔ کہ خیر خدا نے یہ دن تو دکھایا کہ بیٹا
مارنے کے قابل ہوا۔ آج بے وقوفی
سے باپ کو مارتا ہے۔ کل عقل آئے گی
تو اسی طرح دشمنون کی خبر لے گا۔ تمہارے
خط کچھ اوس دوپہری پچکاری اور اس
گھری کفش کاری سے تو زیادہ نہین۔
پھر بھی اگر اس خیال سے خوش ہوا کہ
لڑکے کی قوت انشا ایجاد کے رستے
طے کرتی جاتی ہے تو کیا برا کیا۔ تمہارے
دادا مرحوم مجھ کو لڑکپن مین خلع حکمت
کی مشق کراتے تھے۔ تو جواب مین اکثر
گالیان ہی دیتے تھے۔ اور دینے کی
ہدایت ہی فرماتے تھے۔ اس مہذب
زمانے مین خط وکتابت ہی کو خلع
حکمت سمجھو۔

ارے میان تم نے کیا لکھا لوگ
یہ کہو مین نے تمہین نکالا ابھی یہ دن
بھی نصیب ہوئے کہ اللہ رکھے منہ سے
اتنے بڑے بڑے کلمے نکالتے ہو۔ تہذیب
کے سیکھنے کے لیے کوئی زمانہ معین نہین
سینگ کٹا کر بچھڑون مین ملنے کو جو
برا سمجھتے ہین وہ بیل ہین۔ الہ آباد
کا پوسٹ ماسٹر جنرل مجھ سے کہتا تھا
"اصلاح کے لفافے پر ٹولیٹ کی مہر
نہین لگا کرتی" اسلام کی تاریخ کی
ورق گردانی کی تمہین فرصت کہان
مگر حالی شبلی سے پوچھو گے تو بتادینگے
کہ بڑے بڑے صحابیون نے کس عمر مین
تہذیب اسلام اختیار کی۔ اسلام
کو چھوڑ دو۔ خود انگریزی تمدن نے تعلیم
تہذیب کا کیا قانون رکھا ہے۔
اکثر فوجی انگریز بڑہاپے تک فارسی عربی اور دوسری
مشرقی زبانین سیکھتے ہین۔ لارڈ ڈفرن نے کلکتے مین
اکثر شمس العلما محمود جیلانی سے فارسی سیکھی سب سے
اعلیٰ بات یہ کہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند وکٹوریہ جوبلی کے
بعد کہین اب جاکر اردو سیکھنے لگی ہین۔ تمہاری پہلی
تخمین کے مطابق میری عمر اسی اور اب شاید سو برس
ہے۔ اصول تشریح کے مطابق طول عمر عمدگی
قوے کی دلیل روشن ہے۔ اگر قوی برقرار ہو کے
مین نے بھی تہذیب کے معرکے مین جوان مردانہ
قدم رکھا تو کیا برا کیا۔ اِنَّ الْاُمور بالخواتیم ۔ع
ہوجاتم بخیر تو جانو کہ خیر ہے
لوکٹ آپ اینڈ تھری چیرز فار گرینڈ اولڈ
مین (آداب اٹھ کر زبردست بڈھے کو اوس کی
ہمت پر زور و شور سے تین شاباشین دو)
تم نے مجھے لاٹرز دارنگ و رز اخیری کے
نغمے سمجھائے ہین۔ مین تمہاری اس تعلیم کا شکرگزار
ہون۔ مگر حقیقت مین تم اسکا مطلب ہی نہین
سمجھے۔ بیشک ایک کا بوجھہ دوسرا نہین اٹھا
سکتا۔ مگر اس سے تمہاری سبکدوشی کیسے ہوئی
کیا اس آیت کو سنکر تمہاری امان مجھے اپنا باوا
بنالین گی۔ میان مین اب تو مرتے دم تک تمہارا
بار دوش ہون۔ اب چاہے لبسالی کی گٹھڑی سمجھو
یا صاحب بہادر (یورپین سوداگر) کا پورٹمنٹو۔

راقم۔ بدر کٹرین (ن۔ پنجاب)

زبردستی کی دعوت

ڈیر پنچ۔ تسلیم۔ بھئی یہ لوگ بھی بڑے بے تکلف
ہین۔ مرکھنگے ہین۔ بے غیرت ہین۔ اور بڑے لاحول
ولا ہین۔ سنا آپ نے دوڑے دوڑے ہم نے تھوکرین
ہم نے کھائین۔ محنت ہم نے کی۔ ڈالی مین پونے
نو سو ساڑھے بارہ آنے مین پائی ہم نے خرچ کیے
خوشامد ہم نے کی۔ چپراسیون کے دھکے ہم نے کھائے
جب تو ان لوگون نے جھوٹون بھی نہ کہا کہ دو بھی
ہم لوگ بھی مدد کو تیار ہین۔ لیکن جیسے ہی ہماری
تنخی کا حکم آیا بس پھر کیا تھا سب نے جمال گھیر لیا

(۳)

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY

COUGH·8

CHAMBERLAINS
PAINBALM.

CHAMBERLAIN'S COLIC
CHOLERA AND DIARRHEA
REMEDY.

کہان تک اہل ہند کو سوکہا ڈالے گا۔

محلہ برہانہ مین ایک ڈپٹی کے
گھر مین اولادون کی ڈاک لگ گئی۔ ایک
شب مین اوس کے خانگی ڈاک خانے
مین تین ڈلیوریان ہوئین۔ ایک کا مڈ
ادسدو چٹھیان یعنے ایک لڑکا اور دو لڑکیان
پیدا ہوئین۔

شہر مین جابجا سڑکون پر نیم چمیلی
کے درخت نصب تھے۔ جبتک وہ رہے
تب تک خیریت تہی۔ اب جو بڑے
ہوئے تو ذرا زور کی آندھی مین وہ اوکھڑ اوکھڑ
کر گرنے لگے۔ چنانچہ سول لائن سے بالکل
نکالے جاتے ہین۔ واقعی یہ سب ناتی
کرائی بالکل ہی فضول تہی۔ اگر نیم ہی کے
درخت ہوتے تو خیر سایہ دار ہوتے
یا چمیلی کی بیل ہوتی تو ایک وقت مین
خوشبو ہی کی لپٹین آتین۔ یہ دوغلی
نیم چمیلی تو نہ پوری نیم ہی ہے نہ چمیلی جس
کم جہان پاک۔ ایک صاحب [illegible]
جناب جج صاحب۔ کسنو لی کے

کتّے کے کاٹنے کے علاج کے واسطے
پاسٹیور انسٹیٹیوٹ قائم ہوا ہے۔ مگر ہمارے
شہر مین بعض آدمی کٹھنے ہوگئے ہین چنانچہ
حال مین ایک صاحب نے جبلاً کے
اپنے پڑوسی کی انگلی پر کلکت رسید کی
نوبت بعدالت آئی۔ کٹھنے صاحب کٹہرے
مین بند ہوئے۔ اور ۵۰ جرمانہ سے
دانت کھٹے کیئے گئے۔ اب شاید آئندہ
دانتون کو سوہن سے درست کرلین
ورنہ یہ دانتا کلکل اسی طرح دندان شکن
جوابون کا سامنا رکھے گی۔

راقم
دندان شکن

جلسہ اردو ڈیفنس ایسوسی ایشن لکھنؤ مین

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم

۱۸۔ اگست ۱۹۱۰ء کو لکھنؤ مین
جو جلسہ منجانب اردو ڈیفنس سنٹرل
ایسوسی ایشن لکھنؤ ہونے والا ہے اوس
کی نسبت امید کی جاتی ہے کہ اپنے رنگ کا
یہ جلسہ بہی یادگار رہیگا۔ کیونکہ اکثر ایسے
اصحاب جنکو بالعموم پولٹیکل معاملات سے
قبل ازین کوئی دلچسپی نہین رہی ہے۔ برابر
تشریف آوری کا وعدہ فرما رہے ہین اور
چونکہ اس مسئلہ نے تمام شمالی ہندوستان مین
ایک خاص سرگرمی اور چہل پہل پیدا کردی ہے
اس واسطے باوجودیکہ بدقسمتی سے موسم برسات
کا ہے اکثر بزرگان ملک نے تکالیف سفر کا
خیال برطرف کرکے شرکت جلسہ کا ارادہ ظاہر
فرمایا ہے۔

اردو ڈیفنس کمیٹی لکھنؤ نے اون سب اصحاب کے
واسطے جو اس جلسہ کی شرکت کے واسطے
باہر سے تشریف آوری کا وعدہ فرما رہے ہین
ہر قسم کے آرام و آسائش کا خیال مدنظر رکھا
ہے۔ والنٹیر [illegible] اسٹیشن ہی پر استقبال
کے واسطے موجود رہینگے اور وہی فرودگاہ مقررہ
تک پہونچا دینگے۔ کھانے اور مکان قیام کا
مناسب معقول انتظام اون اصحاب کے
واسطے ہوگا جنکے کسی دوست احباب کے یہان
فرو کش ہونے کمیٹی کی جانب سے ہوگا اور
جملہ مہمانون کو آرام و آسائش پہونچانے کے
واسطے کمیٹی ہر طرح حاضر ہے۔

آپ نے اس مسئلہ مین اب تک
جس قدر ہمدردی و دلسوزی ظاہر فرمائی ہے
اور پبلک کو اس معاملہ سے جو خاص دلچسپی
و وابستگی ہے اوس پر لحاظ کرکے مین امید
کرتا ہون کہ ان چند سطور کو اپنے نامی [illegible]
ملک اخبار مین جگہ دیکر شائع فرمادین گے۔ ممکن ہے کہ
بعض اصحاب جو شرکت جلسہ کے واسطے دل سے
خواہشمند ہون محض خیالی تکالیف کی بنا پر
پس و پیش کرتے ہون۔ اور میری اس گزارش سے
اون کے قصد شرکت مین تقویت پیدا ہو جائے

آپکا خادم۔ حامد علیخان بیرسٹر ایٹ لا
سکرٹری اردو ڈیفنس سنٹرل ایسوسی ایشن لکھنؤ
لکھنؤ ۷۔ اگست ۱۹۱۰ء

اشتہار حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اناؤ۔
نمبر [illegible] مقام منصفی اوناؤ
عدالت خفیفہ

گوکل پرشاد ولد ٹلارام قوم برہمن ساکن اعتبارپور
پرگنہ [illegible] تحصیل حسن گنج ضلع
اوناؤ مدعی

بنام

گجودھر ولد گنگا قوم برہمن ساکن موضع مذکور
مدعا علیہ

دعوے [illegible] پائی

مقدمہ مندرجہ عنوان تمہارے نام
قطعی بغرض حاضری ۹۔ اپریل ۱۹۱۰ء بمقام
اعتبارپور جاری ہوا بوجہ عدم دستیابی تمہارے
دروازہ و بیرونی مسکن پر چسپان کیا گیا۔ بعدہ بنا بر
حاضری ۱۷ مئی ۱۹۱۰ء بمقام خاندیس جاری ہوا
بوجہ عدم دستیابی سمن واپس آیا۔ اور [illegible]
سے قاصر رہے۔ لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ
بتاریخ ۱۳۔ اگست ۱۹۱۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے
اصالتاً یا وکالتاً معہ ثبوت حاضر ہوکر جوابدہی مقدمہ
کی کرو۔ درصورت عدم حاضری تمہاری کارروائی
یکطرفہ عمل مین آویگی اور کوئی عذر سماعت نہوگا
تحریر تاریخ ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء

دستخط حاکم
مہر عدالت

بقلم ابوالحسن سرشتہ تفضل حسین

دقیانوسی باپ کا جواب الجواب

نمبر ۳

قاضی کا حوض - دہلی -

تاریخ پُہماچاہ و پوچھار - سنہ موسلادھار

مطابق ۹ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء

وہ جو مین نے لکہا کہ تمکو لادے سے پہنا ہوگا وہ ایک بات تہی مذاقاً - ورنہ مین اب بہی تم جیسے دس پر بہاری ہون - بقول نظیرؔ -

یار دیہاسے آگے اب بہی جوان کیا ہی

تم کیا مجہے جامنون کی طرح گہلاؤگے جب کہ خود اس عمر مین (نئی جوانی مانجہا ڈھیلا) سڑے انگور کی طرح گہڑی بہر کو فلالین کی روئی سے حب انہین ہو سکتے -

ملک الموت کی اسسٹنٹی (مددگاری) آسان نہین ہے - یہ عہدہ صرف انہین کو ملتا ہے جنہون نے طبابت یا ڈاکٹری کے کل جان فرسا امتحان کامیابی سے پاس کیے ہون - اور یہ تم جیسے آسام طلبون سے جیتے جی ہونا معلوم - اپنی جوانی پرست ہولو - مین نے بہتیرے بوڑہون کو جوانون کی تجہیز وتکفین مین شریک دیکہا ہے اور دیکہا کیا اکثر خود شریک رہا ہون ؎

اسے لبا اسپ تیز رو کہ مبا ند

کہ خر لنگ جان بمنزل برد

بفرض وتقدیر اگر تم تمام اون خیالات شیطانی کے ساتہہ میرے ساتہہ ملک الموت کا سلوک کرنے مین بہی کامیاب ہوئے تو یہی سلوک بلکہ اس سے کہین بڑہکر خود تمہاری اولاد تمہارے ساتہہ کرے گی - ٹہنیان دوگے تو ٹہنیان کہاؤگے بہی - اگر مجہے معمولی بوٹ کی نرم وباقاعدہ ٹہوکر دوگے تو تمہین امیونسن بوٹ کی سخت اور بے قاعدہ ٹہوکر ملے گی بہی - مانا کہ جیتے جی جانے کا خیال ہے تو سر آنکہون سے جانے کے لیے بہی طیار رہو - ہری ملوانے کا خیال ہے تو بونے کے لیے بہی ابہی سے کوئی گہاٹ تجویز کر رکہو - کیا وہ عربی کی مثل تم نے نہین سُنی - کما تدین تدان ؎

کلجگ نہین کرجگ ہے یہ یان دنکو دی اور رات لے

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتہہ دے اس ہاتہہ لے

کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پہولا ہے تو

وہ تیرے حق مین تیر ہے کس بات پر بہولا ہے تو

مت آگ مین ڈال اور کو پہر گہانس کا پُولا ہے تو

سُن رکہ یہ نکتہ بے خبر کس بات پر بہولا ہے تو

کلجگ الخ -

تم کو مین نے مان سے مذاق کی اجازت دی تہی تو یہ ایک ایشیائی رسم کی بنیاد پر تہا نہ یورپین تہذیب کے خیال سے - مین نے تو کسی یورپین کو آج تک اپنی بہابہی سے دہے ہنستے نہین دیکہا - پس تقلید تہذیب یورپ کا الزام غلط ہے - اور تمہارا اس اجازت پر چراغ پا ہونا بہی بے محل اس لیے کہ مذاق سے میری ہرگز مراد یہ نہ تہی کہ تم کوئی نامہذب برتاؤ اون کے ساتہہ کرو بلکہ مقصود یہ تہا کہ شگفتگی مزاج کے لیے کبہی کبہی بصورت کوئی مہذب ہنسی مزاح کر لے سکتے ہو جس کی شرع نے بہی نہایت کشادہ پیشانی سے اجازت دی ہے -

تم نے اپنی خواہش کے طلسم خانے مین بلا ایک بار پہر اپنی مان بہن کو اوسی ولایتی عینک سے دیکہنے کی کوشش کی ہے - مگر بیٹا یہ ہندوستان ہے - ولایت نہین - اگر اتنی ترقی یہان ہوتی تو ہم ہندوستانیون کے بہلے ہی دن نہ ہوتے - مجہہ کم بخت مین وہ عالی خیالی کہان کہ مین با این ہمہ کبر سنی تمہاری مان کی آزادی سے خوش ہون اور اونکے خیال مین اتنی لچک کہان کہ وہ سب سے دل خوش کُن راہ ورسم جاری رکہہ کر مجہے چشم پوشی کا مہذب موقع دین - ہان البتہ تمہاری نئی پود کی خدا نے چاہا دولہن آئے گی تو تمام زیور تہذیب سے آراستہ آئے گی اور اپنی اولاد کو بہی اوسی طرح آراستہ اوٹہائے گی - بہن کو زیادہ تر تمہاری مان نے ستیاناس کیا ورنہ وہ بہی کچہہ ہوتی -

مین نے تمہاری امان پر پان کہانے کا الزام لگایا تہا اور اسپر تم اس قدر لال کیون ہوتے ہو - یہ کوئی نامہذب وناشائستہ خیال نہ تہا خود یورپین تہذیب پان کہانے کو بُرا بتاتی ہے اور الناس علے دین ملوکہم ایک مشہور اور شاہانہ کلیہ ہے - تم خود تو اون کی نسبت اس قسم کی خوش خیالیان رکہتے ہو کہ تمہارا ہنس دہاتی وجود اون کی عالم جوانی کی شبینہ فیاضانہ عرق ریزیون کا نتیجہ ہے - بڑہاپے مین بہی تمہارے خیال کے مطابق ہستی شاید مشہور ست جینے کی اور اس عالی خیال وفا سرشت - دُم دار مہذب معشوقہ کی طرح ہر وقت بادہ خواہش سے سرشار دوچار عاشق زار اپنے ساتہہ رکہتی ہین - پہر جو مین نے ذرا سیدہے دل سے بڑہو پہپہی خانم کہا تو اس مین کون سی کج اخلاقی ہو گئی - مسی کی دہڑی کا مین بیشک عاشق تہا مگر اب تو ہونٹون پر دہڑی نور برستا ہے - مسی کیا زیب دے - کہین بوٹے کی چہینٹ اور پاجامے کی پُرچین اور پُرشکن ٹہنے پر بہی آج تک کسی نے مسی ملی ہے - پانون کہا ہین دانت - وہ ندارد - ہا دن کے مُنہ سے پان چبوانا اور دستے کی زبان سے اوس کا اگال لے کر آپ نوش جان فرمانا کیا ضرور - یہ ایک بڑی تسکین کی بات سُننے مین آئی کہ تمہاری امّان مجہہ سے عمر مین دس بارہ برس چہوٹی ہین - کیا ایسا ہی یقین سب کو ہے - مگر دشمن تو زہر اُگلتے ہین - قضیہ برعکس ہے - اور کچہہ تمہاری والدہ کے برتاؤ سے بہی ایسا ہی مترشح ہوتا ہے - ہمیشہ بزرگون کی طرح تعلیم طلب رہتی ہین - اور مین بہی اپنی سعادت سمجہکر قبلہ تو نہین مگر گردان کی خفیف

کروگر۔ چکنم

پہلا ایکٹ

پہلا سین تہیسیس کا محل

(تہیسیس ہپالیٹا۔ فلاسٹریٹ اور دوسرے درباری داخل ہوتے ہین)

تہیسیس۔ اے خوب صورت ہپالیٹا۔ اب ہماری شادی کا زمانہ قریب آگیا۔ رویت ہلال مین چار ہی دن باقی ہین۔ اُفوہ! یہ چاند کس قدر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے جس طرح سوتیلی مان اپنے شوہر کے نوجوان لڑکے کو روپیہ دینے مین پس و پیش کرتی ہے۔ اوسی طرح یہ چاند میری خواہشین پوری کرنے مین دیر کرتا ہے۔ اور میرے دل کو دکھاتا ہے۔

ہپالیٹا۔ یہ چار دن نہایت جلد ختم ہو کر رات بن جائینگے اور یہ چار راتین آسانی سے سو کر کٹ جائینگی۔ اور تب چاند ایک نقرئی قوس کی شکل مین اوج فلک پر ہویدا ہو کر ہماری عشرت کی مبارک رات کی سیر کریگا۔

تہیسیس۔ اے فلاسٹریٹ جا۔ اور ہمارے دار السلطنت کے نوجوانون کو عیش کے لیے تیار کر۔ ہر شخص کو خوش و مسرور بننے کے لیے آمادہ کر اور رنج و غم کے خیالات کو ہمارے شہر سے خارج کر دے۔ ہم نہین چاہتے کہ ہمارے جشن کے وقت کسی جگہ افسردگی یا افسردہ دلی کا ذکر آئے۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

ہپالیٹا۔ مین نے تجھکو بزور شمشیر اپنے قابو مین کیا ہے اور تجھکو رنج و نقصان پہونچا کر تیرے دل پر فتح پائی ہے۔ لیکن اب تیری شادی بڑے شان و شکوہ۔ جشن و جلوس سے کرونگا تاکہ پُرانی تکلیفون کا کسی قدر معاوضہ ہو جائے۔

(ایجیس۔ ہرمیا۔ لائسنڈر۔ اور ڈیمٹرس داخل ہوتے ہین)

ایجیس۔ ہمارا شہرۂ آفاق ڈیوک تہیسیس شاد و خرم رہے۔

تہیسیس۔ اے نیک بخت ایجیس خوش آمدی۔ اس وقت تیرے آنے کا کیا سبب ہے؟

ایجیس۔ مین اس وقت سخت رنج و غم مین مبتلا ہون۔ اور اپنی لڑکی ہرمیا کی شکایت کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا ہون حضور والا مین نے ڈیمٹرس کو اجازت دی ہے کہ میری لڑکی سے شادی کرے۔ اور اس شخص نے جو سامنے کھڑا ہے اور جس کا نام لائسنڈر ہے میری لڑکی کے دل پر جادو کر دیا ہے۔

اے لائسنڈر! تونے میری لڑکی کے سامنے عاشقانہ اشعار پڑھکر اور نشانیون کا تبادلہ کر کے اوس کا دل محبت سے پھیر دیا۔ تو شب ماہ مین اکثر اوس کی کھڑکی کے نیچے مصنوعی آواز مین اپنے مصنوعی عشق کے اظہار کے لیے اشعار پڑھا کرتا تھا۔ تونے اپنے بال کے چھلون۔ انگوٹھیون۔ کھلونون۔ گلدستون وغیرہ کی وجہ سے جو کمسنی مین اظہار شوق کے لیے قاصد یا پیامبر کا کام دیتے ہین۔ اوسکی عقل و حواس پر قبضہ کر لیا۔

تونے چالاکی سے میری لڑکی کا دل چرایا اور اوسکو جو اطاعت میری کرنا چاہیئے تھی بے ادبی اور ضد سے تبدیل کرا دی۔ اے مہربان ڈیوک۔ اگر اس وقت آپ کے سامنے بھی وہ ڈیمٹرس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کریگی تو یونان کے قدیم قاعدے کے موافق مین دادخواہ ہونگا۔ یعنے میری لڑکی یا تو میری مرضی کے موافق شادی کرے یا اپنی جان دے۔ مجھکو اپنی لڑکی کے ساتھ ہر طرح کے سلوک کا اختیار ملنا چاہیئے۔

تہیسیس۔ کیون ہرمیا۔ تو کیا کہتی ہے؟ تجھکو اپنے باپ کی عزت مثل ایک دیوتا کے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہی تیرے وجود کا باعث ہے۔ اور اس کی نظر مین تیری وقعت ایک موم کی شبیہ سے زیادہ نہین ہو سکتی۔ جس کا قائم کرنا اور مٹانا۔ درست رکھنا یا بگاڑ دینا اوس کے ہاتھ مین ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ دیکھ! ڈیمٹرس ایک قابل اور شریف نوجوان ہے۔

ہرمیا۔ مگر لائسنڈر مین بھی یہ اوصاف موجود ہین۔

تہیسیس۔ بجاے خود وہ بھی بے مثل ہے لیکن اس معاملہ خاص مین چونکہ تیرے باپ نے اوسکو پسند نہین کیا لہٰذا ڈیمٹرس کو

لگتا ہے۔ باتیں باون مفصل۔ مگر بڑا کرارا ...
بڑی چوٹ ہے۔ اس ٹڈی دل ...
آفت نہ ہو جائے۔ دشمن بغل مین فصلی بٹیر
پھوٹ۔ بنتے تو کیونکر دو ملّا مین مرغی حرام
دس مین ملّا۔ معشوقان ستم شعار کا جھگڑا
ہر ایک کو رعنائی کا دعوےٰ۔ ہر ایک کو
یکتائی کا غرّا۔ یہ پُر شور۔ وہ سینہ زور۔
دوسرے کا اُبھار کیون بھائے۔ ہمچنین دیگرے
نیست۔ جان نثار دل سے۔ یا مُنہ سے۔
گھر مین نہین دانے۔ امّان چلین بھنانے۔
مُردے ہو کون مرین۔ بلا سے۔ پروسیون کا
گھر جلے۔ جوتی کی نوک سے۔ فاقے کرتے۔
پیاسے مرین گے۔ غریبون کو لوٹین گے۔
زخمیون کے علاج کے لیے فرو کوشش
کرین گے۔ طاعون واعون خاک بھی
نہین ہے۔ رسی باقی ہے۔ موشیون کو
حلقہ مین گھیر لیا۔ حیوان تو ہو ہی۔ کاٹنے کو
کانا کھو۔ رونے لگا۔ قسمت کو رو ؤ۔ ہیضہ [illegible]
تشریف لائے۔ بانکون ترچھون کا میلا ہے۔
سب کے سب جمع۔ طاعون وت جوشی۔
ہیضہ خان صاحب۔ شمشیر جنگ بہادر۔
قحط سوامی آیا۔ برسات کو قطعی ممانعت۔
خاک آئے۔ خزانہ غائب۔ سپاہی ویدیا
کیون نہ ہو۔ چھتری کا پوش۔ بڑا بیستا اپنی آپ
بچے۔ کھیل۔ لکڑی کا گھوڑا۔ سینٹھے کی تلوار
ایک نے ترسیج مج جان ہتھیلی پر رکھ لی۔
پیٹھ ٹھونک دو۔ شاباش۔ وہ آسمان پر
گولی پہونچی۔ جان نہین چھوٹتی۔ آؤ۔ ماہ منیر
اپنی پیاری ہنسی سے بجلی گراؤ۔ مجھے مار
ڈالو۔ ایک ادا دکھا چڑھالون۔ لو دو آہی
مجھے اور دو۔ حسد کا ہیکا۔ کلکتے سے۔
آنے دو۔ ترچھی نگاہ نے نیم جان چھوڑ دیا
ایک چھوڑ دو دو فیر۔ خدا کی پناہ۔ مُوے
پر سو دُرے۔ بہنون بہنون مین آیا دیا پانی
جیسے پیا چاہے وہی سہاگن۔ ایک کے

یا ہو آخت المکلا گئے۔ بڑا عجب ہوگا زبانی
جمع خرچ۔ نقار خانے مین۔ تمہاری ...
دُنیا با امید قائم۔ مزے مین وہ توتین
جگتو۔ طویلے مین لتھا پیچ۔ خوشامدی ٹٹو
تیز دم عربی۔ عراقی۔
واہ کیسے چھکتے دیکھ رہے ہین
بس کی گانٹھ۔ دل ٹہی دگی مین خوش
وہ یالا مارا۔ خدا بچے۔ تدبیر کند بندہ
تقدیر کند خندہ۔ طاعون کہان
ریلون کی ماحاری۔ ٹانگ کٹ گئی۔
سر اور گیا۔ آئے دن۔ پولیس کی
صفائی۔ سعی لاحاصل۔ بڑے بڑے
پیر کنین۔ گھاس چھیلنا بیکار۔ اوٹپٹر
مانگو۔ کھا دو۔ سو چلے جاؤ۔ کہان؟
خدا نجھ رام پور۔ بارہ برس دلی
مین۔ کتنے کی سی گوم۔ خبط۔ جنون۔
دُنیا پاگل۔ ہم سمجھ دار۔ بس
بس۔
راقم

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اشتہار حسب دفعہ ۸۲
ضابطہ دیوانی

بحکم جناب منصف صاحب
بہادر اوناؤ۔
نمبر ۱۷/۲۱ عدالت دیوانی
یوسف علی ولد مردان علی قوم
مسلمان ساکن وہکر قصبہ اوناؤ
پرگنہ و تحصیل و ضلع اوناؤ مدعی
بنام
گنگا پرشاد عمر تخمیناً ۔۔ سال
شیونا تھ عمر تخمیناً ۔۔ سال
پسران نامعلوم قوم برہمن ساکنان
مراد آباد حال تحصیل پور خاص تحصیل
تحویلی داد صاحب مدعا علیہم
وغیرہ

دلا پانے مبلغ [illegible]
اصل و سود بابتہ خرچہ و
تعمیر مرمت بنگلہ

یہ مقدمہ مندرجہ عنوان سمن
تنقیح بغرض تعمیل بجے پور بنا بر
حاضری عدالت ۷ اگست ۱۹۰۹ء
بھیجا گیا وہ بلا تعمیل واپس آیا۔ اب
مدعی نے درخواست معہ بیان حلفی
عدالت ہذا مین گذرانی ہے کہ تعمیل
سمن معمولی طور سے مدعا علیہم پر
نہ ہوگی لہذا حسب دفعہ ۸۲ کارروائی
کی جاوے۔ چنانچہ حسب درخواست
مدعی یہ اشتہار حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ
دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم
اصالتاً خواہ مختاراً بتاریخ ۱۰ ستمبر
۱۹۰۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت
ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کی کرو۔ اور ۳ ستمبر
۱۹۰۹ء کو جواب دعوے داخل کرے
ورنہ عدم حاضری مدعا علیہم واقع
۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو تنقیح قائم ہو کر
مقدمہ مین یکطرفہ کارروائی عمل مین آئیگی
اور پھر کوئی عذر مدعا علیہم نسبت
عدم حاضری سماعت نہوگا۔
تحریر تاریخ ۱۱ اگست ۱۹۰۹ء
دستخط حاکم
مُہر

بقلم ابوالحسن تفضل حسین

پانچہزار روپیہ کا انعام — پانچہزار روپیہ کا انعام

ممیرا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمشنر ایگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر و حکیم بجاے دوا و دوا کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ عام لوگ اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے بمبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرا ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سُرمہ فی تولہ ۴؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کی استعمال سے بچنا چاہیے۔ المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

پانچہزار روپیہ کا انعام — پانچہزار روپیہ کا انعام

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱۵) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ مین نے آپ کے ممیرے کے سفید سُرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا جنکو موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخونہ۔ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سُرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا۔ جیسی تعریف سُنتی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بہتر پایا۔ میری راے مین آپ کا یہ سُرمہ ہر ایک ہندوستانی کی نجات اور ہر گاؤن کے نمبرداد کی معرفت فروخت ہونا چاہیے۔ تاکہ ہر امیر و غریب آپ کے سُرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعا سے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم وی۔ پی پوسٹ بھیجدین۔
راقم۔ ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ ڈونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۱۶) مین نے ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہو آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر ممیرے کا سُرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی تمام بیماریون کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سُرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا۔ مین اون کو جنکی آنکھون

زرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ہر طرح مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دُھند و خارش سُرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ تو یہ ہے آپ نے اس قدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے۔ ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے اس سُرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔
راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور

(۱۰) جناب من۔ میری آنکھ مین ایک مرض ہو جسکا علاج حکما و ڈاکٹران لاہور شل ڈاکٹر پیری صاحب بہادر اور کیلپ صاحب وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہوا۔ آپ کے سُرمہ سے اب صرف دُھند اور کم طاقتی بصارتی چشم مین ہو اور ایک تولہ سفید سُرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجدین۔ دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان

(۲۱) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سُرمہ جو

سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ مین نے آج تک کبھی کوئی دوا اس سُرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔
راقم۔ آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ ایس ممبر کونسل گورنمنٹ پنجاب سابق سشن جج قسمت جالندھر

پانچہزار روپئے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بینک مین اس مطلب کیلیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

خواب پریشان

ترجمہ ۱۶ - اگست سنہ ۱۹۰۱ء

لائیسنڈر - اے میری معشوقہ تیرے رخسار کیون زرد ہوگئے ہین؟ صبر کر۔ گبھرانے سے کیا حاصل ہے۔ تعجب ہے کہ یہ سرسبز و شاداب گلاب کے پھول اسقدر جلد مرجھا جاتے ہین۔

ہرمیا - غالباً پانی کی قلت سے یہ خشک ہوگئے ہین۔ لیکن اپنی چشم خونبار کے سیلاب سے مین انکو ابھی تر و تازہ کردونگی۔

لائیسنڈر - افسوس! جو کچھ مین نے اب تک پڑھا ہے یا بذریعہ قصص و تواریخ کے سنا ہے اوس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عشق صادق مین کبھی آسانی سے کامیابی حاصل نہین ہوئی بلکہ یا تو عاشق و معشوق کے سلسلۂ نسب مین باہم اختلاف عظیم ہوا۔

ہرمیا - اُوہ! سخت امتحان ہے کہ ایک عالی نژاد شخص کسی کمینہ کا بندۂ عشق ہو۔

لائیسنڈر - یا عاشق و معشوق کے سن و سال مین بیحد فرق ہوا۔

ہرمیا - آہ! بڑی بدنصیبی ہے کہ جوان و پیر مین رابطۂ الفت قائم ہو۔

لائیسنڈر - یا عاشق و معشوق نے بغیر ایک دوسرے کو دیکھے اور رفیق ثانی کا منشا دریافت کیے صرف دوستون کے کہنے سننے سے عشق شروع کردیا۔

ہرمیا - ہائے! سخت تباہی ہے اگر عشق کے سے ضروری معاملہ مین دوستون کے قول پر اعتماد کیا جائے۔

لائیسنڈر - اگر ان سب باتون مین باہم موافقت ہوئی تو لڑائی۔ فساد۔ موت۔ یا بیماری نے کوشش شروع کی کہ عشق مین ناکامی ہو اور عشق سایہ کی طرح تیز رفتار۔ خواب کی طرح مختصر اور بجلی کی طرح سریع الزوال ہوجائے جو اندھیری اور بھیانک رات مین دفعتہً ظاہر ہوکر چکاچوند پیدا کردیتی ہے اور قبل اسکے کہ انسان کو اس کہنے کا موقع ملے کہ "دیکھو" پردۂ ظلمت مین نہان ہوجاتی ہے۔

ہرمیا - اگر عاشقان صادق کو اس زار ناپایدار مین ہمیشہ حسرت ہی نصیب ہوئی ہے تو ہمکو بھی صبر اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ غالباً عشق کے ساتھ علاوہ آہ سرد۔ رنگ زرد، چشم تر، خواب غم، خیال الم کے ناکامی بھی لازمی ہے۔

لائیسنڈر - بیشک اپنے دل کو اسی طرح سمجھانا چاہیے۔ مجھکو اس وقت خیال آیا کہ دار السلطنت سے سات کوس کے فاصلہ پر میری ایک بیوہ پھوپھی رہتی ہے جو نہایت دولتمند ہے اور بوجہ لاولد ہونے کے میرے ساتھ سلوک فرزندانہ کرتی ہے۔ ہرمیا اگر تو منظور کرے تو وہان ہماری شادی ہوسکتی ہے اور یونان کے سخت قانون کا بھی وہان اثر نہین پڑ سکتا۔ اگر تجھکو مجھ سے محبت ہو تو کل رات کو اپنے باپ کے گھر سے چھپکر نکل آ۔ اور جنگل مین شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر مین تیرا انتظار کرونگا۔ تجھکو یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ چند رسوم عبادت بجا لانے کے لیے مین ہیلین کے ساتھ تجھ سے جنگل مین ملا تھا۔ بس وہی وعدہ کی جگہ ہے۔

ہرمیا - اے لائیسنڈر! مین کیوپڈ[۱] کی سب سے زیادہ مضبوط کمان اور اوس کے سب سے زیادہ نفیس سنہرے تیر کی قسم کھاتی ہون مین وینس[۱] کے کبوترون کی عصمت و بیگناہی کو شاہد بناتی ہون۔ مین اوسکو گواہ کرتی ہون جو ارواح مین تعلق کا باعث ہے اور عشق مین کامیابی عطا کرتا ہے۔ وہ تمام قول و قرار عہد و پیمان جو حیلہ جو اور دغا پیشہ مردون نے بھولی اور ناسمجھ عورتون سے کیے ہین اور جو دنون کے بعد بالقصد اون کو شکست کیا ہے اور جو بحیثیت مجموعی شمار مین اون تمام الفاظ سے زائد ہونگے جو خلقت عالم سے لیکر اسوقت تک عورتون کی زبان سے نکلے ہون۔ میری طرف سے ضامن ہین کہ کل جائے مقررہ پر تجھسے ضرور ملونگی۔

لائیسنڈر - اپنا وعدہ بھول نہ جانا۔ دیکھو ہیلین آتی ہے۔

(ہیلین داخل ہوتی ہے)

ہرمیا - خوب صورت ہیلین۔ خدا تمکو اپنے مقصد مین کامیاب کرے۔ کہان جاتی ہو؟

ہیلین - تم مجھکو خوب صورت کہتی ہو۔ اس لفظ کو تبدیل کردو کیونکہ ڈیمٹرس تمہارا حسن پسند کرتا ہے۔ اے خوش قسمت حسین ہرمیا تمہاری آنکھین رہنما ستارون کی طرح روشن ہین اور تمہاری زبان کے شیرین الفاظ اوس لوے کے نغمہ سے بھی زیادہ دلکش ہین جو موسم بہار مین گلہ بانون کو مست کردیتا ہے لوگ کہتے ہین کہ بعض امراض متعدی[۲] ہوتے ہین۔ کاش حسن مین یہی صفت ہوتی اور تمہاری خوب صورتی کا مجھپر اثر پڑجاتا۔

---

۱ - قدیم یونانی عشق کے دیوتا کو کیوپڈ کہتے تھے اونکا خیال تھا کہ کیوپڈ ایک کم سن نابینا لڑکا ہے جسکے ہاتھ مین دو تیر کمان انسان کے شکار کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہین۔ اور اوسکے بازو پر پر ہین جن سے وہ اوڑتا پھرتا ہے۔

۱ - وینس سے مراد حسن کی دیبی ہے جسکا ہوائی تخت مدد کبوتر یا فاختہ کے اوڑتا تھا اور یہ دونون پرند معصوم سمجھے جاتے تھے۔

۲ - شاید شکسپیر نے ہندوستان کا [illegible] نہین سنا تھا۔ یا ان عورتون سے صرف ولایت کی پاک دامن اور کم عمر لڑکیان مقصود ہین۔ - مترجم

میرے آنکھ کان سب تمہارے ہو جاتے
اور میری زبان مین تمہاری شیرین گفتاری
اوتر آتی - اگر تمام دنیا میرے قبضہ مین ہوتی تو
سوا ڈیمٹرس کے ہر چیز مین اس لیے قربان
کر دیتی کہ تمہارے اوصاف مجہ مین آجاتین
تم مجہکو بہی سکہا دو کہ تم ڈیمٹرس کی طرف
کس نظر سے دیکہتی ہو جو اوس کا دل بے قابو
ہو کر تمہارا محکوم بنا ہے -
ہرمیا - مین اوس کے سامنے تیوریان چڑہاتی
ہون اور غصہ ظاہر کرتی ہون لیکن وہ عشق
سے باز نہین آتا -
ہیلین - کاش میرے مسکرانے مین وہ اثر
ہوتا جو تمہارے غصہ مین ہے -
ہرمیا - مین اوسکو طعنہ دیتی ہون - برا بہلا
کہتی ہون - لیکن وہ مجہ سے محبت کرتا ہے
ہیلین - کاش میری التجا اور خوشامد سے
وہ نتیجہ نکلتا جو تمہاری سخت زبانی سے
حاصل ہے -
ہرمیا - جتنی زیادہ مین اوسکی حقارت
کرتی ہون اوتنا ہی زیادہ میرے پیچہے
پہرتا ہے -
ہیلین - جتنی زیادہ مین اوس سے محبت
کرتی ہون اوتنا ہی زیادہ وہ مجہ سے
نفرت کرتا ہے -
ہرمیا - اوسکی بے وقوفی یا دیوانگی مین میرا
کوئی قصور نہین ہے -
ہیلین - صرف تمہارے حسن کا قصور ہے کاش
یہ باعث قصور میرے پاس ہوتا -
ہرمیا - تم خوش ہو - اب آئندہ سے ڈیمٹرس
میری صورت نہ دیکہے گا - کیونکہ مین لائسینڈر
کے ساتہہ یہان سے بہاگی جاتی ہون لائسینڈر
کو دیکہنے سے قبل مجہکو اس شہر مین جنت کا
مزا آتا تہا - مگر میرے عاشق مین نہین معلوم
کیا صفت ہے کہ اوسنے بہشت کو میری نظر
مین دوزخ سے بدتر کر دیا -

لائسینڈر - ہیلن تم سے ہم اپنا راز صاف
صاف بیان کیے دیتے ہین - کل رات کو
جس وقت ماہتاب کا عکس پانی مین پڑیگا
اپنا معمولی دلفریب اثر پیدا کرے گا یعنی
وقت گہاس کی پتیون پر شبنم کے قطرے
موتیون کی طرح چمکتے ہونگے اور جس وقت
عاشقون کا بہاگنا چہپ سکتا ہے ہم دونو
چہپ کر نکل جائینگے -
ہرمیا - جنگل مین (جہان اکثر ہم تم دونو
پہولون کی کیاریون پر لیٹ کر بچپن کے
راز نہایت باہم بیان کرتے تہے) مین لائسینڈر
سے ملونگی اور وہین وقت یہان سے
نکلکر نئے شہرون نئے جلسون اور نئے
دوستون کی صحبت مین رہنے کے لیے
سفر اختیار کرونگی - پیاری ہیلن - مین اب
تم سے رخصت ہوتی ہون - ہمارے حق مین
دعائے خیر کرنا - اور تجہکو بہی اپنے ڈیمٹرس
کے ساتہہ خدا کامیاب کرے -
ہرمیا - لائسینڈر اپنے اقرار پر قائم رہنا
اب کل آدہی رات تک ہم دونون مشتاق
کی غذائے روحی یعنے ملاقات باہمی سے
محروم رہینگے -
لائسینڈر - مین اپنا وعدہ ضرور یاد
رکہونگا -

(ہرمیا جاتی ہے)

- باقی آئندہ -

جورو علیہ السلام کا بندہ

آئے ہین میکدہ مین ترا لیکے نام رند
ساقی پلا پئین گے لالہ فام رند
لا دخت رز کو تاکہ ہون سب شادکام رند
لوٹین نہ رعاں کے پی پی کے جام رند
مستی مین رند نشہ سے گر جائین گے
ساقی فسانہ ... کا تجہکو سنائین گے
سن لو کہ حال کا ہر کراک - بے حیا
اپنا دکہاتا تہا لوگون کو تماز ہد و اتقا
ہر اک کے سامنے تہا وہ شیخی بگہارتا
مسلم تہا نذر طاعت حق پر تہا جو رہا
بیگم کو گر مین ڈال کے وہ کافر ہو گیا
غلمہ ہوا جو سستا تو وہ کہپر ہو گیا
بیگم کو گر مین ڈال کے مسرور ہو گیا
مومن بنا وہ قلب بہی پر نور ہو گیا
برہمن اس سے سارا ..... ہو گیا
مذہب کو بیچ جورو کا مزدور ہو گیا
تنہائی مکان ہے اور وہ مین ہے
مصروف یاد جورو مین ... ہے
صدقے کیا ہے جورو پہ سب اپنا جان و تن
روشن ہے اوس کی ذات سے اس فکر کا چمن
بلبل بنا ہے آپ کہ جورو ہے گلبدن
کہتا ہے سرو قد ہے تو رخ غیرت چمن
جورو کا دم نہین ہے نسیم بہار ہے
اسدم یہ زندگی کا تو اسکی شمار ہے
مطلب نہین یہ کوئی بہی افزا ہون کہ خفا
کوئی کہے ہزار نہین غم برا بہلا
مومن ہوا ہے تیغ سے ہے میرو بنا
دین اپنا کہو کے بندہ ہر جورو کا وہ ہوا
تسبیح استخارہ کرے بہ اسے
بے حکم آنا جانا تو سوگند ہے اسے
کیا تاب ہے جو منہ سے نکالے وہ ہان نہین
محبت ہو گئی ہے گویا کہ منہ مین زبان نہین
الحذر رے ضبط وہ ہے لیکن فغان نہین
اس ظلم و جور پر بہی مجال بیان نہین
ہے زن مرید تابع فرمان سعید ہے
تیغ نگاہ جورو کا وہ تو شہید ہے
وہ جو گئے اور آپ کے جائین ای حضور
صدقہ مین پنجتن کے مرا بخشیے قصور
وہ کہتی ہو کہ روٹی سزا مجہکو مین ضرور
چل ہٹ نگوڑے پاس سے میرے سرک بہی دور
قدر یہ اسکا سر ہے کہ خدمت بجا لگا
بخشو خطا ہے حکم اب اللہ نہ آؤ لگا

سوکھے دہان لون پانی
تم وقت پہ آ پہونچے کہ ہم مر ہی چکے تھے۔

(دوسرا وزن)

اوس کے دکھلاتی ہے گلشن مین عالم ساونی
لطف دیتی ہے [illegible] پہولونین شبنم ساونی
[illegible] حسن قاتل اور پھر جوبن غضب
شوخیون سے ڈھونڈے گی یہ قہر کیا کم ساونی
فصل ہے برسات کی مرغوب ہے رنگ چمن
گھر خوشی آئی ہے محبوب [illegible] ساونی
[illegible] انصاف سے یہ حسن دیکھا چاہیے
رنگ مین ڈوبی ہوکیا اے چشم پر فسون ساونی
بے تکلف آنکھہ پڑتی ہے اسی کو حسن پر
لطف دکھلاتی ہے اپنا اور پھر ہمدم ساونی
دلکو اس انداز سے عشوہ دکھاتی ہو بھلا
ناز نینون کو بہت کرتی ہو بیدم ساونی
داغ لانے کا مشتاق ہے [illegible] اسی بات مین
زخم دلکو ہے تمہی کا [illegible] و مرہم ساونی
بیخودی کو دور کردے آج ساقی تو ذرا
پیچ کو اپنے سنا دے خیر مقدم ساونی
[illegible] کو طبیعت ہوش مین آئے ذرا
دیکھو دکھلاتی ہے کیا گلشن مین عالم ساونی

(تیسرا وزن)

باغ مین پہولی ہو کیا رنگت ہے قاتل ساونی
گھر خونکو کرتی ہو شوخی سے بسمل ساونی
رنگ ہے آفت [illegible] اور سینہ قاتل نکھار
مانگ لیتی ہے پریزادون سے اب دل ساونی

CHAMBERLAIN'S
PAIN BALM

چیمبرلین کا پین بام

وجع مفاصل
کبڑی کمر
زخم نیل
درد پہلو
درد کمر

کے لیے سفارش کی گئی ہے۔
یہ عام خانگی علاج ہے۔
قیمت [illegible] عہ

ہر مقام پر تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین

کہل گئی قسمت مبارک ہوگیا اب چاہیے
[illegible] محفل مین ہو وہ اہل ساونی
[illegible] قدرت کا تماشہ آج کل تو دیکھہ لو
آج تو گلزار مین پہولی ہے قاتل ساونی

(چوتھا وزن)

پہولی ہے گلشن مین [illegible] اسے ہم غزل ساونی
لطف ہی کچھ اور دکھلاتی ہے پیاری سلونی
کس قدر دلکش سمان ہے آج اپنے سامنے
پیشکش کرتے ہین گل پہولون میں [illegible] ساونی
[illegible] شوخی کو اپنے ناز ہے کچھ اسقدر
[illegible] آپ خود ہوتی ہو واری ساونی
کیون نہو مرغوب دلکو یہ چمن کا حسن آج
بیخودی ہر اک پہ ہے آفت کی طاری ساونی
[illegible] ہو چکی بس مختصر کیجیے کلام
دیکھہ تو ہوئی ہے کیا اسدم پیاری سلونی
اچھا اے بندہ درگاہ رخصت پھر ملاقات
ہو گی بشرط فرصت۔

راقم شمس ظریف کاکوروی

”صبح وصل“ پر ایک سرسری نظر

ناظرین۔ مین منشی محمد ارتضی علی صاحب [illegible] کاکوروی کی طباعی۔ مضمون آفرینی بے ساختگی۔ لطف بندش کو عرصے سے جانتا ہون۔ اور قریب قریب اون کے کل تراجم و تصانیف نظم و نثر کو پڑھ چکا ہون۔ گو مجھے اون کی خدمت مین نیاز نہین ہے۔ مگر غائبانہ نیاز مند ضرور ہون سب سے آخر مین جو اون کی نظم ”باسی گلا“ شائع ہوئی تھی اوس کی کیفیت اب تک میرے دل مین اور سین پیش نظر ہین۔ اس اشاعت کے بعد کوئی طبعزاد نظم دیکھنے مین نہین آئی۔ آنکھین ڈھونڈتی تہین اور دل کہتا تھا کہ منشی صاحب کہان غائب ہین۔ اور کیون یک بیک خاموش آج کل یہان اون کے ایک دوست ہین جنسے مین اکثر مستفسر حالات رہا کرتا تھا عرصے کے بعد یہ پتہ چلا کہ اب وہ سرکاری ملازمت مین داخل ہین۔ اور کہین نائب تحصیلدار اس خبر نے بالکل مایوس کر دیا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ اب لٹریری اسٹیج پر آنے کی فرصت کاہے کو پائینگے۔ اسی زمانہ مین خدا خدا کرکے ایک نظم موسوم بہ شام شملہ نظر پڑی۔ یہ ایک انگریزی نظم کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ جس سے صرف عمدہ انگریزی اور اردو جاننے والون کو لطف آسکتا ہے۔ طبعزاد نظم کے نہ ہونے سے کچھہ زیادہ لطف نہ آیا۔ اسی حالت یاس مین تھا کہ ہوا کا رخ بدلا۔ باد بہار چلی۔ پہول کہلے۔ شب یاس و حسرت نے کالا منہ کیا۔ شب مراد آئی صبح وصل کے جلوے نظر آئے۔ اور [illegible] ڈاک نے ایک چہوٹا سا پمفلٹ دیا۔ جس مین صبح وصل کی کاپیان ملفوف تہین۔ مین نے اوسے چشم شوق کی طرح کہولا۔ اور پڑھنا شروع کر دیا۔

قدرشناس ناظرین۔ ۳۶ صفحہ کی ”نفتہ“ کی تقطیع پر ایک پیاری دلکش سچی نظم ہے ”باسی ہار“ ایک قسم کی ٹریجیڈی ہے اور یہ کمیڈی۔ صبح وصل تو ہے۔ مگر یار پہلو مین موجود ہے۔ نہ کہین آتا ہے نہ جاتا۔ اس پوئم مین رخصت یار کے نہ ہونے سے ایک حلاوت اور غالباً وقت سے یہ حلاوت ظاہر کی گئی ہوگی۔

کیونکہ اب تک جن جن حضرات کو خیالی شب وصال نصیب ہوئی ہے وہ صبح وصل کی جان کو روتے ہی اوٹھے ہین۔ اور اون کی چشم اشکبار نے صبح کے نیچرل دلچسپیان اور معشوق کے بگڑے ہوئے مگر دلکش انداز دکھانیکو دیکھے ہونگے اونکو ”ہائے وائے“ سے کیون فرصت ہوئی ہوگی۔

ہمارے لائق پوئٹ کے ”ویوڈ ایمیجنیشن“

چاہیں خوش قسمتی سب چیزیں مارے جائیں گے تو افیون سستی ہو جاوے گی لیکن [illegible] کی ابتدائی سے کچھ [illegible] پہنچے گا۔

خیر تو مطلب اس ذکر سے یہ ہے کہ ناظرین پنچ کچھ ایسے نسخے کمانے کے تجویز فرمائیں کہ کم خرچ ہو اور سلطنت میں فرق نہ پڑے اچھا یہ تو ہوا لیکن ناظرین پنچ کی کیا تخصیص ہے۔

مذاق طبیعت پر قیاس کر کے اب عرض کیا گیا لیکن اگر کسی اور کے ہاں بھی معمولاً گھی میں کمانے سکتے ہیں۔ تو ان سے بھی مخاطبہ ہے۔

راقم ــ الف۔

اڈیٹر ــ ایرانی نسخے تو روغن۔ بادام سکی روغن خوبانی سے تیار ہو جائیں گے۔ رکھی پوری کچوری۔ ان کے واسطے تیل بچانا کافی ہوگا۔ گھی فضول چیز ہے۔ اس کے واسطے پریشان ہونا نہ چاہیے۔ اگر ایک کمیشن ڈاکٹروں کا بیٹھے اور طے کر دے کہ استعمال گھی کا مضر ہے تو بڑا کام نکلے۔

موافقت زمانہ

چونکہ بمصالح عادت کا سکنان قضا و قدر تغیر تبدل۔ ہمیر پھیر دل کی چلی آتی ہے لہذا قرین قیاس و مطابق قوانین فطرت یہ ہے کہ برسات کی آمد و رفت۔ قلت و کثرت کے قواعد میں ترمیم کیجاوے۔

(۱) فرا رسین یعنے جو لوگ من سا تو ا و بیاق یعنے غلہ پیدا کرنے کے مشاغل میں لنگوٹی باندھے ہل۔ کدالی لیے سر سے پسینا کھونے اور اوس سے کھانا اوگانے میں غلطاں پیچاں و سرتلے ٹانگیں اوپر کیے رہتے ہیں ان کو حرص و ہوس کم کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہزاروں لاکھوں من غلہ تقریری کے نام سے زمین و وقت کرتے اور

پانی نہ برسنے کی وجہ سے فاقے کرتے ہیں [illegible] مدارک [illegible] اوگانا ہوگا اسی [illegible] اوگانے گا۔

(۲) قالہ کھانے والوں کو ایسی حالت میں گھاس یا جنگل کے پھل پھلاری کھانے کی عادت ڈال لینا چاہیے۔ کیونکہ یہی انسان کی خوراک تھی۔ اور یہی رہنا چاہیے۔

(۳) بارش کا انتظار یک قلم موقوف کر دیں کیونکہ یہ بس کی بات نہیں۔

(۴) دستکاری اور صنعت اختیار کریں۔ وہ بھی ایسی کہ جاڑے گرمی برسات ہر حال میں جاری رہ سکے۔

اقــــسم

زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز

لوکل علیہ الرزولیوشن

ایک منگاسے یہ بیوقوف ہوں وقت گھر کی ذمہ غم ہی سہی نعمہ شادی نہ سہی آپ جانیے جب تک زندگی ہے زندگی کے جھمیلے بے دم کے ساتھ ہیں۔ میاں شہر صاحب لاکھ افیون کھائے نہیں پڑے رہیں خود ہستی بہرتی شد دکھائیں۔ کروٹ نہ لیں مگر دنیا کی طفیل طفال سے تو مجبور ہو کے کچھ کچھ کہنا ہیں گے۔ چنانچہ ناگری کے گروہ رزولیوشن نے صوبجات متحدہ کے اوس میں جو اردو حروف کا فرقہ ہے ایک اضطراب پیدا بھی کر دیا ہے۔ اردو حروف اور زبان مدت سے عدالتوں میں ایسے جاری ہو رہے ہیں کہ کوئی بڑی دقت پیدا نہ تھی۔ یہ رزولیوشن جو جاری ہوا اور اجازت ہوئی کہ ناگری حروف میں بھی چند کاغذات داخل ہو سکتے ہیں مدعی نے مجبور کیا کہ یہاں لکھنؤ میں لگائے جائیں۔ ۱۸۔ کو اس رزولیوشن کی غذر داری پر بڑا مجمع ہوا۔

خوب اسپیچ بازیاں ہوئیں۔ ہندوستان کے مختلف مقامات سے [illegible] مولانا علیخاں صاحب بیرسٹر کی کوشش اور جناب منشی احتشام علی صاحب کی خوش لیاقتی۔ عالی حوصلگی سے بھی اچھی طرح نمایاں ہوئی۔ یہ جلسہ بھی یادگار رہیگا۔ اگرچہ اردو کے حریف رقیب ناگری نے بھی عدالتی دستگیری کی نعمت حاصل کی ہے مگر اس جلسے کے دیکھنے اور مقررین کی مدلل اسپیچوں۔ مجمع کے جوش سے ظاہر تھا کہ جب اردو نے ہندوستان میں یہ وسعت پیدا کر لی ہے اور اوس کے حروف میں کوئی خامی نہیں۔ گورنمنٹ کے احکام و قوانین رعایا تک پہونچانے اور رعیت کے حالات گورنمنٹ تک پہونچانے کی خدمت اچھی طرح ادا کرتی ہو تو کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔

ہاجـــرہ

(ایک ترکی خانم کی بے نظیر تصنیف)

حال میں جو ایک ترکی خانم نے انگریزی زبان میں اس نام کا نہایت دلفریب اور نتیجہ خیز ناول لکھا ہے اوسکا یہ دلچسپ اردو ترجمہ ہے خوبی اسی سے سمجھیے کہ مسٹر جسٹس امیر علی صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ فرماتے ہیں ”میں نے آپ کا ترجمہ شروع سے اخیر تک دیکھا نہایت ہی عمدہ ہے۔ آپکو اس کامیابی پر جو کہ ایسے مشکل کام میں آپکو ہوئی ہے تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ میری دلی آرزو ہے کہ آپکی جانفشانی مسلمانوں کی بہبودی کا ذریعہ ثابت ہو“ لفٹنٹ گورنر بنگال کے نام سے یہ ترجمہ معنون ہے۔

حجم ۳۰۰ صفحہ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ۔ دیباچہ مترجم بھی قابل دید ہے۔ قیمت ۸ء علاوہ محصول۔

المشتہر محمد حسن خان
اسسٹنٹ ملیٹری ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ
آف انڈیا شملہ و مترجم تاریخ
جنگ ترکی و یونان ۱۸۹۷ء

واعظ برا مزہ ہو اگر یون عذاب ہو
دوزخ مین پاؤن ہاتھ مین جام شراب ہو

ظریف الدولہ مذاق الملک مسٹر اودھ پنچ
دام تمسخرکم ملک سلیک کا جھگڑا الفقط کہئے
آج کل مزاج معلی کس ڈگری پر ہے - اینجانب
مدظلہ العالی کی غیر حاضری پر تو آپ کے خیالات
بڑی بڑی بلند پروازیان کر رہے ہون گے کہ
شاید نرو لیکراپنی ولایت کو چل دیا - یا فوج کا
کپتان ہوکر چین کو چلا گیا کبھی ملک الملکوت صاحب
آپ کے دل مین یہ سودا سمائے ہون گے کہ
پشاور سے جمرود کو ... اگست کو ریل تیار
ہوگئی ہے اسپر جھنڈی دکھانے کے لیے مقرر
ہوگیا - حقیقت آپ کچھ خیال نہ کیجیے اینجانب
خدانخواستہ کپتان ہوئے نہ لفٹننٹ اور
نہ لفٹننٹ جھنڈی والون مین مقرر ہوئے آپ
جانیے زمانے کا تغیر تبدل اور دنیا کا الٹ
پھیر کچھ ایسا ہی ہوتا ہے صرف بندہ درگاہ
الٰہیون کی بیٹھک مین ہو گئے تھے - اور آج تک
اسی کے اٹھنے مین غفیل ہو گئے پڑے رہے -
اور آسمان و زمین کے نئے نئے کھیل تماشے
اور طرح طرح کی رنگینیان دیکھتے رہے - اور ایسی
ایسی دیکھین کہ بس عقل دنگ - خدا کبھی نہ
دکھلائے وہ توبہ - جھوٹ نہ بلوائے آج تک
ایسی مزیداریان کبھی دیکھین نہ سنین - سنیے
کیا دیکھتے ہین کہ ملا [illegible] صاحب یاغستان
مین پند وعظ سے خلقت کو بہلا رہے ہین
اور آپس مین حلفاً حلفی کی ٹھہر رہے ہین کہ
ادبھائیو - اس مرتبہ آپس مین تم ہم پردہ [illegible]
چھوڑو نہ ہم تم پر [illegible] ہین - بلکہ اس مرتبہ
اچھی طرح دل کھول کے بٹن کھولکر ملیہ الکوٹ [illegible] پلٹن
کے سر ہو جائین - فی الحال ملا صاحب
چار نہر اسکی جمعیت کی فکر مین ہین - پشاور سے
جمرود تک ریل کیا تیار ہو گئی ہے گویا ان کے
[illegible] ہی پر اچھا خاصا [illegible] لگا ہے ملا کہ
گاڑی اب تک پشاور سے جمرود کو نہین جاتی
صرف لین ہی تیار ہو گئی ہے - مگر ان کے ہاتھ
پیرون مین خواہ مخواہ دانت کو دیکھکر مل پڑ
رہی ہے - خیر یہ کوئی عجیب بات نہین آپ
جانیے [illegible] خانہ مین تو جتنا رہی اکڑ جاتا ہے
اور وہان تو پہاڑی پہاڑ ہین جو موسم سرما
مین برفانی چادرون سے دھوبی کے گھاٹ
معلوم ہوتے ہین - اگر موسم سرما مین یہ [illegible]
[illegible] تو جائے تعجب ہے جاڑون مین تو
عموماً یہ روگ تلا کھین لگاتے اور یہ چوکریان
پھرا کرتے ہین - اصل مین اڈا ایک موضع کا
نام ہے - یہ ملان صاحب وہان کے باشندے
ہین پس اندر وسے اربع یہ ثابت ہوا ہے کہ
ملان صاحب اسی نام سے منسوب ہین شب قدر
سے آگے ملان صاحب کی تسبیح کے دانون نے
خوب زور باندہ رکھا ہے - اگر کوئی شخص اوس
طرف جائے اور کہے کہ ملان صاحب کے
پاس جاتے ہین تو اوس طرف کے باشندے
کچھ باز پرس نہین کرتے - مگر پوشاک مین صرف
ایک بنچی ساکرتا ہو اور ڈھیلی ڈھالی شرعی
(پاجامہ) ہو - ورنہ پھر خیریت نہین ہے -
ملان صاحب ذرا گرم گرم باتون کو پسند
نہین کرتے - جو شخص ان کے پاس جاتا ہے
صرف اوس وقت ملاقات ہوتی ہے اور [illegible]
مین ملاقات ہوتی ہے باقی خیر صلاح ویسے
روز مرہ وعظ سنو چھتے دن دل چاہے تو گوش
رہو اگر کچھ اینٹے بینڈ سے فیشن سے وہان
جاؤ تو ملا صاحب تک پہونچنا تو درکنار
راستہ ہی مین شون شان ٹھہر جاؤ - ادہر
علی مسجد کے قریب دیوار کے سرحدی جرگون
مین آپس ہی مین ان بن اس نئی ریلوے
جمرود کی وجہ سے ہو رہی ہے - کچھ کہتے ہین
کہ ان مضبوط لوہے کی پٹریون کو لین سے
اوکھاڑ لو - اور مکان مین کڑیون بھی دہنیون
کی جگہ استعمال کرو یعنی لکڑی کی جگہ روٹیان اور
گوشت کے پکانے مین صرف کرو اور بعض لوگ یون
فرماتے ہین کہ نہین نہین ابھی رہنے دو - وابستہ
[illegible] بیکار - غرض انہین لغویات مین طوفان بے تمیزی
کچھ کچھ معلوم ہوتا ہے - غرض دو ملان مین مرغی
حرام ہو رہی ہے - اس بیہودہ چھین جھپٹ اور
اینچا تانی سے کچھ قلب پر ایسا صدمہ پہونچا کہ نیند
سے چونک اوٹھا - دیکھتا کیا ہون کہ قلعہ جمرود کی
چوٹی پر کھڑا ہوا ببلوگراف دکھا رہا ہون - مگر آپ
جانیے یہ سب چانڈو خانہ کی گپ ہے - واللہ
کیا یہ کٹی اور لڑائی ہے - آپ بھی کیا یاد کرین گے

راقم - س - م - ن - ا - امیٹھوی

پروفیسر شہباز کے تہنیت آمیز خیالات

نظام دکن کی سالگرہ

چمن مین نخل چمن ہے چمن کی سالگرہ
ختن مین مشک ختن ہے ختن کی سالگرہ
عدن مین دُرِ عدن ہے عدن کی سالگرہ
یمن مین لعل یمن ہے یمن کی سالگرہ
مگر ہے ایسی کہان شہ دکن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

سپہر مین بھول ہے تیغ دو دم کی سالگرہ
ہلال مین ہے ستارہ علم کی سالگرہ
کمند مین ہے گرہ پیچ و خم کی سالگرہ
کمان کے دل مین ہے پیکان ستم کی سالگرہ
مگر ہے ایسی کہان شہ دکن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہے [illegible] غنچہ مین زر برگ تر کی سالگرہ
ہے غنچہ نافہ بار ور کی سالگرہ
ثمر ہے شاخ پہ شاخ شجر کی سالگرہ
ثمر مین تخم ثمر ہے ثمر کی سالگرہ
مگر ہے ایسی کہان شہ دکن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ
جو سر ہے دوش پہ دانش ہنر کی سالگرہ

ہے آنکھ چہرے پہ دو نقش کے سر کی سالگرہ
ہے پُتلی آنکھ میں نورِ نظر کی سالگرہ
نظر میں نور ہے لختِ جگر کی سالگرہ
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

دلوں میں اُن کے جو ہے ناز کا خیال گرہ
محبتوں میں [illegible] شوخ خوش جمال گرہ
ہوا سے سوتی پڑتی ہے بال بال گرہ
کہ ناز و عشوہ کی ہاں دھوم ہے سو سالگرہ
مگر ہو ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہے زلف سالگرہ منہ پہ ماہ پاروں کی
ہے خال سالگرہ گال پر عذاروں کی
ہے ماہ سالگرہ رات کو ستاروں کی
ہے مہر سالگرہ دن کو چاند تاروں کی
مگر ہو ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

وہ زلفیں سر کے میں جو ہیں حسن کی زرہ میں
دکھاتی جوڑوں سے ہیں دل کو حسن کی گرہیں
سمجھ میں آئیں یہ کیونکر کہ عشق کے سر ہیں
یہ سالگرہیں نئی عاشقوں کی خاطر ہیں
مگر ہو ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

سمائیں حباب میں معشوق کس طرح پھولے
حباب نور کے وہ بحرِ حسن میں اُبھرے
کھلا یہ عقدہ جو نکلے تھے دو برس پہلے
ہے اُنکی سالگرہ خیر سے جوان ہوئے
مگر ہو ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

اذان پکارتی ہے ہر سو خدائے احد کی
کہ سب سے [illegible] ہمیں کیا شیخ و زاہد کی
جھلک صفوں نے دکھائی شراب [illegible] کی
منائی سالگرہ گنبدوں نے مسجد کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

خدا کی شان کہ جب سال بھر عبادت کی
دکھائی گننے سے سبحہ نے [illegible] کی
جبیں پہ پھیلے نہ کیوں روشنی سعادت کی
کہ آئی سالگرہ شیخ کی ریاضت کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

عجب سماں ہے [illegible] شیخ کاس کے
کہ پیر توسے میں مہمان ہیں [illegible] محفل کے
یہ تانہ وہ عقدہ کھلا عقد سے تامل کے
ہیں جشن سالگرہ روز حضرت [illegible] ل کے
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہے دستِ شیخ میں تسبیح وہ جو اک رنگین
کلائیوں سے ہے بستی ریشمی [illegible] میں
ہے کہتی شیخ سے ہر پور کے بالب لعلین
ہے گرچہ سالگرہ تیری ایک سو دسوین
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

وہ ٹٹی جیسے کہ بلبلیں ہیں مثل گیسو کے دور
ہے بھٹی جس میں شرابیں ہیں کل کی ہیں چور
نشے میں آئے وہ کہتے ہیں یوں [illegible] سرور
چمن میں سالگرہ دخترِ رز کی ہے انگور
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

کہیں تو سالگرہ ہے سلامت سبزی کی
ہے گانٹھ گوبھی کہیں برس گانٹھ گوبھی کی
جو دیکھی سالگرہ شلجموں میں مولی کی
منائی سالگرہ خربزوں نے ککڑی کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

پڑی کہیں جو گرہ ایک نے شکر کی ہے
گلاب میں کسی رسیلے کے تر کی ہے
رپورٹ شیریں کلامی سو سال بھر کی ہے
کرامات سالگرہ قند کی شکر کی ہے
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ

ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

وہ لالہ [illegible] کہ صفات میں تعظیم کی جان کی
وہ جو کہ سید ہی ہیں میں [illegible] اور باگی
وہ جن کی لگ میں کہ تقلیں ہیں زلف پیچان کی
ہیں سالگرہ میں سلسل کسی پریشان کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہے شہر میں وہ جو مشہور سال کی لکڑی
ہر ایک سال نئی اوس میں ہے گانٹھ پڑتی
اسی گرہ سے تو نپتی ہے جنگلوں میں خوشی
کہ سال سالگرہ ہے گرہ سے جنگل کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

معنبر کے دیکھو اگر خط و خال گرہیں ہیں
یہ زلف پیچ نہیں بال بال گرہیں ہیں
جو سطح آب پہ پھیلائے جال گرہیں ہیں
نہیں ہیں جال یہ دریا کی سالگرہیں ہیں
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہوا میں اوڑتے گرد باد [illegible] تر ہیں
کمال کے ہیں مثال طلسم پیکر ہیں
گرہ ہوا میں لگاتے ہیں لوگ ششدر ہیں
کہ سالگرہ میں [illegible] کی ہوا [illegible] ہیں
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

فلک کی سالگرہ چاند [illegible] کی دھرتی
زمین کی سالگرہ کوہ کی چوٹی
درخت [illegible] کی چوٹی کی شاخ او نپتی
کمی نہیں ہے زمانے میں سالگرہوں کی
مگر ہے ایسی کہاں شبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ٹھنی ہے آگے جو منہ سے کچی میں ٹھن ٹھن کی
مچی ہے آگے جو لوگوں میں دھوم [illegible] کی
لگی ہے آگے جو ماتھے پہ ٹیکی چندن کی
فرد سالگرہ ہے کسی برہمن کی

مگر ہے ایسی کہاں سبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ
محل رشک ہے ہر کامل کو وہ کوزی کوٹ
جھٹکا ہے لوکا بلیو کے ہاتھ سے دان ٹوٹ
پٹ گئے کشتی مسٹر نوٹ سے مس اسکوٹ
اچھوتی سالگرہ کورٹ شپ کی ہے یو نوٹ
مگر ہے ایسی کہاں سبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ
کبھی ہے عارض رنگین پہ مثل خال گرہ
کبھی طفیل مین ہے گیسوؤن کے جال گرہ
لگا رہا ہے جو شہباز کا خیال گرہ
گرہ نہین ہے عروس سخن کی سالگرہ
مگر ہے ایسی کہاں سبھ لگن کی سالگرہ
ہے جیسی آج نظام دکن کی سالگرہ

ہوئے ہم جو مر کے رسوا گرے پہاڑ سے کیون
نہ کہین جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

سفرنامہ شملہ و بلاسپور

مسٹر پنچ - لکھنؤ مین گرمی نے کچھ ایسا دکھلایا
کہ ہم جانب حضرت گنج کی ٹھنڈی سڑک سے
ٹھنڈے ٹھنڈے چار بجے اسٹیشن کی طرف
چل کھڑے ہوئے۔ سہارنپور میل تیار تھا
ٹکٹ لیا سوار ہوئے صبح کو آٹھ بجے
انبالہ پہونچے۔ یہان ان۔ ڈبلیو۔ آر سے
اور تنگ ای۔ آئی۔ آر پر چڑھنا ہوتا ہے
اس لیے کالکتہ میل کے انتظار مین پلیٹ
فارم پر ٹہل ٹہل کر ڈانس گے شوز کی بخیہ
ادہیڑتے رہے۔ کوئی تین گھنٹہ کی تحقیقات
کے بعد معلوم ہوا کہ غازی آباد اور دہلی
کے بیچ مین کثرت بارش سے پٹری بہکر
کھیتون مین پہونچی ہے۔ آج ڈاک گاڑی
بجاے کالکا آنے کے کلکتہ واپس جائیگی
قہر مسافر بر جان مسافر پر عمل کرکے چپکے
ہو رہے۔ ٹھیک بارہ بجے ایک ٹرین
روانہ ہوئی اور ہم دو بجے کالکا مین اتر
پڑے۔ بھوک نے پیٹ کی انتڑیون تک ہضم
کرلین تھین۔ سیدھے ہوٹل مین گئے دعوت
پھر کچھ کھایا۔ کچھ پیا۔ آنکھین کہین آدھی
ہوئے۔ شملہ کی ٹرانی۔ تانگہ آفس مین گئے
اور ریچھ کی طرح ٹپ کھڑے رہے۔ نہ کسی نے
کچھ پوچھا نہ ہم کچھ بولے۔ مگر اہل حاجت
تھے۔ چارہ کیا تھا۔ ٹہرتا ہوا منشی کوٹری اور
صیغہ کے لیے زبانی درخواست پیش کی
بابو صاحب کو ٹک کر دیے۔ آپ نے کوئی
تار نہین دیا۔ آپ کو آج سیٹیں دینے
کے لیے قانون تانگہ سفارش نہین کرتا۔
اس فیصلہ کا پل تھنے عدالت حشر اٹھا
رکھا۔ اور باہر نکلے۔ لوگ تانگون پر سوار
ہوئے اور ہم ایک ایک کا منہ حیرت سے
تکتے رہ گئے۔

آخر یہی لوگ بیٹھے یہی چل بھی کھڑے ہوئے
مین ہوٹل ڈھونڈھتا ہوا تانگہ پر رہ گیا
رات ہوٹل مین کاٹی۔ صبح کو ایک صاحب
یہ خوشخبری لائے کہ آپ کے لیے ڈاک کے
تانگہ پر ایک سیٹ خادم کی کوشش و جانفشانی
سے رزرو کی گئی ہے۔ اب کیا تھا دوڑے
چپٹے لپکے۔ ادہر گھوڑے کھینچنے سے پہلے تانگے
پہونچ گئے۔ کاربردار نے جھک کر الغیاثی
سلام کیا۔ ہم نے چونی بڑھائی۔ جھٹ ہاتھ
کھینچ لیا۔ اور بہت ہی غمگین آمادہ بیان
مرثیہ خوان ہوا۔

حضور کے سے رئیس اعظم سے غلام کو
دس بیس روپیہ کی امید تھی۔ مگر افسوس
میری تقدیر۔

اتنا کہا تھا کہ اسے کھانسی آئی اور ہم نے
جیب سے ایک چونی اور نکالی۔ اوس کو سمجھایا
کہ بھی تکلف ہوگیا ہوا۔ ہم نہ کوئی رئیس ہین نہ
نواب صاحب۔ لکھنؤ کے سوداگر ہین۔ آٹھ
روپیہ تانگہ کا کرایہ اور آٹھ آنہ تھا۔ اپنے
ان ساڑھے آٹھ کا غم ہمین آٹھ برس تک
رہیگا۔ وہ نیم راضی سے ہوئے۔ ادہر
کوچبان نے گھوڑون کے چابک رسید کیا
چند منٹ مین تانگہ قندیل عرش ہوگیا۔
اب ہم آسمان سے باتین کرنے لگے فرشتون کی
آواز بجلی کی کڑک کے ساتھ کانون کو محسوس
ہونے لگی۔ ہر آن جان اوکے باریک پردہ
سے جھانکنے لگین۔ پشت کی طرف دیکھتا ہی
کون تھا۔ اگر ہو سکے نظر جھک گئی تو کوسون
تک زمین گور تاریکی کے پردہ مین چھپی نظر
آئی۔

حضرت ملک الموت اس قدر قریب تھے
کہ ذرا ہاتھ بڑھاتے اور ہمارا لقب خلد آشیان
ہوجاتا۔

غرضکہ تانگہ پہاڑ پر چڑھ رہا تھا۔ اور
ہم پر خوف کا بخار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔
ہلکا ہلکا ترشح۔ ہرے درخت۔ پہاڑی سبھی
پھول روح اور اٹھے ہوئے خیال کو تازگی
بخشتے رہے۔ اٹھاون میل آٹھ گھنٹہ مین
طے کرکے شملہ پہونچے۔ بابو گنج کے قریب
تانگہ سے اوترے۔ مگر توڑ ہچکولون سے
نجات ملی۔ رکشا گاڑی پر سوار ہوئے۔

CHAMBERLAIN'S
PAIN BALM.

کروگر
اسٹین

کروگر۔ مین نہین یہ تہا۔
اسٹین۔ مین نہین یہ تہا۔

کہ ہین نو عروسان پیراستہ
چمن مین جو غنچہ ہین کھلتے ہوئے
کسی کے دہن سے ہین ملتے ہوئے
جما خوب ہے رنگ بزم چمن
ہجوم گل و لالہ و یاسمن
مے سرخ دے ساقیا ہے بہار
کہ لالہ ہے پھولا سر کوہسار
ترے فیض سے کون محروم ہے
سخاوت کی ہر ملک مین دھوم ہے
چھکا دے ہزارون کو چھلکا دے جام

CHAMBERLAINSCOLIC
CHOLERAANDDIARRHEA
REMEDY.

چیمبرلین کا قولنج ہیضہ اسہال کا علاج

اس سے درد شکم
قولنج
تپ
پیچش
اسہال
اور تمام امراض معدہ کو فائدہ ہوتا ہے۔
قیمت عہ ر عکار
ہر مقام پر تمام فروش فروخت کرتے ہین۔

نہ لے آج سے کوئی حاتم کا نام
چڑھے آب انگور اشجار پر
روان نہر بادہ ہو کہسار پر
کسی کا نہ کچھ داب آداب ہو
یہ سارا جہان عالم آب ہو
لنڈھاؤن مین ساغر اگر پے بہ پے
تجھے بخشدون ملک جمشید و کے
پلا دے بہت سی شراب کہن
ابھی دون جھکتے ہوئے ساورن
غم ہر دو عالم کو مین ٹالدون
مرے پاس جتنا ہے سب مال دون
نہ کوڑی رہے ایک بہی ہات مین
رہے بات اپنی خرابات مین
وہ مین ہون سہاگ جانتا ہے مجھے
کہ سارا جہان مانتا ہے مجھے
کسی سے نہین حال میرا چھپا
بتاتا ہون تجھکو بہی اتنا پتا
یہ میری دکان وہ ہے مے کی دکان
مین نوروزجی میرے پیر مغان
یہین جمع رہتے ہین سب مے پرست
کوئی مست دولت کوئی فاقہ مست
پلاتا سمجھتے ہین رندون کو فرض
قیامت کے وعدہ پہ دیتے ہین قرض

بس اب ساقیا ہو چکی چھیڑ چھاڑ
گرا ہے مرے دل پہ غم کا پہاڑ
طبیعت بھی ہے ذرا تیز کر
مے تند سے جام لبریز کر
وہ سو بار کی ہے مری دیکھی ہوئی
چھپی ہے جو شیشہ مین جیسی پری
نکال اسکو پردہ سے بے تیرن نہان
کہ نام خدا ہو چکی ہے جوان
بٹھا دے اسے میرے آغوش مین
لگا لون کلیجے سے مین جوش مین
نکالون تمنا مین منہ چوم کر
دعائین ہزارون کرون جھوم کر
رہے اسے فضا جب تلک دور جام
سلامت رہے ساقی لالہ فام
باقی آئندہ
راقم۔ محمد عالی جاہ فضا۔

خواب پریشان

تتمہ ۲۳ اگست ۱۹۰۰ء

ہیلین اب مین بہی تم سے رخصت ہوتا ہون۔ خدا کرے کہ جس طرح تم ڈیمیٹرس پر عاشق ہوا اسی طرح وہ تم پر شیدا ہو جائے (ولائسنڈر جاتا ہے)

ہیلین۔ دنیا کی یہی حالت ہے کوئی خوش قسمت ہو تو بقسمت [illegible] نصیب تمام شہر میں ہرمیا کا حسن میرے برابر سمجھا جاتا ہے لیکن ڈمیٹرس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے وہ اوس بات کو نہیں دیکھتا جو سوا اوس کے سب جانتے اور دیکھتے ہیں۔

جس طرح ہرمیا پر عاشق ہونا اوسکی غلطی ہے اوسی طرح اوس کے لیے دیوانہ ہونا میری بے وقوفی ہے۔

عشق کی بھی عجیب خاصیت ہے بہت سی بے حقیقت اور کم اصل چیزیں جنکی ایک سنجھلے آدمی کی نظر میں کوئی وقعت نہیں عشق کی بدولت بڑی قیمتی اور معزز ہو جاتی ہیں چنانچہ عشق آنکھوں سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت دل کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہے اور اسی سبب سے کیوپڈ کو تصویر میں ہمیشہ اندھا بنا تے ہیں عاشق کو غور و فکر کرنے اور معشوق کو دل دینے سے قبل آزما لینے کی بھی قابلیت نہیں ہوتی اور اسی بیہودہ عجلت کے اظہار کے لیے اندھے کیوپڈ کے پر لگائے جاتے ہیں۔

کیوپڈ کو لڑکا اس سبب سے فرض کیا ہے کہ اپنا معشوق انتخاب کرنے میں اکثر غلطی ہوتی ہے جس طرح شریر لڑکے کھیل کود میں اکثر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح عشق سیکڑوں قول و قرار اور عہد و پیمان شکست کرتا ہے

دیکھو ڈمیٹرس ہرمیا کو دیکھنے سے قبل قسموں پر قسمیں کھاتا تھا کہ سوا میرے تمام دنیا میں کسی سے اوسکو محبت نہیں ہے لیکن جب ان قسموں کی برفباری پر ہرمیا کی گرمی کا اثر ہوا تو یہ برف پگھل گئی اور تمام قول و قرار پانی ہو کر بہ گئے۔

اب اس وقت میں جا کر ہرمیا کے بھاگنے کا حال اوس سے بیان کرونگی۔ اور وہ کل یقیناً اوسکے تعاقب میں جائے گا۔ اگر میرے اس خبر دینے سے وہ خوش ہوا اور شکر گزاری

کی ہر کوئے آمین سمجھوں گی بڑی خوش نصیب ہوں اگرچہ اپنے جنس دوست کا راز ظاہر کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے لیکن اس حیلہ سے جنگل تک اوس کے ساتھ جانے اور واپس آنے کا موقع ملے گا۔ اور میرے لیے بھی باعث تسکین ہے۔

(جاتی ہے)

دوسرا سین

کوئنس کا مکان

(کوئنس۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ اسناوٹ اور اسٹارولنگ داخل ہوتے ہیں)

کوئنس۔ کیا ہماری کمپنی کے سب نوجوان موجود ہیں۔

باٹم[۱]۔ بہتر ہے کہ سب کے نام ہر ایک کا غذ کے موافق پڑھ دو۔

کوئنس۔ یہ ایکٹروں کی فہرست ہے جنہیں بڑا کر تمام دارالسلطنت میں ہمارے بادشاہ اور ملکہ کے جشن کے روز تماشا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

باٹم۔ مناسب ہے کہ پہلے خلاصہ تماشا پڑھو۔ اوسکے بعد ایکٹروں کے نام لو۔

کوئنس۔ ہمارے تماشہ کا یہ نام ہے۔

"ایک نہایت مضحک اور غمگین کھیل جس میں پریمس اور تھسبی کی خطرناک و قابل مسرت موت کا بیان ہے"

باٹم۔ یہ ناٹک نہایت نفیس اور پرلطف ہوگا۔ اب ایکٹروں کے نام پڑھو اور اونسے کہو کشادہ ہو جائیں۔

باقی آئندہ

اشتہار حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بحکم جناب منصف صاحب بہادر منصفی اوناؤ۔

بعدالت دیوانی

نمبر ۱۴ ۲

سمیر سنگھ ولد نرائن سنگھ ٹھاکر ساکن کمبروشاہ پرگنہ اور اس تحصیل حسن گنج ضلع اوناؤ — مدعی

بنام

پرویو سنگھ ولد سروار سنگھ سہرا پرگنہ اور اس و دان سنگھ ولد رسال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن حال ایضا پرگنہ اور اس — مدعا علیہم

دعوی

دخلیابی اراضی سے نمبری ۹ سالم ۱۴ حال

تعدادی (مہر سرکاری سے حرف چھپ گئے) بیگہ ۲ بسوہ واقع ایضا

بمقدمہ مندرجہ عنوان ٹھیک طور سے دریافت ہو گیا کہ رودان سنگھ مدعا علیہ (مہر سرکاری سے حرف چھپ گئے) کی تعمیل سمن معمولی طور پر نہیں ہو سکتی کیونکہ اوس کا پتہ نہیں لگتا ہے۔ لہٰذا یہ اشتہار حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر تمہارے رودان سنگھ مدعا علیہ نمبر ۲۔ اصالتاً یا مختارتاً بہ تاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی کرے ورنہ تنقیح قائم ہو کر فیصلہ مقدمہ کارروائی یکطرفہ جاوے گی اور تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء کو بیان تحریری [illegible] عدالت میں ہو کر داخل کرے اور مدعی جواب الجواب ۱۸ ستمبر ۱۹۰۰ء داخل کرے گا اگر ان تاریخوں پر حاضر نہ ہوگا تو کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی اور کوئی عذر سماعت نہو گا۔

تحریر تاریخ ۲۲ اگست ۱۹۰۰ء

دستخط حاکم

بقلم ابوالحسن

[illegible]

[۱] باٹم بعض اوقات غلط پڑھتا ہے۔

میکسم گن سے اصلاح کے گولے اوتار کر ہر
ہر در و دیوار کو مسمار کر دو تاکہ ان کی آن میں
روشن خیالی کی دھاک بیٹھ جائے۔ کیا تم نہیں
جانتے کہ انگریزوں میں اس کا مطلق عیب
نہیں۔ عوام میں یہ عمدہ رسم منقولات فرنگ
کی جاری ہے کہ وہ اس سے اکثر صبح کی
خوش آیند اور شگفتہ گھڑیوں میں ہارمونیم
اور پیانو اور کبھی کبھی بینڈ باجے کا لطف
حاصل کرتے ہیں۔ جہاں چار جنے مل بیٹھے
پورا کنسرٹ کا مزہ آ گیا۔ پھر بقول بہا نڈوں کے
حد سر دو مہو خوش وقتی بتحقیق اس مقام کی یہ ہے
کہ انسانی جسمانی کمرے میں کھڑکیاں سے
قطع نظر دو بڑے دروازے ہیں۔ ایک وہ
جس سے صاف اور شفاف ہوا اندر داخل
ہوتی ہے اور اندر جا کر شاہد روح کو نشاط و
راحت اور خون کو رنگینی اور شوخی بخشتی
ہے۔ دوسرا وہ جس سے یہی صاف ہوا جب
کسی قدر اندرونی کثافت سے آلودہ ہو جاتی
ہے تو نئی صاف ہوا کے لیے کمرے میں کافی
گنجایش پیدا کرنے کے لیے قدرتی طور پر
ایک خوش آیند جھونکے کے ساتھ نکل جاتی
ہے۔ یہ قانون چونکہ طبیعی ہے اور حفظان
صحت کے لیے ہر مہذب آئین کے رو سے
ضروری لہذا تمام ممالک تہذیب یافتہ میں
بڑے شد و مد کے ساتھ نافذ ہے اور لوگ
دھوم دھڑکے سے ڈنکے کی چوٹ اس پر
عمل کرتے ہیں اور کوئی شخص اس پر وحشیوں
کی طرح کان کھڑے نہیں کرتا۔ اب تم بھی
اس قید کو اوٹھا دو۔ اور ایشیائی تنگ خیالی
سے خواہ مخواہ تنگی نفس نہ پیدا کرو۔ سعدی
نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

شکم زندان باد ست اے خردمند
ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل
کہ باد اندر شکم بار یست بر دل

مجھے گولہ نہ آتم بالکنایہ توپ اور وہ بھی
میکسم قرار دیتے ہو مگر چونکہ میرا میکسم اور
ہے میں اس سے کچھ برافروختہ نہیں۔
تم اگر میکسم گن نہ ہو سکو تو بارے معمولی ریوالور
تو ہو۔ علے رغم انف الحاسدین الوحشتین
تمہارے خطوں سے تو میرے چہرے
کی سیاہی بہت مگر میں تو اوسے جوانی
کے خط و خال سے زیادہ خوشنما سمجھتا
ہوں اس لیے کہ یہ خط بیٹے کے ہیں
اور یہ اُن کا عکس واقعی اگر خطوں کا یہی
اثر ہے کہ پڑھنے والے کا رنگ اور دانش
پھر جائے تو اس خط کو پڑھ کر تم تو آبنوس
کا کندہ ہی ہو جاؤ گے۔ میاں میرے
آگے تم روسیاہی کا کیا ذکر کرتے ہو شاید
وہاں کالج میں لڑکوں کو آئینہ دیکھنے نہیں
دیتے۔ ورنہ تم دیکھتے کہ اب بھی اس بڑھاپے
میں میرا چہرہ تم سے کہیں زیادہ روشن تر
یہی رنگت تو ہے جہاں پانی مرتا ہے ورنہ
تمہارے صحت نسب میں شک یہ ہی
کیا تھا۔ خیر جابنی قدرتی سیاہی سے رہنے
دو۔ اب یہ غضب نہ کرنا کہ کالج کے لونڈوں
میں بیٹھ کر اوپرسے اپنے ہاتھ سے بھی
منہ کالا کر لو۔

نجات کے لیے میں مستعجل نہیں۔
ہر چیز اپنے وقت پر ٹھیک ہوتی ہے
جب میرا وقت آئے گا بغیر تمہاری فرمایش
بلکہ خود اپنی خواہش کے بھی باب نجات میں
داخل ہو جاؤں گا۔ ان کاموں میں جلدی
ممکن بھی نہیں۔ مناسب بھی نہیں
سُنا نہیں جلدی کام شیطان کا۔ دیر کام
رحمن کا۔ اگر تمہارے خیال میں وقت سے
پیشتر ایسے کاموں میں انسان کی گھبراہٹ
اور اضطراب مفید ہو تو پہلے تمہیں باب
نجات میں داخل ہو کر کوئی عملی نمونہ پیش
کرو تاکہ بے وقوف باپ کو خواہ مخواہ

رغبت ہو۔ تم ہی آخر اوس میں کیوں نہ لگے رہو
ہر چہ بر خود نہ پسندی بدیگران مپسند
میری اوس اخیر خواہش پر تم نے
بڑا شور و شر برپا کیا ہے اور یہاں بھی اپنے
اوسی اضطراب طبعی سے تم چاہتے ہو کہ پیش
از وقت نہیں ہو سکتا۔ ہر کام کا ایک وقت
معین ہے کسی کے اضطراب کو اوس
میں دخل نہیں۔ جب تک میں مر نہ جاؤں
وہ خواہش میری پوری ہو نہیں سکتی
کیونکہ مرنا شرط ہے اور اذا فات الشرط
فات المشروط۔ جس چیز کا تم تجربہ کیا چاہتے
ہو غالباً اوس کا تجربہ تم کو بورڈنگ ہاؤس
کے لونڈوں سے حاصل ہوا ہے سونے
میں تم غافل تو ہو ہی۔ ضرور رات کو یہ لونڈے
سرہانے اگر چیونٹیوں سے تم کو جگاتے ہوں گے
اور تم کو اوس لونڈے بازی کی بھی خبر نہ ہوتی
ہو گی۔ بہر حال اس تجربے کو وہیں تک رہنے
دیجیے۔ ورنہ اگر اوس کا یہاں آ کر قصد کیا تو لینے
کے دینے پڑ جائیں گے۔ اول تو آپ مجھے اس
قدر غافل نہ پائیں گے اس لیے کہ پیری کے
سبب مُبس دماغ پر غالب ہے۔ جاریہی مجھے
سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور اگر بالفرض محال
تم کو کوئی موقع اوس کا مل ہی جائے تو ایک تو
تحصیل حاصل ہے اس لیے کہ ایک نہیں
بیسیوں دفعہ اس قسم کی گلاب پاشی نہ فقط
مجھ پر بلکہ تمام اراکین خاندان پر کر چکے ہو۔ ہمسایے
بھی اس فیض سے محروم نہیں۔ دوسرے میں
بھی آدمی ہی ہوں اور تمہارا ہی باپ ہوں
کہیں اگر اوس سے برا اثر لیا تو پھر تمہاری خیر
نہیں۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اس
احسان کو کسی طرح اوتار ہی کر رہوں گا۔ موقع
کی کمی نہیں۔ تمہاری غفلت مجھے دن میں
سیکڑوں موقع دے گی۔ پھر دیکھنا کیسی
اولڈ ٹام کی بوتل تمہارے منہ پر کھلتی ہے
اور کس طرح سوڈا کی بوتل سے دست و بغل

لی ہنگ چانگ "چہ کنم"

”تنبیہ خانہ کا“

”مدجانہ کی پہچان“ ”دن دن چمکے“ ”مد کھے سونٹا“
”قسمت کا“

یہ بہادرانہ کلام بادشاہ کے لیے مناسب ہے عاشق کو رنج والم ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ اور اور نام پڑھو۔

کوئنس۔ فلیوٹ۔ لوہار

فلیوٹ۔ حاضر!

کوئنس۔ تمکو تھسبی کا پارٹ کرنا چاہیئے۔

فلیوٹ۔ تھسبی کون ہے؟ کوئی جہان گرد۔

مسلح۔ بہادر نوجوان یا نازک بدن سیم تن۔ کم سن لیڈی۔

کوئنس۔ یہ پرمس کی معشوقہ ہے۔

فلیوٹ۔ نا صاحب! مجھے عورت کا پارٹ نہ دو۔ میرے داڑھی نکل آئی ہے۔

کوئنس۔ کیا مضایقہ ہے؟ تم منہ پر نقاب ڈال لینا اور نازک آواز سے بولنا۔

باٹم۔ مین بھی اپنا منہ چھپا کر تھسبی بن سکتا ہون مین ایک نہایت ہی خطرناک نازک آواز سے بولونگا اور آہستہ سے کہونگا ”پرمس پرمس۔ کیا یہ پرمس ہے؟ مین تیری پیاری تھسبی ہون۔“

کوئنس۔ نہین۔ نہین۔ تم کو تو نما ہی پارٹ کرنا چاہیئے۔

باٹم۔ خیر تمہاری خوشی۔

کوئنس۔ اسٹارالینگ۔ درزی۔

اسٹارالینگ۔ حاضر۔

کوئنس۔ تمکو تھسبی کی مان بننا چاہیئے۔ ”اسناوٹ۔ قلعی گر“

اسناوٹ۔ حاضر!

کوئنس۔ تمکو پرمس کا باپ ہونا چاہیئے اور مین تھسبی کا باپ بنونگا ”اسنگ۔ بڑھئی“ تم شیر بنو۔ بس تماشا تیار ہے۔

اسنگ۔ اگر تمہارے پاس شیر کا پارٹ لکھا ہوا موجود ہو تو مجھکو ابھی سے دیدو کیونکہ میرا حافظہ خراب ہے اور مجھکو دیر مین یاد آتا ہے۔

کوئنس۔ شیر کا پارٹ تم اپنی طبیعت سے کر دینا کیونکہ اس مین سوا ے چیخنے کے کچھ نہین ہے۔

باٹم۔ شیر کا پارٹ مجھکو دو۔ مین خوب کرونگا ایسا چیخون ایسا چیخون کہ سب ڈر جائین اور بادشاہ کہنے لگے کہ ”میان ذرا پھر چیخ دو“

کوئنس۔ تم اس پارٹ کو ایسی سختی سے کروگے کہ ملکہ اور تمام لیڈیان ڈر جائینگی جو ہم لوگون تک پھانسی پانے کے لیے کافی ہے۔

باٹم۔ بے شک۔ اگر لیڈیان ڈر گئین تو پھانسی دینے سے زیادہ عمدہ کوئی سزا اون کے پاس ہمارے لایق نہین ہو سکتی مگر مین اپنی آواز کو ایسا کرخت کرلونگا کہ فاختہ یا بلبل کی طرح بولونگا۔

کوئنس۔ تمکو پرمس ہی بننا چاہیئے کیونکہ پرمس ایک خوب صورت۔ خوش پوشاک۔ خوش وضع۔ نفیس مزاج نوجوان ہے۔ اور تمہارے سوا یہ پارٹ کوئی نہین کرسکتا۔

باٹم۔ اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو تو مین ہی یہ پارٹ کر دونگا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ مین داڑھی کس رنگ کی استعمال کرون۔

کوئنس۔ جو تمکو پسند ہو۔

باٹم۔ خاکی داڑھی۔ نارنجی داڑھی۔ کالی داڑھی زرد داڑھی۔ لال داڑھی۔ چھوٹی داڑھی۔ بڑی داڑھی۔ فرنچ داڑھی۔ یہودی داڑھی جرمن داڑھی۔ چینی داڑھی۔ انگریزی داڑھی۔ منڈی داڑھی۔ چھدری داڑھی وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر طرح کی استعمال کر سکتا ہون۔

کوئنس۔ تم خود ہی انتخاب کرلو۔ تمام اوستادون سے میری اس وقت گزارش ہے کہ اپنے پارٹ کل شب سے قبل تیار کرلین۔ اور جنگل مین شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر مجھکو ملین تاکہ ہم لوگ وہان خفیہ طور پر اپنے پارٹ دوہرالین۔ مین اس عرصہ مین خلاصہ تماشا تیار کرکے ڈیوک کے پاس روانہ کرتا ہون۔

باٹم۔ ہم سب وہان جمع ہونگے اور نہایت بہادری اور صفائی سے اپنا کام کرینگے۔

کوئنس۔ کل رات کو عنقریب جنگل مین شاہ بلوط کے درخت کے نیچے ملاقات ہوگی۔

باٹم۔ رخصت۔

(سب جاتے ہین)

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

دارالسلطنت کے قریب ایک جنگل

(ایک جانب سے ایک پری اور دوسری طرف سے پک داخل ہوتے ہین)

پک۔ اے پری۔ تو اس وقت کہان پھر رہی ہے؟

پری۔ پہاڑیون۔ گھاٹیون۔ جھاڑیون۔ جنگلون۔ باغون۔ سبزہ زارون۔ طوفانون اور آتشکدون مین مین چاند سے بھی زیادہ سریع السیر ہون اور ہر جگہ پھرتی رہتی ہون میرے سپرد یہ خدمت ہے کہ ملکہ پرستان کے لیے سبزہ زارون پر شبنم کے قطرون سے

انگوٹھیان تیار کرون۔ اسوقت قطرات شبنم
کی تلاش مین جاتی ہون تاکہ بعض درختون کے
کانون مین موتی لٹکا دون۔ کیونکہ ملکہ مع اپنے
ہمراہیون کے بہت جلد یہان وارد ہوگی۔ اب
رخصت ہوتی ہون۔
پک۔ آج بادشاہ کا بھی اسی جنگل مین عیش و
عشرت کرنے کا قصد ہے اسلیے خبردار رہے ملکہ
کو اوسکے سامنے نہ آنے دینا کیونکہ اوس خوبصورت
شاہزادہ کے سبب سے جو ہندہ چرا لائی ہے اور
اپنا خادم بنا رکھا ہے بادشاہ اوس سے سخت
ناراض ہے۔ ایسا خوبصورت تبدیل کیا ہوا بچہ
وہ کبھی نہین لائی تھی اور حاسد آبران چاہتا ہے

کہ یہ لڑکا اوس کی فوج مین سردار بن کے ہمیشہ
اور اوس کے ساتھ جنگلون بیابانون کی خاک
چھانتا کرے۔ لیکن ملکہ اوسکو بالجبر اپنے
پاس رکھتی ہے۔ اوس کو پھولون کا زیور
پہناتی ہے اور پیار کرتی ہے اسی سبب سے
خواہ جنگل باغ یا بیابان مین کسی صاف
چشمہ کے کنارے یا تاروں کی چاندنی رات
مین جہان کہین بادشاہ اور ملکہ کا سامنا
ہوتا ہے۔ باہم لڑائی ہونے لگتی ہے اور
اون کے ہمراہی پریان خوف کے مارے
چھوٹے چھوٹے پھولون مین گھس کے چھپ
رہتے ہین۔
پری۔ یا تو تیری صورت و شکل پہچاننے مین
مجھے بالکل غلطی ہوئی ہے یا تو وہی شریر
اور بدمعاش جن ہے جس کا نام رابن گڈ فیلو
ہے۔ کیا تو وہ جن نہین ہے جو دیہات کی
کنواری لڑکیون کو ڈرایا کرتا ہے؟ خوف
دلانے کے لیے وہی قہقہہ ہے جو کبھی پیتا ہے
رات کے وقت مسافرون کو گمراہ و پریشان
کرکے اون کی تکلیف پر ہنستا ہے؟ جو لوگ
تجھکو سردار جنات یا مہربان پک کہتے ہین
اونپر تو عنایت کرتا ہے اور اون کے کام
کر دیتا ہے۔
پک۔ تو سچ کہتی ہے۔ مین وہی آوارہ گرد
مسخرا جن ہون۔ مین آبران کو خوش کرنے اور
ہنسانے کے لیے گھوڑے کی آواز بنا کر وہ
اوسکی بو سونگھا کر بڑے موٹے تازے گھوڑون
کو مست کر دیتا ہون۔ باتین کرنے والی
بڈھی عورتون کے پیالۂ شراب مین سیب سوختہ
بنکر چھپ جاتا ہون اور جب وہ پیالہ اپنے
منہ سے لگاتی ہے تو اس زور سے اچک پڑتا
ہون کہ شراب اوس کے کپڑون پر گر جاتی

ہے۔ جب کوئی بڈھی عورت کوئی غمگین قصہ
بیان کرتی ہوئی اوسیطرح ادھر ہرگز سہوا تو خود اوسکی
بن جاتا ہون۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ دھوکے
مین چھپر بیٹھ جاتی ہے۔ جہان وہ بیٹھی اور مین
ہٹا۔ وہ گری اور قہقہہ پڑا۔ مجھکو ایسے تماشون
مین بہت لطف آتا ہے۔ دیکھو بادشاہ آرہا ہے
اوسکے لیے جگہ خالی کرو۔
پری۔ ادہر اودہر سے پیری ملکہ بھی آرہی ہے
کاش بادشاہ اس وقت یہان سے چلا جاتا
(ایک جانب سے آبران مع درباریون
کے داخل ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف سے
ٹٹینیا مع ہمراہیون کے آتی ہے)
آبران۔ اے مغرور ٹٹینیا شب ماہ مین تجھ سے
ملکر مین خوش نہین ہوا۔
ٹٹینیا۔ یہ کون؟ حاسد آبران ہے! اے پریو
یہان سے بھاگ چلو۔ مین نے قسم کھائی ہے کہ
اسکے ہمراہی اور صحبت سے پرہیز کرونگی۔
ابران۔ اے بدمعاش۔ آوارہ گرد۔ ٹھہر جا۔
کیا مین تیرا شوہر اور مالک نہین ہون؟
ٹٹینیا۔ اوس حالت مین مجھکو تیری بی بی بننا چاہیے
لیکن مین جانتی ہون کہ تو اکثر پرستان سے چھپکر
نکل آتا تھا اور شکل انسانی اختیار کرکے دیہات
مین گلہ بانون کی اچھوتی لڑکیون سے عشقبازی
کیا کرتا تھا اور اب بھی ہندوستان کے
پرفضا میدان چھوڑ کر تو اس وقت کیون آیا ہے؟
صرف اس سبب سے کہ آوارہ اور بیغیرت ہپالیٹا
تیری معشوقہ کی تھیسیس سے شادی ہونیوالی
ہے اور تو اون دونون کے بستر کو برکت پہونچانے

ملہ شیکسپیر کے زمانہ تک یورپ مین عام خیال
تھا کہ پریان خوبصورت لڑکون کو چرا لے جاتی ہین
اور اون کی جگہ بدصورت لڑکے چھوڑ جاتی ہین
جو کچھ دنون مین مرجاتے ہین۔ یہ خیال کسی قدر
فرق کے ساتھ ہندوستان مین بھی تھا اور اب
بھی بعض لوگ سمجھتے ہین کہ ایک بیماری ایسی
ہے جو بچہ کو اوٹھا لے جاتی ہے اور دوسرا
بچہ چھوڑ جاتی ہے جو تھوڑی دیر مین
مرجاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ملہ جنگلی سیب کے ٹکڑے جلا کر شراب کے ساتھ
پینا اوس زمانہ مین فیشن تھا۔

ملہ پریون کے قدم سے گھر مین برکت آتی ہے
اور شادی بیاہ کے وقت اونکی موجودگی مبارک سمجھی
جاتی ہے۔ اس قسم کے ایشیائی خیالات معلوم نہین
شیکسپیر تک کس طرح پہونچے۔ ہم ہندوستان کے
توہمات پر ہنستے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ یورپ بھی
اس کڑھائی کے دھوین سے محفوظ نہ رہ سکا۔

سفر نامۂ شملہ و بلاسپور اسٹیٹ

بقیہ ۳۰- اگست ۱۹۱۹ء نمبر ۳۳

مابدولت ساقی نامہ کا آخری شعر پڑھکر جھوم رہے تھے کہ ہوٹل کے خانسامان نے جھک کر سلام کیا اور ایک کاغذ پیش کیا۔ ہمنے پڑھا پھر رکھدیا۔ پھر غور سے پڑھا پھر رکھدیا اب سارا نشہ کرکرا ہوگیا۔ نہ وہ بدمستی رہی نہ خودپرستی۔ اچھے خاصے سیٹھ سادے آدمی ہوگئے۔ منی بیگ اٹھایا۔ کھولا۔ روپیہ نکالے اور آہستہ جھکتے ہوئے سارے خانسامان کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ ایک رات ہوٹل مین پڑے رہنے کا بل یا مداخلت بیجا بخانہ کا جرمانہ ادا کرنے کے بعد سباب جہالت لیکر چل کھڑے ہوئے۔ چھوٹے بڑے سبھی ہوٹلون کی تو خاک چھانی۔ مگر کوئی سستی جگہ نہ ملنا تھی نہ ملی آخر ہماری تقدیر نے پلٹا کھایا حسن اتفاق سے ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ وہ اصرار کرکے ہمین اپنے مکان پر لے گئے۔ ایک چھوٹا سا خوبصورت کمرہ خالی کیا گیا اور ہماری آؤ بھگت اچھی طرح کی گئی۔ گھڑی دو گھڑی گپین اڑائین۔ زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ بیٹھے اٹھے بے آمد ہمین ٹھیک چار بجے ٹٹو پر لدے اور سیدھے ایچ۔ ایچ راجہ صاحب بلاسپور کے وکیل کے یہان آدھمکے۔ یہ جناب سے پہاڑی آدمی اور سپرنٹنڈنٹ جی۔ زکھی کی جان نہ پہچان اور ہم ایک نیم جنٹلمین دیکھتے ہی کچھ خوف سے ہوگئے۔

علیک سلیک کے بعد ہمنے مختصر سی اپنی تعریف کی۔ ہز ہائنس کا پتا پوچھا۔ بلاسپور کا قصد ظاہر کیا۔ سواری کے اہم مسئلہ مین راے طلب کی اور سب باتون کا جواب نوٹ بک مین ٹانک لیا۔ رخصت ہوئے اور ناچ گھر کی طرف آنکلے۔ اس وقت یہان کئی سو گھنٹا گاڑیان کھڑی تھین لیڈیز ہر طرف سے آرہی تھین۔ اندر کا حال تو اندر والون کو معلوم ہوسکتا ہے ناچ ہوتا ہو یا کچھ ہوتا ہو۔ باہر کی چہل پہل دیکھتے ہوئے اپنجانب قیامگاہ پہونچے۔ برآمدہ مین بیٹھے۔ اور اون سبز سبز درختون کا سین دیکھنے لگے جو اپنی خوب صورتی پر اکڑ رہے تھے یہ درخت سرو سے بہت مشابہ ہین اور شملہ کی قدرتی دلفریبی کا باعث۔ اب شام قریب تھی اور موسلا دہار مینہ پڑ رہا تھا۔ اس لیے ہم بھیگی بلی بنے ہوئے کونے مین بیٹھے رہے۔ چار دن یہان ٹھہرے رہے۔ پانچوین روز بلاسپور کی گھاٹی تھلی والے کے یہان منگوایا۔ سوار ہونے کو چلے تھے کہ قلیون نے ہمکو یہ ٹوک دیا کہ ہم سب سامان نہین لیجا سکینگے۔ لاکھ سمجھایا کہ مختصر سی ہلکی چیزین ہین۔ اور ہماری لاش بھی بھاری نہین۔ مگر وہ پہاڑی کوے کاؤن کاؤن کرتے رہے۔ نہ یہ سمجھے نہ دفتر سے پر آئے آخر ڈانٹ ڈپٹ شروع کی۔ پھر بھی کچھ کام نہ نکلا۔ مجبور ہوکر اسباب دوست صاحب کو سونپ دیا۔ اور اب تک اونہین کے قبضہ مین ہے۔ غالباً وہ اسی مہینہ یا بہاتیہ قیمت نیلام کرڈالینگے۔ خریدار دوڑین ورنہ عمر بھر افسوس کرینگے۔ پتہ کے لیے کرزن پریس شملہ کافی ہے۔ مختصر فہرست اسباب ملاحظہ ہو۔

ایک سبز ہی پاجامہ اور کوٹ۔ ایک ٹوٹی ہوئی ٹفن باسکٹ۔ ایک نیا اسٹیل ٹرنک۔ چند میلے تولیے۔ ایک رائیٹنگ بکس عمدہ وغیرہ وغیرہ۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب سنیے۔ بیک بینی و دوگوش سوار ہوئے اور جمپان اس شان و شوکت سے روان ہوا جیسے دسہرے مین جھیکن کا مصنوعی تخت۔ راستہ مین جس نوجوان لیڈی نے ہماری قطع شریف اور سواری کا تزک احتشام کن انکھیون سے دیکھا اوس کے نازک نازک ہونٹھون پر ہلکا ہلکا تبسم چند سکنڈ تک قائم رہا۔ ہم اسے ہی غنیمت سمجھے۔ ؎

غصہ سے دیکھتے ہین مگر دیکھتے تو ہین
مین شاد ہون کہ ہون تو کسی کی نگاہ مین

دس میل تک چوڑی اور اچھی سڑک نے ہمارا ساتھ دیا۔ اب یہان سے ایک ایسا شکستہ راستہ ملا جو ہمارے زخمی دل کی طرح چور تھا۔ عرض مین ایک گز اور طول کا حال خدا جانے تھوڑی تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد کوئی نہ کوئی پہاڑی نالہ یا غار دو پہاڑون کے درمیان مین حایل ہوجاتا تھا جس سے عبور کرنا مشکل پڑتا تھا۔ بعض بعض مقام ایسے ملے جنکے دونون طرف تاریک غار اور بیچ مین ایک پتلی سی پگڈنڈی تھی اور وہ بھی پیچدار اگر ذرا کہارون کے پاؤن پھسلتے تو بعد کو دفن کیے جاتے مگر ہم پہلے ہی جمپان مین لیٹے لیٹے شہید ہوجاتے۔ خوش قسمتی سے ایسا خوفناک وقت نہین آیا تاہم اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ آدھی روح سلب ہوگئی۔ افسوس ہم نیم زندہ یون جمپان مین تھے جیسے مردہ تابوت پر

سانس رک رک کر چلتی تھی

آنکھین تو کھلتی ہی نہ تھین اور اگر کھلتین بھی تو کیا دیکھتین۔ سوا موت کی ڈراونی شکل کے نظر ہی کیا آتا۔

آج اٹھارہ کوس مین سفر کرنا ہے اور رات کو ارکی اسٹیٹ قیام کے لیے تجویز ہوئی ہے۔ قریب چار بجے ہم نے ایک بلند پہاڑ کی چوٹی سے ارکی کے بلند مکانات و محلات کا نظارہ دیکھا اور آگے اشتیاق مین بڑھے دفعتہ اس زور سے بارش آئی کہ طوفان نوح کا نقشہ آگیا۔ ہر طرف پہاڑ پر پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ ہمارے اور ارکی اسٹیٹ کے درمیان مین ایک نالہ اور ایک بلند پہاڑ واقع تھا

نالہ اس زور و شور سے بہہ رہا تہا کہ کچہ نہ پوچہیے۔ کہارون نے جہپان کنارے رکہدیا اور آگے جانے سے صاف انکار کیا۔ اب شام بہت قریب تہی اور ہم منزل سے دو کوس دور۔

تہوڑی دیر عالم مجبوری مین بیٹہے رہے اتنے مین ایک پہاڑی آدمی نے ہمین دور سے دیکہا۔ اور نالہ مین کود کر بہتا ہوا اس پار آگیا۔ کاندہے پر اپنے جہپان کو لادکر اوس طرف لے گیا۔ ہم نے اس جل مانس کا شکریہ ادا کیا۔ اب میان جہپان علیہ الیمین عجب کشمکش مین ہین۔ ایک طرف تسلی اونہین کہینچتے تہے۔ اور ایک طرف تیز

بہتا ہوا پانی۔ بڑی مشکل سے کنارے آئے۔ پار اوترے۔ حواس ٹہیک ہونے مگر اب راستہ چہوٹ گیا۔ یوہین پیدل پہاڑ پر چڑہنا شروع کیا۔ ہر قدم پر پاؤن پہسلتا تہا۔ دو میل بلندی طے کی۔ اوپر پہونچے دم نکل گیا۔ اولٹی اولٹی سانسین لینے لگے۔ یہان چہوٹے چہوٹے بچے [illegible] تین تین گانین چرا رہی تہین انکو دیکہہ کر بہت تعجب ہوا۔ اب جتنا چڑہ چکے تہے اوتنا ہی پیدل اوترنا پڑا۔ بہزار خرابی آبادی مین پہونچے چہوٹا سا قصبہ ہے سنگی خوب صورت مکانات۔ بلند قلعہ۔ متعدد وسیع کوٹہیان

اس مقام کی آبادی اور رونق کا باعث ہین۔ خود مختار ریاست ہے۔ راجہ صاحب کی آمدنی ساٹہہ ہزار سالانہ ہے مگر قتل وقصاص کا اختیار گورنمنٹ سے خراج معاف۔ یہان پہونچکر اب ایک اور مشکل سے سامنا ہوا کہ ٹہرین تو کہان ٹہرین۔ نہ کوئی ہوٹل نہ کوئی سرا۔ دیر تک آوارہ و سرگردان پہرا کیے۔ آخر ہمارے ساتہہ ایک بہت ہی تیز رہبر تہا اوس نے راجہ صاحب کے بارگاہ مین یا وزیر صاحب کی درگاہ مین اطلاع کی فوراً قیام کیلیے کوٹہی عطا ہوئی انگلش طریقہ پر تمام سامان آسائش مہیا تہا۔

باقی آئندہ

راقم۔ محمد عالی جاہ قیصر۔

چین کی چین چپڑ

مسٹر پنچ چین کی آج کل جو گت ہو رہی ہے اوس سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا بیجا نہ ہوگا کہ عنقریب وہان
سرکار انگریزی کا سکہ مین کچہری کا سکہ ملک ضرور آئے گا اسلیے اضمار قبل الذکر کیطرح اپنے ملک کے لوگون کو
تعلیم دیتا ہون خوشیان مناؤ اور چین مین چین کرنے کیلیے تیار ہو جاؤ وہان کے انیس تو اب قابل نہین
کہ سرکار اونکو کوئی نوکری دے سے لامحالہ دوسرے ملکون کے لوگ بہرتی ہونگے چونکہ ہندستان مین [illegible] اروسی پڑوسی ہے
یہان سے لوگ وہان اچہا کام دے سکینگے دوسرے پیشے اور دوسرے کام تو اندرون کو مبارک رہین ہمارے
ہندو بہائی تک پڑہے لوگ ابہی سے تیار ہو جائین دوسرے کچہرین کی افسری ذرا ٹیڑہی کہیر ہے عملہ مین البتہ
خوب کہپت ہوگی سب سے پہلے چین کا رسم خط سیکہین اسی لیے مین یہ مضمون نمونہ کے لیے
اوسی ڈہنگ پر لکہہ رہا ہون حرف کسر آتی ہے چینی لیٹ کے لکہتے ہین مجہے ابہی اسکی
مشق نہین ہے مگر بمبو کا استعمال لیٹ کے لکہنے کیلیے خاصہ رہبر ہین ہمارے لکہنوا چانڈو
نوش سلامتی سے اسمین بڑے مشاق ہین سب سے پہلے اونہین کو جگہین ملینگی چانڈو کو برا
کہنے والے نام دہرنے والے ذرا نہ ملین کیا خبر تہی کہ یہ بیکار بلکہ ننگ روزگار گروہ
ایدن شناز لگے گا اور ایک دن سب سے بازی لیجائے گا لکہنو کے چانڈو خانے کیسے
ٹہرے اور ناپاک سمجہے جاتے تہے خدا کے گہوڑے کے دن بہی پہرتا ہے اب اون کی مانگ
افیونیون کے فراج کا سیکو چینی ملینگے چین مین نوکریان الگ اور او مین نگے اور سنون رفیقون رشوت مین
جدا ملینگے بس چین ہی چین ہے اب سوال یہ ہے کر خبر خط کی ترکیب تو
انجانے نے تیادی زبان وہان کی کیسے آمنے گی اور اپاہج افیمون کو تو قیامت تک
چین کی چوچو پوپو آنہین سکتی اسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ سرکار نے حال ہی مین
اردو کو ناگری سے گڈمڈ کردیا ہے اردو ایسی اکل کہری کبہی نہ تہی مگر اچہے جانے
کیا اوسکو بہوت سوا ہوگیا ہے کہ اس سوتیا ڈاہ سے مرنا قبول مگر ناگری
سے میل ملاپ نکروگی اور پہر سرکار بہی اگر برجہا گئی اور نہ برجہانے کی وجہ

بغاوت چین

خرس - بندہ رخصت مے شود
شیر - اللہ نگہبان شما

کیا	مدد	یادگی	ادپا	اوستاد	ہے	وہان	بتانا	(رج)	مین	مین	پنس	ہنگ چو	بزبان
تو اس	ومانکا	کرینگے	کام	ہین	بس	(تا)	پڑے	نہو	زیادہ	اب	چون	سوچو	کرلو
مورد	منقوی	جہین	نکالیگی	دو	اپنے	لگادی	گا	چند	سب	بہی	تنگ	چونگ کنگ	پھر
مین	شمالی	مین	سرف	ترمیم	ہے تو	جیسے	جہین	چوٹے	نقل	تم	چی	وچو	اور
ہماری	سے	عجیب	ایک	یہ	الفاظ	کیون	کسی	چہوٹے	سکیے	بہت	نچو	یانچی کانگ	تبا
رہے	تحریر	زبان	ندی	سے	مین	کو	زبان	چنتے	جاتے	نکرو	چوچی چو	پچاتانا	دیگے
مین	بہی	ہمارے	سی	کر	موقع	جیون	مین	ہوئے	مین	تو	جیفو	ننگ پو	جین
اردو	بانکل	گفتگو	تشہیر	جہین	موقع	کان	اسے	لفظ	گفتگو	پڑھو	ٹوپایان	کیا	اور
کوکل	نکال	سکے	کرلی	مین	پر	کو	لغات	جنکا	رسم	چولے	سنچریہ	بیکو چی	جاپو کے
ہندستان	باہر	نہین	ہوگی	بی	ایک	حیات	اور	چلن	خط	بہار	کیو چو	چیاپو	تو
سے	کردیا	برقی	اشمین	(رپ)	آورد	اسطرح	اسما	ہمین	بتادیا	مین	گوانگ	ننگ پو	اب
جو تو	سوبات	شدہ	ہمارے	صاحب	حرف	سوت	کم	کی	زبان	الفاظ	چاؤ وانٹ	پینٹ سنگ	بھی
اور	اور	لوگ	ہم	کا	حذف	وغیرہ	ہوسکے	چالیس	بنادی	اور	کنوچن	چین نیا	تم
بھی	برابر	اسی	وطن	بہت	کردیا	کو	جس	گردے	الفاظ	اسما	نوچو	—	حافظ
اچھا	سب	سے	پورے	چلن	اور	بھی	مین	کی	تباسنے	سیر	فلنگ	اسقدر	ہو
								آبادی	درتیے	مین	چلی	الفاظ	

نقط - راقم اوستاد شفیق او خیرخواہ رفیق جناب (منطقہ حارہ) قدیم النقد ما از دکن

خواب پریشان

تحریر ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

آیران - ٹبنیا تجکو بہا لیگیا کہ ساتھہ میرے عشق کا ذکر کرتے شرم نہین معلوم ہوتی - حالانکہ تمیسیس کے

ساتھہ تیرے عشق و محبت کی داستان مین سُن چکا ہون اور تو بہی اس سے آگاہ ہے - مین جانتا ہون کہ تونے بعض نازک وقتون مین اوسکو بچایا ہے اور مجہکو یہ بہی خبر ہے کہ تیرے ہی سبب سے اوسنے چند کمسن اور خوبصورت لڑکیون سے اپنے عہد و پیمان شکست کیے مین

ٹبنیا - تونے بوجہ رشک و حسد کے یہ جہوٹے قصہ تصنیف کیے ہین - موسم بہار کے آغاز سے اسوقت تک کوئی دن ایسا نہین گزرا کہ ہم پہاڑون - باغون - جنگلون - سبزہ زارون مین یا چشمون - دریاؤن - نہرون - سمندرون کے کنارہ ہم ناچنے گانے کے لیے جمع ہوئے ہون اور تونے اپنے بیہودہ شور و غل سے ہمارے لہو و لعب مین خلل نہ ڈالا ہو -

ہواؤن نے جب ہمارے گانے کی آواز نہ سُنی تو موقع پاکر سمندر سے خراب کہرا اوڑالائین جس سے دریا اس قدر بڑھ گئے کہ سیلاب کا اندیشہ ہوا - بیل محنت کرتے کرتے تھک گئے - کسانون کے پسینہ نکل آیا اور غلہ تیار نہ ہوا - اگر سبز بالیان پیدا بہی ہوئین تو پختہ ہونے کی نوبت نہ آئی - کیڑے اور گندہ بیریون کا گوشت کہا کہا کر فربہ ہوگئے - تمام دُنیا کے لطف موقوف ہوگئے -

چونکہ ہمکو ناچنے کا موقع نہین ملتا اسلیے سبزہ پر قدم کے نشان بہی نہین بنتے اور انسان صبح اوٹھکر جب سبزہ پر نشان نہین پاتے تو غیرت سے کہتے ہین کہ اب کی چاندنی کے کہیل کیا ہوئے - اب کسی رات کو بھجن نہین گائے جاتے اسی سبب سے چاند نے جو طوفانون کا مالک ہے - ہوا کو ایسا حکم کردیا کہ تمام عالم مین بیماریون کی کثرت ہے - اب موسمون کا تغیر بہی انہی بے انتظامی سے ہوتا ہے کہ موسم بہار مین پالہ گرتا ہے اور موسم خزان مین پہول کھلتے ہین - موسم بہار سرما - خزان - گرما - سب اس طرح جامہ بدلتے آتے ہین کہ دنیا حیرت مین گرفتار ہے اور موسمون کی شناخت مشکل ہوگئی ہے یہ بے انتظامی ہمارے باہمی فساد کی وجہ سے ہے - کیونکہ ان سب باتون کے ذمہ دار ہم ہی تہے -

آیران تمکو اسکی اصلاح کرنا چاہیے یہ سراسر تمہارا قصور ہے - تم میری راے کے خلاف کیون چلتی ہو ؟ مین صرف ایک بچہ مانگتا ہون اور اوسکو عزت سے اپنے ہمراہ رکہونگا -

ٹبنیا - خاطر جمع رکہو - تمام پرستان کے عوض بہی مین اس لڑکے کو نہ دون گی - اس بچہ کی مان نے میری بہت عبادت کی تہی - مین اوس سے باتین کرنے اور اوس کا دل خوش کرنے اکثر ہندوستان جاتی تہی جس زمانہ مین وہ حاملہ تہی اور یہ بچہ اوس کے رحم مین تہا وہ میرا دل بہلانے کے لیے طرح طرح کے تماشا کیا کرتی تہی - مگر وہ فانی تہی اور تقضاے الٰہی

CHAMBERLAINS ·

PAINBAM ·

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY.

یہ سختیاں بھی سہنے باعث لطف ہین
اور اگر تو مجھکو اپنے پاس سے قتل بھی کر دے
تو مین اس کو اپنے عشق مین مستحکم نشان
کی برابر سمجھونگی۔

(پھیلتی جاتی ہے)

باقی آئندہ

اخبارونکی قدر

آپ جانیے اول تو مفلسی۔ تس پر سستی
او پر کفایت شعاری۔ ان دونون نے مل ملا کر
عقلمندی چالاکی کی وارنش سے اکثرون
مین یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ ذرا سے کام کو
جس قدر مفت نکلین بہتر ہے۔ اخبارون
کے شائقین نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے
کہ چار پیسے کے چار کارڈ منگائے اور
اخبارون کو ایک ایک درخواست اسکی
کی لکھ بھیجی۔ کہ بندہ آپ کے اخبار کا نہایت
شائق ہے۔ بڑی شہرت سنی ہے۔ بندہ اول
تو خریدی کرے گا اور نہین تو غریب خانہ
پر آٹھون پہر مجمع عام رہتا ہے (نہین معلوم
خفیہ چندہ دیلایا جاتا ہے یا مجمع ہوتا ہے)
دو چار نہین بہ مبالغہ دس بیس ہزار خریدار
پیدا ہو جائینگے۔ اور ضرور پیدا ہو جائینگے
اور نہ پیدا ہونگے تو مین پیدا کر دونگا
پرچہ بھیجیے اور ضرور بھیجیے۔ غرضکہ ایک نے
مین چار اخبار مفت۔ ہفتہ بھر گھنٹے کو مل گئے
اسی طرح دوسرے ہفتے اور چار تلاش کر لیے
اور مہینہ بھر خیرات کی روٹیون سے کٹ
گیا۔ وعدون کا یہ حال کہ ادھر نمونہ گیا
اور ادھر خریدار صاحب غائب ہوئے۔
نہین معلوم نمونہ کا پرچہ بندوق کی گولی
یا توپ کا گولہ ہے کہ پھر درخواست دینے
والے شائق جنکو بغیر نمونہ دیکھے ایک لمحہ
چین ہی نہ تھا اس طرح غائب ہو جاتے ہیں گدھے کے
سر سے سینگ یا جاڑون کی چھپکلی۔ بلی
کھا گئی۔ چوہے گھس بیٹھے گئے سانپ
سونگھ گیا۔ یا جانون نے اس کو دفعہ ہے
ورنہ گرم کیا پھر حال صفحہ ہستی [illegible]
ملک الموت کے پاس رہن ہو گئے۔
بعد چندے پھر فہرست اخبارات کے
شروع ورق سے لگا لگایا۔ اور پھر اگر کسی نے
نے مزاج حاجدی نہ پوچھ لیا تو سالہا سال
تک بھی جھپٹ پر گزر۔ ان کی بعض
حضرات خوشنویسی جانتے اور کاغذ پر قلم
سے کچھ گورکھ دھندے بہی ہین اونہون نے
فوراً سے پہلے درخواست بھیجدی کہ آپ
نامہ نگاری منظور فرمائیے اور پرچہ بہت
جلد جھٹ پٹ جاری کر دیجیے مین مضامین
بھیجا کرونگا۔ حالانکہ لیاقت کا یہ حال
کہ دو لفظین صحیح نہین لکھ سکتے۔ اُردو تو
دو بی سی دہ لکھنا نہین جانتے۔ اپنے دستخط
تک کا املا درست نہین۔ اگر خبر لکھتے ہین
تو ایسی کہ [illegible] کا دھوبن کی گدھیا نے کل
رات کو بچہ دیا (اور وہ تیج نامہ نگار ہین نتھا)
یا ہمارے گلی مین رات کو کتے زیادہ بھونکتے
ہین گے۔ میونسپلٹی کو زیادہ توجہ چاہیئے
یا معاف فرمائیے کا بندہ اس وقت نہین
لکھ سکا۔ آپ پرچہ جاری کر دیجیے اوس کے
پڑھنے سے لیاقت کا دروازہ کھل جائے گا
پھر دیوان وہ مضمون لیجیے۔ بعضے غیرت آ
ایسے ہین کہ من عجت کے واسطے کسی ردی
کو نقل کرایا لکھا کہ بندہ تو آپ کا شاگرد
ہے۔ آپ عبارت درست کر لیجیے گا۔
غرضکہ انہون نے بھی کچھ دن یون
گداگری کی بدولت دن کاٹے۔ بعضے جو
بظاہر اخبار تمول کے بھی شائق ہین (یہ لوگ
اول نمبر کے چورون مین ہین) انہون نے
پروانہ لکھ بھیجا۔ مہتمم اخبار بعافیت باشند
منجانب سرکار فلان آپ کو لکھی ہے کہ پرچہ
اس سرکار مین بلاناغہ روانہ کرتے رہیے
قیمت پیچھے سے بھیجی جائیگی۔ دستخط فلان
رئیس شہر فلان۔ بقلم چورداس۔ محرر خزانہ
اگر دہوکے سے پرچہ جاری ہو گیا تو گویا انکی
مان کا مر تھا۔ رئیس صاحب سالہا سال
ہڑپ کرتے جاتے ہین اور بے سانس ڈکار
تک نہین۔ بعد تلاش و تجسس معلوم ہوا کہ رئیس
کیا سائیس بھی اس نام کا کوئی نہین۔ ایک چمار
کا لونڈا اس نام کا ہے۔ وہ آج کل چوری کی سزا
پا کر جیل خانے مین ہے۔ جل جلالہ و جل شانہ
سارا ہی کھاتا گاؤ خورد گاؤ را قصاب برد۔
ان خریدارون کے علاوہ انگریزی
اخبارون کی دیکھا دیکھی بہت سے لوگون نے
تجارت کا ڈھنگ نکالا ہے۔ لمبے چوڑے
اشتہار دینے کا معاہدہ کیا۔ اچھا اشتہار
جس مین حتے الوسع حقے کی راکھ کا منجن سفوف
کشتہ بنا کے سارے امراض کا ٹھیکہ لیا۔ اجرت
اشتہار دینے کا وعدہ ہوا کہ چھاپ کر اخبار
ویلیو بھیجیے یا سال مین دس پندرہ روز
کی اجرت بھیجدی۔ اخبار گیا۔ واپس۔ مکتوب الیہ
کا پتہ نہین۔ دوا اون کی یا اشیا رکی [illegible]
آئی تو ڈاک خانے سے خود جا کے لے آئے
بہت ہوا اشتہار موقوف ہوا۔ مگر ایک دو دفعہ
تو مفت چھپ گیا۔ اسی طرح دو چار چھپے دس
بیس اخبار دن مین نکلتا رہا۔ اگر کام چل گیا
لیجیے صاحب ملک التجار بن بیٹھے۔
غرضکہ ایسی حالت مین اخبار والون
کی آمدنی پر کس نہ بڑھے اور حالت نہ سنبھلے
تو کب سنبھل سکتی ہے۔ (باقی پھر)

میٹھی چھری

یہ وہ ناول ہے جسنے فیصلہ کر دیا کہ اُردو زبان مین
بھی ناول اگر کوئی قابل لکھے تو لکھا جا سکتا ہے ہم نہین
بلکہ ہر منصف مزاج بشرطیکہ ناول کے پڑھنے لفظ سے
کچھ بھی باخبر ہے بیساختہ کہہ اٹھیگا کہ ناول اسکا نام ہے
مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ
قیمت ۱۲ / المشتہر سید علی محسن خان از لکھنؤ رستم نگر
دفتر معیار

خواب پریشان

تتمہ ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

اڈیٹر کی بیماری اور کاتب کی غلطی سے اس ڈراما کے شروع مین تفصیل اشخاص لکھنے سے رہ گئی تھی وہ اس نمبر مین درج ہے۔

اشخاص ڈراما

تھیسیس	ایتھنس کا ڈیوک
ایجیس	ہرمیا کا باپ
لائسینڈر، ڈیمیٹرس	ہرمیا کے عاشق
فلاسٹریٹ	داروغہ عشرت
کوئنس، اسنگ	نجار
باٹم	جولاہا
فلیوٹ	لوہار
اسناوٹ	قلعی گر
اسٹارولنگ	درزی
ہپالیٹا	ایمیزنس کی ملکہ اور تھیسیس کی معشوقہ۔
ہرمیا	ایجیس کی لڑکی اور لائسینڈر کی عاشق۔
ہیلینا	ڈیمیٹرس کی عاشق
آبران	پریون کا بادشاہ
ٹیٹانیا	پریون کی ملکہ۔
پک	ایک مسخرا جن
پیس، کاب، متھ، مسٹرڈ	پریان

دیگر خدام - حاضرین - دربار وغیرہ
مقام ایتھنس اور ایک جنگل۔

آبران - اے خوب صورت عورت خدا تجھپر رحم کرے - تونے حق وفا نہایت ثابت قدمی سے ادا کیا - اور اب مین ایسا کایا پلٹ کیے دیتا ہون کہ اس سے پیشتر کہ وہ کنج سے باہر نکلے اسکے قبل ہی وہ تیرے عشق مین بیتاب ہوگا اور تو اوس سے بھاگتی پھرے گی۔

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

اے رات کے گشت کرنے والے۔ تو واپس آگیا - پھول بھی لایا یا نہین؟

پک - جی ہان - یہ حاضر ہے۔

آبران - یہ پھول مجھکو دیدے - مجھکو معلوم ہے کہ نہر کے کنارے جہان جنگلی مہندی کے پھول کھلے ہین - اور قسم قسم کے خوشبودار اور خوب صورت پھول ایک جگہ جمع ہوکر مخملی قالین کا لطف دیتے ہین - ہرے بھرے سبزہ کا تخت ہے اور گل نافرمان صدر پر اپنا روپ دکھا رہا ہے۔ ایک نہایت نفیس اور دلکش چھوٹا سا شامیانہ کھچا ہے جس کے نیچے ٹیٹانیا پھولون کی خوشبو سے مست ہوکر کبھی کبھی سوجاتی ہے۔ اور اوس جگہ سانپ اپنی کینچل ڈال دیتے ہین جو ہماری پریون کے لباس کے کام آتی ہے - اب مین وہین جاتا ہون اور اس پھول کا عرق اوس کی آنکھون پر ٹپکاؤنگا۔

تھوڑا سا عرق تو بھی لے اور اس جنگل مین تلاش کر تجھکو یونان کی ایک خوب صورت عورت ملے گی - جو ایک قابل نفرت نوجوان پر عاشق ہے - اوس نوجوان کی آنکھون مین یہ عرق ٹپکا دینا - اس نوجوان کو تو لباس سے پہچان لے گا - مگر یہ کام ایسے وقت کرنا جب وہ بدنصیب لڑکی اوس کے پاس ہو تاکہ بیدار ہونے کے بعد پہلے اوسی پر نظر پڑے۔

پک - آپ اندیشہ نہ کرین - مین یہ کام نہایت ہوشیاری سے کرونگا۔

(دونون جاتے ہین)

دوسرا سین

جنگل کا ایک حصہ

(ٹٹینیا مع خواصون کے داخل ہوتی ہے)

ٹٹینیا۔ اے پریو یہان آؤ۔ اور ناچ گا کر میرا دل بہلاؤ۔ اوس کے بعد ایک تہائی منٹ کے لیے سیر و گشت کرنے کا اختیار ہے۔ تم مین سے چند جا کر گلاب کے اون کیڑون کو مارین جو کلیون کو خراب کرتے ہین۔ اور بعض چمگاڈرون سے لڑین تاکہ اون کی کھال ہمارے لباس کا کام دے۔ کوئی جا کر چیخنے والے اُلّو کو منع کر آئے کہ میرے آرام کے وقت اپنی زبان بند رکھے۔ مگر سب سے پہلے گیت گا کر مجھکو سلا دو۔

پریون کا گیت [1]

"اے دو زبان کی داغون والی ناگنی تو منہ چھپا لے اپنا اے کانٹون والی ساہی اے نبولے اندھے کیڑے رویان نہ ہو کیلا (?) آ کا اودہر نہ اصلا سوتی ہے میری ملکہ"

"دو میٹھے سُرون مین بلبل دے اس گہری یہ لوری۔ للاّ۔ للاّ۔ للاّ۔ للا بی۔ للاّ۔ للاّ بی"

"جادو ٹونا نہ کوئی آئے قریب اسکے تکلیف میری پیاری ملکہ کو کچھ نہ پہونچے"

"اے مکڑی تو تنخ ہی ہرگز اودہر نہ کرنا اپنے پیرون کو ہرگز اس جانب نہ لانا۔ اے کالی کالی جونکو ہشیار رہنا سیکھو۔ اے کیڑے اور گھونگھے دُکھ دینا تم نہ اسکو"

"دو میٹھے سُرون مین بلبل سے اس گہری لوری
للاّ۔ للاّ۔ للاّبی۔ للاّ۔ للاّ۔ للا بی"

"دو رات تم کو ہو مبارک۔ اب صبح ہو لوگی (?)
للاّ۔ للاّ۔ للاّبی۔ للاّ۔ للاّ۔ للاّ بی"

(پریان جاتی ہین۔ ٹٹینیا سوتی ہے۔ آبیران داخل ہوتا ہے اور محبت کا عرق ٹٹینیا کی آنکھون پر ٹپکاتا ہے)

آبیران۔ مین اس پہول کی تاثیر اور اس عرق کی خاصیت سے یہ حکم دیتا ہون کہ بیدار ہونے کے بعد جو چیز تجھکو پہلے نظر پڑے۔ خواہ وہ کتا ہو خواہ بلی۔ یا ریچھ یا چیتا۔ یا گینڈا۔ وہ تیری آنکھون مین بہت خوب صورت معلوم ہو۔ اور تو اوسکے عشق مین مبتلا اور دیوانی ہو جائے۔ اور مین یہ بد دعا دیتا ہون کہ تو ایسے وقت جاگے جب کوئی کریہ المنظر شے تیرے سامنے ہو۔

(آبیران جاتا ہے۔ لائسنڈر اور ہرمیا داخل ہوتے ہین۔)

لائسنڈر۔ اے میری پیاری تو جنگل مین چلتے چلتے تھک گئی ہے اور مین اس بیابان رات کی تاریکی مین راستہ بہی بہول گیا ہون۔ اگر مناسب ہو تو تھوڑی دیر ہم یہان آرام کرین اور جب سپیدۂ صبح ظاہر ہو جائے اپنی منزل شروع کرین۔

ہرمیا۔ مین بہرحال تابع فرمان ہون۔ تو اپنے لیے کوئی جگہ سونے کے قابل تجویز کرے۔ کیونکہ مین اسی جگہ نہر کے کنارے سونا چاہتی ہون۔

لائسنڈر۔ ہم دونون کی آرام کے لیے ایک ہی مقام کافی ہے۔ جب ہمارا دل ایک ہے۔ روح ایک ہے۔ اور ہم دونون باہم رشتۂ الفت و محبت سے جکڑے ہوئے ہین تو ہمارا خوابگاہ بہی ایک ہونا چاہیے۔

ہرمیا۔ نہین۔ میرے پیارے لائسنڈر نہین تم زیادہ اصرار نہ کرو۔ اور میری خاطر سے اسقدر قریب نہ لیٹو۔ ذرا اور دور ہٹ کر!

لائسنڈر۔ کسی بُرے خیال کو تم اپنے دل مین جگہ نہ دو۔ کیونکہ تمہاری عصمت کا خیال مجھکو تم سے زیادہ ہے۔ گو عاشق و معشوق کے راز و نیاز کو کوئی نامحرم نہین سمجھ سکتا لیکن در اصل ان دونون مین کبھی باہم اختلاف نہین ہوتا۔ جب دونون کے دل ملے ہوئے ہین تو گویا کہ ایک ہی دل ہے۔ جب دونون کا قلب ایک دوسرے سے تعلق رکھتا ہو تو گویا کہ ایک ہی ہے۔ غرض یہ دونون بالکل ایک ہوتے ہین اور کوئی فرق باہم نہین ہوتا۔ ایسی حالت مین جگر کے حصہ جدا کرنا اور عاشق کو اپنے پاس سونے نہ دینا کسی طرح مناسب نہین ہے۔ پیاری ہرمیا مین اس دعوے کے ثبوت مین ہرگز دریغ (?) نہین کرتا ہون۔

ہرمیا۔ لائسنڈر! تیری باتین بڑی دلفریب ہین۔ میرا یہ منشا ہرگز نہ تہا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو۔ لیکن مین التجا کرتی ہون کہ براہ مہربانی تم الگ ہٹ کے لیٹو۔ دنیا کے لوگ جو عاشق و معشوق کے نکات سمجھ نہین سکتے ایک کنواری لڑکی کا کسی نوجوان کے پاس لیٹنا معیوب خیال کرتے ہین اور اب مین دعا کرتی ہون کہ تیری رات آرام سے بسر ہو اور تمام عمر تیرا عشق کم نہ ہو۔

لائسنڈر۔ اس دعا کے واسطے مین بہی آمین کہتا ہون۔ اور اس قدر زیادہ کرتا ہون کہ جب میرا عشق کم ہو میری عمر ختم ہو جائے۔ خدا کرے کہ وہ تمام آرام جو خواب مین نصیب ہو سکتا ہے تمہارے حصہ مین رہے۔

[1] یہ پرستان کی شاعری ہے۔ اور اسکے اصول ہمارے علم عروض سے جداگانہ ہین۔

شیخ چلی زندہ دل۔ یہ یومنین کہتے ہیں کہ طرانسوال در اصل میں نے لیا ہے۔

یون نہ سُلجھے گا یہ اُلجھے ہوئے بوسونکا حساب

ارمان اودھ پنچ خان والاشان۔ آپ شیطان

کی حرکتون سے تو بخوبی واقف ہونگے کہ یہ حضرت انسان کو کن کن کرتوتون سے بہکا کر چیپر غوں کرتے ہین۔ جہان یہ کسی کو نیک کام کرنے کی نیت کرتے دیکھتے ہین بس فوراً ہی آ بنی ٹنگڑی اڑا دیتے ہین۔ بعض اوقات تو انکی مشیطنت پہ اس قدر غصہ آتا ہے کہ خواہ مخواہ شرعی سے باہر ہوکر یہی دل چاہتا ہے کہ اسکو تو اس عہدہ سے ڈھکیل دون اور خود معلم الملکوت بن بیٹھون مگر آپ جانیے اینجانب کی بے انصافی کی عادت نہین۔ مگر آپ ذرا خیال فرمائیے کہ ہر جگہ پہ حضرت شیطان علیہ اللعن اپنے کے۔ سی۔ ایس آئی بننے کا دبا وُ ڈالتے ہین۔ ادہر ما بدولت کو بھی ایسی اُدھیڑ بُن مین ڈال دیا کہ الٰہی تو بہ اچھی ایک دن سوتے ہمیون اوٹھے کہ یہ بلی کس کی ہو گی اور کس کی رہجاسے گی۔

نہین ہے۔ ہم ۱۰ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اسباعث یہ نہین کہتے کہ اس وقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جب تک یہ نہ معلوم کر لین کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معماکے حل کرنے مین ملا ہے۔ ہم ہفتہ شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچین گے اور انعامات مقرر کرین گے۔ فوراً ہم آپ کو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار وسینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپکا انعام بواپسی ڈاک بھیجدیا جائے گا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کمر مین روپیہ۔ سر مین دماغ اور خیال عزت ہے۔ ہم واقعت ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار وسینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرین گے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنیکو تیار ہین۔ جب یہ روپیہ صرف ہوجائیگا ہمکو اختیار ہے کہ اس اعلان معمابلہ کو بند کر دین

غلطی کی۔ مین نے تجکو نیک بخت اور
خوش مزاج سمجھا تھا۔ بڑی عبرت کی بات ہے
کہ جس عورت کی محبت سے ایک مرد نے
انکار کیا ہو اوسکو سب برا کہنے لگین

(ہیلین جاتی ہے)

لایسنڈر۔ اسنے ہرمیا کو نہین دیکھا۔ تیرے
ہرمیا۔ تو اسی جگہ سوتی رہ۔ اور خدا تجکو
اب لایسنڈر کے پاس نہ لائے جس طرح کہ
زیادہ شیرینی معدہ مین بیحد فساد پیدا کرتی ہے
جیسے کہ باطل اعتقادات [illegible] اوس
شخص کی نظر مین سب سے زیادہ قابل نفرت
ہوتے مین جو پہلے اون کا معتقد تھا۔ اسی طرح
اب معلوم ہوا کہ تو نفرت کے قابل ہے اور سب
سے زیادہ تیری حقارت کرنے والا مین ہون
اے میرے جسم کی طاقتو! تم اپنا عشق اور اپنی
تمام قوت ہیلین کے راضی کرنے مین صرف کرو۔

(لایسنڈر جاتا ہے)

ہرمیا۔ (جاگ کر) لایسنڈر مجکو بچا۔ لایسنڈر
میری مدد کر۔ ذرا اس سانپ کو میرے سینہ سے
ہٹا دے۔ اے اچھا نہین۔ یہ تو خواب تھا
لایسنڈر دیکھہ تو مین کیسے خوف سے کانپ رہی
ہون۔ مین نے ابھی خواب مین دیکھا کہ ایک
سانپ میرا جگر کہا رہا ہے اور تم بیٹھے ہنس رہے
ہو۔ لایسنڈر! لایسنڈر!! تم کہان غائب
ہو گئے؟ کیا میری آواز بھی تمہارے کانون تک
نہین پہنچتی؟ مجکو جنگل مین اکیلا چھوڑ کر تم چلے
گئے۔ یا اللہ خیر کرنا! میرے لایسنڈر پر کوئی
مصیبت نہ پڑی ہو۔ اُفوہ! میری آنکھون کے
نیچے اندھیرا آگیا۔ میرا سر چکر کہاتا ہے۔ مجکو غش
آتا ہے۔ مگر کچھ بھی ہو۔ اس وقت یا تو لایسنڈر کو
تلاش کرونگی یا اپنی جان دونگی۔

(ہرمیا جاتی ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین۔ وہی جنگل۔ ٹیٹانیا سو رہی ہے۔

(کوئنس۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔
اسناوٹ۔ اور اسٹارایلینگ
داخل ہوتے مین)

باٹم۔ کیا سب جمع ہو گئے؟
کوئنس۔ سب موجود ہین۔ اور یہ جگہ بھی
نہایت مناسب ہے۔ اس ہرے تختہ کو ہم اپنا
اسٹیج بنائین گے اور یہ جہاڑی ہمارے
کپڑے بدلنے کی جگہ ہوگی۔ اور اس وقت
ہم لوگ ناٹک اوسی طرح کرین گے جیسے
کہ ہمکو ڈیوک کے سامنے کرنا ہے۔
باٹم۔ پیٹر کوئنس!
کوئنس۔ کیا کہتے ہو؟
باٹم۔ پرئمس اور تھسبی کے ناٹک مین تماشہ
مین چند باتین ایسی ہین جنکو سب ناپسند
کرین گے۔ اول تو یہ کہ پرئمس تلوار سے خودکشی
کرتا ہے اور تلوار کا نکالنا لیڈیان برداشت
نکر سکینگی۔
اسناوٹ۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔
اسٹارایلینگ۔ میری راے ہے کہ کل تماشہ
کرنیکے بعد ہم قتل کا پارٹ چھوڑ دین۔
باٹم۔ نہین مین نے سوچا ہے کہ ایک تمہید
لکھی جائے اور اوس مین بیان کر دیا جائے
کہ ہم لوگ تلوارون سے کچھ صدمہ نہین
پہونچائینگے۔ اور پرئمس فی الحقیقت مر
نہین جائیگا۔ بلکہ مزید اطمینان کے لیے یہ بھی
کہدیا جائے کہ مین در اصل پرئمس نہین ہون
بلکہ باٹم نورباف ہون۔ اس سے اون کا
خوف جاتا رہے گا۔
کوئنس۔ بہتر۔ اسطرح کی تمہید لکھی جائیگی۔
اسناوٹ۔ کیا لیڈیان شیر سے نہ ڈرینگی؟
اسٹارایلینگ۔ بیشک۔ مجھے یقین ہے کہ
ضرور ڈرینگی۔
باٹم۔ اُستادو! خوب غور کرلو۔ خدا محفوظ رکھے
شیر کو لیڈیون کے سامنے لانا بڑی خوفناک
بات ہے۔ کیونکہ کوئی جنگلی پرند زندہ شیر سے
جانور
زیادہ ملائم نہین ہوتا۔ اور ہم کو اس بات کا خیال
رکھنا چاہیے۔
اسناوٹ۔ دوسری تمہید یہ بیان کرے کہ شیر
اصلی جنگلی شیر نہین ہے۔
باٹم۔ بلکہ اوس کا نام بھی ظاہر کر دو۔ اور ایکٹر شیر
کی کھال اسطرح پہنے کہ نصف چہرہ کھلا رہے
اور وہ خود یہی کہدے کہ "لیڈیو" یا "خوبصورت
لیڈیو" "مین چاہتا ہون" یا "مین التماس
کرتا ہون" یا "مین التجا کرتا ہون" "کہ تم خوف
نکرو اور نہ ڈرو۔ مین اپنی جان تم پر نثار کرنے کو
تیار ہون۔ مین ہرگز شیر نہین ہون۔ مین بھی
انسان ہون۔ جیسے اور سب ہوتے ہین"
اس موقع پر وہ اپنا نام ظاہر کرے اور کہدے کہ
وہ اسنگ بڑھئی ہے۔
کوئنس۔ بہتر ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن دو باتین
مشکل ہین۔ اول کمرہ مین چاندنی کس طرح
پہونچے کیونکہ پرئمس تھسبی چاندنی کی روشنی مین
باہم ملاقات کیا کرتے تھے۔
اسناوٹ۔ کیا ہمارے تماشہ کی رات کو چاندنی
ہوگی۔
باٹم۔ جنتری جنتری دیکھو۔ اور فوراً معلوم ہوگا
کہ چاندنی اوس رات کو نکلیگی یا نہین۔
کوئنس۔ مین جانتا ہون کہ اوس رات کو چاندنی ہوگی
باٹم۔ اگر چاندنی ہو تو تماشہ گاہ کا ایک دریچہ
کہلا رکھا جائے۔ تاکہ چاندنی وہان
پہونچ جائے۔

کروگر کا ماتم
ٹرانسوال کا غم

نام	ولدیت	سکونت	پیشہ	قومیت	بالغ یا نابالغ	عورت یا مرد	کیفیت
سلارو	والدہ مکرمہ قبل شادی کے بیوہ ہوگئیں تہین پھر باپ کا نام کیسا۔	بیچ بیچ چوک	گانا۔ بجانا۔ پٹنا۔ [illegible] نوچ کھسوٹ وغیرہ	افسری	ابھی سن ہی کیا ہے جو بیباکیان ہون جو انہین آئینگی شوخیان آتے آتے	عورت	
نہاسن	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	ادھیڑ	عورت	
جہالن	کئی پشتون سے سلسلہ پشتینہ بغیر باپ ہونا چلا آیا ہے [illegible] قصد کیا نہین اور اُدھر ٹکسال سے روپیہ کی طرح کھیلتا ہوا نکلا سوجو۔	جہالت نہایت ہین	توسوچو جو کھانا پی بچ کو چلی دن رات تسبیح پڑھنا اور ٹہلنا کی جاتی ہے [illegible]	کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی	پنچ	نہ عورت مین شمار نہ مردون مین گنتی	
دہنتو	مان اور باپ دونون کے احسان سے بری	جہان مردون کا گزر زیادہ ہو	شب باشی اور تعلیم	بن ٹھریا	بالغ	جیسا موقع ہو	
کندنی	مان کا نام کنکی ہے	جہان مان رہین	غون غان کرنا رونا دھونا	ابھی کچھ ٹھیک نہین	شیرخوار	عورت	
لیاقت بیگم	فقیر کی جھولی مین نہ معلوم کس بندہ خدا کو خوف [illegible] حاصل ہوگیا۔	دن کو گھر مین رات کو اودھر	اعضائے جسمانی کی مدد	خانگی	اسکی تمیز نہین	صورت شکل عورت کی دل مردونکا	
چنی بیگم	اجی صبح صبح کون نام لے	اکثر اوقات پلاٹ کے گھر مین	رات بھر کٹنا اپنا دن بھر کمانا جینا۔	رنڈی اور خانگی کے بیچو بیچ مین	نہ پورے طور سے نابالغ ہے بالکل بالغ	بیگم	

روزانہ بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہین۔ جناب اپنی فہرست شروع سے آخر تک حروف شامل کرکے تیار کرچکین تو فہرست لفافہ مین رکھ کر ایک لفافہ ٹکٹ چسپان آپکے پتہ کا بھی ہو بھیجیے۔ اگر آپکو انعام ملیگا تو آپ اخبار [illegible] کی خریداری کے بعد حاصل کرسکینگے ہم ہر ایک شخص کو ایک انعام دینگے جو ۲۵ بہترین فہرستون کے نام لکھکر بھیجیگا اور بہار۔ انعامات حسب ذیل ہونگے سب سے بہترین فہرست بھیجنے والے جو ہم تک پہونچیگی ایک طلائی گھڑی۔ دوسرے کے لیے ایک باہر سے آیا ہوا جاپانی [illegible] ہر [illegible] نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کے لیے ہر ایک روز انگوٹھی مصنوعی جواہرات جڑی ہوئی۔ آٹھوین کے لیے ایک طلائی ٹکڑا۔ اور باقیونکے لیے قیمتی انعامات ہر روز تقسیم ہونگے۔ آپ کو عرصہ تک انتظار نتیجہ کیلیے نہ کرنا پڑیگا کوئی لاٹری نہین ہے امتیاز نہین پیدا کیا جاویگا کہ آیا اسکا جواب پہلے آیا ہے یا بعد۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ ہمارے اشتہار کے موافق جواب بھیجدین جس روز ہم تک پہونچیگا اگر آپکی فہرست اچھی ہے تو طلائی گھڑی مل جائیگی۔ ورنہ کیا دانی [illegible] اسکی ہم ذمہ داری کرتے ہین کہ آپکو انعام ضرور ملیگا۔ ہمارے اس انتظام مین فریب کا مطلق گمان

نام	ولدیت	سکونت	پیشہ	قومیت	بالغ یا نابالغ	عورت یا مرد	کیفیت
شیراتی بیگم	ابا کو مرے برسین ہوگئین اب کون گڑے مُردے اُکھیڑے اماں کا نام شبو بیگم ہے	اپنا گھر	الله رکھے گھر کا مرد نوکر ہے باقی مٹھائی کھٹائی کھانیکی غرض سے اتفاقیہ ملین ہوکر کچھ حاصل ہوجاتا ہے-	کھرے پٹھان	بالغ	عورت	
فتو خان	نجو خان	جہان لیجائیں	طبلہ بجانا ناچ سکھانا تعلیم دینا	پٹھان طبلیہ	بوڑھے جوان	مرد	
جھنو صاحب	کوئی نواب صاحب ہونگے نسیان کی وجہ سے نام یاد نہیں-	موروثی مکان	بٹیر لڑانا باقی گھر کے لوگ دست غیب کے ذریعہ سے روپیہ پیدا کرتے ہیں	نواب	بچھیا کے باوا	عورت سے بدتر	
گیدو صاحب	باپ کے باپ ہی نہ تھے	مدد نشین ہرکجا گذشتہ سرائے اوست	چانڈو بازی افیون- مدک نوشی-	نواب	بالغ	مرد	

باقی آئندہ-

راقم- م- ب- علیہ الرحمۃ

رہی خوب بڑھ چڑھ کے کیا اپنی بات ہوئی مسترد سب غیاث اللغات عقیدت کیش بابو اودھ پنچ صاحب	سلسلہ الجھگوان- پس از ادائے مراسم نیازمندیہا عرض میدارم کہ بالفعیال (بالفعل) لغتے چہ لغتے کہ غیاث وکریم اللغات وغیرہ	بر درستی بہ نوشتہ ام- میخواہم کہ حسب نیازمندی قدیمانہ طبع نمایند تا کہ فائدہ ہر شخص متصور شود- وغلط فہمی خود مشاہدہ نمایند باب الف

نہیں ہے- ہم ۱۰ لاکھ مفلس خریدار اخبار کے چاہتے ہیں باعث یہ نہیں کیونکہ اوسوقت تک دیہہ آپ ہمکو بھیجین جب تک یہ نہ معلوم کرلیں کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معما کے حل کرنے میں ملا ہے- ہم بھی شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچینگے اور انعامات مقرر کرین گے- فوراً ہم آپ کو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا- اگر اوسوقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار اوسینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپ کا انعام بواپسی ڈاک بھیجدیا جاے گا- تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کرین روپیہ سے ہین دماغ اور خیال غرت ہے- ہم واقف ہین کہ ہم کیا کررہے ہین اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کرسکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار اوسینس ورلڈ کے ضرور ہتو نہین اخبار کی سفارش کرینگے وراس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی- ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری میں خرچ کرینگے تیار ہین جب یہ صرف ہوجائیگا ہمکو اختیار ہے کہ الٹ ملان مقابلہ کو بند کردین

لوگ سمجھیں کہ میں ڈرتا نہیں۔

(گاتا ہے)

کالا مرغا جس کا رنگ کالا ہے۔
اور جس کی چونچ اودی ہے۔
جو سبز بلبل جس کا نغمہ اعلی ہے۔
اور جس کی بولی ہوتی ہے۔

ٹیٹینیا۔ (خواب سے) یہ کون آسمانی فرشتہ مجھکو خواب ناز سے بیدار کرتا ہے؟

باٹم۔ (گاتا ہے)

[illegible] اچھی چڑیاں [illegible] ککو کا نغمہ پیارا ہے۔ جس کی بولی [illegible] انسان ہیں۔ اور نا کہنا کا کسکو یارا ہے۔

واقعی کسکو [illegible] ہے کہ ایسی بیوقوف چڑیا سے لڑائی مول لے۔ وہ کا [illegible] ککو کہا کرے مگر اوسکو جھٹلانا مناسب نہیں۔

ٹیٹینیا۔ اے خوش نصیب انسان میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ ایک بار پھر میرے کانوں کو اپنے دلکش نغمہ سے مسرور کر دے۔ میرے کان تیری آواز پر فدا ہیں۔ میری آنکھیں تیری صورت پر شیدا ہیں۔ اور تیرے حسن کی عجیب و غریب کشش مجھکو مجبور کرتی ہے کہ اسی وقت اپنا عشق صادق تیرے سامنے بقسم ظاہر کر دوں۔

باٹم۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اظہار عشق میں عقل سے مدد نہیں لی اور فی الحقیقت اس زمانہ میں عشق اور عقل کا ساتھ نہیں ہوتا۔

ٹیٹینیا۔ تو علاوہ حسن لاثانی کے عقل و فہم میں بھی بے نظیر ہے۔

۱؎ ککو ایک چڑیا ہے جو ککو۔ ککو بولتی ہے زمانہ قدیم میں بیہودہ خیال تھا کہ جس شخص کی عورت آوارہ ہوتی ہے یہ جانور اوسی کے سامنے آکر بولتا ہے یہ خیال بوجہ اوس مناسبت لفظی کے پیدا ہوا تھا جو ککو اور ککولڈ میں ہے کیونکہ ککولڈ اوس مرد کو کہتے ہیں جسکی عورت خراب ہو

باٹم۔ یہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت میری عقل اگر ٹھکانے ہوتی تو اس جنگل سے باہر نکل گیا ہوتا۔

ٹیٹینیا۔ اس جنگل سے باہر قدم نکالنے کا نام نہ لے۔ کیونکہ میں ایک عالی رتبہ پری ہوں اور تجھکو خواہ برضا و رغبت خواہ بجبر و اکراہ بہرحال میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔ مجھ میں یہ وصف ہے کہ میرے قدم سے بہار آتی ہے اور میں تجھپر عاشق ہوں۔ میرے ساتھ چل۔ [illegible] پریاں تیری خدمت کریں گی تیرے لیے سمندر سے موتی لائیں گی۔ اور جب تو بستر گل پر [illegible] تیرا دل بہلائیں گی۔ [illegible] انسانی کو میں [illegible] جذب کر لونگی کہ تو مثل پریوں کے اوڑتا پھرے گا۔ [illegible] کاب مستھ۔ مسٹرڈ۔ یہاں آؤ۔

(سب پریاں آتی ہیں)

پیس۔ حاضر۔
کاب۔ میں بھی۔
مستھ۔ میں بھی۔
مسٹرڈ۔ میں بھی۔
سب۔ کیا ارشاد ہے؟

ٹیٹینیا۔ اس شریف انسان کی خدمت و اطاعت کرو۔ اس کے سامنے ناچو گاؤ اور کھیل تماشوں سے اس کا دل بہلاؤ۔ خوبصورت خوش مزہ۔ اور چھوٹے چھوٹے جنگلی پھل اسکے لیے لاؤ۔ مکھیوں کے چھتے سے شہد چرا لاؤ اور موم لا کر بتیاں بناؤ تاکہ میرے معشوق کے سامنے روشن کی جائیں۔ خوب صورت تتلیوں کے پر نوچ لاؤ۔ اور اون سے پنکھا جھلو تاکہ چاند کی روشنی میرے معشوق کی آنکھوں کو حالت خواب میں تکلیف نہ پہونچا سکے۔ بہرحال اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

پیس۔ اے فانی انسان۔ خدا آپ کو تندرست رکھے۔

کاب۔ آمین
مستھ۔ آمین
مسٹرڈ۔ آمین

باٹم۔ صاحبو! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اگر حضور کو تکلیف نہ ہو تو براہ عنایت اپنے نام نامی و اسم گرامی سے سرفراز فرمائیں۔

کاب۔ میرا نام کابویب ہے۔

باٹم۔ اگر کسی دن میری انگلی کٹ گئی تو میں آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہونگا۔ آپکا نام حضرت [illegible] ہیں؟

مسٹرڈ۔ میرا نام مسٹرڈ سیڈ ہے۔

باٹم۔ میں آپ کے صبر و استقلال سے بخوبی واقف ہوں۔ گوشت نے آپ کی قوم کے بہت سے نوجوانوں کا خون کیا ہے۔ آپ لوگوں کی کیفیت دیکھکر میری آنکھوں سے اکثر آنسو نکل آتے ہیں۔ میں آپکی ملاقات سے نہایت خوش ہونگا۔

ٹیٹینیا۔ اب تم سب اس نوجوان کی خدمت کرو اور اسکو میرے باغ میں پہونچا دو۔
آج چاند کی کیا حالت ہے؟ بارش کے آثار نظر آتے ہیں کیونکہ چاند کی آنکھوں سے مجھکو آنسو ٹپکتے معلوم ہوتے ہیں۔ جب چاند غمگین ہوتا ہے تو سب پھول اوس کے ساتھ روتے ہیں

۱؎ کابویب کے معنی ہیں مکڑی کا جالا۔
۲؎ مسٹرڈ انگریزی میں سپند یا تل یا زیرہ کو کہتے ہیں۔

۵۲ [illegible]

بہرون کو مژدہ

ایک متمول بیگم نے جنکو ثقل سماعت اور کان کی آواز کا عارضہ تھا ڈاکٹر نکلسن کی مصنوعی [illegible] لگانے سے صحت ہو گئی تھی۔ پانچ ہزار پونڈ اس غرض سے اس انسٹیٹیوٹ کو عطا کیے ہیں کہ جس غریب کو اس آلے کی قیمت ادا کرنے کی مقدرت نہ ہو اوسکو مفت بھیجا جائے۔ پتہ نمبر ۱۲ ۔ نکلسن انسٹیٹیوٹ۔ لانگ کاٹ گنرسبری لندن۔ گوشہ مغرب۔

انگلینڈ۔ قفل کھولا خدا خدا کرکے۔ ارے یارو اس گل اشرفی کے چمن کی سیر تم سب کو نصیب نہ ہوگی۔

مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء

تو چین تجھے اک آن کو بٹ کیجیے
[illegible] میں کا ہے مشورہ
نہ چھپا پھر اس کو جھپٹ کیجیے
خدا سے ہوا حکم فیشن کو یہ
کہ دنیا کی کایا پلٹ کیجیے
[illegible] کی بڑھا لیجے
کہ لو ہے [illegible] کٹ کیجیے
[illegible] لیجیے
[illegible] کیجیے
جو ملتا ہے ہم سے تو ملیے [illegible]
[illegible] سکٹ کیجیے
[illegible] میں [illegible] مفت
زیادہ [illegible] بال سٹ کیجیے
ہمیں دیکھکر [illegible] کے کوار
نہ یوں [illegible] کے پٹ کیجیے
جو وہ میری صورت سے بیزار تھا
تو ہے جی میں کایا پلٹ کیجیے
کسی سے جو دنیا میں ممکن نہ ہو
کوئی کام ایسا بکٹ کیجیے
[illegible] میں سبت اُنکے یہ راز دا
رقیبوں کے بانڈ [illegible] کیجیے
بنانے کو پھر کے قلم ماسٹر
حوالے ہمیں [illegible] کٹ کیجیے
یہ تعلیم حضرات نیچر [illegible] سے
مدرسے کے لونڈوں کو ٹٹ کیجیے
ادب کے سکھانے سے کیا فائدہ
[illegible] کے [illegible] کیجیے
اگر شوق ہے کوٹ پتلون سے
تکلف کا [illegible] کیجیے
جو [illegible] زبان کھینے ند
تو سر اونکی جو کمٹ پھٹ کیجیے
وہ بوسے جو ہوں سال آیندہ قرض
ادھنیں ہی تو درج بجٹ کیجیے
جفا سے فلک باز آتا نہیں
پکڑ اسکو [illegible] میں شٹ کیجیے
[illegible] شاداں [illegible]
کسی [illegible] کیجیے

رنڈی کی رنڈیلی

مائی ڈیر [illegible] - رنڈیوں کی رنڈیلی کوئی ایسا معمولی [illegible] نہیں جس کو ملا نہیں نے بتائے ہوئے آپ بوجھ سکیں - ہاں انکی بات دوسری ہے کہ اگر آپ اپنے آپکو اس اہم مسئلہ کی پیچیدگیوں کے ناقابل مان کر اور اس کے ساتھ ہی کچھ ہماری قابلیت کی تلوار کا لوہا ماننے کے لیے ہمہ تن تیار ہوں تو مضائقہ نہیں اور ہمکو بتانے میں کچھ عذر نہ ہوگا - اچھا تو کان کو کھول لیجیے اور آنکھوں کو کھول [illegible] خوب ہاتھوں سے مل ڈالیے -

ہاں سنیے - ایک روز خبط جو سوار ہوتا ہے اچکن [illegible] سے اُتاری - ٹوپی تلاش کی - [illegible] پلنگ کی [illegible] ایک تھامہ چپت [illegible] کر چلے [illegible] [illegible] لال باغ - چینی بازار کی چوکی ہوتے ہوئے پادشاہ باغ کا رستہ لیا - یہاں پہونچ کر ہم نے چاہا کہ اچکن زیب بر کریں مگر معلوم ہوا کہ راستہ ہی میں گر گئی - اب ہم بیک بینی و دو گوش [illegible] پر سیر کو پہونچے - سب کا فیشن انگریز ہی کے طرز لباس سے ملتا تھا ابھی پہونچے ہوئے پانچ منٹ نہ ہوئے ہوں گے ایک شکل دل کو اپنی طرف سے کوسوں دور پھینک دینے والی جس کا حلیہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں خراماں خراماں کالی بلا کی طرح بڑھتی ہوئی نظر آئی -

[illegible] اپنی حرف بڑھتی نظر آ رہی تھی آیۃ الکرسی پڑھکر انتظار کرنے لگی۔

یہ کوہ قاف کی دیونی اگرچہ [illegible]

ملازمان پولیس پر جو کہ قائم تھے اپنی گردنیں ڈال چکی تھی مگر منوز اوس نے اپنا مقصود انتخاب نہیں کیا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اوسنے یہ باتیں شروع کیں۔

واقعہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹[illegible]ء کی شب کو مسماۃ شہزادی نامی ساکن [illegible] آباد [illegible] علی گنج کی اور دوسری اپنی بہن کے یہاں بتقریب سالگرہ گئی جس وقت شہزادی طوائف بعد الفراغ اپنے مکان کو واپس آ رہی تھی [illegible] ایک بجے رات کے متصل [illegible] پولیس کے مسماۃ مذکورہ کو چند بدمعاشوں نے گلی سے اوتارا جو کچھ اوس کے پاس تھا چھین اور مارپیٹ کر چلے گئے - صبح کو تھانہ حسن گنج میں رپورٹ کی گئی - مقدمہ زیر جرم ۳۹۵ ڈکیتی تعزیرات ہند قائم [illegible] کر ملزم کے خانہ میں دکھلایا گیا - افسر انچارج نے خانہ کیفیت

روزانہ بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہیں - جب آپ اپنی فہرست شروع سے آخر تک حروف شامل کرکے تیار کر چکیں تو فہرست لفافہ میں رکھکر ایک لفافہ ٹکٹ چسپاں آپ کے [illegible] - اگر آپکا انعام مانگا تو آپ [illegible] ہم ہر ایک شخص کو [illegible] ان کے نام لکھ [illegible] گا اور ہمارے انعامات حسب ذیل ہونگے [illegible] ایک طلائی گھڑی - دوسرے کے لیے ایک ہاتھ سے آیا ہوا چاندی ہر روز [illegible] سے نمبر تک کے لیے ہر ایک [illegible] انگوٹھی مصنوعی جواہرات جڑے ہوئے - [illegible] ایک طلائی [illegible] - اور باقیوں کے لیے قیمتی انعامات ہر روز تقسیم ہونگے - آپکو عرصہ تک انتظار نہ کرنا پڑیگا کوئی لاٹری نہیں ہے امتیاز نہیں پیدا کیا جائیگا [illegible] کا یہ فرض ہے کہ ہمارے اشتہار کے موافق جواب بھیجیں جس روز ہم تک پہونچے گا اگر آپ کی فہرست اچھی ہو تو طلائی گھڑی مل جائیگی ورنہ [illegible] وغیرہ - اسکی ہم [illegible] کرتے ہیں کہ آپکو [illegible] ملیگا ہمارے اس انتظام میں فریب کا شک نہ کریں

اسپیشل رپورٹ مین ملازمان لین کی طرف حوالہ دیا کہ اونہون نے طوائف کو لوٹ لیا شور غل ہونے پر بہاگ گئے۔ چنانچہ حسب الحکم صاحب بہادر پولیس اس بات کی اجازت ہوئی کہ ملازمان کو شناخت کرے چنانچہ نے سپرنٹنڈنٹ رمنا ہیت حسین کانسٹبل متعینہ دفتر پولیس کو شناخت کیا اور اوسکی ہمراہی نے محمد طاہر کانسٹبل ادسائیں اور کانسٹبل کو شناخت کیا۔

ابہی تک نہین معلوم ہوا کہ ان چار کانسٹبلان مین سے ایک بہی شریک جرم تہا یا طوائف نے اپنے انتخاب مین غلطی کی۔ ہم اس کی بابت ابہی کچہہ نہین کہہ سکتے کہ یہ ڈکیتی کہان تک سچ ہے کیونکہ اس وقت تک واقعات مقدمہ نے کوئی خاص صورت نہین پکڑی۔ ہماری راے مین پولیس حسن گنج نے ابتک کوئی قابل ذکر کارروائی نہین کی اور نہ اصل ملزمان گرفتار ہوئے۔ ہان یہ ہوا کہ ہرسال جرنیلی ہوتی تہی اب کی جرنیلہ رنڈی کی رنڈیلی ہوئی۔

راقم۔ مخبر

خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

ڈاکٹر ڈارون حضرت انسان کی جڑ بنیاد کی تلاش مین عمر بہر سوالید تلاش کرکے اونچی زینہ حیوانات تک ... ڈہونڈہتے رہتے بستی۔ آبادی چہوڑ جنگلون مین بندر کی دم پکڑتے پہرے۔ اور آخر کار بڑی جفاکشی سے یون کہہ سکے کہ انسان پہلے بندر تہا۔ مگر آپ جانیے حضرت انسان تو وہ ہین جنکا قول بزبان حال یہ ہے کہ ؎

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

زمین مین غوطہ جو لگاتے ہین ایک زینہ اور اوتر گئے اور نباتات سے جاکے شجرہ ملایا نہ یقین ہو بعض بعض درختون۔ پودہون کو دیکہہ لیجیے۔ حیوانات مین تو ڈارون کے بندرگون کی صورتین ایسی مسخ نظر آتی ہین کہ جاہل مسلمانون نے مشہور کر دیا کہ جن انسانون نے بلنگ پر نماز پڑہی تہی خفا ہوکے خدانے اون کو بندر بنا دیا۔ مگر بعض نباتاتی چیزون کو دیکہیے تو اون مین پیارے پیارے چہرے اور اعضا نظر آتے ہین۔ چنانچہ بیربوج الصنم کا حال طب کی کتابون مین مذکور ہے اور شام اور سرحد چین کی طرف ملتا ہی ہے۔ ہتہا جوڑی کو تو ہندوستان کا کون آدمی نہین جانتا بلکہ مشہور ہے کہ بیربوج الصنم کو زمین سے کہینچکر نکالتے ہین تو زن و مرد دونون کے تپنجے سے نکلتے ہین۔ اور رونے کی آواز آتی ہے۔ اور اس کے اثر سے وہ کہودنے والا اوسی وقت مرجاتا ہے۔

اس درخت کی تاثیرون کی نسبت بہی طرح طرح کے بیانات ہین۔ سفلی حسب کے واسطے عجیب الاثر چیز ہے اور اس کے کہودنے کی یہ ترکیب رکہی ہے کہ درخت کا خارجی حصہ کتے کے جسم سے باندہ دیتے اور اوس کو بہگاتے ہین۔ درخت جڑ سے نکل آتا ہے اور کتا مرجاتا ہے۔

بوعلی سینا کے حوالے سے ایک حکایت مشہور ہے کہ ایک یہودی نے نشتر مین ایسا ہی ایک پتلا پایا تہا۔ پانچ ہفتہ تک وہ زندہ بہی رہا۔ اور کیڑے اور لونڈ کے بیج اوس کی غذا رہے۔

سنہ ۱۶۲۸ء جرمنی کے ملک مین مقام لبان اور جوبیرس کے مابین شلجم پیدا ہوا تہا اوپر کے پتے عورتون کے گیسوے سنبلین کی طرح سر پر تہے۔ اوس کے نیچے آنکہہ ناک منہ کے نشان تہے اور جڑین بڑہکر ہاتہہ اور ٹانگین بن گئی تہین۔

۱۶۷۳ء مین ہارز مین ایک مولی نکلی تہی۔ بالکل بچے کی شکل۔ پانچون انگلیان صاف صاف بنی تہین۔

نہین ہے ہم ۱۰لاکہہ مطلمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین باعث یہ نہین کہتے کہ اوسوقت تک یہ ہے آپ ہکو بہیجین جب تک یہ معلوم کرلین کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معمّے کے حل کرنے مین ملا ہے۔ ہم نہیں فشام کہ ہر ایک فہرست ممتحن قابلیت کے ساتہہ جانچین گے اور انعامات مقرر کرین گے۔ فوراً ہم آپ کو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار ادسینس ورلڈ کا چندہ بہیجین اور آپ کا انعام بو الپسی ڈاک بہیجدیا جاے گا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کمرتین روپیہ۔ سر مین دماغ اور خیال عزت ہے۔ ہم واقف ہین کہ ہم کیا کررہے ہین اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکہہ خریدار حاصل کرسکین تو ہم سمجہتے ہین کہ ۱۰ لاکہہ خریدار ادسینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرینگے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بہی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنیکو تیار ہین جب روپیہ صرف ہوجایگا ہمکو اختیار کہ اس اعلان معمّہ کو بند کردین

کروگر کی کشتی اب ڈوبی

سچائی سے مین اوسکو تمہارے لیے چھوڑے
دیتا ہون اوسی طرح تم ہیلین کو میرے لیے چھوڑ دو
ہمیں سے محبت الفت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔
ہیلین۔ ان فضول باتون سے کیا حاصل ہے
ڈیمٹرس۔ ہرمیا لائسینڈر کو مبارک ہو مجھے
اوس کی ضرورت نہین۔ اگر مجھکو اوس کے
ساتھ عشق تھا بھی تو جاتا رہا۔ میرے دل اوسکے
پاس مہمان کی طرح تھا اور اب اپنی پرانی جگہ
ہیلین کے پاس واپس آگیا جہان ہمیشہ رہیگا
لائسینڈر۔ نہین ایسا نہین ہو سکتا۔
ڈیمٹرس۔ تم اس معاملہ مین فضول ضد نکرو
دیکھو تمہاری معشوقہ آرہی ہے اوس کے
پاس جاؤ۔

(ہرمیا دوبارہ داخل ہوتی ہے)

(باقی آیندہ)

مسلمان تارک الصلوۃ کو مژدہ

مسٹر پنچ۔ ایک کام کیجیے اور جلد کیجیے یعنی فوراً سے پیشتر ایک اشتہار اس
مضمون کا ادہر ادہر شہر کی گلی کوچہ مین
آسمان اور اپنے مکان آس پاس کی دوکان
بلکہ قبرستان تک مین شائع کر کے اعلان
کر دیجیے کہ جو شخص آٹھ۔ کھاٹھ۔ تین سو
ساٹھ۔ شرم حضوری۔ کپڑے وصلالی۔
نماز کی ان پانچ قسمون سے کسی قسم کی نماز
پڑھنے یا پڑھانے پر اپنے عقائد کے مطابق
مجبور ہو تو ہر ایسے شخص کو پورے ساڑھے
دو ہاتھ کا نمازی کے حاجی کا پروانہ ملنے کی
تدبیر بتانے کے لیے ہم سچا وعدہ کرتے ہین
اجی حضرت۔ ایسے ویسے کھٹملاؤن
قل اعوذیون کا تو ذکر نہین اگر بڑے بڑے
مولوی ہمارے اس پروانہ کے
سواد خط و شان نزول کو دیکھ یا سنکر
ایک رتی برابر بھی کسر سر کرین تو ہمارا
ذمہ ہے۔

صرف آپ کو اتنا کرنا ہوگا کہ امیدواران
کا ایک ستھرا مکمل بانداز دستی بھیج دیجیے
اور ہماری بقراطی ترکیب کے نتیجہ اوس
ہونے کا شوق سے آنکھون کو پھاڑ پھاڑ کر
انتظار کیجیے۔

رہا یہ کہ اگر آپ کو اپنے امیدواران کے
نتیجے اور مراسلات کی رسید دریافت کرنے
کی ایسی ہی عجلت ہے تو اپنی نب چونکہ
اپنے الطاف خسروانہ سے آپ کو محروم
رکھنا نہین چاہتے لہذا اوس کی مختصر کیفیت
بیان فرماتے ہین۔

ما بدولت اپنی غیور نگاہون سے
آپ کے فرستادہ امیدواران کو ملاحظہ
فرمانے اور اونکے قد و قامت کی پیمائش
پورے ہونے و جسمی تندرستی کا اطمینان
کرنے کے بعد اونکو ہدایت کرین گے کہ وہ
لین پولیس یا دشاہ باغ مین جا کر بذریعۂ
کانسٹبلان بھرتی ہو جاوین۔ اگر امیدواران
بوجہ عدم تصدیق چال چلن۔ تبادلہ ہم
و قومیت [illegible] جرم مین ماخوذ ہو کر معرفت
عدالت صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر گرفتار
کے عالیشان بلڈنگ اور خوشنما منظر کی
چہار دیواری کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین
کھانے پر اگر مجبور نہ ہوئے تو عنقریب پیدا ان
مذکور الصدر دفتر پولیس لکھنؤ مین تعینات
کیے جائینگے اور اونکو وہان پہونچتے پہونچتے
یہ حکم ہوگا کہ اگر تم سے کوئی شخص بلا اجازت
نماز کے لیے جاویگا تو ایک گھنٹہ کی غیر حاضری
مین ایک یوم کی تنخواہ ضبط ہو کر داخل خزانہ
سرکار دولت مدار ہوگی۔

اب اگر سچ مچ بھی وہ نماز پڑھنے کی
درخواست زبانی یا تحریری صاحب سپرنٹنڈنٹ
بہادر پولیس کے حضور مین پیش کرینگے تو
نامنظوری کا حکم صادر ہوگا۔

غالباً اب تو آپ کو اپنے امیدواران کے
فسٹ گریڈ مین پاس ہونے کا اطمینان ہوگیا
ناکامیاب ہونے کا شک شبہ باقی نہ ہوگا
پس ہر ایک امیدوار بڑے سے بڑے عالم
علامہ عصر کے سامنے اپنی مجبوری اور بریت
نماز کا استحقاق ظاہر کرنے اور حکم حاکم مرگ
مفاجات کا چھوٹا جملہ استعمال کرنے کے بعد
یک طرفہ ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔

اب رہے ہمارے تمہارے بھائی
اونکا تو بس اللہ بیلی ہے اور نہ اون کی
خستہ حالی کی طرف ہم آپ کی توجہ مبذول
کرانا پسند کرتے ہین کیونکہ بجز اسکے کہ اونکی
قضاے نماز کا پرسا دیا جاوے اور کچھ نہین
ہو سکتا۔ اگرچہ ہماری اس ابی تبی تق تق
سے آپ کی سمع خراشی متصور ہوئی تو معافی چاہتے

(۳ ہفتہ) — ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ — حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ خبر جسکو آپکو کیا کرنا چاہیے ممکن ہے کہ آپکو دو سو پونڈ نقد ملجاوین مقابلہ یہ کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے زیادہ طولانی فہرست ناموں اور تمام پرندوں کی ذیل کے حروف سے تیار کر سکتا ہے۔

W D G G C C K Q L P R A L Y D D G B M P N N

J G L V E B R D I M W A D G K L L

ہم پرندون مین تمام پرند خواہ وہ مرغیان کوئے یا اسی قسم کے اور جانور ہون شامل کرلین گے آپ کو اختیار ہے کہ چاہے ایک تہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست مین درج ہے
استعمال کرین مثلاً ڈک۔ کاک۔ بلو۔ سنو۔ بزرڈ وغیرہ جو شخص ۵ ہزار سے زیادہ مختلف قسم کے جانور گنا [illegible] کریگا ہم بلا تخصیص کے دو سو پونڈ کا یا اس سے کم خوب صورت انعام دین گے۔

بدلتی جاتی ہین۔

لاحول ولا آپ تو بہکے جاتے ہین۔ ۶۔

کہان جھگڑا پڑا ودے کا نکالا باغ کا کانفہ

اصل تو رہی گئی۔ یعنے انسان کیونکر بنا؟

سنیے جناب انسان اگر ایک ہی طرح کا ہوتا۔ کودتا۔ پھاندتا۔ کھیسین نکالتا۔ تو جیا کسوٹی ہوتی تو آپ کہہ سکتے تھے بندر سے بنا ہے۔ اگر کسی جگہ مختلف اقوام اور ممالک کے دس آدمی کھینچ کھیجیے تو معلوم ظاہر ہو جاے کہ دس قسم کے ہین۔ کوئی حرکات میاؤن کرتا ہے۔ کوئی شکار یان کہاتا ہے۔ کوئی [illegible]۔ کوئی لڑتا جھگڑتا۔ کوئی بچھیا کا باوا جگالی کرتا ہے۔ کیونکر کہا جاے کہ سب ایک ہی نسل سے ہین۔ ہم نے سریع الفہم ایک نقشہ تیار کیا ہے۔ اگر سنہ۱۹۱۱ کی مردم شماری میں اوسکی خانہ پری کرلی گئی تو سمجھ لیجیے انسان کی ٹھرکھو دکے نکالی گئی۔

نقشہ شناخت نسل انسان بطرز فلسفہ جدیدہ

خاصیت	کس سے پیدا ہین
خونخوار جنگ جو	شیر۔ بھیڑیا۔ تیندوا و دیگر سباع۔
مجمع پسند	بھیڑ بکری۔
کم سخن مگر احمق	الو
اپنے منہ میان مٹھو	طوطا
آرائش پسند	طاؤس طناز
شکم پرست وشہوت پرست	سگ وخوک
یاوہ گو	کاکا توا
جورو کے مزدور	شہد کی مکھی
بچھیا کے باوا	بیل
قیمت اخبار کھا نیوالے	دیمک
مکار	لومڑی
مردار خوار	گیدڑ

یہ نقشہ اون لوگون کی شناخت نسل کا ہے جو خرد ار ہیچ نہین ہین کیونکہ جو خوش دل شگفتہ پیشانی ہین وہ ضاحک ہین اور انسان کی تعریف ہے الانسان ضاحک۔ پس وہ نسل آدم سے ہین اون کو آنکھ بند کرکے کلمہ لینا چاہیے وہ شروع ہی سے خاندانی انسان ہین۔ اور اگر اخبارات ظرافت زیر مطالعہ رہے تو قیامت تک انسان رہین گے۔ ورنہ تناسخ شکیہ مین خلل پڑ جانے کا خوف ہے۔

راقم

الانسان ضاحک

سہل لنگہ

آج کل بعض خوامخواہ کے روشن خیال گروہ مین اس بات کی سخت کوشش ہو رہی ہے کہ جس طرح ہو عورتون کا پردہ اوٹھا دیا جاے۔ ساری برکتین اسی مین مخفی ہین اور مسلمانون کی یہ ردی حالت اسی کی بدولت ہو رہی ہے۔ بی صاحب نے پردہ اوٹھایا۔ چہرہ بے نقاب کا جلوہ دکھایا اور دنیا کی بہبود اور ترقی گداگد آسمان سے گرنا شروع ہوئی۔

مردون کو پڑھا لکھنا۔ کام کاج ہونا کچھ ضرور نہین۔ صرف عورتون کو پردے سے نکالین۔ ورزشی ہنڈیان [illegible] شروع کرین۔ چنانچہ اس گروہ کے لیڈر ہمارے میان محب حسین صاحب حیدرآبادی اوٹھ کھڑے ہوے اور لگے کوشش کرنے۔ آپ جانیے مدتہا مدت کی پرانی زنگ خوردہ رسم کو اوٹھانا کوئی ہنسی ٹھٹھا

نہین ہے ہم اسلیے کہ سلطمن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اس باعث یہ نہین کہتے کہ [illegible] آپ کو بھیجین جب تک نہ معلوم کرلین کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے [illegible] کے حل کرنے مین ملا ہے۔ ہم بجے شام کو ہر روز فہرست متحن قابلیت کے ساتھ جانچین گے اور [illegible] مقرر کرینگے۔ فوراً ہم آپ کو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار ادمینس [illegible] کا چندہ بھیجین اور آپ [illegible] گا۔ [illegible] خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین۔ مگر ہماری کمر مین روپیہ بہت سر مین [illegible] ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۰ الاکھ خریدار حاصل کرسکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۰ الاکھ خریدار ادمینس [illegible] اخبار کی سفارش کرین گے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنے کو تیار ہین [illegible] روپیہ صرف ہو جائیگا ہمکو اختیار ہے کہ اس [illegible] مقابلہ کو بند کردین

توسہ شیشیں - ایک زری سا قفل ہوتا ہے اوسکے کہولنے میں لوسے گھس جاتے ہیں اور پہر تو آہنی دیوار ہے کیسے کٹنے سکے گی - پس اس جانب نے آسانی کے خیال سے ایک ایسا نسخہ تجویز کر دیا ہے - اگر جب حسین صاحب بجاے اس جھگڑے فساد کے جاری کر دین تو بیدو آپ سے آپ پہٹ کے جگہ بنا شروع ہا چھوٹی ہی جناب یا چہ ندنی مار اکتان ہو جاے پہر نہ مردون کو غیرت نہ عورتون کو حجاب تہذیب اور ترقی کا مرغا آٹھون پہر کٹرولون کون بولا کرے -

یعنی پہلے تو سور کا گوشت بجاے بکری وغیرہ کے چیا جاے اور پہر شراب بوتلین کی بوتلین بلا قیمت مفت تقسیم ہوا کرین اور جسقدر بکریان ملین سب مول لیکر سورون سے بدل لیجائین پرانے مسلمان غلہ کہاتے کہاتے اکتا ہی جاینگے عید بکر عید کو بہی جانور ذبح کرین گے - بس ان دونون چیزون کے استعمال سے غیرت اور حجاب دونون کافور ہو جائینگے اور پہر بے پردگی پر نہ کوئی جھگڑا ہو گا نہ مقدمہ قتل وخون دائر ہو گا - اور کام بہی بلا خرخشہ جاری ہو جائیگا -

توکل علیہ الرحمۃ

سردی آگئی اور برمحل آئی - لوگ ہتھیا کے ڈر سے سہمے ہوے تھے مگر شکر ہے اسکے کسی پاؤن نے شہر مرحوم کو نرکچلا - زراعت بہی بال بال بچ گئی - خیر میان کہنہ سال فلک نے تو ترس کہایا اپنے تیزرو مال یعنی ابر کو نچوڑنا ملتوی رکہا - اب نرخ غلہ اہل دنیا کے ہاتھ ہے چاہے قحط کا نرخ رہنے چاہے ارزانی ہو آجکل ہمارے شہر مین بالکل سناٹا ہے نہ کوئی واقعہ اہم ہے نہ کوئی نئی خبر گویا بالکل بینک مین اننین ہے -

ہان امین آباد کی ایک طوائف بادشاہ باغ کے قریب لٹ گئی تہی اوسکے واسطے مجرم کی تلاش ہے - جو لوگ مشتبہ ہین اون کا کا [illegible] مین بیٹہی ہے - [illegible] دسہرے کی تعطیل مین بنگالیون نے خوب جشن منائے - [illegible] خوب ہی ہو گیا

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پہر ایسا موقع نہ ہو گا - فرمایش جلد بہیجیے نرخ گہڑی اصلی قیمت سے - حال کی قیمت للعہ اعلی درجہ کی ارزان تر گہڑی آٹہ روپیہ سے - جڑی ہوئی خوب صورت مینا کار دو ائل - ٹہیک وقت ضمانت ۵ سال قیمتی تحفہ - فی گہڑی کے ہر خریدار کو ایک ایک شیشہ - کمانی - خوب صورت بکس - چین ملمع - لاکٹ - بندہ نقرئی - انگشتری - عینک - مفت صرف محصول وغیرہ ۱۲ نرخ تہوک فروشی - تین گہڑیون کے خریدار کو ایک سٹ بٹن قمیص - چہہ کے واسطے ۱۲- انگوٹہیان - ۱۲ کے واسطے ایک گہڑی مفت دی جاے گی -

حسب ذیل گہڑیان اصلی قیمت پر ہم بیچتے ہین گہڑی نقرئی اوپن فیس للعہ ہنٹنگ واچ نقرئی للعہ مثل ہنٹنگ للعہ زنانہ گہڑی للعہ ایضاً طلائی عمدہ ضمانت دس سال ہر گہڑی کے خریدار کو ایک طلائی چین مفت

کلکتہ کروان واچ کمپنی نمبر ۱۰۸ اپر چیت پور روڈ

ا اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

واسکا مرکب اوجاع

(ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون)

گٹھیا کسی درجہ کا - وجع مفاصل وجع الورک درد کمر نشیت - جوڑون اور اعضا مین درد چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف کبہی خطا ہی نہین کی - ہزارون اچہے ہو گئے

ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہو گا

خون صالح پیدا - فاسد دفع - معدہ صاف ہضم صحیح - غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہونگے قیمت فی بوتل ہے اور خرچہ محصول علاوہ پتہ - ڈی ان ڈاس کمپنی - دوا خانہ انا پورنا ۶۲۱-۱ اپر سرکلر روڈ کلکتہ -

فرمائش بہیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جاے - یہ مقابلہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ تک قائم رہیگا - ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اوس شخص کو دینگے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کر کے ہمارے پاس بہیجے گا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دیگی مگر خاص انعام مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین دیا جاے گا - ڈکشنری مین جس پرند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کر لیا جائیگا - ادمینس ورلڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اوس کی تعمیل کرتے ہین ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کر لو - ہمارا پتہ یہ ہے

دی اومینس ورلڈ - برینٹ فورڈ - لندن - ویسٹ انگلینڈ -

The Woman's World
Brentford London
W. England

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY.

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM.

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY.

COUGHS

قدمون پر نثار!

ہیلن۔ واہ واہ۔

ہرمیا۔ میرے پیارے لائسنڈر۔ ہرمیا سے ایسی حقارت آمیز گفتگو نہ کرو۔

ڈیمٹرس۔ اگر اسکی التجا کا اثر نہین ہے تو مجھکو زبردستی کرنا پڑے گی۔ مین نہین دیکھ سکتا کہ ہیلن کو میرے سامنے کوئی تنگ کرے۔

لائسنڈر۔ تیری زبردستی اور اوس کی التجا دونون بیکار ہین۔ تیری دھمکیون مین اوس کی اکڑ اور خوشامد سے زیادہ طاقت نہین ہے۔ ہیلن مجھکو تجھ سے الفت ہے اپنی جان کی قسم مین تجھپر فدا ہون۔

ڈیمٹرس۔ مین کہتا ہون کہ بہ نسبت لائسنڈر کے مجھکو زیادہ محبت ہے۔

لائسنڈر۔ اگر تو یہ کہتا ہے تو الگ چلکر ثابت کرو۔

ڈیمٹرس۔ ابھی ابھی! فوراً! مین تیار ہون۔

ہرمیا۔ (لائسنڈر کو گلے لگا کر) یہ کیا کرتے ہو۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔

لائسنڈر۔ اے سیاہ فام حبشن۔ میرے پاس سے دور ہو۔

ڈیمٹرس۔ تم مجھکو دھوکا دینے کے لیے کوشش کرتے ہو اور ہرمیا سے جدا ہونا چاہتے ہو حالانکہ تم خود مجھ سے مقابلہ کرتے ڈرتے ہو ورنہ زور کرکے الگ نہین ہوجاتے جب تم ایک عورت کے پنجہ سے رہائی نہین پاسکتے تو مجھ سے کیا مقابلہ کروگے۔

لائسنڈر۔ اے بدعورت بلی مجھکو چھوڑ دے ورنہ سانپ کی طرح الگ کرکے پھینک دون گا۔

ہرمیا۔ تم ایسے غیر مہذب کیون ہوگئے۔ میرے پیارے تمکو کیا ہوا؟

لائسنڈر۔ تیرا پیارا کوئی اور ہوگا۔ میرے پاس سے ہٹ جا۔ اے بدبو دار دوا۔ اے قابل نفرت غذا مجھکو چھوڑ دے مین تیرے عشق کا مریض نہین ہون۔

ہرمیا۔ کیا تم مذاق کرتے ہو۔

ہیلن۔ بیشک وہ مذاق کر رہا ہے اور تم بھی ہنس رہی ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیمٹرس۔ مین اپنے اقرار پر قائم ہون۔ اور تجھ سے ضرور لڑونگا۔

ڈیمٹرس۔ اس وقت تو ایک عورت کے قابو مین ہے۔ مین تیرا اعتبار نہین کرسکتا

لائسنڈر۔ کیا اس عورت کو مین کوئی تکلیف پہونچاؤن۔ اس کو مارون۔ مار ڈالون۔ کیا کرون؟ اگرچہ مجھکو اس سے نفرت ہے لیکن مین کوئی صدمہ پہونچانا نہین چاہتا۔

ہرمیا۔ تم نفرت سے زیادہ کیا صدمہ پہونچا سکتے ہو؟ مجھ سے نفرت کرنے کی تمکو کیا وجہ؟ صرف تمہارا یہ کہنا ہی میرے ہلاک کرنے کے لیے کافی ہے۔ کیا مین ہرمیا نہین ہون؟ یا تم لائسنڈر نہین ہو؟ مین اب بھی ویسی ہی خوبصورت ہون جیسی پہلے تھی۔ آج رات تک تم مجھ سے محبت کرتے تھے اور آج ہی رات کو تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟ کیا تم یہ سب باتین سچ کہہ رہے ہو؟

لائسنڈر۔ مین اپنی جان کی قسم کھاتا ہون کہ یہ بالکل سچ ہے۔ مین اب تمکو ہرگز دیکھنا نہین چاہتا۔ اپنے دل سے فضول امیدین نکال ڈال اور اس مین ہرگز شک و شبہہ نہ کر۔ یہ ہرگز مذاق نہین ہے کہ مجھکو تجھ سے نفرت اور ہیلن سے عشق ہے۔

ہرمیا۔ اے ساحرہ! اے محبت کی چیز چرانے والی تو رات کو یہان کیون آئی اور میرے عاشق کا دل مجھ سے کیون پھیر دیا؟

ہیلن۔ بہت ہو چکی۔ کیا تم کو شرم و حیا کا کچھ لحاظ نہین ہے۔ دوشیزگی کا حجاب بالکل نہین باقی ہے۔ کیا تم میری زبان سے بھی کوئی سخت جواب سننا چاہتی ہو؟ اے مکار عورت۔ اے کٹھ پتلی۔ تجکو کیا کہون۔

ہرمیا۔ کٹھ پتلی! کٹھ پتلی سے کیا مراد ہے؟ مین سمجھی۔ شاید تو نے اپنے قد کا مجھ سے مقابلہ کیا ہے اور اپنے ڈیل ڈول کا اظہار کرکے لائسنڈر کا دل پھیرا ہے۔ کیا تیری وقعت صرف اسی سبب سے بڑھ گئی کہ تیرا قد لانبا ہے اور مین کوتاہ قد ہون۔ اے بانس کے لٹھے بول! مین کتنی چھوٹی ہون۔ میرا قد اگرچہ لانبا نہین ہے لیکن اپنے ناخنون سے تیری آنکھین نکال لون گی اور تجھکو اندھا کردون گی۔

ہیلن۔ اے شریف جوانو! مجھکو اس عورت کے غصہ سے بچاؤ۔ مین ایک کمزور اور سیدھی عورت ہون۔ مجھکو لڑنے جھگڑنے کی عادت کبھی نہین پڑی۔ تم شاید خیال کرتے کہ بسبب پستہ قد ہونے کے وہ مجھ سے طاقت مین بھی کم ہے۔

ہرمیا۔ دیکھو۔ پھر پستہ قد کا نام لیا۔

ہیلن۔ ہرمیا تم مجھ سے کیون بگڑتی ہو۔ مین ہمیشہ تم سے محبت کرتی رہی۔ بچپن سے تم میری رازدار ہین۔ سوا اس کے کہ غلبہ عشق مین مین نے ڈیمٹرس سے تمہارے بھاگنے کا حال بیان کردیا۔ اور کوئی بات تمہارے خلاف کبھی نہین کی۔ ڈیمٹرس کے پیچھے پیچھے مین

اب ہاتھ پاؤں مارنا بیکار ہے

کما نما بلا ابرو و تو نذری گویند۔ مسلمانان ہجے
کنارہ و طرف خوانند باید دانست کہ از
ہچنین اعتراضات بدیہی وقعت لالہ بہامایان
در نظر فارسیان بشدہ است۔ تو ندیل سنگھ
گوید۔ ع
اوصاف انکے چاہ ذقن کے فضول ہین
اک ناف اتنی گہری ہو یا تھی ڈبا ہو ہے
اماء۔ والدہ را گویند۔ چنانکہ در ہندوستان
مشہور است۔ اما و مہتاری ہر دو یک چیز الّا
لالہ اُدت سنگھ کہ فرزند او بے غایت بہ
شوق بود۔ و وقت رفتن بہ استاد عادی
این کلمہ بود اما دوڑ۔ گفتہ است۔ ع
شوق خوانند و نوشت بالکل نسبت
شل لڑکی بگوید اما دوڑ
اُولوالالباب۔ بمعنی پسر اسیاں کچہری و
خاص اردلی رامی گویند۔ چراکہ اُولو بمعنی صاحبان
و باب بمعنی دروازہ۔ چونکہ اردلی اکثر بر دروازہ
نشیند لہذا او را اُولوالالباب گویند۔
برہٹا پرشاد گوید ع
وصال ہندی وارد و مولوی سے کچہری مان
اُولوالالباب ہی سائل کا گھراتے ہیں ہندی ہان
الحام۔ جمع لحم۔ بمعنی قلیا بز۔ و آن کہ
بہاسے مونگ لشتہ شود۔ خاص الصرف
مسلمانان و انگریزان آید۔ بوٹیا پرشاد گوید ع
چو تمنائے رشوت دہد ہر ملا
کند ذبح الحام بجا را

۱۔ پکارتے ہین ۱۲

ام العلوم۔ کنیت الف باشد۔ الف بے
ہست گذر گاری چرن کہ مدتے میانجی گری
کردہ است۔ میگوید ع
گر نوامش و بیست گلستان شود نصیب
با او بگو کہ حفظ کن ام العلوم را
انگشت بر چشم نہادن۔ کنایہ از
نابینا کردن است۔ لالہ موتیا بند کہ از انفعال
فرزند خود اندھا شدہ بود میگوید ع
تو رفتی از بر من نور دیدہ
چرا انگشت بر چشم نہادی
انگشت نما۔ کنایہ از ہلال عید۔ مہتاب بیگم
کہ ہر نہ وجہ خود لیپنے کہ سر و اللہ دَہ پسر خود عاشق
بود۔ گوید ع
آنقدر اندھا ہے کہ بدیدن نیاید
سر دوا بر و سے ترا نام شد انگشت نما
افشان۔ رومالے باشد کہ او را در انگریزی
تولیہ گویند و بدن وغیرہ از و صاف کردہ
مے آید۔ چرکین زایں گوید ع
تولیہ مین جو چھپا سیل ترے چہرے کا
یہ ہے آنکھوں میں کہ ہوا نام افشان
انگشتری۔ کنایہ از دست شوئیدن
بمعنی انگلی۔ تری بمعنی دھونا۔ انگشتری
دست شوئیدن۔ ٹپو نرا این گوید ع
یہی ہے دعوت ہے ٹپو نرا این
کہ ہو لیبا بھوجن سے انگشتری

۱۔ اب جاکے زوجہ کے معنی سمجھ میں آئے۔
۲۔ معنی باریک۔ ۳۔ کھانا۔

اقدام۔ جمع قدم است و قدم آن قاعدہ
را گویند کہ در میان دو گوڑ بوقت رفتن واقع
شود۔ شعرے اندرین معنی فراموش کردہ ام
لیکن مصرعہ تصنیف لالہ بھاگیرتی پرشاد
یاد است کہ گوید ع
چنین باشد خداوندا کہ چند اقدام من باشم
ختم شد باب الف
باقی آیندہ
راقم۔ لالہ رام ب علیہ الرحمۃ

ہمارے اکسٹرا اسپشل رپورٹر

(از سید ان کارزار)

حضرتنا۔ آپ سمجھتے ہونگے کہ ہمارے رپورٹر
صاحب چین کی طرف جا کے خدا جانے کہان
غائب غلہ ہوگئے۔ جنہوں سائنس کی کارنین
لیتے۔ خدا جانے چوہے گھسیٹ لے گئے۔ چیل
نے جھپٹا مارا۔ اور چینیوں نے چوہے کی چٹنی
بنائی۔ چیل کے کباب نوش کیے۔ اور یہان
حال یہ ہے کہ جب سے آئے ہین۔ پنسل گھوئی
ہے کاغذ پھینک دیا ہے۔ آپ تک خط بھیجنے
تو کیونکر۔ تار بھیجنے کا آپ نے حکم نہین دیا کیونکہ
آج کل تار کی خبرون کا اعتبار نہین جس وقت
جس دن جی چاہتا ہے۔ روٹر صاحب جسکو
چاہتے ہین مار ڈالتے اور جلاتے ہین۔ ابھی
کل کی بات ہے سفارتون کا صفایا کر دیا تھا
مدتون مشہور رہا سفارتون کو باکسرون نے

۱۔ پانو ۱۲

روزانہ بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہین۔ جب آپ اپنی فہرست شروع ہوا کر تمام حروف شامل کر کے تیار کر چکین تو فہرست لفافہ مین رکھکر ایک لفافہ ٹکٹ چسپان اپنے پتہ کا بھی ہو بھیجدین۔ اگر آپکو انعام ملیگا تو آپ اخبار اونیس ورلڈ کی خریداری کے بعد حاصل کر سکینگے۔ ہم ہر ایک شخص کو ایک انعام دینگے جو ۲۵ پرندون کے نام لکھکر بھیجیگا اور ہمارے انعامات حسب تفصیل ہونگے۔ سب سے بہترین فہرست کے لیے جو ہم تک پہونچے گی ایک طلائی گھڑی۔ دوسرے کے لیے ایک ہیرے [illegible] نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کے لیے ہر ایک روز انگوٹھی مصنوعی جواہرات جڑے ہوئے۔ آٹھوین کے لیے ایک طلائی نکٹائی اور باقیون کے لیے قیمتی انعامات ہر روز تقسیم ہونگے۔ آپ کو عرصہ تک انتظار نتیجہ کے لیے کرنا پڑیگا کوئی لاٹری نہین ہے [illegible] اشتہار کے موافق جواب بھیجدین جس روز ہم تک یہ پہونچے گا اگر آپکی فہرست اچھی ہو تو طلائی گھڑی مل جائیگی ورنہ [illegible] کرتے ہین کہ آپ کو انعام فرد ملیگا ہمارے اس انتظام مین فریب کا مطلق گمان

قتل کرڈالا۔ معائنہ کے گواہ موجود ہوگئے اور پھر سُنیے تو کچھ بھی نہ تھا۔ سفارتین موجود اور زبان حال پکار رہی ہین۔ کوئی اللہ کا بندہ چھڑادے ہو

چنانچہ فرنگی فوجین پہونچین اور اونہون نے چھڑا ہی لیا۔ پس اس وجہ سے بندے نے تار پہ تین حرف بھیجے اور اپنا معمولی دوست ڈاک خانہ علیہ الپیڈ و الپیرنگ قائم رکھا۔

اب آپ خفا ہون گے کہ آخر پنسل ایسی عزیز چیز سے غفلت کیونکر کی۔ اسکو تو جان کے برابر رکھنا چاہیے اوس کا حال سنیے کہ جب بندہ رخصت ہوا ہے تو آپ نے سمجھا دیا تھا کہ نقل وحرکت چلت پھرت مین شکلی اور روانی بہت رکھنا کسی نظر باز کی نظر تمیز سے بچنے نہ پائے۔ ورنہ تمہاری رپورٹ اور میدان جنگ کے تارون مین سرخروئی نہ ہوگا اس وجہ سے مین نے سہل سی چالاکی تدبیر سوچی کہ ہندوستان سے جاتے ہوئے مال کے صندوق مین چھپ کے چلو۔ پہلے تو امین کے بکس ڈھونڈھے۔ اون سے بہت سے کام نکل سکتے تھے۔ میرے واسطے بکس کیا گھربار دنیا وعاقبت سب کچھ اون مین موجود تھا۔ ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

کی اُمید تھی۔ حسن پل کے کسی بکس مین بیٹھے رہتے اور مزے سے افیون کے گولے کے گولے ہضم کرتے چلے گئے۔ پھر ایک تو چینی بیگم دوسرے نشے پانی کا سب سامان توڑ کے خشک کھاؤ۔ گھول کے چسکی پیو بھبونکا کے چنڈو کے دھوئین۔ مدک کے چھینٹے اوڑاؤ۔ مگر افسوس ع

ای بسا آرزو کہ خاک شدہ

خیال ہوا کہ پہونچ تو جاؤ گے اور مزے سے پہونچ جاؤ گے۔ مگر یہ چالان کچھ میدان جنگ پر تو جانے کا نہین۔ تجارت اور چیزیے اور سامان حرب وضرب قسے دیگر قضین پہونچے مگر معرکہ جنگ کی خبرین کہان پاؤ گے۔ خیر با چشم نم و دیدہ پُرغم اس سودے سے توبہ کی۔ اور گھی کے کپون کو تاکا۔ یہ تو سپاہیون کے کھانے کے واسطے ہندوستان سے لاکھون من جارہا ہے اور پھر کیا اللہ نے چاہا کہ سر پٹ ہی مین کھلے گا اور بندے بھی بلا منت غیرے و بلا ادائے محصول جہاز وہین و ندناتے ہونگے۔

قصہ مختصر ایسا ہی کیا گیا اور یونہین منزل مقصود پر پہونچے۔ مگر ایک نقصان خفیف سا ہوئیے پنسل چکنائی کی وجہ سے چکنا ضرور گری۔ پھسلنا تو جس طرح بنا آپ کو دیر گھسیٹا۔ مگر دوسرے کی نوبت آتے آتے پنسل صاحب ہٹ سے ہاتھ سے نکل گیئں اور مع مبالغہ کوئی دو کوس تک پھسلتے چلی ہی گیئن۔ وہان کوڑا کرکٹ کٹرا تھا غالباً اوسی نے اس آلۂ حیات وممات کو اوٹھا لیا۔ اور بندہ نہتھا رہگیا۔ اب آپ جانیے بیکاری اور بےشغلی مین مین کیا کرتا۔ اب صرف حافظے کی پنسل اور دماغ کی پاکٹ بک رہگئی۔ غرضکہ اوسی کے سہارے ملک چین کی سیر شروع کردی۔ کچھ لکھنا وکھنا نہین وابھی ہی وابھی رہگیا تھا۔ کیونکہ بڑی بڑی فرنگستانی فوجین محض آتشبازی کی طرح دکھاوے کی کارروائی کرین تو آخر یہ بچارے رپورٹر کہان سے واقعات لائے۔ ہان اتنی بات ہوئی کہ فغفور چین مع ملکہ پیکنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور پھر کرک کھائے پرندکی طرح پھر سے کا رُخ ہی نہین کرتے۔ حالانکہ نیازمند نے بہت سمجھایا بجھایا۔ حضرت خدا کے واسطے ایسا نہ کیجیے لڑنا ہو بھڑنا ہو اسکا لطف یہی ہے کہ بالمشافہ ہو۔ آپ جانیے مین تو بےتکلف آدمی ہون۔ ایکروز محض از راہ بےتکلفی پیچھے سے چوٹی کھینچ کے مخاطب کیا۔ مگر اوس بھگوڑے ظالم نے ایک نہ مانی۔ کہنے لگا کہین ایسا نہ ہو اس شطرنج فرنگ کی چالون سے مین کسی مُہرے کی اردب مین آجاؤن۔

خیر یہ تو فغفور کا عذر بیوقت فرار ہوا مگر جناب شیخ صاحب مین نے یہان آکے عجب رنگ دیکھا۔ اور گلستان کا سبق مجھے یاد ہے کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔ شیخ سعدی نے تو دو ہی کی گنجائش نہین پائی اور یہان تو آپ جانیے سات تہی جو یہ ہنی ایک۔ فرانس دو۔ انگلستان تین امریکہ چار۔ جاپان چھہ۔ روس سات۔ ان سات تارون کی گنجائش کہان ہوسکتی تھی آخر کو روس درمیان سے اوچھل بھاگا۔ بادیئے کی طرح چپٹ گیا۔ اور یاران شاطر کو دکھا دیا

نہین ہے۔ ہم الاکھہ طمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین باعث یہ نہین کہتے کہ اسوقت تک روپیہ آپ ہکو بھیجین جبتک یہ نہ معلوم ہو کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے ممالک حل کرنے مین ملا ہے۔ ۸ بجے شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھہ جانچین گے۔ اور انعامات مقرر کرین گے۔ فوراً ہم آپ کو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوسوقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار او سینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپ کا انعام بواپسی ڈاک بھیجدیا جائیگا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کرین روپیہ سرمین دماغ اور خیال عزت ہے۔ ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۰ الاکھہ خریدار حاصل کرسکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۰ الاکھہ خریدار او سینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرینگے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنے کو تیار ہین۔ جب روپیہ صرف ہوجائیگا ہمکو اختیار ہے کہ اس اعلان

جن حریفون نے ملک چین کو بساط شطرنج بنا رکھا تھا اور نیچے پیادے - گھوڑے - پیلے رُخ جا بجا جما رکھے تھے اون مین سے ایک نے مہرے اوٹھا لئے - اگر بازی ہی کھیلنا ہوگی تو براہ راست چین سے اکیلے مین کھیل لیگا خیر جناب جسوقت ہندستے نے شاہ چین اور ملکہ چین کے امام صاحب سے فرصت حاصل کی تو معلوم ہوا اب یہ مہرہ کہ میری توجہ کے لائق نہین رہا - تائین تائین فش کا معاملہ ہے نوبہ نو بہرود شفتہ کا ور دگر رہ ہے - چلو اب اس ملک مین آئے ہو تو گھوڑ مُنھون کو تو دیکھ لو - جو باتات بنا کرتے ہین - اور اگر لاقہ دو طاقہ مل سکے تو حضرت پنچ کے واسطے پارسل کرکے روانہ کرو - جاڑے بھی آتے ہین آپ کے کوٹ تپلون کے کام آسکی اور اگر کچھ بھی نہ ملیگا تو ہندستانی بدلگام عورتین نا دلاد کے یہان چھوڑ جایا کرو کہ جو وہان کام کی نہ کاج کی دشمن اناج کی - قحط تو آئے دن وہان رہا ہی کرتا ہے اگر یہ ملک سے خالی ہو جائینگی تو مردونکو کھانیکو غلہ بچے گا - غیر انکی تلاش مین نکلا تھے کوئی گھوڑ مُنھا کیا معنی خر مُنھا تک نہ ملا کیونکہ گھوڑے جیسے لمبے مُنھ کے ہوتے ہین آپکا سائیس گراسکٹ تک جانتا ہے اور یہان سب چپٹی ناک ہی نظر آتے ہین - ناک چپٹی آنکھین چھی - رخسارونکی ہڈیان اوبھری اور سر گردم انکی ہنقتا دیشت مین کوئی گھوڑا ہوا ہو تو مین گنہگار یہ لوگ تو چقندر یا شلجم یا زمین قند کی اولاد معلوم ہوتے ہین - یہی اگلے زمانے والے عجب غلط بیان

گزرے ہین - مجھے جنگل جنگل دوڑایا اور اونکا کہین پتہ نہ چلا - مفت مین مین نے زین انکا ہم تنگ جابک - باگ وغیرہ مین روپیہ خرچ کیا - اور دوب کے گٹھے لادے لادے پھرا کہ کوئی گھوڑ مُنھا ملے تو سبز باغ دکھا کے بھیرکا تھی کسون اور ہندستانکے تھان پر لا کھڑا کرون - اور جو کوئی قدرت مُنھ تو لگام لگا کے گھر مین رلون اور رات دن باتات بنوا بنوا کے پھر کو بنات پوش کرون مگر افسوس - جو موم ہند آشتم مادہ برآمد - یہان آ کے بھلے مہذب معقول آدمی انیونی - چنڈو بازی لظر آئے گویا سجا سے ملک چین کے بندہ لکھنو کے دیتیقہ دار - ون - نشین خوار - ون مین بیٹھا حلوا منوائی اور گنڈیریان نوش کر رہا ہے -

راقم
چینی رپورٹر

۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل
ڈاس کا مرکب اوجاع

(اون تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون)
گٹھیا ہر درجہ کا - وجع مفاصل - وجع لورکر درد کمر پشت - جوڑون اور اعضا مین درد چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف - کبھی خطا ہی نہین کی - ہزارون چنگے ہوئے ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوجائیگا

خون صاف پیدا - درد - دفع معدہ و مثانہ - ہضم صحیح غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہوتے - قیمت فی بوتل سے ہر اور دیگر دوائین ویرہ پتہ - ڈی ان ڈاس کمپنی - دواخانہ انا پورنا ۱۶۲۱ اسے لور سرکلر روڈ کلکتہ -

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پھر ایسا موقع نہ ہوگا - فرمائش بھیجے فرنچ گھڑی اصلی قیمت سے ہر حال کی قیمت للعہ اعلے درجہ کی اندر ان تر گھڑی اچھے پرزے جویل جڑے ہوئے خوب صورت مینا کار ڈایل - وقت ٹھیک - ضمانت ۵ سال قیمتی تحفہ - فرنچ گھڑی کے ہر خریدار کو ایک ایک شیشہ - کمانی - خوب صورت کیس چین ملمع لاکٹ - ہندو نقرئی - انگشتری عینک مفت - محصول وغیرہ ۱۳ ر

نرخ تھوک فروشی - تین گھڑیون کے خریدار کو ایک سٹ نمبس - ۶ کے واسطے ۱۲ - انگوٹھیان - ۱۲ کے واسطے ایک گھڑی مفت دیجاے گی -

حسب ذیل گھڑیان اصلی قیمت پر ہم بیچتے ہین - گھڑی نقرہ اوپن فیس ۱۲ ر ہنٹنگ نقرہ ۱۲ ر - زنانہ گھڑی للعہ الیفا طلائی عہ ضمانت دس سال - ہر گھڑی کے خریدار کو ایک طلائی چین مفت - کلکتہ - کرون واچ کمپنی نمبر ۱۰۸ - اپر چیت پور روڈ -

فرمائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہوجاے - یہ مقابلہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء تک قائم رہیگا - ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم دس شخص کو دینگے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجیگا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دیگی مگر خاص انعام مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین دیا جائیگا - ڈکشنری مین جس پرند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کر لیا جائیگا - اومینس ورلڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اوسکی تعمیل کرتے ہین ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو - ہمارا پتہ یہ ہے -
دی اومینس ورلڈ - برینٹ فورڈ - لندن - ویسٹ انگلینڈ -
The Woman's World.
Brentford London
W. England.

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHOEA REMEDY

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY

[illegible]

مگر اسکو نہین پاتا - مین اب تھک گیا ہون اور تھوڑی دیر آرام کرونگا -

(لیٹ گیا)

اے معزز روشنی تو جلد طلوع ہو تا کہ مین ڈمیٹرس سے انتقام لون -

(لائسینڈر سوتا ہے اور پک ڈمیٹرس کے ہمراہ داخل ہوتا ہے)

پک - اے بزدل - میرے مقابلہ پر کیون نہین آتا -

ڈمیٹرس - اگر کچھ دعوے ہو تو ایک جگہ ٹھہر جا تاکہ مقابلہ ہو جاے -

پک - مین یہان ہون - میرے پاس آ -

ڈمیٹرس - تو مجھکو فضول تنگ کر رہا ہے اب کل دن کو اس کا عوض لونگا - اس وقت تھک گیا ہون اور آرام کرونگا -

(لائسینڈر لیٹتا ہے اور سو جاتا ہے)

(ہیلینا دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیلینا - اے سنسان رات اپنے گھنٹے کم کر اور جلد ختم ہو تاکہ مشرق کی طرف سے آرام و آسائش کا دروازہ دکھائی دے - مین شہر واپس جاؤن - اور ان لوگون سے دور ہو جاؤن جو مجھ سے نفرت کرتے ہین - اے نیند تو اکثر رنج و غم بھلا دیا کرتی ہے اس وقت اتنا احسان کر کہ مین خود اپنے کو بھول جاؤن -

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک - ابھی [illegible] ہین - ایک اور آنا باقی ہے جب ہر جنس کے دو دو ہین تو چار ہوتے ہین - اے لو - وہ بھی روتی دھوتی آ رہی ہے - کیوپڈ بڑا شریر لڑکا ہے کہ ان بیچاری لڑکیون کو اس طرح تنگ کرتا ہے -

(ہرمیا دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہرمیا - مین تمام عمر ایسے غم و الم مین کبھی گرفتار نہین ہوئی - شبنم سے میرا تمام جسم تر ہے - اور کانٹون سے میرا لباس پرزے پرزے ہے - اب مجھ مین قدم اوٹھانے کی بھی طاقت نہین باقی ہے بہتر ہے کہ مین یہان آرام کرلون - اگر وہ دونون نوجوان لڑائی کا قصد رکھتے ہون تو تھا [illegible] الٰہی تو مین میرے لائسینڈر کی نگہبانی کرنا -

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک - "زمین پر" "آرام کرو" "مین عشق کی دوا" "تمہاری آنکھون پر" "لگاؤن گا"

(لائسینڈر کی آنکھون پر عرق ٹپکاتا ہے)

جب تو جاگے تو اپنی پرانی معشوقہ سے از سرنو الفت شروع کرتا کہ دیہاتی مثل ٹھیک ہو جاے - کہ ہر شخص اپنا جوڑا خود تلاش کرے گا - سو اوٹھکر تم کو یہ خواب معلوم ہوگا - عاشق و معشوق باہم ملکر خوش ہونگے اور انجام بخیر ہوگا -

(پک جاتا ہے)

باقی آیندہ

علیگڈھ شریف

بانی والا - سید احمد خان مرحوم کس قدر دل لگی باز تھے تفسیر قرآن اور مقالہ مذہبی وغیرہ وغیرہ اون کے ادنیٰ کرتب تھے مگر علیگڈھ کالج قایم کرکے مسلمانون میں ایسی پھلجھڑی چھوڑ گئے کہ آئے دن ایک تفضیہ برپا رہتا ہے - پہلے تو پرانے فیشن اور نئے فیشن کے مسلمانون مین جوتی پیزار رہی -

اب خدا خدا کرکے جب وہ جوش خروش رفع ہوا اور مسلمان بھائی علیگڈھ کالج کو قومی تعلیمگاہ دیکھنے لگے تو ٹرسٹی صاحبان کی کلفت سے نجات نہین ملتی - جس اخبار مین دیکھیے ایک نہ ایک جدید قصہ چھڑا ہوا ہے - کبھی مرزا عابد علی بیگ صاحب کے خطوط چھپ رہے ہین - کبھی کھانے کی شکایت ہے - کبھی مسٹر مارسین اور مسٹر ماسن مین خط کتابت ہو رہی ہے -

الغرض مسلمان بیچارے چپ چاپ نہین بیٹھنے پاتے - ادہر چند روز سے سکون تھا - نواب محسن الملک بہادر نے استعفا دیکر یار لوگون کو دو گال ہنسنے کا خوب موقع دیا - یہ تو سب اچھی طرح جانے بوجھے بیٹھے ہین کہ نواب صاحب کو جیتے جی کالج نہین چھوڑنا تھا پھر آخر یہ کیا سوجھی کہ دو سطری استعفا دے بیٹھے اجی آپ بھی عجب عقلمند آدمی ہین رفقا کی محبت آزمانی منظور تھی - استعفا گزرنا تھا کہ ہل چل مچ گئی - ادہر ٹرسٹیون کے کہا جاتا ہے کہ للہ جان چھوڑئیے - قوم کی رہنمائی اور مسلمانون کی لیڈری خوش آیند چیز ہے - اور دنیا مین کون ایسا ہے جسے لیڈر شپ کا شوق نہین - مگر جناب اب میرے رہنے کا موقع نہین بہت برا وقت ہے یار دوست بھی کنائی کاٹنے لگے - خدا کے لیے اب مجھے جانے دیجئے - مین ایک منٹ نہین رہنے کا - لوگ سمجھاتے ہین کہ اجی حضور آپ کہان جائین گے قوم کی لیڈری کوئی ہنسی ٹھٹھا ہے - بڑی بڑی گھڑیان جھیلنی ہوتی ہین - مگر ایک "نا" ہزار "نہین"

---

۵۲ ہفتہ

بہرون کو فرحدہ

ایک متمول بیگم نے جنکو ثقل سماعت اور کانون کی آواز کا عارضہ تھا ڈاکٹر نکلسن کی مصنوعی چھوٹی بھی لگانے سے صحت ہو گئی تھی - پانچہزار پونڈ اس غرض سے اس انسٹیٹیوٹ کو عطا کیے ہین کہ جس غریب کو اسکی قیمت ادا کرنے کی مقدرت نہ ہو اوسکو مفت بھیجا جاے پتہ - نمبر ۱۲ - نکلسن انسٹیٹیوٹ - لانگ کاٹ گنرسبری لندن گوشہ مغرب -

آقا۔ اور کوئی مزہ دار چیز؟

خانساماں۔ حضور بوئر کا مزعفر

کہان تھا سکون ہے فن کہان ہوا ہے غیب
جلال لکھدو یہ تاریخ اونکی رحلت کی
امیر ہوگئے صد ہا اسے ایک مرد غریب

تاریخ از منشی [illegible] سنگھ صاحب تخلص بہ سرزا [illegible] سری شاگرد جناب جلال لکھنوی -

[illegible] منشی امیر احمد امیر
کرگئے جاکر دکن مین انتقال
بن گیا ماتم کدہ ہندوستان
کون ہے جسکو نہین رنج و ملال
ہائے کیسے عارف و [illegible] -
حق شناس صاحب علم و کمال
ناظم یکتا و استاد جہان
ہم مذاق و ہمسر داغ و جلال
لکھدے اے سرزا تاریخ وفات
آگیا ہے نظم اردو کو زوال
۱۳۱۸ھ

تھے امیر آفاق مین وہ بہ شاعری
شرق سے تا غرب رکھتے تھے [illegible]
سال ہست مین ہے سرزا انکی تاریخ وفات
ہائے پنہان ہوگیا شعر و سخن کا آفتاب
سمبت ۱۹۵۷ بکرمی

لکھنؤ کی خبرین

پہلی خبر —

یہی ساتھا اب ہے لونڈون کو تاک
بجائے گلک لوائین، لونڈیکی ناک
جو آجائے نشہ دلیری دکھائین
پکڑ ایک لونڈیکو نکٹا بنا دین

فرشتون کی تعلیم گاہ مین ایک فرشتہ نے اپنے ساتھی کی ناک کاٹ کر چپ کرلی خیریت یہ ہوئی کہ فرشتون کا معاملہ تھا اگر اہل زمین کا معاملہ ہوتا تو بیچارہ پولیس کی کشاکش مین کھنچا کھنچا پھرتا -

دوسری خبر —

کوچ ہے دوستو ہر جانب زندان اپنا

رائے بہادر جناب ٹھاکر گنیش پرشاد سنگھ صاحب کو عدالت جوڈیشیل سے ۱۸ ماہ قید سخت اور دو ہزار جرمانہ کی سزا گھوس لینے کے عوض مین ہوگئی - اور کوتوال صاحب شہر سے [illegible] جیل چلے گئے - دل لگی باز لوگ کہتے ہین کہ اب کی مرتبہ کوتوال صاحب جیل خانہ سے نکلکر گلاب دو آتشہ ہو جائینگے

تیسری خبر — مولوی [illegible] علیہ السلام کی دعوت اہالیان پٹنہ نے اس سال کی ہے - چنانچہ مولوی صاحب کی [illegible] اکتوبر کو پٹنہ پہنچ گئے ہم دست بدعا ہین کہ خدا کرے مولوی صاحب وہان سے بھرے پرے آوین -

چوتھی خبر —

مسجد مین جگائی ہے دیوالی
اندھیر کیا خدا کے گھر مین

دیوالی کی دھوم دھام ہے - چار و ناچار ایک لگائے چار پاتے کی صدا بلند ہے امیر چھنا چھن روپیہ پیسے لٹا رہے ہین مفلس تنگدست منہ دیکھتے ہین اور کبھی کبھی کر گزرتے ہین - ع

مفلسی سب بہار کھوتی ہے

پانچوین خبر —

جرأت سے عاشقون کے وہ گھبرائے اس قدر
قرآن اوٹھاتے ہین کہ بند حسین ہین

کلکتہ کی ایک طوائف بی حنا صاحبہ لکھنؤ مین ہجرت کر آئی ہین - چوک مین قیام ہے صورت شکل کا پوچھنا کیا - اگر اس طرف سے اطمینان نہ ہوتا تو لکھنؤ آتین کا ہیکو کیا تابین ہمارا کنور کنھیا آجکل نہین ورنہ خوب دل لگی ہوتی -

چھٹی خبر —

دو چیز آدمی را برند زور
یکے آب ودانہ دوم خاک گور

منشی امیر احمد صاحب مینائی امیر نے حیدرآباد مین بعارضہ پیچش اسہال کبدی انتقال کیا مرحوم ابھی چند ہی روز ہوئے بغرض سیاحت حیدرآباد گئے تھے - اور ارادہ تھا کہ [illegible] عالی سے امیر اللغات کے بابت کچھ کہین سنین گے مگر افسوس ع

جی کی جی ہی مین رہی بات نہ ہونے پائی
حیف ہے اوس سے ملاقات نہ ہونے پائی

ساتوین خبر —

[illegible] کبھی چوپی لی اوس سے تو ہی کیا [illegible]
نہ سکیگا مین جگہ کی [illegible] رہیگا

ایک اخبار نے ہمارا مضمون جو اودھ پنچ مین شائع ہو چکا تھا کبھی پنچ مین اپنے نام سے شائع کرایا ہے - ع

نہین ہے ہم ۱ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین ہمارا منشا یہ نہین کہتے کہ اوس وقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جب تک یہ نہ معلوم کرلین کہ آپکو کونسا انعام ہمارے مقابلے کے حل کرنے مین ملا ہے ہم بیچ شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچینگے اور انعامات مقرر کرینگے فوراً ہم آپ کو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپ کو ملا - اگر اوس وقت آپکو اطمینان ہو تو آپ اخبار او منیس لمٹڈ کا چندہ بھیجین اور آپ کا انعام بوالپسی ڈاک بھیجدیا جائیگا - تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کمر مین روپیہ - سر مین دماغ اور خیال عزت ہے - ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین - اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱ لاکھ خریدار حاصل کرسکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱ لاکھ خریدار اومنیس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرینگے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی - ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنیکو تیار رہین - جب روپیہ صرف ہوجائیگا ہمکو اختیار ہے کہ اعلان مقابلہ کو بند کردین

چپروتا و دست و زد و کہ یکبت چراغ دارد

ہمکو کچہہ شکایت نہین - اچہا ہے اس کوٹہی کے دہان اُس کوٹہی مین کرنے سے کچہہ نہ کچہہ لکہنا آہی جائیگا اگر سارق صاحب اپنا پتہ ہمکو لکہہ بہیجین تو ہم مضامین لکہہ کر اُن کو بہیجدیا کرین اور وہ اپنے نام سے چہپا لیا کرین - اس صورت مین ہم تو اون کو کچہہ نہین کہتے مگر لوگ سارق لقب دیدین گے - آیندہ اختیار ہے -

راقم

م - ب - علیہ الرحمۃ

اشتہار

حسب دفعہ ۲۰۸ ضابطہ دیوانی

اجلاسی جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ

نمبر ۳۵۵ مقدمہ

بعدالت دیوانی منصفی اوناؤ -

سالک رام ولد ست نراین قوم برہمن پانڈے ساکن شہر لکہنؤ محلہ سعادت گنج ضلع لکہنؤ مدعی

بنام

بخت بلی سنگہ ولد ٹہکری سنگہ وجود ہا سنگہ ولد مل سنگہ اقوام ٹہاکر وکسٹ ساکنان وزمیندار ان (باقی الفاظ مہر سرکاری سے چہپے ہوئے ہین) پرگنہ جہلوترا جگین مدعا علیہم وغیرہ

بمقدمہ مندرجہ عنوان مسمی جود ہا سنگہ ولد مل سنگہ مدعا علیہ پر سمن قطعی بغرض حاضری ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء معمولی طور سے جاری ہوا مگر مدعا علیہ حاضری عدالت وجوابدہی مقدمہ سے اصالتاً و مختارتاً قاصر ہے - لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ مسمے جود ہا سنگہ مدعا علیہ تہیین ۹ - نومبر سنہ ۱۹۱۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے معہ ثبوت تحریری و زبانی وغیرہ اصالتاً خواہ مختارتاً عدالت ہذا مین حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کی کرے ورنہ در صورت عدم حاضری مقدمہ مین یک طرفہ فیصلہ قطعی کیا جاویگا پہر کوئی عذر سماعت نہوگا

تحریر بتاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

دستخط حاکم

بقلم ابو الحسن سمن نویس — دیا شنکر

سہ بہ نیلام ہے بیگہہ واقع موضع (باقی الفاظ مہر سرکاری سے چہپے ہوئے ہین)

(مہر عدالت)

از اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

ڈاس کا ہرکیولیز چاع

(اون تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون)

گٹہیا کسی درجہ کا - وجع مفاصل وجع الورک درد کمر پشت - جوڑون اور اعضا مین درد - چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف کبہی خطا ہی نہین کی - ہزارون چنگے ہوئے ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوجائیگا خون صالح پیدا فاسد دفع - معدہ صاف ہضم صحیح غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہونگے قیمت فی بوتل ۱ ؎ اور خرچہ کمیشن ویلو علاوہ

پتہ - ڈی ان ڈاس کمپنی - دوا خانہ انا پورنا ۶۲۱ اپسر سرکلر روڈ کلکتہ -

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پہر ایسا موقع نہ ہوگا - فرمایش جلد بہیجیے نرخ گہڑی اصلی قیمت ۱۰ روپیہ حال کی قیمت للعہ ۱ اعلے درجے کی ارزان تر گہڑی اچہے پرزے جویل جڑے ہوئے خوب صورت مینا کا ڈائل وقت ٹہیک - ضمانت ۵ سال - قیمتی تحفہ - نرخ گہڑی کے ہر خریدار کو ایک ایک شیشہ - کمانی - خوب صورت بکس - چین ملمع لاکٹ - بندہ نقرئی - انگشتری - عینک مفت - صرف محصول وغیرہ ۱۲

نرخ تہوک فروشی - تین گہڑیون کے خریدار کو ایک سٹ قمیص - چہہ کے واسطے ۱۲ انگوٹہیان - ۱۲ کے واسطے ایک گہڑی مفت دیجاتی ہے -

حسب ذیل گہڑیان اصلی قیمت پر بہیجتے ہین - گہڑی نقرہ اوپن فیس ۱۲ سٹیٹنگ واچ نقرہ ۱۲ ؎ ایضاً طلائی ۵۰ ؎ ضمانت دس سال - ہر گہڑی کے خریدار کو ایک طلائی چین مفت -

کلکتہ - کروان واچ کمپنی

نمبر ۱۰۸ - اپر چت پور روڈ

فرمایش بہیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جاے - یہ مقابلہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۱ء تک قائم رہیگا - ۵ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اوس شخص کو دینگے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بہیجیگا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دیگی مگر خاص انعام مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مین دیا جائیگا - ڈکشنری جس پر مد کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کیا جائیگا - اونیفس ورلڈ کا رخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اوسکی تعمیل کرتے ہین - ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو - ہمارا پتہ یہ ہے -

دی اومینس ورلڈ - برینٹ فورڈ - لندن - ویسٹ انگلینڈ -

The Womans World.
Brent ford London
W. England.

ملامت کرکے وہی تبدیل کیا ہوا بچہ طلب کیا
اوس نے فی الفور وہ بچہ دیدیا اور اپنی ایک
پری کو حکم دیا کہ اوسکو میرے باغ میں پرستان
میں پہنچا دے - اب دونوں کا میل ہو گیا ہے اسلیے
میں اوس کی آنکھوں سے سحر دفع کیے دیتا
ہوں اور تو بھی اس دیوانہ یونانی کے سر سے
گدھے کا سر الگ کرلے تاکہ صبح کو سب کے
ساتھ وہ بھی دار السلطنت روانہ ہو اور کل
رات کی پریشانیاں صرف خواب معلوم ہوں
میں پہلے ملکہ پرستان کا علاج کرتا ہوں تو
تو ویسی ہی ہوجا جیسی پہلے تھی - اور
تیری نظر بھی تبدیل ہوجاے - چاند کی کلی
کیوپڈ کے پھول سے زیادہ قوی ہے اور
اوسی کی تاثیر سے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ پہلے
پھول کا اثر جاتا رہے"

ٹیٹینیا - ٹیٹینیا - اوٹھو میری پیاری ملکہ جاگو -

ٹیٹینیا - میرے آبران! میں نے کیا خواب دیکھا
مجھکو خیال ہوتا ہے کہ میں ایک گدھے پر
عاشق ہوئی -

آبران - تمہارا معشوق یہ لیٹا ہے -

ٹیٹینیا - ایسی عجیب بات کیونکر پیش آئی - ابھی
آنکھیں اس صورت سے کس قدر نفرت
کرتی ہیں -

آبران - تھوڑی دیر خاموش رہو - رابن
یہ مصنوعی سر اوتار لے - ٹیٹینیا اس وقت
باجا بجواؤ - اور ان پانچوں انسانوں کو نیند میں
معمول سے زیادہ غافل کردو -

ٹیٹینیا - اے علم موسیقی کی مشتاق پریو - ادہر
آؤ - اس وقت ایسا گانا ہو اور ایسا باجا بجے
کہ نیند میں غفلت پیدا ہو -

(باجا بجتا ہے - کچھ دیر کے بعد
بند ہوتا ہے)

پک - اے بائم! جب تو بیدار ہو تو تیرے
ہوش و حواس درست ہو جائیں - اور جیسا بیوقوف
تو ہمیشہ سے تھا ویسا ہی ہوجا"

آبران - باجا بجاؤ - اے میری ملکہ آؤ - اب ہم
تم ہاتھ ملا کر ان سونے والوں کے چاروں
طرف ناچیں - ہم دونوں میں دوبارہ محبت قائم
ہے اور کل نصف شب کے بعد تھیسیس کے
محلسرا میں ہم دونوں ناچیں گے اور اوسکی
آیندہ نسل تک کے لیے برکت دیں گے
وہاں دو اور دلدادہ عاشق بھی تھیسیس کے
ساتھ بیاہے جائیں گے -

پک - اے پریوں کے بادشاہ مجھکو مرغ
سحری کی آواز معلوم ہوتی ہے -

آبران - ملکہ بہتر ہے کہ رات کی سیاہی کے
ساتھ ہم بھی چپ چاپ یہاں سے کافور ہوجائیں
ہم لوگ چاند سے زیادہ جلد دنیا کا چکر
لگا سکتے ہیں -

ٹیٹینیا - اے میرے سردار چلو - راستہ میں
مجھ سے بیان کرنا کہ میں کیونکر ان انسانوں کے
ساتھ زمین پر سوتی ہوئی کیونکر ملی -

(سب جاتے ہیں)

(پہلے ترہی اور شکاری
باجوں کی آواز آتی ہے
پھر تھیسیس - ہپالیٹا - ایجیس
مع ہمراہیوں کے داخل
ہوتے ہیں)

تھیسیس - ایک شخص تم میں سے جائے اور
جنگل کے نگہبان کو بلا لائے - چونکہ ہماری رسم
ختم ہوگئی اور دن بھی شروع ہوا چاہتا ہے
اس لیے میں اپنی معشوقہ کو کتوں کا ناچ
دکھاؤں گا - ہمارے کتوں کو مغربی گھاٹی میں
چھوڑ دو - اور ایک شخص نگہبان کو فوراً
بلا لائیے -

(ایک خادم جاتا ہے)

اے خوب صورت ملکہ اب ہم اس پہاڑ کی
چوٹی سے کتوں کے ناچنے اور غل و شور کرنے
کا تماشہ دیکھیں گے -

ہپالیٹا - میں نے ایکبار [illegible] کریٹ کے جنگل
میں ایک بڑے زبردست بادشاہ کے ہمراہ
اسپارٹا کے کتوں کا ناچ دیکھا ہے - اوس مرتبہ
اس قدر شور و غل ہوا تھا کہ تمام زمین آسمان گونج
گیا تھا - اور اوس کے بعد یہ ایسی سیر میری نظر
نہیں گزری -

تھیسیس - میرے کتے بھی اوسی نسل کے ہیں
اپنے کام میں بے نظیر ہیں - ان کے اعضا نہایت
قوی ہیں اور ان کے شور و غل کی تمام یونان میں
شہرت ہے -
اخاہ! یہ عورتیں کون ہیں؟ اور یہاں
کیسے لیٹی ہیں؟

ایجیس - میرے سردار - یہ تو میری لڑکی ہے
جو ادہر سو رہی ہے - اور یہ لائسینڈر ہے - یہ
ڈمیٹریس ہے - اور یہ ہیلینا نیڈار کی لڑکی ہیلینا
ہے - مجھکو تعجب ہے کہ یہ سب یہاں کیسے جمع
ہوئے ہیں -

تھیسیس - غالباً کسی مذہبی رسم کے ادا کرنے
کے لیے وہ سویرے اوٹھے اور ہمارے اوپر
آنے کا حال سنکے یہاں پہلے سے جمع ہوگئے -
ایجیس! شاید آج ہی کا دن تو ہرمیا کی جواب کے
کے لیے مقرر کیا گیا تھا -

ایجیس - جی ہاں -

تھیسیس - شکاریوں سے کہو کہ سینگ پھونک کر
انکو جگائیں -

(ترہی بجتی ہے - غل و شور ہوتا
ہے - لائسینڈر - ڈمیٹریس - ہرمیا
ہیلینا - گھبراکر جاگ پڑتے ہیں)

مرحبا جزاک اللہ

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

فریاد زمین بحضور خلاق ارض و سما

خداوندا۔ عالم علوی کی خاک پا جو یولین کی سپٹ سپٹ۔ خاک چاٹ کے قدمبوسی کی ہوا کو دل مین جگہ دے کے عرض (عرض) پیرا ہے کہ تو نے اپنی مشیت اور مصلحت سے مجھے عالم قدس سے فرد تر طرح طرح کے موالید سے عجیب دیوانی ماندی بنایا ہے۔ اور مجھہ مین ایسی ایسی طاقتین رکھی ہین کہ چشم بینا اور دل دانا کے واسطے ایسا سامان بن جاتا ہے کہ لاکھون اور ہزارون نفوس جنکو کل کائنات کے معاملون مین عقل کے گھوڑے دوڑانے کا شوق چرایا ہوتا ہے وہ دین و دنیا تک فراموش کر جاتے ہین۔ مگر ایک ذات شریف ایسی پیدا کی ہے کہ ساری دنیا کی اوکھاڑ پچھاڑ ایک طرف اور اوس کی بکر کود ایک طرف۔ اور تعجب لطف یہ ہے کہ باتون مین تو آسمان مین تھگلی لگاتا دور کی کوڑی لاتا ہے۔ مگر افعال [illegible] ایسے ہوتے ہین کہ [illegible]

[illegible] زبان [illegible]
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ایک ذرا سی بات یہ ہے کہ سب انسان جانتے ہین چند روز کے واسطے ہم اس زمین پر آئے ہین اور اوس کے بعد جو چیزین یہان کی ہین اون کو چھوڑ کے چلے جائینگے

مگر میری چھاتی پہ کودون دلنے مین تو ہر بات اوٹھا نہین رکھتے اون کی محبت جو میرے ساتھہ اوس کو دل سے پسند بھی کرتی ہون۔ مگر اسی محبت کا یہ اثر ہے کہ ایک دوسرے سے کٹے مرتے ہین۔ اگرچہ ہر طرح یقین دلایا جاتا ہے کہ آغوش مادر اون کے واسطے پیدائش کے وقت سے کھلی ہے۔ اور کھلی رہے گی جلد ہی کیا ہے۔ دیر سویر اس مین آ کے چین سے سو رہینگے اور ایسے سوینگے کہ پھر حشر ہی مین چونکینگے۔ مگر آبادہا لائین مین سب باتون کو بدل بہال کر اچھے خاصے بنے جنگے قبل از وقت موت کے پہاٹک مین گھس پل کر داخل ہو جاتے ہین مالا یہ نہین جانتے کہ مین تنگ حوصلہ نہین جتنے نسل آدم سے اب تک ہوئے ہین وہ اگر سب کے سب زندہ ہوتے تب بھی چپقلش نہ ہوتی۔ کرورون میل جنگل پڑین پڑے ہین جہان جا ہین بسین۔ ہزارہا دریا [illegible] نکلتے اور بہتے آتے ہین جہان دام [illegible] پہ نظر لیتے ہین اور [illegible] کے مزے سے باہم خوشی [illegible]۔ مگر اس حریص اور خود رائے [illegible] ایک دوسرے [illegible] ملکیت [illegible] کو آستین چڑھائے [illegible] بہشت مشت دو ت [illegible]۔ ڈانڈا امینڈی۔ لڑائی بھڑائی اس بلا کی کہ ایک ایک دن مین ہزار ہا آدمی

بھائی آپ ہی ہلاک کرتا اور اسکو بہادری و شجاعت سمجھتا ہے اور چونکہ سب میری اولاد ہین اور گوشت پوست اونکا اونہین اجزا و عناصر سے بنا ہی جو مجھہ مین موجود مین اس وجہ سے جوش محبت سے میرا دل بہت دکھتا ہے۔ پس امیدوار عرض ہے کہ

بدل دے اور دل اس دل کے بدلے
الٰہی تو تو رب العٰلمین ہے

ابھی کل کی بات ہے افریقہ مین انگریزون اور بوئرون سے ایسی گھمسان لڑائیان ہوئین کہ لہو کی ندیان بہہ گئین اور بوئرون کو تو نے اتنی سمجھہ نہ دی کہ انگریزون کیواسطے جگہ خالی کر دیتے اور خود کسی اور طرف ذرا کھسک جاتے سارا قتل و خون فرو ہو جاتا۔

چونکہ تو نے طاقتور اور قوی کو بہت کچھہ زور بخشا ہے۔ بس انگریزون نے بوئرون کو مار مار کر بولا دیا اب وہ بیچارے کٹپ پٹا کے کونے مین بیٹھے ہین اب بھی جنگ معنوعہ ٹھپنہ دوسے لڑو سے پر عمل کر رہے ہین اور اپنی نسل قوم کو جو دنیا مین بہت کچھہ کام کرنیوالی تھی نیست و نابود کر رہے ہین۔ اور میرے سینے پر خواہ مخواہ کی دھماچوکڑی مچا رہے ہین۔ پس میری غرض یہ کہ مین انکی حرکتون سے نہایت زچ ہو رہی ہون۔ اگر ان کی عقل سلیم درست کر دے کہ یا تو فوراً اس سوال سے بہاگ جائین مین انکو دوسری جگہ دیدونگی۔ وہان افریقہ کے جنگلون مین مزے سے کہائین پئین چرین چگین اور دندناتے پہرین سونا چاندی۔ جواہرات اپنے سبزے دلیسہ کا لکڑیون کہ جبین اور مالدار نبین اور نہین تو انگریزون کی اطاعت کان بچھاکے کرین اونکی حکومت مین چین سے بسر کرین۔ واجب بود عرض رسانید۔

فدوی زمین۔ از عالم سفلی۔

نیو کمیشن ایجنسی

لکھنو کی تمام چیزین از قسم پارچہ دکھنی و ململ و نقرئی و زیور طلائی و ملمع وغیرہ و بیس و گوٹہ کناری و پاپوش و میوہ جات و اچار و مربا و تمباکو ہر قسم عطریات غرضکہ جملہ سامان جو یہان سے بقیمت ارزان قابل حق السعی کے عوض بذریعہ ریلوے پارسل بھیجا جاتا ہے یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے ابتدا سے اب تک جسقدر فرمائشون کی تعمیل ہوئی ہے کسیکو کوئی شکایت نہین ہوئی۔

المشتہر
شاہ محمد خان کمیشن ایجنٹ
امین آباد۔ لکھنو
کوٹھی عنایت باغ

نہین ہے ہم۔ ۱۰ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اور یہ نہین کہتے کہ اوس وقت تک دیتے ہین جبتک یہ معلوم کر لین کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معما کے حل کرنے مین ملا ہے ۹ بجے شام کو ہر روز فہرست مستحق قابلیت کے ساتھہ جانچین گے اور انعامات مقرر کرینگے۔ فوراً ہم آپ کو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار ٹینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپ کا انعام بذریعہ ڈاک بھیجدیا جائیگا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہمارے ہی کرنے سے روپیہ صرف ہونا [illegible] اور خیال عزت ہے۔ ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ اگر ہم اس جائز طریقے سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار ٹینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرینگے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرینگے تیا [illegible] مین جو پیسہ صرف ہو جائیگا [illegible] کہ اہل [illegible] مقابلہ [illegible]

اشتہار

حسب دفعہ ۸۲ ضابطۂ دیوانی بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ۔

نمبر ۴۶۷

عدالت خفیفہ

خدا یین عمر ۵۳ برس ولد شیودین قوم بقال ساکن تارگانون پرگنہ بڑہا تحصیل و ضلع اوناؤ — مدعی

بنام

کھنا عمر ۲۸ برس ولد گجوا قوم پاسی ساکن پچھیا پرگنہ بڑہا تحصیل و ضلع اوناؤ حال وارد بمقام شہر و ڈاکخانہ سوالام کوٹھی ملک غیری — مدعا علیہ

دعویٰ

اسی پانی

مقدمہ مندرجہ عنوان سمن تعلیمی بنام کھنا مدعا علیہ بغرض حاضری عدالت ۳۰۔ جون ۱۹۰۰ء جاری ہوا۔ بوجہ عدم دستیابی وسکونت حال ملک و سرا واپس آیا۔ حسب اوخال تپہ مدعی سمن بغرض حاضری ۳۰۔ جولائی ۱۹۰۰ء بمقام سیرو ڈاکخانہ سوالام کوٹھی ملک غیری جاری ہوا۔ باوجود یاد دہانی مکرر سکر واپس نہین آیا۔ نہ اوس کے واپس آنے کی کوئی امید ہے۔ لہذا یہ اشتہار بموجب دفعہ ۸۲ ضابطۂ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر کھنا مدعا علیہ تعین ۱۶۔ نومبر ۱۹۰۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً حاضر ہوکر جوابدہی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ مقدمہ منفصل کیا جاوے گا۔ اور پہر کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔

تحریر تاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۰ء

دستخط حاکم

مہر عدالت

بقلم ابوالحسن سمن نویس

ملک وحال — دیاشنکر

از اکتوبر ۱۹۰۰ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

ڈاس کا مرکب اوجاع

(اون تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون) گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل۔ وجع الورگ۔ درد کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا مین درد۔ چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف کبھی خطا ہی نہین کی۔ ہزارون چنگے ہوئے۔ ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوجاے گا۔ خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف۔ ہضم صحیح۔ غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہون گے۔ قیمت فی بوتل ؏ اور خرچہ کمیشن ویلو ؏

پتہ۔ ڈی ان ڈاس کمپنی۔ ہوا خانہ اناپورنا ۱۲۱ اسے لوئر سرکلر روڈ کلکتہ۔

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پہر ایسا موقع نہ ہوگا۔ فرمائش جلد بھیجیے۔ فرنچ گہڑی اصلی قیمت ؏ حال کی قیمت ؏ اعلی درجہ کی ارزان تر گہڑی اچھے پرزے جویل جڑے ہوئے خوب صورت مینا کار ڈایل۔ وقت ٹھیک ضمانت ۵ سال قیمتی تحفہ۔ فرنچ گہڑی کے ہر خریدار کو ایک ایک شیشہ۔ کمانی۔ خوب صورت بکس۔ چین ملمع لاکٹ۔ بندہ نقرئی۔ انگشتری۔ عینک مفت۔ صرف محصول وغیرہ ۱۲ا

نرخ تھوک فروشی۔ تین گہڑیون کے خریدار کو ایک سٹ قمیص۔ چھ کے واسطے ۱۲۔ انگوٹھیان۔ ۱۲ کے واسطے ایک گہڑی مفت دیجاے گی۔

حسب ذیل گہڑیان اصلی قیمت پر بہیجتے ہین۔ گہڑی نقرہ اوپن فیس ؏ ہنٹنگ ؏ آج نقرہ ؏ سلور ہنٹنگ ؏ زنانہ گہڑی ؏ ایضاً طلائی ؏ ضمانت دس سال۔ ہر گہڑی کے خریدار کو ایک طلائی چین مفت۔ کلکتہ کرونا اچ کمپنی نمبر ۱۰۱۔ اپر چیت پور روڈ۔

فرمائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہوجاے۔ یہ مقابلہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء تک قائم رہیگا۔ ۵ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اوس شخص کو دین گے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دیگی مگر خاص انعام مارچ ۱۹۰۱ء مین دیا جاے گا۔ ڈکشنری مین جس پتہ کا نام پایا جایگا وہ جواب مین منظور کر لیا جایگا۔ اومنیس لمٹڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اسکی تعمیل کرتے ہین ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو ہمارا پتہ یہ ہے۔

The Woman's World.
Brent ford London
W. England.

دی اومینس ورلڈ برنٹ فورڈ لندن۔ ویسٹ انگلینڈ۔

خواب پریشان

تتمہ یکم نومبر ۱۹۰۱ء

ڈیمٹرس - مجھکو یہ سب واقعات دور کے پہاڑون کی طرح ایسے دھندلے نظر آتے ہین کہ مجھے سمجھ مین کچھ نہین آتا -

ہرمیا - مجھکو رات کی ہر بات دوہری معلوم ہوتی ہے او عقل کام نہین دیتی -

ہیلن - یہ خیال بھی ایسا ہی ہے جس طرح کسی کو موتی راستہ مین پڑا ملی جائے اور وہ شک کرتا ہو کہ اس آدمی کو اپنا سمجھون یا نہ سمجھون یہی حال میرا ہے -

ڈمیٹرس - کیا در اصل ہم سب جاگ رہے ہین ؟ یہ کہین خواب تو نہین ہے ؟ کیا ڈیوک یہان آگیا تھا اور ہم کو اپنے ساتھ بلا گیا ہے -

ہرمیا - ڈیوک آیا تھا - اور میرا باپ ؟) ہمراہ تھا -

ہیلن - اور ہپالیٹا بھی تھی -

لایسنڈر - ڈیوک حکم دے گیا ہے کہ ہم اوسکے پیچھے پیچھے عبادت گاہ چلین -

ڈیمٹرس - تو یہ خواب نہین ہے اور ہم کو چلنا چاہیے - راستہ مین رات کے واقعات بیان کرتے جائینگے -

(جاتے ہین)

باٹم - (جاگ کر) جب میرا فقرہ (نشان ہے) تو مجھکو پکارنا - مین فوراً آؤنگا - اب میرا نشان ہے "اے خوب صورت پریمس ؟"

ارے کوئنس - او فلیوٹ دہونکنے والے اسناوٹ قلعی گر - اسٹار وِلنگ ! یا خدا ! یہ سب مجھکو سوتا چھوڑ کر بھاگ گئے - آہا - مین نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس کا بیان انسان کے امکان سے خارج ہے - انسان بالکل گدہا ہے - اگر وہ اپنا خواب کسی سے بیان کرے - مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ---------- ب کیا کہون کہ کیا ہو گیا ؟ اور میرے سر پر ایک ---------- لیکن انسان بالکل گدہا ہے - اگر وہ کہے کہ میرے سر پر کیا تھا ؟ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے - نہ کسی ہاتھ نے چھوا ہے نہ کسی زبان نے چکھا ہے نہ کسی کے دل مین یہ وہم و گمان آیا ہے جو میرا خواب تھا مین کوئنس سے کہونگا کہ وہ ایک نظم تیار کرے اور اوس کا نام باٹم کا خواب رکھا جائے گا کیونکہ اسکی تہہ تک کوئی نہین پہونچ سکتا -

اور مین ڈیوک کے سامنے اسکو تماشہ کے بعد پڑھونگا - بلکہ زیادہ موثر بنانے کے لیے تھسبی کی وفات کے وقت پڑھونگا -

دوسرا سین

کوئنس کا مکان

(کوئنس - فلیوٹ - اسناوٹ - اور اسٹار وِلنگ داخل ہوتے ہین)

کوئنس - کوئی باٹم کے مکان پر گیا تھا ؟ وہ واپس آیا یا نہین ؟

اسٹار وِلنگ - اوس کا کہین پتہ نہین ہے غالباً پریان اوسکو اوڑا لے گئین -

فلیوٹ - اگر وہ نہ آئے تو تماشہ نہین ہو سکتا

کوئنس - غیر ممکن ہے کیونکہ تمام شہر مین اوس سے عمدہ پریمس کوئی نہین بن سکتا -

فلیوٹ - وہ تمام اہل حرفہ مین سب سے زیادہ عقلمند ہے -

کوئنس - اور سب سے زیادہ حسین و خوش آواز ہے (اسنگ داخل ہوتا ہے)

اسنگ - استادو ! ڈیوک مندر سے واپس آرہا ہے - اوس کے ساتھ چند اور لارڈ اور لیڈیون کی بھی شادی ہوئی ہے - اگر آج ہمارا تماشہ ہوتا تو ہم سب آدمی بنجاتے -

ـــ انگریزی مین باٹم کے اصطلاحی معنے گدہے کے ہین -

COUGHS

نمبر ۲ کھانسی

اپنی کھانسی سے بے پروائی نہ کرو کیونکہ تاخیر کرنے سے اکثر خوف پیدا ہوتا ہے

CHAMBERLAINS COUGHREMEDY·

چیمبرلین کا علاج کھانسی

خوشگوار اور ہر طرح محفوظ اور کامل علاج ہے اس مین افیون کا کوئی جزو نہین ہے اور اسکی ذمہ داری کی گئی ہے -

بڑی بوتل عہ چھوٹی بوتل عہ

تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین -

CHAMBERLAINS PAINBALM·

چیمبرلین کا پین بام

وجع مفاصل

کہڑی کمر

ورم نیل

درد پہلو

درد کمر

کے لیے سفارش کی گئی ہے -

یہ عام خانگی علاج ہے -

قیمت عہ عہ

ہر مقام پر تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین -

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY·

چیمبرلین کا قولنج ہیضہ و اسہال کا علاج

اس سے درد شکم

قولنج

قے

پیچش

اسہال

اور تمام امراض معدہ کو فائدہ ہوتا ہے -

قیمت عہ عہ

ہر مقام پر تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین -

نلیوٹ- ہائے افسوس- دوست ہاٹم- اگر تم
آج موجود ہوتے تو تم عمر کے لیے چھ آنہ روز کا
ٹھیکہ لکھ جاتا- یہ غیر ممکن تھا کہ ڈیوک اس کے
لیے چھ آنہ یومیہ سے کم مقرر کرتا-

(ہاٹم داخل ہوتا ہے)

ہاٹم- میرے بہادر نوجوان دوست کہاں ہیں؟
کومنیس- اخاہ! ہاٹم- یہ بڑی مبارک ساعت
ہے جو تمہارے اس گھر میں قدم رکھا-
ہاٹم- استاد وا! مجھکو عجائبات بیان کرنا ہیں
لیکن اس وقت کچھ نہ کہو- میں اور وقت سب
حال صاف صاف بیان کرونگا-
کومنیس- کچھ تو کہو-
ہاٹم- اس وقت کچھ نہیں بتلاؤنگا- صرف
یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیوک کو کھانے سے فراغت
ہوگئی- اپنا لباس تیار کرو- داڑھیوں کے
لیے عمدہ رسیاں مہیا کرو اور شاہی محل کے
پاس مجھ سے ملو- ہر شخص اپنا اپنا پارٹ دیکھ لے
کیونکہ ہمارا تماشہ پسند کیا گیا ہے- کم سے کم
یہ انتظام تو ضرور کرو کہ تھسبی کے کپڑے صاف
ہوں- ہاں جو شخص شیر کا پارٹ کرنے والا ہو
وہ اپنے ناخن نہ کٹائے کیونکہ وہ شیر کے پنجہ کا
کام دینگے- ایکٹرو مہربانی کر کے آج پیاز یا لہسن
نہ کھانا کیونکہ وہاں شیریں گفتاری کی ضرورت
ہوگی- بس بس چلو- دیر نہ لگاؤ-

(سب جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

پہلا سین تھیسیس کا محل-

(تھیسیس- ہپالیٹا- فلاسٹریٹ
چند لارڈ- اور درباری داخل
ہوتے ہیں)

ہپالیٹا- یہ دونوں عاشق جو باتیں کرتے ہیں
مجھکو عجیب سی معلوم ہوتی ہیں-
تھیسیس- یہ واقعات قابل تعجب ضرور ہیں لیکن
ان میں صداقت کم ہے- مجھکو ایسے پرانے مضمون
اور پریوں کی داستانوں کا ہرگز یقین نہیں
آتا- عاشقوں اور دیوانوں کا دماغ ایسا
پر جوش ہوتا ہے اور اُن کی قوت تخیلہ ایسی قوی
ہوتی ہے- کہ جو خیالات وہ قائم کر لیتے ہیں
کبھی عقل سلیم میں اون کا وہم بھی نہیں ہو سکتا
دیوانہ- عاشق- اور شاعر ہر وقت عالم خیال
میں محو رہتے ہیں- ایک کو ہر وقت اتنے بھوت
اور شیطان نظر آتے ہیں کہ تمام دوزخ میں
بھی نہ ہونگے- یہ تو دیوانہ ہے-
دوسرا غلبۂ شیفتگی میں مصر کی سیاہ فام
عورت کو سب سے زیادہ حسین سمجھتا ہے- یہ
عاشق ہے-
شاعر اپنے کلام میں نفاست اور
نزاکت پیدا کرنے کے لیے زمین و آسمان کے
قلابے ملا دیتا ہے- اور جس طرح وہم معدوم
چیزوں کو وجود عطا کر دیتا ہے اوسی طرح
شاعر کا قلم اون کے لیے شکل- صورت اور
جگہ تجویز کر دیتا ہے- خیال کی یہ تاثیر ہے
کہ اگر کسی خوشی کا گمان آئے تو اوس خوشخبری
کا لانے والا بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے-
یا رات کو کچھ ڈر معلوم ہو تو جھاڑی ریچھ معلوم
ہونے لگتی ہے-
ہپالیٹا- لیکن رات کے تمام واقعات بیان
کرنا اور اُن کے تہذیب کا فی الحقیقت بدل جانا
اور اس وقت تک اوس کا اثر باقی ہونا ایک
ایسی شہادت کہ یہ تمام داستان بے اصل
نہیں ہو سکتی- مگر بہر حال یہ معاملہ عجیب
ضرور ہے-
تھیسیس- دیکھو- وہ سب کیسے خوش
خوش آرہے ہیں-

(لائسنڈر- ڈیمٹرس- ہرمیا
اور ہیلینا داخل ہوتے ہیں)

اے شریف دوستو- تم کو خوشی نصیب ہو
اور تمہارے دل تازہ عشق و محبت کے لطف
اوٹھائیں-
لائسنڈر- خدا آپ کو ہر وقت اور ہر حالت میں
ہم سے زیادہ خوش رکھے-
تھیسیس- ابھی ہمارے سونے میں تین گھنٹہ کا
وقفہ ہے- اس سخت وقت کے کاٹنے کے لیے
کیا کیا تماشہ- ناچ رنگ ہمارے ملاحظہ کے
واسطے تیار کیے گئے ہیں- ہمارا داروغہ عشرت
کہاں ہے؟ کیا کوئی تماشہ نہیں ہے؟ فلاسٹریٹ
کو بلاؤ-
فلاسٹریٹ- میں حاضر ہوں-
تھیسیس- کہو آج شب کے لیے کیا سیر تماشہ
مقرر کیے ہیں- اور یہ آہستہ آہستہ گزرنے والا
وقت صرف کرنے کے لیے تم نے کیا سامان کیا
ہے"
فلاسٹریٹ- چند تماشوں کا خلاصہ حاضر ہے
ان میں سے انتخاب کریجیے-

(ایک کاغذ دیتا ہے)

تھیسیس- (چند تماشوں کے نام پڑھنے کے
بعد) ایک مختصر اور طویل کھیل جس میں نوجوان
پرئیس اور اُس کی معشوقہ تھسبی کا حال ہے-
ایک ہنسانے والا پر غم تماشہ" ہنسانے والا
اور پُر غم- مختصر اور طویل- یہ کیا معنے؟ گرم برف
اور سیاہ پالا- یہ اجتماع ضدین کیسا؟
فلاسٹریٹ- حضور یہ تماشہ دس بارہ لفظوں کا

١ ملک عرب کا ایک حکیم کہتا ہے "دو الوہم خلاق" دونوں کا خیال ایک ہے صرف الفاظ مختلف ہیں-

کیا میرے ساتھ چاپئین چاپئین لگائی ہے۔ آپس کی بم چخ کی تو خبر لو!

ہے اور ایسا مختصر ہے کہ ہم نے ایسا چھوٹا
تماشہ کبھی نہین دیکھا لیکن جو الفاظ فضول
ہی ہین - کیونکہ کل تماشہ مین [illegible]
ہے نہ کوئی ایکٹر کام کے قابل ہے [illegible]
تماشہ نہایت دشوار اور طویل ہے -
یہ تماشہ پر غم ہے - کیونکہ ہیرو بالآخر
خودکشی کرتا ہے اور جس وقت مین نے اس
سین کو دیکھا تو میرے [illegible] آنکھون سے آنسو
نکل آئے لیکن [illegible] بے انتہا [illegible]
اس قدر آنسو کبھی [illegible] نہین نکلے تھے -
تھیسیس - یہ تماشہ لکھنے والے کون ہین ؟
فلاسٹریٹ - یہ دارالسلطنت کے اہل حرفہ
ہین جنہوں نے [illegible] دماغ سے محنت کبھی نہ
کی ہوگی - اور آپ کی شادی کے جشن مین پہلی بار
اس تماشہ کے حفظ کرنے کی کوشش کی ہے -
تھیسیس - ہم اسکو ملاحظہ کرین گے -
فلاسٹریٹ - نہین حضور یہ آپ کے دیکھنے کے
قابل نہین ہے - کیونکہ اس مین کچھ نہین ہے
البتہ اگر آپ کی دلچسپی ان کی نیک نیتی سے ہے
کہ آپ کے خوش کرنے کے لیے انہوں نے
کس محنت سے اس تماشہ کو یاد کیا ہے تو
بیشک آپ کو لطف آئے گا -
تھیسیس - مین اس تماشہ کو پسند کرتا ہون
کیونکہ جب سادگی اور وفاداری سے کوئی
بات کی جائے تو اوس مین عیب نہیں نکل سکتا
جاؤ ان ایکٹرون کو بلا لاؤ - لیڈیو اپنی اپنی
جگہ پر بیٹھ جاؤ -
(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

ہپالیٹا - مجبور ہون اور مفلسون کا اپنی
حیثیت سے زیادہ کوئی بات کرنا اور فضول
تکلیف اوٹھانا اچھا نہین معلوم ہوتا -
تھیسیس - میری پیاری ملکہ - دیکھو انکو
کوئی تکلیف نہ ہوگی -
ہپالیٹا - فلاسٹریٹ کہتا ہے کہ وہ کچھ
نہین جانتے -
تھیسیس - تو ہماری اور بھی مہربانی ہوگی
کہ ہم اون کا شکریہ فضول اور بے سبب ادا
کرین - ہمارے لیے یہی دلچسپی کافی ہے کہ
ہم اُن کی غلطیان [illegible] - اگر تماشہ
مین کچھ نقایص ہون تو ہم یہ خیال کر لین
کہ کیا ہوا [illegible] کر لیا ہے
جہان کہین مجھکو جانے کا اتفاق ہوا بڑے
بڑے منشی میرے لیے مبارکباد لکھکر لائے
اور جس جگہ مین نے دیکھا کہ اُن کا بدن
کانپنے لگا یا رنگ زرد پڑ گیا یا غلط پڑھنے
لگے یا اُن کے گلے مین ایسے کانٹے لگے کہ وہ
کچھ نہ کہہ سکے اور خاموش ٹھہر گئے
اُن کی اس خموشی سے بھی مین نے ایک
نیچی مبارکباد سمجھ لی اور اُن کے اس عجز
و خموشی کا مجھ پر ویسا ہی اثر ہوا جیسا بڑے
بڑے فصیح مقرر [illegible] ہوتا -
میرے نزدیک محبت اور خوشی سب
سے زیادہ مقرر ہین -
(فلاسٹریٹ دوبارہ
داخل ہوتا ہے)
- باقی آیندہ -

مرقع عبرت

(ریویو)

ریویو نام ہے اُن خیالات کو آزادی
سے اظہار کرنے کا جو کسی چیز کے دیکھنے سے اچھے یا
بُرے پیدا ہون - پس اس وقت ہم مرقع عبرت
پر ریویو لکھنے کیا بیٹھے ہین بلکہ اُن خیالات کا
اظہار کرنے بیٹھے ہین جو مرقع عبرت کو دیکھکر
ہمارے دل مین پیدا ہوئے - قبل اس کے
کہ ہم [illegible] کتاب پر اپنے اچھے یا بُرے خیالات
ظاہر کرین - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مصنف
صاحب کی تھوڑی سی سوانح عمری نذر ناظرین
کر دین - اس کتاب کے مصنف شیخ محمد [illegible]
صاحب ہین - آپ جگور ضلع لکھنؤ کے تعلقدار
صاحب کے بڑے بھائی ہین - آپ نے
ابتدائی تعلیم مولوی توکل حسین صاحب سے
حاصل کی - اس کے بعد کیننگ کالج وارڈ
کلاس مین بھرتی ہوئے - پھر نوکری کی طرف
توجہ کی - اور ایک دم سے تحصیلدار ہو گئے
جب تک تحصیلدار رہے نہایت جانفشانی
محنت مشقت سے کام انجام دیا یہان تک
کہ اب آپ ڈپٹی کلکٹر ہین - اور بہت جلد
مستقل ہو جائین گے -
ہم نے آپ کی تصنیف "مرقع عبرت"
کو بہت غور اور نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا
واقعی یہ رسالہ اچھا اور بہت اچھا ہے -
اس رسالہ مین دکھایا گیا ہے کہ غیبت بدگوئی
سے کیا کیا بُرے نتایج ظہور مین آتے ہین -

(۱۳ صفحہ) ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ نمبر پڑھئے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ آپ کو دو سو پونڈ نقد مل جائین مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے زیادہ طولانی فہرست نامون اور
اقسام پرند کی ذیل کے موافق حروف سے تیار کر سکتا ہے -

W D C C O c c k q L I A P R . J A R J
D P C S P N C L V C B R D I M W A D O H J

ہم پرندون مین تمام پرند خواہ وہ مرغیان - کوے یا اسی قسم کے اور جانور ہون شامل کر لین گے آپ کو اختیار ہے کہ جا ہو ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست مین ہے استعمال
کرین [illegible] - جو شخص ۲۵ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کے جانورون کے نام لکھیگا ہم بلا تخصیص کے دو سو پونڈ کا یا اس سے کم خوب صورت انعام دین گے

اور غیبت کنندہ کو کیسی کیسی شرمندگیان اُٹھانا پڑتی ہین - گو یہ رسالہ بالکل سیدھی سادی اُردو مین لکھا گیا ہے مگر معلوم نہین کہان کی دلچسپی کوٹ کوٹ کے بھر دی گئی ہے کہ بغیر ختم کیے ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا ہے -

مضمون تو صرف اتنا ہی سا ہے کہ کہ ایک تحصیلدار صاحب کو جو ہندوؤن کے سامنے مسلمانون کی شکایت اور بدگوئی اور مسلمانون کے سامنے ہندوؤن کی غیبت اور برائی کیا کرتے تھے کیسی سخت شرمندگی اور ندامت اوٹھانا پڑی - لیکن یہ ذرا سا مضمون اُن لوگون کے حق مین اُستاد شفیق اور ناصح مشفق کا کام دینے کو کافی ہے جو اپنے زعم مین اپنے آپ کو ارسطو فطرت خیال کرتے ہین اور بعد کو اپنے افعال اور کردارون کی بدولت لوگون کی نظرون مین بے وقعت ہو جاتے ہین - اور پھر منہ دکھانے والے نہین رہتے ہین جیسا کہ اس رسالے کے ہیرو میان جی قطب الدین تحصیلدار کو اپنے افعال اور عادات کی بدولت چار شخصون مین ندامت اور شرمندگی اُٹھانی پڑی - اور کسی کو منہ دکھانے والے نہین رہتے -

یہ رسالہ اُن لوگون کو بھی راہ راست [illegible] لگانے والا ہے جو تھوڑی سی انگریزی پڑھکر انگریزی خیال کے بننے لگتے ہین اور حب قومی کے دشمن بن کر دینی اور ناگزیر دنیاوی افعال ترک کر دیتے ہین - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے بے اعتبار ہو جاتے ہین اور کوئی منہ نہین لگاتا ہے -

غرض یہ کہ بہمہ وجوہ یہ رسالہ اچھا نئے رنگ نئے ڈھنگ کا ہے - ہان یہ ضرور ہے کہ جابجا غلط چھپ گیا ہے اُس کے واسطے غلطنامہ لگا دیا گیا ہے - اور بعض بعض جگہ جو محاورات کی غلطی یا اوکھڑی ہوئی اور بے ربط عبارت ہے وہ اسی وجہ سے عمداً لکھی گئی ہے تاکہ رسالہ حاسدون کی نظرون سے محفوظ رہے -

راقم - محمد بشیر -

ہمارے اکسٹرا اسپشل رپورٹر

جناب پنچ صاحب بہادر بہادران سلامت باکرامت واز مرض نفاق بعافیت باشند -

حضرت خیر جیسے آپ کا رپورٹر استعفا داخل کرتا ہے - کیا وجہ کہ مین ٹھہرا اتفاق محبت کا آدمی - اور میرا کام اسی میل ملاپ سے آج تک چلا ہے اور آئندہ اگر ہاتھ پاؤن جسم و جان - دل و دماغ مین میل جول رہا تو چلے گا ورنہ آپ میری گرد تک نہ پاسکے گا - ماں باپ مین جب میل محبت ہوئی تو یہ راقم تولد ہوا - اوس کے بعد جو مہربانی انا صاحبہ نے مکرر [illegible] جب محبت صرف کی تو اون کی پستان مین دودھ اوترا - بندے کی غذا ہوئی اور جی سکا ورنہ قبرستان مین لانگ بوٹ کے برابر ایک قبر میری بھی بنی ہوتی - اور آج آپ کے ناظرین اس کثیف کی چہ میگوئیان نہ سُن پاتے اور نہ جناب آپ مجھے اس سفر مین کی تکلیف دیتے - مگر اب مجھے یہان سلسلہ محبت کی خیر نظر نہین آتی - کیا معنے کہ میرے انتظام جسمانی و دماغی کا جاگ ٹوٹتا معلوم ہوتا ہے اور مجھے یہ یقین آ گیا کہ مطابق وعدے کے آپ میرے گھر کے لوگون یعنے رپورٹرن صاحبہ کو میرا حق المحنت پہونچاتے رہین گے اور عورت ذات خاصکر ہندوستان کی جب شوہر کی کمائی نہ پائے گی تو ناقون مرنے لگے گی - اور ہندوستان پہونچنے کے قبل خود ہی طلاق لے لیگی - اور جب خدا نخواستہ بندہ وطن مرحوم کو واپس آئے گا تو نکاح صاحب رٹیرن ٹکٹ یعنے طلاق نامہ دکھا کے عالم بالا کو چلتے پھرتے نظر آئین گے -

آج کل اس ملک مین آکے مین ایسے ہی معاملات دیکھ رہا ہون کہ جو لوگ یکدل ہوکے لڑنے مرنے اور چین کو راہ راست پر لانے کا بیڑا اوٹھا کے آئے تھے اون مین ایسا نفاق پھوٹا ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ کا معاملہ کر رہا ہے - ساری داستان کون سنائے - اخبارون مین آپ نے دیکھ ہی لیا ہوگا - بڑے شہنشاہ اور بادشاہ اپنے سر سے منہ پھلائے ہوئے ہین - ایک کہتا ہے آم - دوسرا کہتا ہے اِملی - ایک کا قول ہے شام ہے - دوسرا کہتا ہے صبح نور کا تڑکا ہے اس رنگ کو دیکھ کے قلم - دوات - کاغذ - ہاتھ پاؤن

نیو کمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزین از قسم پارچہ و ظروف مسی و نقرئی و زیور طلائی و ملمع وغیرہ و لیس و گوٹہ و کناری و پاپوش و میوہ جات و اچار و مربا و تمباکو ہر قسم و عطریات غرضکہ جملہ سامان جو یہان سے باہر جا سکتا ہے بقیمت ارزان قلیل حق السعی کے عوض بیرونجات مین بھیجا جاتا ہے - یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے اور اب تک جس قدر فرمایشون کی تعمیل ہوئی ہے کسی کو کوئی شکایت نہین ہوئی -

المشتہر
شاہ محمد خان
کمیشن ایجنٹ امین آباد
لکھنؤ کوٹھی عنایت باغ -

روزانہ بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہین - جب آپ اپنی فہرست شروع سے آخر تک حروف شامل کر کے تیار کر چکین تو فہرست لفافہ مین رکھکر ایک لفافہ ٹکٹ چسپان آپکا پتہ کا بھی ہو بھیجدین - اگر آپکو انعام ملیگا تو آپ اخبار انڈیپنڈنٹ کی خریداری کے بعد حاصل کر سکینگے - ہم ہر ایک شخص کو ایک انعام دینگے جو ۲۵ پرندونکی نام لکھکر بھیجے گا اور ہمارے انعامات حسب ذیل ہونگے - سب سے بہترین فہرست کے لیے جو ہم تک پہونچے گی ایک طلائی گھڑی - دوسرے کے لیے ایک بارہ سے آیا ہوا چاندان ہر روز نمبر ۳ سے نمبر تک کے لیے ہر ایک روز انگوٹھی مصنوعی جواہرات جڑے ہوئے - آٹھوین کے لیے ایک ٹکڑا - اور باقیون کے لیے قیمتی انعامات ہر روز تقسیم ہونگے - آپکو عرصہ تک انتظار نتیجہ کے لیے نہ کرنا پڑیگا کوئی لاٹری نہین ہر امتیاز نہین پیدا کیا جاویگا کہ آیا اُس کا جواب پہلے آیا ہے یا بعد - آپکا یہ فرض ہے کہ ہمارے اشتہار کے موافق جواب بھیجدین جس روز ہم تک یہ پہونچیگے کا اگر آپ کی فہرست اچھی ہے تو طلائی گھڑی مل جائیگی ورنہ چاندان وغیرہ - اسکی ہم ذمہ داری کرتے ہین کہ آپکو انعام ضرور ملیگا ہمارا [illegible] انتظام نہین ہے کہ [illegible]

نفاق پھیل گیا ہے۔ کاغذ کہتا ہے اگر میری
مرضی کے موافق سیاہ حروف نہ ہون گے تو
مضمون پڑھا نہ جائے گا۔ دوات کا یہ حال
ہے کہ مجھ مین کثافت سے کچھ پھیکی سی ہوگئی
ہے۔ شوخی بالکل جاتی رہی۔ کاغذ کہتی
ہے اپنی سطح سے سفیدی کم کرو تو میری رنگت
ابھرے۔ قلم صاحب اس تو تو مین مین کو
دیکھ کے لکھنے سے منہ موڑ بیٹھے۔ زبان حال
گویا ہین کہ مین ایک قدم نہ چلون گا۔ پنسل
کام نکالو۔ وہی [illegible] تمہاری فرمانبرداری
کرے۔ قلم اور پنجے سے جھگڑا ہوا اور اوس نے
گرفت چھوڑ دی۔ عذر کرتا ہے بازو نہین
چلتا۔ مین بے ہاتھ کی طاقت کے دست
مفلوج ہون۔ بازو سے جو کہتا ہون یہ کیا۔
وقت پر کنائی کاٹتے ہو۔ ارے میان تم
دونون دست و بازو میری طاقت کے
سرمایہ تھے۔ ارے بغیر تمہاری مدد کے میرا
آنا فضول ہوا جاتا ہے۔ بازو کہتا ہے برقی
طاقت مجھ مین نہین۔ مین کیا کرون۔ تاربرقی
کا بکس لاؤ تو کام چلے۔

اب فرمائیے جب کہین برقی طاقت
آئے اور جسم مین قوت پیدا کرے تب رپورٹ
لکھ کے بھیجی جائے۔ پھر اگر ایسا ہی سامان ہے
تو یورپ کے شہنشاہ ہون۔ مین اتفاق نہ
ہو جائے۔

لہٰذا اب مجھے اندیشہ ہوا ہے کہ یہ ساری
گھنڈیت ابھی میل ملاپ کے نہ ہونے سے
ہے جو خرابی کم ہے۔ دنیا کا رنگ دیکھتے آپ
ہی مجھے امید نہین کہ میرے حال پر عنایت
کیجیے گا اور میری خانہ بربادی کا غم
کیجیے گا۔ اب تو مجھے یہی آرزو ہے کہ جو چینی
یہان جمع ہین سب اپنے اپنے گھر بخیر و عافیت
پہونچین۔ اور ان کے ساتھ یہ دور افتادہ
بھی ملک مین پہونچے۔ آیندہ سے ایسے
نفاقی ساتھیون کا ساتھ خدا نہ کرے۔

اہل چین کا یہ حال ہے کہ اس
حالت نفاق کو دیکھ دیکھ کے ہنستے ہین
بلکہ کئی ایک نے آکے پوچھا بھی کہ کیون
جناب اب آپ رپورٹ نہین کرتے۔ مین
چپ ہو رہتا ہون۔ اور ان سے نوح
کے بیٹون اور بعد طوفان مینار بنانے
اور پھر زبان بدل جانے سے نفاق
پڑ جانے اور اپنی اپنی طرف بھاگ کھڑے
ہونے کا قصہ بیان کر دیتا ہون۔ ابھی
ملک و زبان مین آن بن نہین ہوئی۔
جس دن اسکی نوبت آئے گی بندہ خاموشی
اختیار کرے گا۔ اور افیون کا گھولا چڑھا کے
نشے مین غین ہو رہے گا۔

ہم کو یارو نفاق نے مارا

بیک گردش چرخ نیلوفری
نہ ہیجڑا بجا ماند نے ہیجڑی

مردم شماری کا واقعہ بادی النظر مین
محض حسن انتظام سے سہل اور ہلکا پھلکا
دکھائی دیتا ہے مگر غور سے دیکھیے تو بڑے بڑے
انقلابات پیدا کرنے والا ہے [illegible]
مردم شماری مین اس دفعہ حکم ہے کہ ہیجڑون نامردون
کو مردون مین شمار کرو اور رنڈیون کو [illegible]
لکھو۔ بس سمجھ لیجیے اس دفعہ بعد مردم شماری
سب ہیجڑے مردون اور رنڈیان گھر والیون
مین مل جائین گی۔ اگرچہ ہندوستانی مردون
کا ہیجڑون مین شامل ہونا کوئی بڑے نقصان
کی بات نہین کیونکہ بقول مسٹر [illegible] ایکٹ
اسلحہ کا یہی نتیجہ ایک دن ہونا ہے مگر رنڈیون
کا بن بیاہیون مین ملنا ایسا چڑھاؤ ہے کہ
آپ رفتہ رفتہ [illegible] آمد کی خوشخبری سناتا ہے
ہیجڑے تو خوش ہون گے کہ لگے ہاتھ
ہیجڑ مردانگی سے [illegible] کا دھوکا
زور باندھے پولیس رجسٹر مخنثان مرتب کرے
یا ایشیائی ممالک مین خواجہ سرا بنائے جائین
مگر پھر دس برس بعد نہ آئی ڈاکٹر محمد شریف
صاحب کے مردمی کے بکس کی حاجت
ہوگی نہ روح جیون بوٹی تلاش کرنی پڑیگی
نہ ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہوری کا شربت
مقوی اعصاب پینا ہوگا۔ مردم شماری کی
فصل مین ہر دس برس کے بعد اچھے خاصے
داڑھی مونچھ والے مردون مین شامل
ہو جائین گے۔

رنڈیان بھی خوش ہون گی کہ دھبا
پھیلا۔ شمار کنندون کے حق مین دعائین
دین گی کہ

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

نہین ہے۔ ہم ۱۰ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اسبا عث یہ نہین کہتے کہ اوس وقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جبتک نہ معلوم کر لین کہ آپکو کونسا انعام ہمارے معمے کے حل کرنے مین ملا ہے۔ ہر شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچین گے اور انعامات مقرر کرین گے فوراً ہم آپکو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اوسوقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار و مینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپکا انعام بواپسی ڈاک بھیجدیا جائیگا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کمر مین روپیہ۔ سر مین دماغ اور خیال عزت ہے۔ ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار و مینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرین گے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنے کو تیار ہین۔ جب روپیہ صرف ہو جائیگا ہمکو اختیار رہے کہ اس اعلان مقابلہ کو بند کرین

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

کی دعا قبول ہوئی اور اگرچہ پہلے صدیون
دس دس پانچ پانچ برس کی خدمت میں تو
لیکن اب سے بہرنے منہ کالا کرنے والے
منشی کے معاوضے لینے کا حق ہوگا کیا سنتے
کہ بی صاحب نواب گھر میں بیٹھ رہے بیاہی
اور ان کا بیاہ و ہی منشی بس اب کیا ہے
لی ذ نک کے پانچون گھی میں۔ اور میان
تلیل ہند کا سر کڑاہی میں۔

واہ وا۔ اسی جگہ کہا ہے بارہ برس
بعد گھورے کے دن پھرتے ہین۔ اور یہان
تو دس ہی برس بعد کا یا پلٹ کی خوشخبری
سنائی دیتی ہے

اگلے زمانے میں لکھنؤ۔ دہلی کے
بادشاہون نے ہیجڑون یعنے خواجہ سراؤن
کا پایہ بہت بلند کیا تھا۔ رنڈیون کی
بڑی قدر دانی فرمائی تھی۔ مگر اوس پر
بھی یون خاک سے پاس نہ کیا تھا۔

آج کل کی مردم شماری کو دیکھیے ذرا سی
قلم کی گردش میں ان ذرہ ہاے خاک کی رتی کیسی
چمکائی۔ سرکاری کاغذون تک میں اون مدارج
تک پہونچا دیا جہان پہونچنا قانون فطرت
کی رو سے بھی بعید تھا۔

بس ہمارے نزدیک تو مناسب یہ
ہے کہ اس بخشش و اکرام کے شکریے مین
ایک ایک عرضداشت ان دونون گروہون

کی جانب سے اُن منتظمان مردم شماری
کی خدمت مین بھیجا جائے جنہون نے ایسی
تجویز کرکے یون اعزاز و برتری بخشی ہے
اور سیکرٹری سے درخواست کرین کہ پولیس
کے رجسٹر غنڈان تہمین کے جلاوطن کیے
اور آیندہ سے رشتاب جان۔ گلاب جان
کے نقطون مین اوپر تلے کا پھیر بدل کر دیا
جائے۔ اور اگر وہ ڈفنس ہوا ہے بھی
پیش کرین کہ دیکھیے اتنے بڑے انقلاب
کا چکر صرف ایک نقطے کے مرکز پر اس
فارسی ہی رسم خط کی بدولت یون طے
کر دیا جاتا ہے۔

حلہ سجدہ نون غنہ۔

از اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل
ڈاس کا مرکب اوجاع

(اون تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو
خرابی خون کے باعث سے ہون)
گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل وجع الورک
درد کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا
مین درد۔ چوٹ اور موچ کے درد مین
تیر بہدف۔ کبھی خطا ہی نہین کی۔ ہزارون
چنگے ہوئے۔ ایک بوتل کے استعمال
سے فائدہ ثابت ہو جائے گا۔ خون صالح
پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف۔ ہضم
صحیح۔ غرضکہ سارے جسم مین صحت کے
آثار ہون گے۔

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ اور خرچہ کمیشن
ویلو پے ایبل ۱۰ آنہ
پتہ۔ ڈی۔ این۔ ڈاس کمپنی۔ دواخانہ
اناپورنا۔ ۱۲۲۱ اسے نو سرکار روڈ کلکتہ

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پھر ایسا موقع نہ ہوگا فرمائش جلد بھیجیے فری
گھڑی اصلی قیمت ۱۲ روپیہ رعایتی قیمت ۶ روپیہ
اعلے درجے کی ارزان تر گھڑی اچھے
پرزے جویل جڑے ہوئے خوبصورت مینا کا
ڈایل۔ وقت ٹھیک۔ ضمانت ۵ سال
قیمتی تحفہ۔ فری گھڑی کے ہر خریدار کو
ایک ایک شیشہ۔ کمانی۔ خوبصورت بکس چین
ملمع لاکٹ۔ بندہ نقرئی۔ انگشتری۔ عینک
مفت۔ صرف محصول وغیرہ ۱۲ آنہ
نرخ تھوک فروشی۔ تین گھڑیون کے خریدار کو
ایک سٹ قمیص۔ چھ کے واسطے ۱۲
انگوٹھیان۔ ۱۲ کے واسطے ایک گھڑی
مفت دیجائے گی۔
حسب ذیل گھڑیان اصلی قیمت پر
ہم بیچتے ہین۔ گھڑی نقرہ اوپن فیس ۱۲ روپیہ
ہنٹنگ واچ نقرہ ۱۹ روپیہ ایضاً طلائی ۵۰ روپیہ
ضمانت دس سال۔ ہر گھڑی کے خریدار کو
ایک طلائی چین مفت

کلکتہ۔ کرون واچ کمپنی
نمبر ۱۰۸۔ اپر چت پور روڈ

فرمائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جائے۔ یہ مقابلہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۱ء تک قائم رہیگا ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اوس شخص کو دین گے
جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دے گی مگر خاص انعام مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مین دیا جائیگا ڈکشنری
مین جس پرند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کر لیا جائیگا۔ اومینس ورلڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین
اوس کی تعمیل کرتے ہین۔ ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
دی اومینس ورلڈ۔ برینٹ فورڈ لندن۔ ولسٹ انگلینڈ۔

The Womans World
Brent Ford London
W. England.

خواب پریشان

تتمہ ۸ نومبر ۱۹۰۹ء

فلاسٹریٹ- سُنیے- تمسیہ پڑھنے ایک ایکٹر آرہا ہے-
تھیسیس- آنے دو-
(پہلے قرنا کی آواز آتی ہے اور پھر کوئی تمسیہ کے لیے آتا ہے)
تمسیہ- اگر آپکو ہماری کوئی حرکت ناگوار ہو تو یہ نیک نیتی سے ہے اور آپ یہ نہ سمجھیے کہ ہم رنج پہونچانا چاہتے ہین- ہمارا مقصد آپکو خوش کرنا ہے اور ہم اسی لیے جمع ہوئے ہین- سب ایکٹر موجود ہین اور انکو دیکھکر آپ کو سب حال معلوم ہو جاے گا
تھیسیس- یہ شخص دم نہین لیتا اور ایک ساتھ بولتا چلا جاتا ہے-
لاسینڈر- اس کی حالت بالکل جنگلی گھوڑی کی سی ہے جو ٹھہرنے کا نام ہی نہین جانتی- حضور اس وقت ایک بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا- وہ یہ کہ صرف بولنا کافی نہین ہے- بلکہ صحیح بولنا ضروری ہے-
ہپالیٹا- بے شک- اس کی قطع اوس لڑکے کی سی ہے جو باجا لیکر بیٹھے اور بے سمجھے بوجھے آواز نکالتا جائے-
تھیسیس- اس کی تقریر ایک الجھی ہوئی زنجیر ہے جس کی سب کڑیان ٹھیک ہین مگر الجھکر بیکار ہو گئی ہین- اب کون آتا ہے؟
(پرمیس- تھسبی- دیوار- چاندنی- اور شیر داخل ہوتے ہین)
تمسیہ- آپ ان لوگون کو دیکھکر تعجب کرتے ہون گے لیکن تھوڑی دیر مین سب سمجھ جائین گے یہ شخص پرمیس ہے اور یہ خوب صورت عورت تھسبی ہے- یہ شخص جو چونا اور گچ لیے ہے دیوار ہے- وہ بری دیوار جو عاشق و معشوق کے درمیان حائل تھی اور جس کے سوراخ سے دونون ہمکلام ہوا کرتے تھے یہ شخص جو لالٹین- کتا- اور کانٹون کی جھاڑی لیے ہے چاندنی ہے- کیونکہ چاندنی رات مین یہ عاشق و معشوق قبرستان مین جمع ہونا معیوب نہ سمجھتے تھے- یہ جنگلی جانور جس کا نام شیر ہے اتفاق سے اوس قبرستان کے قریب تھا- اس شیر کی آواز سے ڈر کر تھسبی بھاگی اور اپنی چادر چھوڑ گئی- جس کو پڑا دیکھکر پرمیس نے خیال کیا کہ تھسبی کا خون ہوا- اور غم و الم سے اپنی جان دی- باقی حال یہ سب لوگ اپنا خود بیان کرین گے-
(تمسیہ- پرمیس- تھسبی- اور شیر جاتے ہین-)
تھیسیس- مین حیرت مین ہون کہ یہ شیر بھی بولے گا یا نہین-
ڈیمیٹرس- حضور- جب بہت سے گدھے بولتے ہین تو ایک شیر کا بولنا کیا تعجب ہے؟
دیوار- اس تماشہ مین یہ اتفاق پیش آیا کہ مین انسان مسمی اسنائوٹ دیوار بنا ہون اور مین ایسی دیوار ہون کہ مجھ مین ایک سوراخ ہے جس کے ذریعے سے پرمیس اور تھسبی باتین کرتے ہین- یہ چونا گچ اور پتھر ظاہر کرتے ہین- کہ مین وہی دیوار ہون اور یہ وہ سوراخ ہے جس سے عاشق و معشوق ہمکلام ہونگے-
تھیسیس- کیا تمہارے نزدیک دیوار اس سے زیادہ عمدہ بول سکتی ہے؟
ڈیمیٹرس- مجھ کو نہین یاد ہے کہ کسی دیوار نے ایسی ظریفانہ گفتگو کی ہو-
(پرمیس دوبارہ داخل ہوتا ہے)
تھیسیس- پرمیس دیوار کے قریب آرہا ہے چپ ہو جاؤ-
پرمیس- اے اندھیری رات تیرا رنگ کالا ہے- اے رات اب نہین دن کا اجالا ہے

COUGHS.

تمبرجے کھانسی

اپنی کھانسی سے بے پروائی نہ کرو تاخیر کرنے سے اکثر خوف پیدا ہوتا ہے-

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY.

چیمبرلین کا علاج کھانسی

خوشگوار اور ہر طرح پر محفوظ اور کامل علاج ہے افیون کا کوئی جزو نہین ہے اور اسکی ذمہ داری کی گئی ہے-
بڑی بوتل ع/ چھوٹی بوتل ۸/
تمام دوافروش اسکو فروخت کرتے ہین-

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

چیمبرلین کا پین بام

وجع مفاصل
کبڑی بکر
زخم بیل
درد پہلو
درد کمر
کے لیے سفارش کی گئی ہے
یہ عام خانگی علاج ہے-
قیمت ع/ ۸/
ہر مقام پر تمام دوافروش فروخت کرتے ہین

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY.

چیمبرلین کا قولنج ہیضہ اور اسہال کا علاج

اس سے درد شکم
قولنج
تپ
پیچش
اسہال
اور تمام امراض معدہ کو فائدہ ہوتا ہے-
قیمت ۸/ ع/
ہر مقام پر تمام دوافروش فروخت کرتے ہین

گیا تھسبی اپنا وعدہ بھول گئی۔ اے پیاری
دیوار تو میرے اور تھسبی کے باپ کے بیچ
کے درمیان قائم ہوگئی۔ اے تہیرن دیوار
اپنا سوراخ دکھا۔

(دیوار انگلیان
اوٹھاتی ہے)

اے طرحدار دیوار مین تیرا ممنون ہون لیکن
تھسبی نظر نہین آتی۔ اے بدمعاش دیوار
تو نے دکھا دیا۔ تیرے پتھرون پر لعنت ہو

تھیسیس۔ یہ دیوار تو صاحب ہوش و
حواس ہے کیون نہ وہ بھی اس لعنت کا
عوض دے۔

پرمیس۔ جی نہین حضور۔ یہ لعنت ہونا
تھسبی کا مقررہ نشان ہے۔ اور وہ ابھی
یہان آئے گی۔ وہ دیکھیے آ رہی ہے۔

(تھسبی دوبارہ داخل
ہوتی ہے)

تھسبی۔ اے دیوار تو نے اکثر میرے غم و الم
کے نالے سنے ہین۔ مین نے اکثر تیری اینٹون
اور پتھرون کا بوسہ لیا ہے۔

پرمیس۔ مجھکو ایک آواز آتی ہے اب
مین سوراخ کے پاس جا کے تھسبی کی صورت
دیکھونگا۔ تھسبی! تھسبی!!

تھسبی۔ میرے پیارے تو ہے!

پرمیس۔ اس دیوار کے سوراخ سے
میرا بوسہ ہے۔

تھسبی۔ مین سوراخ چومتی ہون مگر تیرے
لب میسر نہین آتے۔

پرمیس۔ کیا تو اس وقت مجھکو قبرستان
مین ملے گی؟

تھسبی۔ مین ابھی آتی ہون۔

(پرمیس اور تھسبی
جاتے ہین)

دیوار۔ اب چونکہ دیوار کا پارٹ ختم
ہوگیا اس لیے دیوار جاتی ہے۔

(جاتی ہے)

تھیسیس۔ اب ان دونون پڑوسیون
کے درمیان سے دیوار غائب ہوگئی۔

ڈمیٹرس۔ حضور دیوار سن رہی ہے۔

ہپالیٹا۔ ایسا بیہودہ خبط مین نے
کبھی نہین دیکھا۔

تھیسیس۔ جو تماشہ سب سے اچھا ہو
وہ بھی فقط ایک کھیل ہے۔ اور جو سب سے
خراب ہو وہ بھی اچھا ہے اگر اپنے خیال
سے اسکو درست کر لے۔

ہپالیٹا۔ یہ خیال آپ کا ہے۔ اون کا
نہین ہے!

تھیسیس۔ اگر ہم اوس کا ویسا ہی خیال
کرین جیسا وہ خود اپنا کرتے ہین تو اون کا
شمار اچھے آدمیون مین ہو جائے۔ دیکھو
دو شریف جانور آ رہے ہین۔ ایک تو
انسان ہے اور دوسرا شیر ہے۔

(شیر اور چاندنی
دوبارہ داخل
ہوتے ہین)

شیر۔ اے شریف لیڈیو۔ تمہارے نازک
دل چوہے کی آواز سے بھی دھڑکنے لگتے
ہین اور شیر کا تمہارے سامنے آنا تو
بڑی ہی خطرناک بات ہے۔ اس لیے
مین پہلے ہی بیان کیے دیتا ہون کہ مین
اسنگ بڑھئی ہون۔ اور اگر مین واقعی
شیر ہوتا تو مجھکو خود اپنی حالت پر رنج ہوتا

تھیسیس۔ یہ نہایت شریف اور
ایماندار جانور ہے۔

ڈمیٹرس۔ کوئی جنگلی درندہ اس سے زیادہ
نیک بخت نہین ہو سکتا۔

لائسنڈر۔ یہ شیر بہادری مین مثل
لومڑی کے ہے۔

تھیسیس۔ اور دور اندیشی مین گیدڑ ہے

ڈمیٹرس۔ جی نہین۔ لومڑی تو گیدڑ کو [illegible]
ہے۔ مگر یہ شیر بہادری کے جوش مین اپنی
دور اندیشی کبھی نہین بھولتا۔

تھیسیس۔ اوس کی دور اندیشی بہادری
سے سبقت نہین لے جا سکتی کیونکہ گیدڑ لومڑی
سے نہین جیت سکتا۔ مگر اس ذکر کو جانے دو
دیکھو چاندنی کیا کہتی ہے۔

چاندنی۔ یہ لالٹین شاخ دار چاند کی مثال ہے

ڈمیٹرس۔ اس شخص کو سینگ اپنے سر پر
لگانا چاہیے تھے۔

تھیسیس۔ وہ ہلال نہین ہے۔ اور اس سبب
سے اوس کی سینگین قطر[1] مین غائب ہوگئی ہین

چاندنی۔ یہ لالٹین چاند کی مثال ہے اور
مین وہ آدمی ہون جو چاند مین رہتا ہے

تھیسیس۔ یہ بھی غلطی ہے۔ اس شخص کو
لالٹین کے اندر بیٹھنا چاہیے۔

ڈمیٹرس۔ وہ شمع کے خوف سے
اس کے اندر نہین بیٹھ سکتا۔ کیونکہ روشنی
بھڑکی ہوئی ہے۔

ہپالیٹا۔ مین اس چاند سے تنگ آگئی ہون
کہین جلد رفع ہو۔

تھیسیس۔ یہ چاند اب حالت زوال مین
ہے تھوڑی دیر اور صبر کرو۔

لائسنڈر۔ اے چاندنی۔ کچھ اور بیان کر

چاندنی۔ مجھکو یہ کہنا ہے کہ یہ لالٹین چاند ہے

---

[1] غالباً یہ ایکٹر (چاندنی) مرد فربہ تھا۔ اور قطر سے
مراد اوس کا شکم ہے۔

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل

جاپان۔ اگر آپ لوگوں میں سے بعض صاحب اڑنگے نہ لگاتے جب ہم حقیر نے نیچا دکھایا تھا۔ تو آج چین کو یہ مجال ہی نہ ہوتی۔

مین چاند کا بڈھا ہون - یہ کانٹون کی جھاڑو
میری جھاڑو ہے اور یہ کتا میرا کتا ہے -
ٹومیٹرس - یہ کیا؟ ان سب کو چاند کے اندر
ہونا چاہیے تھا - ٹرچپ - ہو تسبی آتی ہے
(تسبی دوبارہ داخل
ہوتی ہے -)
تسبی - یہی وہ وعدہ کی جگہ ہے! یہی وہ
قبرستان ہے! میرا پیارا آسمان ہے؟
شیر (چیختا ہے)
(تسبی بھاگتی ہے -)
(باقی آیندہ)

فلسفیانہ خیالات

نمبر ۱

رویاء قلوب

آج مین اپنے باغ مین آرام کرسی پر
بیٹھا ہوا محو خیالات تھا - اسی اثنا میں میرا [illegible]
کی بھینی بھینی خوشبو سے عجیب طرح کی [illegible]
فرحت تھی - خیالات مجتمع تھے کہ دفعتہً خواب کا
غلبہ ہوا اور مین میٹھی نیند سو گیا - کیا دیکھتا ہون
کہ دو قلی ایک بڑا صندوق اوٹھائے ہوئے
چلے آتے ہین - تھوڑی دیر کے بعد یہ میرے قریب
پہونچے اور صندوق کو رکھ کر غائب ہو گئے

جیسے ہی نظر سے غائب ہوئے مین نے چاہا کہ
صندوق کھولکر دیکھون کہ مجھے کیا چیز ملی ہے
ہنوز یہ ارادہ پورا نہ ہوا تھا کہ دفعتہً ایک
فرشتہ صورت انسان ظاہر ہوا - اوس نے
مجھے اس ارادے سے باز رکھ کر کہا اس
صندوق مین تمہارے بہت سے احباب و
آشنا - اصحاب کے دل بند ہین لیکن قبل
اسکے کہ تم دوسرون کے عیب و صواب کو
دیکھو تمکو لازم ہے کہ تم خود بھی پاک ہو جاؤ
یہ کہکر اوس نے عمل جراحی کا چاقو نکالا اور میرے
سینہ کو چاک کرکے دل نکال لیا اور اسے
نچوڑنے لگا - مین اس بات کو مشاہدہ کرکے
سخت ہی متحیر اور مشوش ہوا کہ میرے دل سے
وہ بہت سی چیزین خارج ہو گئین کہ جن کو
مین اب تک نیکیان سمجھتا تھا -
تعصب کو تو وہ جب اوسکو اچھی طرح سے
نچوڑ چکا تو اوسکی قطع مثل ایک خالی پھکنے
کے ہو گئی - بعدہ اوس فرشتہ نے اوس مین
تھوڑی ہوا بھری اور اوس دل کو اوس کے
اصلی مقام پر رکھ کر شگاف کو ملا دیا - اس
عمل جراحی کے ختم ہونے کے بعد مجھے اجازت
ہوئی کہ مین اوس صندوق کو کھول کر دوسرون
کے دل دیکھون -
جتنے دل تھے وہ بہت سے [illegible] ظرفون
کے اندر کسی قسم کے عرق مین پڑے تھے
میری نگاہ پہلے اوس پر پڑی جسکی نسبت
مجھکو یہ خدشہ ہوا کہ کہین یہ شیشے کو نہ توڑ
ڈالے - یہ ایک بیچین دل تھا - جس کے

اضطراب نے اوس شیشے مین ایک قسم کا حشر برپا
کر رکھا تھا - تمام شیشہ کے اندر تڑپتا تھا - کبھی
عرق کے اوپر کبھی عرق کے نیچے اوس دل کے وسط
مین ایک بہت بڑا لال داغ تھا جس کی سرخی
مین اوسی قسم کی چمک تھی جو دہکتے ہوئے انگار
مین ہوتی ہے - یہ دیکھ کر میرا خیال فوراً اس نتیجہ
پر پہونچ گیا کہ یہ تمام اضطراب و اضطرار اسی داغ
سے تھا - میرے اوس معلم فرشتہ نے مجھ سے
اوس کی نسبت یہ بیان کیا کہ وہ ایک فوجی افسر کا
دل ہے اس افسر نے بہت سی لڑائیان سر کی
مین اور اس نے دس برس تک برابر اس بات
کی کوشش کی کہ بعض مین خدمات عمدہ جلیلہ
بادشاہ وقت سے مرحمت ہو - مگر اس کی تمام
کوشش رائگان گئی - حصول جاہ و منصب کی
حسرت ہی رہی - اب اس نے ملازمت سے کنارہ کشی
کی ہے - ایک گاؤن مین رہتا ہے - اور کافی
صلہ خدمت نہ ملنے کی وجہ سے اوس کا دل اسقدر
ناخوش اور پرشکوہ ہے کہ سخت طیش و غضب
کی حالت مین اپنے سے بہتر لوگون پر حملہ کیا کرتا ہے
اور اوسکی زبان طعن و لعن سے آلودہ رہتی ہے
اسکے بعد مین نے ایک اور دل دیکھا جس مین
خاص بات یہ تھی کہ وہ سب سے زیادہ چھوٹا
تھا - خاموشی کے ساتھ عرق کی تہ مین پڑا تھا
اور ذرا بھی حرکت نہ تھی اوس پر سیاہ دھبہ تھا
بلا کی سیاہی کا تھا کہ اوسنے پورے دل کو گھیر لیا تھا
اس کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ اس مین طمع دولت
کے سوا کوئی بات کبھی نہین تھی سخت کوشش
کی مگر غریب ہی رہا - اس خاص وجہ سے وہ

ــــ ہمارے ملک کے دیرینہ سال بزرگ بیان
کرتے ہین کہ چاند مین ایک بڑھیا رہتی ہے اور
وہ چرخا کاتتی ہے -

(۱۳ ہفتہ) ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ خبر پڑھیے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے ممکن ہے کہ آپکو دو سو پونڈ نقد مل جائین مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے زیادہ طولانی فہرست نامون
اور اقسام پرندون کی ذیل کے موافق حروف سے تیار کر سکتا ہے

W D G O C C R Q L I A B B Y A R G

D D G S P N I E L V E B R D I M W A D O H J L

ہم پرندون مین تمام پرند خواہ وہ مرغیان کوئی یا اسی قسم کے اور جانور ہون شامل کرین گے آپکو اختیار ہے کہ چاہے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جواب کی فہرست مین جگہ دے کر
استعمال کرین مثلاً ڈک - کاک - بلیو - سنو - برڈ وغیرہ جو شخص ۲۵ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کے جانورونکے نام لکھیگا ہم بلا تخصیص کے دو سو پونڈ کا یا اس سے کم خوبصورت انعام دینگے

بندہ ہے جان بلب بخدا اٹھ لیجئے نہین
کہنے لگا کہ چلتے ہین پر تھوڑی دیر کو
کیا تم گھو گئے رن مین کہ مانا کہا نہین
پودے بچے ہو جاتے باغ مین وان اور سین سے
شاخین مین کل کی جو تھی کلیان ہنس کلین
تھے بلبلوں کے چہچہے قمری کا شور تھا
سنے مین تھے وہ ذرت تو شاخین [illegible]
مین نے کہا اک عرض ہے مرضی ہو تو کہون
بولا کہ اچھا کہیے مگر ہان! نہین نہین
قدموں پہ مین گرا - بخدا سُن تو لیجیے
جیسا کہ دل مین آئے وہ کہیے گا ہان نہین
بولا وہ چاہتے جو کہو یہ رہے اک جواب
[illegible] ابھی سے مین یہ کہونگا "نہین نہین"
جو کچھ کہو گے مین وہ سے ہرگز نہ مانونگا
یہ جواب آپ کو بس ہے "نہین نہین"
مرضی یہ آپ کی ہے تو میرا ہے یہ سوال
بوسے رقیب کو دیا کیجیے نہین
اسکو نہ مانیے تو مجھے بوسہ دیجیے
قائم جناب قول پہ اپنے رہین نہین
تب تو وہ مسکرایا اور اکدم سے دوڑ کے
دونون گلے مین آ گئے درسے باہین لدین
راقم - ع - ا - م - س - ک -

خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

واللہ قسم ہو امان جان کے سر کی آج میر
دلبر وہ خوشی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور مین اکیلی

کیا ہون میرے ذرہ ذرہ مین نشہ چڑھی چین پل گیا
ہوا ہے - مگر گھڑیان (فاتحہ) درود نذر نیاز
رتجگے - گوندے ہو رہے ہین - کوئی گھر ایسا نہین
جس مین مولا کے نام کا دونا حضرت بی بی کی نام کی
پڑیان - خواجہ خضر (خواجہ خضر) کے نام کا دلیا
نہ پک رہا ہو - اور پھر کیسے نہ ہو - اللہ نے یہ دن
دکھایا کہ ہم لوگ - سرکاری دفترون مین بن بیاہی
لکھے جانے لگے ای ہے مجھے تو نام یاد نہین رہتا
نا جی بی مرحوم تمہاری جو ہونے والی ہے اس مین
سرکار سے حکم ملا ہے کہ رنڈیان بن بیاہی لکھی
جاوین - اور کسی کا حال مجھے مالم معلوم نہین ہے
بہان جیسے استادنی یہ خبر لائے ہین اور امان
جان نے سر ہلا کے سُنی ہے - بس اس وقت خوشی
کی کیفیت نہ پوچھیے مارے خوشی کے آپے مین
نہین تھین - پیک منہ سے بہہ کے ٹھڈی تک
آ گئی تھی اکبارگی لپک کے میری اور بہن کی جو
بلائین لینے لگین تو اسے زمین پر آ رہین - آ
پڑی تو زمین پر ہین مگر دم مین جو لگی ہے اُدھیڑ
بچھو مین ذرا لگے سے تو لگا ہون - ہا تھا کلیجہ سوت
ہاتھ بھر کا ہو گیا ہے ذرا ان بلائین تو لے لے - بیٹھ کر
مین اور بہن جو اٹھانے دوڑین تو بس ہیر گلے مین
باہین ڈالکے زور سے بھینچ لیا - نہ گرنا یاد رہا نہ چوٹ
کو خیال مین لائین - اب گلے سے چمٹائے ہی گئے
جاتی مین - اے مولا تیرے قربان گئی تو نے مجھ
رانڈ بیوہ کی سُن لی - اب توان مٹ گئے مردون کی
منہ مین لوکا لگا - جو کئے دن میری بچیون کو سات
قران درمیان کہا کرتے تھے عزت سے اتری ہوئی
ہین - اب باقی ہی کیا ہے - الگنی پر ڈالے لئے

قابل ہین - بالکل ہٹ چڑ کا زمانہ ہے جنت نہیون
مین پل مل گئے ہین جو روغن و تیل پانی کے ظروف
سے درست کیے جاتے ہین - اور سو بات کی ایک
بات کہ بچہ کش مین سے
معشوق بچہ کش سے یارو ن فدا ہیجیے
کیا انتشار ہوتا ہے کچھ بچ کو دیکھ کر
امان جان اسی جھک مین رہین میرا دم گھٹا جاتا تھا
مین چھڑا چھڑا کے الگ ہوئی - اب جو دیکھتی ہون تو
پاندان الگ الٹا پڑا ہے سب کتھا چونا ایک ہو گیا ہے
اُگالدان الگ اوندھ گیا ہے - سب اُٹھا اُٹھا کے
رکھی - امان جان کو اٹھایا - اب جو نظر جاتی ہے
تو کیا دیکھتی ہون کہ بہن دوسرے گھر سے مین گیا
مین ساز چھڑا ہوا ہے - اور مدہم سرون مین گا
رہی ہین -
آئی بہارون مین عجب چھیڑ چھاڑ کے
اب بیٹھیر بیٹھین گی خیمون کو گاڑ کے
بن بیاہی ہین کے ہم تو رہین گے سدا کنوار
دن پھر گئے حضور کے باعث اجاڑ کے
ہو عید انکو فوق ہوگا جوانون کے
نکلے گا آب زیست درختون سے تاڑ کے
یون روز سر ڈھکانے کے مشتاق ہو گئے
انگریز جیسے گرمی مین خواہان پہاڑ کے
شب بھر مین سر گمائین گے کتنی دفعہ حضور
لاکھون ہزارون پائین گے سب کو پچھاڑ کے
چیخ اب خطاب تم ہی ہین دو ضرور کر
مطبع کی رڈیون کو نوٹس پن کو جھاڑ کے
یہ تانین لگ ہی رہی تھین کہ بی نجا - بی بہار
بی کمتن ہنستی کودتی آموجود ہوئین - ہنسی دل لگی ہوتی

نہین ہو - ہم ۱۰ لاکھ مسلمان خریدار اخبار کے چاہتے ہین اس باعث یہ نہین کہتے کہ اس وقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جب تک یہ نہ معلوم کر لین کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معمّا کے
حل کرنے مین ملا ہے ہر ہفتے شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچین گے اور انعامات مقرر کرین گے فوراً ہم آپکو اطلاع دین گے کہ کیا انعام آپ کو ملا - اگر اسوقت
آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار اوینس ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپکا انعام بذریعہ ڈاک بھیجدیا جائیگا - تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم
دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری کر مین سعہ ہے - سر مین دماغ اور خیال عزت ہے - ہم یہ جانتے ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین - اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار
حاصل کر سکین گے تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار اوینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرین گے - اور اس سے ہمارے اخبار
کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی - ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنے کو تیار ہین جب روپیہ صرف ہو جائے گا ہمکو اختیار ہے کہ اس اعلان [illegible]

بقیہ قافیہ [illegible]

نتیجہ ناٹک سنانے اور معافی مانگنے کی حاجت نہین ہو گی - میرا خیال ہے کہ اگر اس تماشہ کا مصنف خود پسپس بنتا اور پسو کے کپڑے اپنے گلے مین ہنسی اڑا لیتا تو یہ تماشہ نہایت درد انگیز ہو جاتا - مگر ہان ملک الطالیہ کا ناچ ہم ضرور دیکھین گے -

(ناچ ہوتا ہے)

تھیسیس - اب آدھی رات آ گئی عاشقو! اپنی اپنی خوابگاہ کا راستہ لو - پریون کے باہر نکلنے کا وقت ہے - چونکہ آج شب کو زیادہ جاگے ہین - اس لیے شاید کل دن چڑھے تک سونے کا اتفاق ہو - اس تماشہ نے یہ وقت خوب کاٹ دیا - دوستو اپنے اپنے بستر پر چلو ہمارا قصد ہے کہ پندرہ دن تک اسی طرح جشن رہے -

(سب جاتے ہین اور پک داخل ہوتا ہے)

پک - اس وقت شیر اور بھیڑیے چلا رہے ہین - دن کے تھکے ماندے کسان مزے سے خراٹے لے رہے ہین - لکڑیان جو شام سے جل رہی تھین اب قریب ختم کے ہو گئین - اس وقت الو بول رہا ہے - اور وہ بیمار جو شدت مرض مین موت کا منتظر بستر پر پڑا ہوا ہے اس کی آواز سنکر اپنی تاریک قبر کا خیال کرنے لگتا ہے یہی وہ وقت ہے کہ قبرون کے منہ کھل جاتے ہین اور بھوت پریت قبرستانون سے نکل پڑتے ہین - ہم لوگ جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی تاریکی کے ساتھ خواب کی طرح غائب ہو جاتے ہین اس وقت عیش کر رہے ہین میرے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ مین دروازہ کے پاس سے خاک صاف کر دون تاکہ اس مبارک محل مین کوئی جو یا بھی خلل انداز نہ ہو سکے -

(آبران اور ٹیٹینیا مع ہمراہیان داخل ہوتے ہین)

آبران - اس تمام مکان مین پرستان کی روشنی کر دو - کیونکہ یہان آگ کا اجالا اب دھندلا ہو گیا ہے - اے تمام پریو اور پرزادو اس وقت میرے ساتھ ناچو اور گاؤ -

ٹیٹینیا - پہلے چند بار گیت پڑھو اور پھر اس کی مشق کر کے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر ناچو اور اس گھر کو مبارک کرو -

(ناچ اور گانا)

آبران - اب طلوع صبح تک ہر پری اس محل مین پھرتی رہے اور ہم اس وقت بادشاہ کی خوابگاہ مین جاتے ہین تاکہ اوس کو برکت دے آئین اور اوس کی آئندہ نسل بھی مبارک ہو - یہ تینون نوجوان جنکی آج شادی ہوئی ہے ہمیشہ اپنی بیویون سے محبت کرتے رہین گے - اور اون کی اولاد تمام قدرتی نقائص سے محفوظ رہے گی - سب پریان مقدس شبنم لیکر اس محل کے ہر کمرہ مین جائین اور اوس کو برکت دین تاکہ اس گھر کا مالک ہمیشہ محفوظ رہے - دیر نکرو اپنا کام شروع کرو - صبح ہوتے مجھ سے ملنا

(آبران - ٹیٹینیا مع ہمراہیان جاتے ہین -)

پک - اگر ہمارا تماشہ آپ نے ناپسند کیا ہے تو صرف یہ سمجھ لیجیے کہ آپ یہان سو گئے تھے اور یہ خواب تھا - آپ اس کھیل کی خواب سے زیادہ وقعت نہ سمجھیے جس کی کچھ اصلیت نہین - ہم پر اعتراض نہ کیجیے - اگر آپ ہماری غلطیان معاف کرین گے تو ہم خود اپنی درستی کرین گے - مین حیثیت ایک ایماندار جن کے وعدہ کرتا ہون کہ اگر آپ ہمارے اس تماشہ کی ہنسی نہ کرین تو ہم بہت جلد آپ کے سامنے کوئی دوسری چیز نفیس پیش کرین گے کہ آپ خوش ہو جائین - اگر مین وعدہ پورا نہ کرون تو آپ مجھکو جھوٹا سمجھیے گا -

مین اب آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون - خدا آپ کی یہ رات آرام سے بسر کرے -

اگر آپ مجھ سے خوش ہون تو تالی بجا کر مسرت کا اظہار فرمایئے تاکہ یہ خاکسار آپ کا بھی شکریہ ادا کرے -

(جاتا ہے)

شاہزادونکی بہار سہرونکی بوچھار

بڑے نیچے - لو یہ سہرون کا گلزار اندر ہے خوب سونگھو اور خریداران نیچے کو بھی سنگھاؤ - مسٹر بلڑ نے تو ہمارے نئے اور پیارے سہرے کی چوٹ پر یہ سہرے کہے ہین ذرا داد دیکے اون کا دل بڑھا دینا - ورنہ [illegible] پڑ جائین گے

پہلا سہرا

حضرت جوش نے فرمایا جو تر پر سہرا
ہم بھی ہٹ لا رہے ہین گھبرا کے یہ سخت سہرا
فکر رنگین کا کسی سے نہ گیا لڑ سہرا
نذر دینے کے لیے لائے ہین جا کر سہرا
جا رون بہروپیان بالائی کی جلکی دیکر
بیلوا لیتا ہے ایک ایک سے پاپڑ سہرا
دوڑتے آتے ہین جو طرف سے ادھر جا پر جا
گھر مین شادی کے مچا دیتا ہے بھاگڑ سہرا
باوجود ہم ہین یہ جو طرز ہمارا ایجاد
کون کہہ سکتا ہے اس طرح کا گھامڑ سہرا
جوش مین آن کے .... گا ٹھون

بہرونکو مژدہ — ۵۲ ہفتہ

ایک بیتموں بیگم نے جنکو ثقل سماعت اور کانونکی آواز کا عارضہ تھا ڈاکٹر نکلسن کی مصنوعی چھوٹی لگانے سے صحت ہو گئی تھی پانچہزار پونڈ انھون نے اس انسٹیٹیوٹ کو عطا کیے ہین کہ غریب کو اس آلے کی قیمت ادا کرنیکی مقدرت نہو اسکو مفت بھیجا جائے - پتہ - نمبر ۱۰ نکلسن انسٹیٹیوٹ - لانگ کاٹ گنرسبری لندن گوشہ مغرب -

شاباش بڑا شاباش - کود پڑے بہادر!

گھوڑے کے گرنے سے جنرل رابرٹس کو خفیف سی چوٹ آئی -

گوندھ کر لائے اگر دولہا کا گڑ بڑ سہرا
پہلی ہی رات کو دب جائے دلہن کو دولہا
ایک ہلکا سا جو کھلوا دے وہ بہتر سہرا
رات دن دونوں جگہ رہتی ہو گہما گہمی
چار دن خوب مچا دیتا ہے ہلڑ سہرا
جس کے دولہا کو جو رغبت سے دلہن نے دیکھا
چھپ کے زانو تلے غیرت سے گیا گڑ سہرا
شہر کی طرح سے جنگل میں بھی منگل ہو جائے
گیسو کے پھولوں کا گر باندھ لے بہتر سہرا
سندی ساچق کی تو شاہین ہی نہ کہا بکنے لیے
اصل میں شادی کی ہوتا ہی نقطہ سہرا
ایسا سہرا تر و تازہ یہ ہوا ہے موزون
سامنے جسکے گیا ذوق کا بھی ستر سہرا
خوب شد خوب نکالی گئی گھر سے نہ برات
ورنہ اٹھ جاتا بازار میں بھپکڑ سہرا
جس طرح حضرت نوشاد میں ہو بے بہا لے
ہے اوسی طرح سے بالکل مرا الہڑ سہرا
کلیاں پھولوں کی نہیں وہ کی یہ بوندیں ہیں
مانگنے جاؤ تو بھر دے کئی کلہڑ سہرا
واہ کیا زوروں پہ ہے ذہن رسا کا ٹٹو
نکلا کس شان سے کرتا ہوا اکھڑ بڑ سہرا
اڑتے گھوڑے کے لیے قمچیاں سب لڑیاں ہیں
کوڑے پھٹکارتا آتا ہے سڑا سڑ سہرا
کلیاں چلنے میں جھکتی نہیں ہیں رہ رہ کر
چپتیں حاسد پہ لگاتا ہے تڑا تڑ سہرا
ذہن بھی اپنا جدا ہے طبیعت بھی کڑھب
ہم میں جس طرح کے اکھڑ وہی اکھڑ سہرا
ہاتھا پائی کی شب وصل جو نوبت آ گئی

ساتھ دولہا کے دلہن کا بھی گیا .. بہلا
اونٹ میں حضرت نوشاہ تو شتر خرطوم
یہ اگر گینڈہ میں ہونگے ہیں تو لو فیل سہرا
پیٹھ پر لاد کے لایا ہے بڑے جوش کے ساتھ
نذر دینے کے لیے آج یہ ہلڑ (تخلص) سہرا

دوسرا سہرا

جب سے بندھتا کسی نوشاہ کے سر پہ سہرا
خوب کھلواتا ہے یاروں کو زعفر سہرا
باعث لطف و طرب ہوتا ہے اکثر سہرا
کھول دیتا ہے در عیش کو بندھ کر سہرا
بعد مدت کے دکھائی ہے خوشی خالق نے
کہ رشید دکے بندھا آن کے سر پہ سہرا
گر گئے اس کی نگاہوں سے حسینان جہان
رنگیا عارض نوشہ پہ مچل کر سہرا
خوش نصیبی نے جو پہونچا دیا ہاتھ تک
اتو بل کرتا ہے ایک ایک سے تن کر سہرا
مادہ سہرے تو بہت آپ نے دیکھے ہونگے
اسکے مضمون ہی نر و کے ہیں کہ ہے نر سہرا
نہیں ہلتا ہی یہ بوجہ و سبب تھم تھم کر
ہانکتا ہے رخ نوشہ کے چھپر سہرا
جب سے پرتو رخ گلرنگ کا اسپر پڑا
ہو گیا رشک دہ رنگ چقندر سہرا
عرض ہلڑ ہے کہ ہو دولت و اقبال زیاد
بخشے تاثیر بہ رنگ گل گولر سہرا

تیسرا سہرا

میرے خالق نے جو دولہا کا دکھایا سہرا
چشم بد دور بڑی دھوم سے آیا سہرا
وہ رہ زریں سے جو مالن نے بنایا سہرا

آنکھیں محفل کو دکھاتا ہوا آیا سہرا
کر دیا محو جو شمسا کی شمانی وعن نے
جوش میں کشتی کے باہر نکل آیا سہرا
غور سے دیکھی جو کھلتے ہوئے پھولوں کی بہار
پھولوں جامے میں خوشی سے نہ سمایا سہرا
صورت شمس ہے شملہ تو یہ ہم شکل کرن
دھوپ کے ساتھ ہی دکھلاتا ہے سایا سہرا
دم بخود رہ گئے دل تھام کر اہل محفل
گانے والوں نے عجب رنگ سے گایا سہرا
جبکہ ہلڑ نے کہے نظم یہ رنگین اشعار
سننے کو آیا ہر اک اپنا پرایا سہرا

چوتھا سہرا

لائی جب گوندھ کے نوشاہ کا مالن سہرا
کیسا بن بن کے دکھانے لگا جوبن سہرا
بہر نظارہ رخسار عروس عشرت
بن گیا ہے رخ نوشاہ کی چلمن سہرا
زردی سب پھولوں کی باچھوں میں یہ کیسی ہی ہری
کہہ کے آیا ہے تلی اردی کا سالن سہرا
شملہ ہے چتر زر افشاں تو یہ جب اللہ اوسکی
رخ چراغ تہ دامن ہے تو دامن سہرا
جھومتا چلتا ہے نوشاہ کی ہمراہی میں
وجد میں آ جو گیا سنکے ہے ارگن سہرا
چکنے ہاتھوں سے جو مالن نے چھوا ہی اسکو
ڈھونڈھتا جیب میں دولہا کی ہے دامن سہرا
بیٹا ہونے کی خبر دیتا ہے پھولا کب ہے
ماشاء اللہ ابھی سے ہوا گابھن سہرا
شاہ خرچی کی نہیں ہستی ہی کچھ حد باقی
لاکھوں اوٹھواتا ہے شادی میں چھپا چھین

حروف کا مقابلہ

ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ

(۱۳ ہفتہ تک)

ایک نئی اور دلچسپ خبر پڑھیے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے ممکن ہے کہ آپ کو دو سو پونڈ نقد مل جائیں مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون شخص سب سے زیادہ طولانی فہرست

[illegible]

ناموں اور اقسام پرندوں کی ذیل کے موافق حروف سے تیار کر سکتا ہے

[illegible]

ہم پرندے میں تمام پرندے خواہ وہ وحشیان کوہی یا اسی قسم کے اور جانور ہوں شامل کر لیں گے آپکو اختیار ہے کہ چاہیے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست میں موجود ہے استعمال کریں مثلاً ڈک - بلرد - سنو برڈ وغیرہ جو شخص ۵۰ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کے جانوروں کے نام لکھیگا ہم بلا تخصیص دو سو پونڈ کا یا اس سے کم خواہ بصورت انعام دیںگے

جلد منظور ہو پہنچا ہے دُولہن کے گھر پر
مارتا آتا ہے گھوڑے کو نازان سہرا
سکینہ لے شاہ سواری کے چلن کو نوشاہ
باندھ لے گھوڑے کی گردن پہ جو ہے سہرا
دھوم ہو جاے ترے سہرے کی یہی [illegible]
گاڑ دین بام پہ جھنڈا آن کے دھوم سے سہرا

راقم - م - د - لکھنوی

دن پھرے

بھئی ان لوگون کی باتین تو کچھ میری سمجھ مین نہین آتین - جو کہتے ہین یون ترقی کرو وون ترقی کرو - یہ بڑبڑ ہو رہی دیکھو - ارے میان اس سے کچھ نہین ہوتا - جب منظور الٰہی ہوتا ہے خود بخود ترقی ہو جاتی ہے - آپ خود ملاحظہ فرمایئے کہ ابتداے آفرینش سے اس وقت تک ساری دنیا کا نزلہ ہم ہی لوگون پر گرتا تھا - سنسار سے یہی صدا آتی تھی کہ ہمارا فرقہ کم محنت - کم حوصلہ - کاہل - بزدل - ناچ گانے کا شائق - دن رات عورتون مین بسر کرنیوالا لڑائی بھڑائی مردانگی - جسارت کے نام سے ناآشنا - نخرے تلّے - ناز غمزہ کا شیدا ہے - بندی - اے تو بندہ برسون سے اسی چکر مین دن بھر سر اوپر ٹانگین نیچے کیے سوچا کرتی - اے تو یہ کرتا تھا - کہ آخر کون سی بات کی جاے جس سے ترقی ہو - لیکن شاہد مقصود کا جلوہ یون نظر نہین آتا تھا جیسے ترقی سے فائدہ - میرے نزدیک تو انسانی عقل کے زور کی ترقی سے کچھ فائدہ نہین ہوتا ہے - کیونکہ جب سے ترقی کے قدم آئے ہین آؤ پیر گھر سے لے جاؤ سب کچھ گردہ سے جاتا رہا -

اے ہان - اُس دن نواب بیگم سے کہتے تھے کہ صاحب لوگون کے یہان ایک صاحب بڑا پڑھا لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ آدمی پہلے بندر تھے اب ترقی کرتے کرتے آدمی بن گئے - لیجیئے صاحب اچھی ترقی ہے - اب تو باوا آدم سے بھی صبر کرنا پڑتا ہے - ہماری بن مانگی ترقی کو دیکھو کہ جب وقت آیا خود بخود ہو گئی - یون تو ہمارا فرقہ اکثر کر کے ستھرا رہا ہوا کرتا تھا - اور چونکہ یہ کارروائی بڑے دفتر یعنی الہ صاحب کے یہان بھی منظور تھی - اس وجہ سے کبھی کبھی الہ صاحب بھی ایک آدھ اسی قسم کا بیرنگ کر دیا کرتے تھے - خیر صاحب ہم لوگ جتنے تھے چپ چاپ زندگی بسر کیا کرتے تھے - اور تمام جہان کے مردون کی چوٹین سہا کرتے تھے - مگر اب کی سال کی مردم شماری سے یہ روگ جاتا رہیگا کیا معنے کہ ہم لوگ بھی مردون کے خانہ مین مرد لکھے جاوینگے - ترقی اس کو کہتے ہین یہ ترقی نہین کہ ایک سرے سے باوا آدم کو کھو بیٹھے - مجھے اس بکواس سے واسطہ - غرض نہین جس کے جس طرح جی مین آوے ترقی کرے - مجھے جو کچھ خوشی ہے وہ اس امر کی ہے کہ اب تو ہم بھی اس دنیا مین خوب خوب نام پیدا کرینگے - فوجون مین نوکریان کرینگے وہ وہ ملک فتح کیے ہون جس کا نام نہین اور پھر لطف یہ کہ بغیر گولی بارود آلات حرب کے - کیونکہ جہان ہم لوگ پہونچے اور بشاک بشاک کے -

چلو پھٹے چلی یار سنو لیا

کہنا شروع کیا - فوراً ہی مخالف فوج ہمارے قبضہ مین آجائیگی - اور ہم لوگ فرخ آباد کی طرح اپنا عملہ دخلہ کر لینگے -

ابھی تک تو ہمارا دخل صرف محلون مکانون تک مین محدود تھا - اب کیا ہے اندر باہر سب پر اپنا قبضہ ہو جائیگا ہماری وفاداری سے تو دُنیا آگاہ ہے فوجون مین ہم - کچہری دربارون مین ہم محلون مین ہم - غرض وہ کون گھر ہوگا جس مین خدا انہین بیٹھا - اب ہماری ماری کون کھائیگا -

اب ایک ذرا دم کی کسر رہ گئی ہے اگر وہ بھی دور ہو گئی تو بہت اچھا ہوگا کیا معنے کہ مردم شماری تو دسوین برس ہوا کرے گی - یہ رجسٹر منشان جس مین آئے دن ہم لوگون کے نام نامہ اعمال کی طرح درج کیے جاتے ہین کھو جائے تو بہت اچھا ہے - یا ایسی کوئی ترکیب ہو جاے جس سے اس مین بھی مرد ہی لکھا جائے تو بہت اچھا ہے - اور جب تک یہ نہ ہوا تب تک نمایان ترقی نہین ہو سکتی - ے

روزانہ بڑے بڑے انعامات دیے جاتے ہین جب آپ اپنی فہرست شروع سے آخر تک مع وقت شامل کر کے تیار کر چکین تو فہرست لفافہ مین رکھکر ایک لفافہ [illegible] ٹکٹ چسپان آپکے پتہ کا بھی ہو بھیجدین - اگر آپکو انعام ملیگا تو آپ اخبار اودھ پنچ کی خریداری کو بعد حاصل کر سکینگے ہم ہر ایک شخص کو ایک انعام دینگے جو [illegible] بذریعہ [illegible] بھیجیگا اور ہمارے انعامات حسب ذیل ہونگے سب سے بہترین فہرست کے لیے جو ہم تک پہونچے گی ایک طلائی گھڑی - دوسرے کے لیے ایک باسیرے آیا ہوا چار دان ہر روز نمبر ۳ سے نمبر تک کے لیے ہر ایک کو انگوٹھی مصنوعی جواہرات جڑے ہوئے - آٹھوین کے لیے ایک [illegible] اور باقیون کو بیش قیمتی انعامات ہر روز تقسیم ہونگے - آپکو عرصہ تک انتظار نتیجہ کے لیے نہ کرنا پڑیگا - کوئی لاٹری نہین ہے اعتبار نہین پیدا کیا جاویگا کہ آیا کسکا جواب ہوا آیا ہو یا بعد آیا یہ فرض ہو کہ ہمارے اشتہار کے موافق جواب بھیجدین - جس روز ہم تک یہ پہونچیگا اگر آپکی فہرست اچھی ہو تو طلائی گھڑی مل جائیگی ورنہ چار دان وغیرہ - اسکی ہم ذمہ داری کرتے ہین کہ آپ کو انعام ضرور ملیگا ہمارے اس انتظام مین فریب کا مطلق گمان [illegible]

کچھ تو سمجھ پڑھے تو جانون
یہ بیل منڈھے چڑھے تو جانون
راقم - ہجڑے زنانے ہیجڑو وغیرہ
بقلم م - ب - علیہ الرحمۃ

قطعات تاریخ وفات

شاعر بے نظیر و بیر خبیر منشی مولوی مفتی امیر احمد امیر کہ مرد صالح و ملح لشیر و نذیر بود از نتیجہ فکر بارائے دوانش مولوی غلام محمد خان تپش دہلوی ثم اللکھنوی۔

مات غریباً مات شہیدا
آہ امیر احمد آہ
پاسے بقا شد بے بنیاد
مات الصالح طاب ثراہ
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

امیر نامور اگشت چون لبریز پیمانہ
نہادہ سر ز آبادی بسوے ملک ویرانہ
تپش از رحلتش مغموم بود ہاتف غیبی
بسالش گفت۔ روشن طبع انا الله بریانہ
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

بود شد گویا زبان لکھنؤ
چون امیر نکتہ دان کردہ قضا
سال ترحیلش بگفتم اے تپش
شاعر نازک خیال و باحیا
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

امیر غریب وطن مرد خلق
اولو العزم و ہم طالب جاہ گفت
چو پرسید سال وفات از تپش
امیر سخنور نماند آہ گفت
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

آن امیر احمد پاکیزہ خیال
بود در ہند امام الشعرا
سفر آخر او را تاریخ
ہست۔ در خاک کن شد عمدا
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

بود امیر نامور نیکو خصال
شاعر غرا و عالی منزلت
کرد آن ذی مرتبہ قصد دگر
نے غلط گفتیم۔ عزم آخرت
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

گرچہ نامش امیر بود مگر
بود مثل نقیب صاحب خلق
سر از دو نماند و گفت تپش
واصل حق امیر صاحب خلق
سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

در بکن رفت امیر و مرد فقیر
کہ بر او بود شعر احمد ناز
شد چو در رحمت جاوید مستغرق
گفتمش عبرۃ۔ غریق آز
سنہ ۱۳۱۸ھ

نیچرل غزل از رتلام

باد صبا سخن تازہ بتازہ نو بنو
کاگ اوڑین دنٹن دنٹن تازہ بتازہ نو بنو
وصل میں [illegible]
کھولدے جٹ بٹن وٹن تازہ بتازہ نو بنو
کرتا ہے روز ہوشیار گھڑی اور بار بار
گنٹہ بجا ٹنٹن ٹنٹن تازہ بتازہ نو بنو
زندگی چون حباب ہے نقش جہان بر آب ہو
ہر کی رہے رٹن رٹن تازہ بتازہ نو بنو
شاد ان ہے یہ نیا فتن دنگ ہے جمیع اہل فن
چلتا قلم زنن زنن تازہ بتازہ نو بنو

لوکل علیہ الرحمۃ

اصل تو یہ ہے اس شہر میں جشن کی قدردان بہت ہی کم اٹھتی ہیں - ہان کبھی کبھار ایک آدہ بات ہو جاتی ہے اور اس کے بعد پھر وہی اس سرے سے اس سرے تک سناٹا۔ وہ زمانہ گیا جب جلسے تو نہیں ہر سے کا ملیدہ او علو و نغر بند باندہا تہا۔ مگر فی الحال شہر کیا ملک بھر کے نامی گرامی - حاذق طبیب - ارسطوے وقت بو علی سینائے عصر جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب نے صاحبزادے کی شادی کر کے مردہ دلون کے واسطے مسیحائی کی ترکیب کی۔ چونکہ مرجعیت مہر دل عزیزی کے سبب سے آپ کی صحبت جسم شہر میں بمنزلہ روح طبی یعنے لہو کے جاری ساری ہے اس سبب سے اس تقریب کی خوشی جشن کی چہل پہل محفل رقص و سرود کی دہوم دہام نے مسرت اور خوشدلی کی خوشگوار گلگشنی گرما گرمی پیدا کر دی کہ مردہ دل بھی کچھ دیر کو جاگ اٹھے -

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خدا کرے حکیم صاحب نسخون سے زیادہ اولاد کی تصنیف میں بھی لگائیں کہ یار لوگون کو اسی طرح معمولی جشن مقوی روح نصیب ہوا کرے۔

نیو کمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزیں از قسم پارچہ و ظروف مسی و نقرئی و زیور طلائی و نقرئی و ملمع وغیرہ ولیس و گوٹہ و کناری و پاپوش و میوہ جات و اچار و مربا و تمباکو ہر قسم و عطریات غرضکہ جملہ سامان جو یہاں سے باہر جا سکتا ہے بقیمت ارزان تقلیل حق السعی کے عوض بیرونجات میں بھیجا جاتا ہے۔ یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے اور اب تک جس قدر فرمائشون کی تعمیل ہوئی ہے کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

المشتہر
شاہ محمد جان کمیشن ایجنٹ
امین آباد۔ لکھنؤ۔ کوٹھی عنایت باغ

نہیں ہے ہم ۱۰ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہیں - اس کا باعث یہ نہیں کہتے کہ اس وقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجیں جبتک یہ نہ معلوم ہو کہ آپ کو کونسا انعام ہمارے معما کے حل کرنے میں ملا ہے - ۲ بجے شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھ جانچیں گے اور انعامات مقرر کرین گے - فوراً ہم آپکو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپکو ملا - اگر اوس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار اوسینس ورلڈ کا چندہ بھیجیں اور آپ کا انعام بواپسی ڈاک بھیجدیا جائے گا - تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اسقدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کریں مگر ہماری کمرین روپیہ سے ہیں دماغ اور خیال عزت ہے - ہم واقف ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ۱۰ لاکھ خریدار اوسینس ورلڈ کے اپنے دوستون میں اخبار کی سفارش کرین گے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی - ہم ۵ ہزار پونڈ اس خدمت کی تیاری میں خرچ کرنیکو تیار ہیں - جب روپیہ صرف ہو جائیگا ہمکو اختیار ہے کہ ہم اعلان

اشتہار کتب نایاب

تاریخی لطائف - پہلی جلد گلدستہ نقل و حکایات ۸ حصہ چھپ چکا ہے اب عطر ظرافت چیار تیار ہوا ہے - علاوہ پیازہ و بیر مرد وغیرہ کے سن گراہت لطیفے تو آپ نے سنے ہونگے مگر ایسی کتاب آج تک نہ دیکھی ہوگی - جو ذی علم و مہذب لوگون کی محفل مین قابل پسند ہو اس مین ہر طبقہ کے مشہور علماء فضلا کے سچے تاریخی لطائف و علمی نکات وغیرہ درج ہین - پہلا حصہ مزاح الابرار حضور صلعم و صحابہ کرام و ائمہ معصومین کے مطائبات و کلمات سے مملو ہے باقی حصص نزہت الملوک لطائف الشعرا نشاط المجالس مین بادشاہون امیرون - حکیمون - شاعرون وغیرہ کی ظرافتین فی البدیہہ اشعار وغیرہ درج ہین قیمت کاغذ ولایتی عہ رسمی عمہ

سوانح عمری نوشیروان و حکیم بزرجمہر ۴ر

طلسم ہوش افزا - داستان امیر حمزہ کے متعلق نیا قصہ - پہلی جلد ۱۲ر

ناول طلسم فطرت - دلچسپ قصہ و مضمون خدا پرستی و بہلول ظریف کا مکالمہ عہ

ناول نورجہان و جہانگیر - باتصویر جلد اول عہ کاغذ گندہ عہ

نفائس التواریخ حکما ۴ر

زبدۃ الخواص - جواہرات وغیرہ کے خواص و شناخت و طریق استعمال ۴ر

حیات اعظم - سوانح عمری حضرت امام اعظم مع جوابات مخالفین عہ و عمہ

مخزن حقیقت - سوانح عمری حضرت مرزا مظہر جان جانان شہید مع ملفوظات و اعمال وغیرہ کاغذ رسمی ۲ر عمہ عمدہ کاغذ

احسن شواہد ملفوظات محبوب الٰہی ۱۲ر

نصائح العارفین - ترجمہ معراج المومنین دینی معلومات کے متعلق بیشمار مضامین جو بڑی بڑی کتابون مین بھی ڈھونڈے سے نہین ملتے بحوالہ قرآن و حدیث درج ہین عہ

المشتہر

سید میر حسن مہتمم مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم دہلی

از اکتوبر ۱۹۱۰ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کی قابل

ڈاس کا مرکب اوجاع

(ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون) گٹھیا کسی درجہ کا - وجع مفاصل وجع الورک - درد کمر - پشت - جوڑون اور اعضا مین درد - چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف - کبھی خطا ہی نہین کی - ہزارون چنگے ہوئے ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہو جائے گا خون صالح پیدا فاسد دفع - معدہ صاف ہضم صحیح - غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہون گے - قیمت فی بوتل ستہ ر اور خرچہ کمیشن ویلیو عہ

پتہ - ڈی - ان ڈاس کمپنی - ڈاکخانہ اناپورنا ۱۲۱ اے لوور سرکلر روڈ کلکتہ -

---

ایک سال کے واسطے رعایت خاص

پھر ایسا موقع نہ ہوگا فرمائش جلد بھیجئے فرینچ گھڑی اصلی قیمت عہ حال کی قیمت للعہ اعلے درجہ کی ارزان تر گھڑی اچھے پرزے جویل جڑے ہوئے خوب صورت مینا کار ڈائیل - وقت ٹھیک ضمانت ۵ سال قیمتی تحفہ فرینچ گھڑی کے ہر خریدار کو ایک ایک شیشہ - کمانی - خوب صورت بکس چین ملمع لاکٹ - بندہ نقرئی - انگشتری عینک مفت - صرف محصول وغیرہ ۱۲ر

نرخ تھوک فروشی - تین گھڑیون کے خریدار کو ایک سٹ قمیص - چہ کے واسطے ۱۲ - انگوٹھیان - ۱۲ کے واسطے ایک گھڑی مفت دیجائے گی -

حسب ذیل گھڑیان اصلی قیمت پر ہم بیچتے ہین - گھڑی نقرہ اوپن فیس عہ ۱۲ر ہنٹنگ واچ نقرہ لعہ ۱۲ر سٹل ہنٹنگ عہ ۱۲ر زنانہ گھڑی للعہ ۱۲ر الیضا طلائی عہ ضمانت دس سال - ہر گھڑی کے خریدار کو ایک طلائی چین مفت - کلکتہ کرون واچ کمپنی نمبر ۸۰ - ۱ اپر چت پور روڈ -

---

فرمائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جاے - یہ مقابلہ یکم جنوری ۱۹۱۱ء تک قائم رہیگا ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اوس شخص کو دینگے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دیگی مگر خاص انعام مارچ ۱۹۱۱ء مین دیا جائیگا ڈکشنری مین جس پرند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کرلیا جائیگا - اومینس ورلڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اوسکی تعمیل کرتے ہین ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو - ہمارا پتہ یہ ہے -

دی اومینس ورلڈ - برینٹ فورڈ - لندن - ویسٹ انگلینڈ -

The Womans World
Brent Ford London'
W. England.

پانچہزار روپیہ کا انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشن ایکزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر و حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھاسکین قیمت فیتولہ جو سال کے لیے کافی ہے بمبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کی اشتہار سے بچنا چاہیے۔ المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱۵) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب۔ تسلیم۔ مین نے آپ کے ممیرے کے سفید سرمہ کو تقریباً تیس مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخونہ۔ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔ میری رائے مین آپ کا سرمہ مثل پوڑیہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے۔ تاکہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم وی۔ پی پوسٹ بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۱۶) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر سرمہ کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی تمام بیماریون کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا۔ مین اون کو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ہر طرح سے مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ ہے آپ نے اس قدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک و قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے اس سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اوٹھاوین اور ہر طرح کی آنکھہ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور

(۱۰) جناب من۔ میری آنکھہ مین ایک مرض ہے جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب بہادر اور کیلپ صاحب بہادر نے کیا کچھہ فائدہ نہوا۔ آپ کے سرمہ سے اب صرف دھند اور کم طاقتی بصارت چشم مین ہے اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین۔ دستخط سردار صالح محمدخان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمدخان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان

(۲۱) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ آنکھون کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ مین نے آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ممبر کونسل گورنمنٹ پنجاب سابق سشن جج قسمت جالندھر

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنیک مین اس مطلب کے لیے مارچ ۱۹۱۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

ہمارے اکسٹرا اسپشل رپورٹر

(از چین)

حضرت ناپنچ - آپ نے اور آپ کے ناظرین نے دُنیا مین سبت سے ناچ دیکھے ہون گے یعنے رنڈیون کا ناچ - لونڈون کا ناچ - بھوتون کا ناچ - پیرنون کا ناچ - پروفیسر شباحرن کا ناچ - کشمیریون کا ناچ - کھنٹے والیون کا ناچ - گلنی کا ناچ - درویشون کا ناچ - مگر بھوتون کا ناچ نہ دیکھا ہوگا - وہ آپ کے صدقے مین شیطانون نے اس ملک مین آکے دکھایا تفصیل سُنیئے یہ تو آپ نے سُنا ہی ہوگا جہان چالیس دن چراغ نہین جلتا وہان بہوتون - چڑیلون کا عمل دخل ہوجاتا ہے چین مین تو آپ جانئے مدتون سے چراغ اصلاح و ترقی گل تھا بس پہلے تو خانہ ساز بہوتون یعنے باکسرون نے تھرکنا - علی بابا کی مرجینا کی طرح رقص خنجر شروع کر دیا - یعنے جہان کوئی پادری ملا اُسکے خنجر اوس کے روبرو ہو گئے - اور لگے جانستان گت ناچنے - یہ رنگ دیکھکے یورپ یعنے فرنگستان اور امریکہ کو بھی بیچ بچی چھوٹی - کیا وجہ کہ خدا نخواستہ وہان بہوت تو نہین بستے مگر ملک گیری کی ہوس کا بہوت ایسا ان حضرات کے سر پر سوار ہے کہ شیطانی شغل (یعنے جنگ و جدل) اگلے زمانے کے بہوتون سے بہتر اور صفائی سے ناچتے ہین -

بس چارون طرف سے چین کی جان پر نرغہ ہوگیا - سارنگی - طبلے - سارنگی طنبورے - ستار کی جگہ رنفل - بم بم اور فارٹی پونڈرے کے دھر دھکے فغفور چین اور ملکہ چین یہ سازسامان دیکھکے اسطرح بھاگین جیسے لاحول سے شیطان - اُنہون نے ان بھوتون کے واسطے گھر ہی خالی کر دیا - اغیار تو شیاطین کے نام سے یاد بھی کرتے تھے سچ مچ خانہ خالی را دیو میگیرد کی مثل صادق آئی -

خیر صاحب چین کے ملک مین جیسا چوچو کا مربہ تیار ہوا ہے اوس کی لذت سے تو آپ بھی واقف ہون گے مگر یہان خرابی یہ ہے کہ نہ کسی مد مقابل سے جنگ و جدل شروع ہوئی نہ غنیم کو شکست فاش ملی -

اور حضرت فغفور مغفور ہوگئے - اور شمال کی جانب سے ایسے بہاگے کہ نئے دار السلطنت کی تدبیر مین پڑے گویا سارا انتظام ہوا کی طرح سے ہوگیا خیر صاحب بڑے ملا سیانے - مسٹر انگلینڈ کی سعی اور کوشش سے نوبت باینجا رسید کہ حضرت شنشاہ کو پیام گیا - آپ یہان آئیے آپکا ملک آپ کو مبارک - مگر چند شرائط طے کر لیجیے پیر مزے سے اپنے ملک مین دندنائیے - مگر شرائط وہ کہ نہ فغفور منظور نہ یورپ والے اوام منسوخ کرتے ہین - بگڑی اٹکی ہے - اب فرمائیے بندہ کہان تک انتظار معاملات کرے چین کا جھگڑا تو عجب سار وغ یعنے گرگٹ ہے جو اس جنگ و جدل کے جوش بہار قوت نامیہ کے زور سے سطح گیتی پر اوبھر آیا ہے - نہ بیخ نہ شاخ چینی چھتری کی طرح تنا ہوا ہے - روس - جرمنی - فرانس نے تو شوربہ پکا کے تیار کر لیا ہے - اور چاہتے ہین دو چار چمچے پی کے اپنے گھر سدھارین تاکہ گھر مین کوئی نہ سنے کہ کہان گئے تھے - کہین نہین - کیا لائے کچھ بھی نہین - مگر مین حیران ہون کہ اگر آپ پوچھینگے کہ کس کی فتح ہوئی اور کس کی شکست - تو فرمائیے مین کیا کہون - میرے نزدیک تو احتراق خون مین جس طرح جسم آپ ہی آپ شق ہوجاتا ہے اوسی طرح یہ جنگ یورپ کے فساد خون کا نتیجہ تھی - آگے یہ معما آج کسی سے حل ہوتا نظر آتا نہین - شاید تواریخ آیندہ حل کرسکے -

راقم

چوچو

COUGHS·

نمبر ۸ کھانسی

اپنی کھانسی سے بے پروائی نہ کرو تاخیر کرنے سے اکثر خوف پیدا ہوتا ہے -

CHAMBERLAINS
COUGHREMEDY·

چیمبرلین کا علاج کھانسی

خوشگوار اور ہر طرح محفوظ اور کامل علاج ہے اسمین افیون کا کوئی جزو نہین ہے اور اسکی ذمہ داری کی گئی ہے -

بڑی بوتل ۸ چھوٹی بوتل ۵ عہ

تمام دوا فروش اسکو فروخت کرتے ہین -

CHAMBERLAINS
PAINBAM·

چیمبرلین کا پین بام

وجع مفاصل
کبڑی کمر
زخم نیل
زرد پہلو
درد کمر

کے لیے سفارش کی گئی ہے
یہ عام خانگی علاج ہے

قیمت ۸ / ۵ عہ

ہر مقام پر تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین

CHAMBERLAINS COLIC
CHOLERAANDDIARRHEA
REMEDY·

چیمبرلین کا قولنج ہیضہ اور اسہال کا علاج

اس سے درد شکم
قولنج
تپ
پیچش
اسہال

اور تمام امراض معدہ کو فائدہ ہوتا ہے -

قیمت ۵ عہ ۸

ہر مقام پر تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین

نگاہ شوق لڑتی ہے نگاہ نازنینان سے
الٰہی خیر دلون کی کہ ہین جوٹین برابر کی

قسم ہے بڑے سر کی جوٹ کہون تو کسی اور کی آنکھین پھوٹین۔ کہ اس زمانہ مین ایک مکان مین جانے کا اتفاق ہوا۔ اہو ہو ہو۔ مکان کاہے کو کو نیا بھر کے مکانون کا ماوا آدم یا بہشت ہشتم کا فوٹوگراف تھا۔ مکان کی سجاوٹ فرش فروش کا قرینہ دیکھکر سچ کہتا ہون کہ اللہ میان کے یہان کی جنت فردوس خلد ارم۔ اور خدا جانے کیا کیا آنکھون کے سامنے پھر گئی۔ مین ابھی تک دیکھ بھال مین معروف تھا کہ اس مکان کے ایک بڑے دالان کی جانب سے کچھ مہین مہین آوازین آنے لگین۔ اور جب مڑ مڑ کر ان ولر بآوازون نے کانون کو اپنا پولٹیکل سفیہات کا ایک آفس بنا دیا۔ اُس وقت تجسس کے ولولون نے مجھے بے چین کرنا شروع کر دیا۔ اور حد سے حد جہان سے وہ آوازین آتی تھین جا پہونچا۔ دیکھتا کیا ہون کہ نازنینان لکھنؤ جنھین ہوائی آفت ڈہا رہی ہین۔ سونوے اور گورے گورے رنگ مہین مہین ساریون سے پھوٹے نکلتے ہین۔ افسون کاریان ہین کہ پناہ تیری زہریلی چتونین دہان مارے سے زیادہ ہلاہل آمود ہین۔ رسیلی آنکھون کی صبا پرستی نے لکھنؤ سے فرخ آباد کیا معنے بلکہ بنگالہ تک بزم خرابات بنا رکھا ہے۔ معشوق مزاجیان دامن جھٹکے دامن باندھے ہین۔ نتنہ دامن سمیٹے ہوئے کھڑے ہین۔ نگاہ ناز اشارون پر کام ہوتی ہے معشوق پرستون کی جان پر بنی ہے۔ اسی جمگھٹے مین ایک سامری فن بدمنی جسکی زلف دراز کے پیچا پیچ پھندے بڑے بڑے پارسا مزاجون کے گلے مین پڑکر پھانسی کا کام دیتے تھے نظر پڑی۔ یہ پری وش ایک کرسی پر چودھوین رات کے چاند کی طرح بیٹھی تھی۔ اور گرد اس کے چھوٹے چھوٹے ستارون کی طرح سب کی سب گھیرے ہوئے تھین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہان شیخ سدو ان جنت کی حورون یا چوک کے گلدستون کو بے طرح ستایا کرتے تھے آج اس کے سر پر سوار ہین تو کل اُس کا گلا گھونٹ رہے ہین۔ غرضکہ ان لوگون کو شیخ صاحب کے مارے زندگی وبال تھی۔ چنانچہ یہ بی صاحب جو کرسی پر بیٹھی ہین کہین سے چہرے چمکنے تشریف لائی تھین کہ شیخ صاحب نے ان پر بھی نظر توجہ کی۔ مگر یہ تھین کسی اہل دل حضرت کی نظر کردہ۔ روحانیات اور عملیات کے دقیق مسائل سے آگاہ۔ ایک وہ تو کہین پڑھ کے جلانا تھا کہ شیخ صاحب معتقد ہوگئے چونکہ یہ سب کی نجات دہندہ ہین آج سب رنڈیون نے ملکہ جلسہ قرار دیا ہے۔ چونکہ زمانہ تہذیب کا ہے۔ ناچ مجرا تو ہوگا نہین خالی ایڈریس پیش کر دیا جائے گا۔

یہ سننا تھا کہ بندہ درگاہ وہین ہم رہے۔ کیونکہ آج تک ایسا ایڈریس سننے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک پری وش۔ پری چہرہ بعد نازو ادا اوٹھی اور ایک کاغذ نکالکر پڑھنے لگی۔

سنو بہن۔ امان جان کے لہو کی قسم۔ ہم سب تمھارے اس وجان (وجہ) سے شکرگزار ہین کہ تم نے ہمارے روزی کے ٹھیکرے کو جو آج کئی برسون سے مقید تھا آزادی دلوادی۔ ہم کیا ہین ہمارا رویان رویان اور ہمارا جانے والون کا بال بال تمکو دعا دیتا ہے۔ تمنے قسم ہے جناب عباس علمبردار کی۔ وہ کیا ہے جو توڑنے کے توڑے خرچنے سے بھی نہ چھٹا۔ اک ذرا سے اشارے مین ایسے موذی کو جو سر اور گردن کو توڑ ڈالتا ہے اپنے قابو مین کرکے قید کر لیا ہے اور پھر نہتے۔ صرف دو موئی لوگون کے دیکھنے سے۔ یہ شعر بہن تمھاری ہی شان کے واسطے ٹھیک ہے۔

قتل بے شمشیر او طرفہ کیا
آئنہ دکھلا دیا دو ہو گئے

اس کا بدلہ تو یہ تھا کہ ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی فرد عاشقان مین سے ایک وار سالی تمھاری نذر کرتا۔ مگر ڈر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم یہان کے رکھ رکھاؤ۔ قاعدہ قرینہ سے ناواقف ہو۔ کہین ایک ساتھ سب کو بلا بیٹھو تو اور ہنگامہ کی صورت پیدا ہو جائے اور ہمارا بھی نقصان ہو۔ بس اسی مارے اس تجویز کو ملتوی کیا۔ مگر ہان۔ آجکل پھیلا پھیلا کے اس کی دعا مانگتے ہین کہ خدا کرے تم پھلو پھولو۔ تمھارا سامان رونق بڑے بڑون کے سر پڑھ کے کھنا کھن روپیہ گھسیٹے۔ اخیر مین ہم پھر اُس خوشی کا جو ہمکو ہوئی ہے شکریہ بھیج کے تمھاری روز افزون گرم بازاری ہونے کی دعا دیتے ہین۔ اور ایڈریس کو ختم کرتے ہین۔

اس ایڈریس کا ختم ہونا تھا کہ وہ کافر صورت کرسی سے اُٹھی اور پھر یون گویا ہوئی میری پیاری بہنون۔ یقین جانو کہ مین

[illegible]

بہرونکو مژدہ

ایک متمول بیگم نے جنکو ثقل سماعت لوہ کا نونکی آواز کا عارضہ تھا ڈاکٹر نکلسن کی مصنوعی چھوٹی لگانے سے صحت ہوگئی تھی پانچ ہزار پونڈ اس غرض سے اس انسٹیٹیوٹ کو عطا کئے کہ بہرے جو بہ قیمت ادا کرنے کی مقدرت نہ ہو مفت بھیجا جائے۔ پتہ۔ نمبر ۱۲ نکلسن انسٹیٹیوٹ۔ لانگ کاٹ گنبرسبری لندن گوشہ مغرب۔

لعبت چین

ایک آنکھ مین لہر بہر - ایک آنکھ مین خدا کا قہر

(اسکیچ)

تمہارے اس اظہار مسرت اور دعاگوئی سے
بہت خوش ہوئی۔ اللہ کرے رہتی دنیا تک
تم لوگ جیتی رہو۔ اور مین یون ہی اپنے
چاہنے والون سمیت۔ مین تمہارے اُس
عطیہ کے ارادہ کے بابت شکر گزار ہون۔
لیکن یہ کہنا ضرور چاہتی ہون کہ تم سب نہ
عطیہ دیتین بھی تو شاید مجھے منظور کرنے
مین تامل ہوتا۔ کیونکہ مین اپنی پیاری بہنون
کی سوت بننا نہین چاہتی ہون۔ مین بھی
اپنے ساز و سامان سے لیس ہون۔ خدا
مجھے بھی دے گا۔ باقی رہا یہ کام۔ تو یہ بھی
کچھ ایسا نہین جس کا اتنا شکریہ ادا کیا جاوے
آدمی آدمی کے کام آتا ہی ہے۔ اگر مین نے
یہ کیا تو کون بڑی بات کی۔

اتنا کہہ کے یہ نازک بدن اپنی کرسی
پر بیٹھ گئی۔ تھرپان چلنے لگا۔ اور بندے درگاہ
اُڑ نچھو ہو کر گھر آئے۔

راقم۔ حاضر الوقت۔ م۔ ب۔ علیہ الرحمۃ۔

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

چلتے چلتے سکّے سپاٹ ہو جاتے ہین۔
پہنتے پہنتے کپڑے لتّے ہو جاتے ہین۔ کثرت
استعمال سے لفظون کے حروف۔ جملون کے
الفاظ۔ کتابون کے جملے۔ کتب خانون کی کتابین
صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح محکوک ہو جاتی
ہین۔ جاڑون کا لحاف۔ رزائی کا ابرہ جب
گھس پس کے پھٹ جاتا ہے۔ تو وہ کسی نہ
کسی کام مین آجاتا ہے۔ بابو کی دھوتی پرانی
ہو کے انگوچھا بنتی ہے۔ انگوچھا جھاڑن
بن جاتا ہے۔ غرضکہ اسی طرح کفایت شعار
نیچر اُس کو نیچے بندگی دوکان یا پیپرل کی
ہانڈی تک پہونچاتا ہے۔ اور جتون یا
کاغذ کے رہون کی صورت مین پھر جلوہ نمائی
کرتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان مین زنانہ
اور مردانہ تعلقات کا بھی حال ہے۔ کچھ
دنون پہلے تک میان بیوی کے کام الگ
الگ بٹے ہوئے تھے۔ گھرگرستی بچے [illegible]
ہانڈی چولھے کی خبرگیری کرنا۔ باورچی خانہ
اور رسوئی کے ہیڈ ڈپارٹمنٹ کی حکومت تو
بیوی صاحب کے سپرد تھی اور وہ بھی
خوشی خوشی برضامندی اس مین غلطیان
پہچان رہتی تھین۔ میان کی آرام آسائش
اطاعت۔ عیش عشرت کے گھنٹون مصیبت
اور بیماری کے کڑوے کسیلے دنون مین اپنی
زندگی کا ما حصل۔ پیدا ہونے کی علت غائی
اسی کو سمجھتی تھین۔ اور شوہر برخوردار
دنیا کی کھکھیڑ اٹھاکے کمائی کماکے۔ معاش
کے میدان مین سر سے زمین کھود کے جو
کچھ پاتے بیوی بنو کے ہاتھ دھرتے اور
اندر باہر کے جھگڑون سے اس تعطیلے سے فکرمند
اپنے کام مین مصروف رہتے۔ اور دنیا داری
کے چھکڑے کے دونون پہیے برابر چلے
جاتے تھے۔ مگر اب انقلاب زمانہ نے
معاملہ بالعکس کر دیا ہے۔ الرجال قوامون
علے النساء کی گاڑی اولاد ہوگئی۔ النساء
قوامون علے الرجال کی باری آئی۔ سوسائٹی
کی چڑھائی کے اوپر سے گاڑی ڈھلکتی ہے
گھوڑے سے دو قدم آگے نکل جاتی ہے بلکہ
اگر سوئچ بیک ریلوے کی طرح خود بخود گن گن
کرتی چلی جائے تو کچھ تعجب نہین۔

بس اس کیفیت کو دیکھ کے مین نے
بھی تہیہ کر لیا ہے کہ تن بہ تقدیر جو ہو اس کشتی
کو بادبان باندھ کے چھوڑ دون اور اپنی عزت
اپنے ہاتھ کی حکمت عملی پر کار روائی اختیار
کرون۔ مین ٹھہرا صلح کل۔ اپنی فکرون مین مبتلا
آدمی۔ بیوی صاحب کا یہ حال ہے کہ گھر کے
کامون سے نفرت۔ سیر سپاٹے۔ ناول بازی
تھیٹر گھوڑ دوڑ کا بھوت اُن پر سوار ہے
پہلے تو شوہریت زوجیت کی نکیل تھی نکلے
رو گئے ہوئے تھی۔ اب صرف ناک کی کیل یا
بلاق بنکے مرحوم ہوگئی ہے۔ پھر آپ جانئے شملہ
بمقدار علم۔

لڑکون کی والدہ کا خدا بھلا کرے وہ
یہان تک کرمہت چست کیے۔ آستینین چڑھاتے
ہین کہ متوقع ہو تو میرے کام اپنے سر اوڑھ لین
اور مین خانہ نشین ہو کے ہانڈی چولھے کا
انتظام کرون۔ بلکہ بعض بعض باتون مین لطائف الحیل
کے ساتھ تقابلِ البدلین کا بھی لگ گیا ہے
یعنی اکثر جب مین کچہری دفتر کا کام کرتا ہوتا ہون
اور اُن کو معلم نسوان یا عصمت یا ناول
کے ملاحظے سے فرصت نہین ہوتی تو مجھے حکم
دیتی ہین کہ ذرا بچے کو گود مین لے کے
کھڑا ہو جاؤن۔ ترکاری چھیل دون۔ یا جب کبھی
کسی دوست کے ہان یا بازار کی طرف جانے لگا

(۱۳ ہفتہ) **ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ** حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ خبر پڑھیئے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ آپ کو دو سو پونڈ نقد ملجائین مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے زیادہ لمبی فہرست نامون
اور اقسام پرندکی ذیل کے موافق حروف سے تیار کرسکتا ہے W D 6 O O O C K q L I A P R. T A R G
D P E S P N I E L V E B R D I M W A D O H T L.

ہم پرندین تمام پرند خواہ وہ مرغیان۔ کوتری یا اسی قسم کے اور جانور ہون شامل کرلیجئے آپکو اختیار ہے کہ چاہے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست مین ہے جمع کر
استعمال کرین مثلاً ڈک۔ بلبل۔ سنو۔ برڈ وغیرہ جو شخص ۲۵ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کی جانورونکے نام لکھیگا ہم بلا تخصیص کے دو سو پونڈ کا یا اس سے کم خوبصورت انعام دینگے

تو تاوری حکم دے دیا کہ بچے کو اپنے ساتھ لیتے
جاؤ ہم سے بہت ہلا ہے۔ کہ یہیں حشرات
پھیلا دیگا۔ اور میرا دماغ عجب طرح
زور زہ کے پریشان کردے گا۔ ناصاحب
مجھ سے سب اٹھ سکتا ہے مگر ان باتوں سے
میرے دشمن مرجان ہوجائیں گے! مین ہی
زمانے کو دیکھ کے اور پالیسی کو برت کے
کان دبا کے تعمیل حکم دیتا ہون۔ اور دل کو
سمجھا دیتا ہون کہ ارے میاں ہمارے باوا
آدم ہی نے اس کی تائید کردی ہے۔ اگر
ماما حوا کی خاطر سے گیہون نہ کھاتے تو آج
ہم سب جنت ہی مین نہ مزے کرتے۔
ابھی کل سرشام گھر سے نکلا۔ انہون
نے کڑک کے کہا تم بھی ہوا کھانے چلیں گے۔
مکان کی آب ہوا اس وقت اچھی نہیں تم تو
صحت کو سفر ہے۔ دیکھو اسی سے میرے
دماغ مین خشکی ہوگئی ہے۔ اور اس دفعہ
جو گرمیون مین مہندی لگائی تو ناخونون
مین رنگ نہ آیا۔ اور بستی نے تو اس گھر مین
جب سے قدم رکھا ہے کبھی رنگت ہی نہ دی
تمام دانتون کی جڑین کھلتی چلی جاتی ہین"
جی مین تو آیا جواب دون کہ باغ و بازار
کی ہوا سے واقعی منہ کالا ہو جائے گا۔ اور
سلامتی سے تیرہ بچون کی ماں ہو چکی ہو سو ان
مین کب تک دانت جمے رہین۔ مگر خلاف
پالیسی سمجھ کے چپ ہو رہا۔ چنانچہ نتیجہ یہ
ہوا کہ بیوی صاحب کو بٹھایا گاڑی کے
اندر۔ اور خود کو بنچ کبس پر بیٹھ کے چل نکلا

بعض بعض لوگ میری اس حرکت کو بے جوڑ
سمجھتے تھے۔ مگر ان کو نہیں معلوم اگر سازند
آواز مین تال میل نہ ہو تو گانے والے کو
چاہیے کہ ساز کی موافقت کرے۔ کیا؟
کہ طبلہ یا سارنگی مجیرا۔ ہارمونیم۔ پیانو تو
ٹھس بے جان چیز اگر سمان باندھنا ہے تو
گوئیے کو چاہیے اپنی آواز اونچی نیچی کرتا
رہے۔
الحاصل میری پالیسی تو یہی ہے کہ
اگر کچھ دنون عافیت آرام سے زندگی کے
دن کاٹنا ہین تو یاد رکھو
زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز
پر عمل کرو۔ جو لوگ زنانے کی جگہ زمانہ
کہتے تھے وہ چل بسے۔ اور ان کے
ساتھ ان کا زمانہ بھی فنفر ہوا۔ اب تو
ہمارا زمانہ تو نہیں رہا۔ یہی زنانہ باقی
ہے۔ اور خدا نے چاہا مرنے کے بعد
بھی بہت دن تک یہی رہین گی۔ اور
خدا ان کو بہتی دنیا تک رکھے بس
اب ساز رکھا ہے کہ امن سے اور
باقی ہیچ۔
راقم۔ زن مرید۔ علیہ ما علیہ

اسے تو مجھکو در گوش کھایا نہ کرو
مین ہون بالا مجھے لولو سے ڈرایا نہ کرو

متوالے اودھ پنچ۔ بھئی ذرا اپنا گی
عیاشی ملاحظہ فرمایئے۔ دیکھا اور صدر بازار
کی ایک طوائف مسمی بگیم پر ایک بنگالی عاشق
مین فین تھے۔ طوائف تھی مالدار عیاشون
کا سیونگ بنک طوائف ہوتی ہی ہین چنانچہ
ایک احمق الذی ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ء کی شام
کو بوقت ۷ بجے چکلہ مین تشریف لے گئے
مگر یہ خبط الحواس دل مین تو سول سرجن بنے
ہوئے تھے عمل جراحی پر تلے ہوئے تھے۔
چنانچہ بقرعید یاد آگئی۔ فوراً چھری نکالکر
بچاری گربہ مسکین کا گلا کاٹ دیا۔ بعد کو
کان تراش لیے۔ پھر ہاتھون کو قلم کردیا۔ ایک
ہاتھ قلم کرکے اس کے پہلو مین رکھدیا۔ دوسرا
ہاتھ بھی کاٹ کے الگ کیا۔ اور ناک کاٹی
سو علیحدہ پھر تمام زیور وغیرہ گہر کا اور جسم کا
اتار کر اور کٹے ہوئے کانون کو جیب مین
رکھکر ہرن ہوگئے۔ شاید تمام جسم مین کان
خوبصورت معلوم ہوئے تھے۔ یا تبرک
سمجھکے لے اوڑے۔ واللہ اعلم اس رانڈ
کی بی صاحبہ کی روح کو خبر ہوگی۔ یا مارنے والے
کا دل جانتا ہوگا۔ یا شاید بی صاحبہ ہی کانون
کی نسبت وصیت کر گئی ہونگی۔
غرض ۸ بجے شب کو پولس مین اس
واقعہ کی خبر پہونچی۔ پہر تو سلے میرا بھیا تو چل
اور مین چل۔ خلقت کا اژدحام ہوگیا۔ اب پتہ
لگے تو کیونکر۔ نہ تو بی صاحبہ کی کوئی نائکہ تھی
اور نہ کوئی پرائیویٹ سکرٹری تھا۔ بی تنہا
دم نقد۔ تن تنہا ایک مکان مین رہا کرتی تھین
اور نیچی ہی بھیجو مدومسٹنڈون کی۔ رہا کرتی
تھین۔ پولس نے مکان مین ادھر ادھر جو

تا کا تو ایک تہمد اور صافہ وغیرہ خون آلود پڑا پایا اور وہان ایک کین ٹوپ بھی پایا۔ سب چیزین کوتوالی صدر بازار مین رکھی گئین تھین ۲۴۔ تاریخ کو بوقت صبح لاش اسپتال روانہ کی گئی۔ کوتوالی مین رنڈی بلائے گئے کہ ان کپڑون کی شناخت کرو۔ انھون نے کہا کہ اس قطع کے دوپٹے پولس مین زیادہ تر استعمال کرتے ہین۔ حکم ہوا کہ پولس کی تلاشی لی جاوے۔ کوئی سپاہی تھا نہ اور چوکیون سے غیر حاضر ہو۔ آپ جانیے خون تو کسی طرح چھپتا ہی نہین۔ ایک کانسٹبل جو صدر بازار کی ایک چوکی پر مقرر تھا وہان اور بھی کانسٹبل اور ایک حوالدار رہتا تھا۔ چنانچہ ایک کانسٹبل نے پانچ چھ روز کی رخصت لی تھی اور اس خصوصیت مین اس نے یہ فعل کیا تھا۔ جب تلاشی کا نام سُنا تو گھبرایا کہ اب کیا کرون۔ غرض ۲۶- نومبر ۱۹۱۰ء کی صبح تڑکے سے اٹھا اور بکس سے زیور وغیرہ لیکر پاخانہ چلا گیا اور وہان زمین کھودنے لگا۔ ادھر حوالدار کو شبہ ہوا کہ آج پاخانہ مین اسنے اتنی دیر کیون لگائی۔ حوالدار صاحب پاخانہ مین جا دھمکے۔ بس فوراً دھر لیے گئے۔ ہر چند اس نے خوشامدین کین۔ مگر کیا ہو سکتا تھا کوتوالی مین خبر کی گئی۔ ان حضرت کی تلاشی ہوئی۔ تمام زیور اور دوپٹہ اور بی صاحبہ کے کان معہ بالیون کے برآمد ہوے۔ پھر کیا تھا۔ بذریعہ تام جھام کوتوالی مین لائے گئے۔ افسران پولس اظہار لے رہے ہین اور اچھی طرح سے جرم اسپر ثابت ہو گیا ہے مگر وہ حضرت انکاری ہین کہ یہ میرا فعل نہین۔ تین آدمیون کو اس نے اور پھنسایا ہے۔ کہ یہ لوگ مرتکب فعل کے ہین۔ مگر ان باتون سے ہوتا ہی کیا ہے۔ اب کہین رہا ہو سکتے ہین؟ ہرگز نہین۔ اب تو حوالات مین بیٹھے غٹرغون کر رہے ہین۔ ۲۵- نومبر کو توچکلے کی رنڈیان بلائی گئی تھین اٹھا لیے گئے تھے۔ اس وقت عجیب مزہ آ رہا تھا۔ ان کے چاہنے والے بھی سیر اِدھر اُدھر کر رہے تھے۔ کوتوالی پر کئی پونڈ نور برس رہا تھا اور اسی مروت کے پنچ ڈالے ہی توڑے جا رہے تھے۔ قرعہ اندازیان ہو رہی تھین لیکن خیر ۔ء

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

۲۶- نومبر کو یہ پولس کے گرو گھنٹال پکڑے گئے۔ ۲۶- اور ۲۷- نومبر سے برابر اظہارون کی بھرمار ہو رہی ہے سچ ہے ۔ء

چار و ر و جو سر پہ چڑھ کے بولے

اب دیکھیے اس بہادری کا ان کو کیسا خلعت ملتا ہے۔ افسوس بی صاحبہ حال کی مردم خوری سے بھی ناکام رہین۔ اور چکلے مین بھی بیر نفقی کر گئین۔ خیر۔ خدا کل رنڈیون کو یہ دن نصیب کرے۔

راقم

س۔م۔ن۔ا۔ا۔نہٹوری

لوکل علیہ الرحمۃ

فصل ہ۔ بی۔ سردی اچھی آگئی۔ گھوڑ دوڑ مین بھی بذریعہ ریل وتار داخل شہر ہو گئین۔ اور ساتھ ہی دیوالی کا دُم چھلا یعنی مہذب قمار بازی اوسی طرح ہمراہ لائین جس طرح گھوڑون کی اگاڑی پچھاڑی۔ آپ جانیے دولت مند تو جُوا دولت کو پھینکنے کے واسطے۔ اور مفلس غیر معمولی طریقے سے کمانے کے واسطے کھیلتے ہین۔ اور ہمارے شہر مین سلامتی سے دونون باتین پہلے سرے کی موجود ہین۔ پھر یہان کی قسمت آزمائی کی چہل پہل کا کیا پوچھنا۔ زر مستون نے کھیون کو ٹٹول کر نوٹ نکالے تو فاقہ مستون نے بھی قرض و دام۔ رہن گرو سے روپیہ مُہیا کیا۔ اور جیبین کھنکھناتے گھوڑ دوڑ کے میدان مین بگٹٹ پہونچے۔ گھوڑے کی ملکیت نہ جاکی بے اختیار۔ بقول سعدی " نہ بر اشتر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم" مگر ہارنے جیتنے پر سیکڑون کی شرطین بد رہے ہین کیا کہیے ہمارا اچھہ بٹیا لہ کی سبے وقت سمند عمر کی چالاکی اور ملک عدم کی سیر نے اس جلسے کو بہت کچھ پھیکا کر دیا ہوگا۔ مگر پھر بھی لنو صاحب کی بدولت کچھ نہ کچھ رونق ہو ہی جاے گی

نہین ہے۔ ہم ۱۰ لاکھ مطمئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اسباعث یہ نہین کہتے کہ اسوقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جبتک یہ نہ معلوم کر لین آپکو کونسا انعام ہمارے معمّا کے حل کرنے مین ملا ہے ہر ایک شخص کو ہر رحمد فہرست مضمون قابلیت کے ساتھ بھیجا جائیگا اور انعامات مقرر کیجیے تو ہم آپکو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپ کو ملا۔ اگر اس وقت آپ کو اطمینان ہو تو آپ اخبار رہنمیں ورلڈ کا چندہ بھیجین اور آپ کا انعام بذریعہ ڈاک بھیجدیا جائیگا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہمارے پاس کرین روپیہ۔ سرمین دماغ۔ اور خیال عزت ہے۔ ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکین تو ہم سمجھتے ہین کہ ۱۰ لاکھ خریدار اوسینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرینگے۔ اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنیکو تیار ہین۔ جب روپیہ صرف ہو جائیگا ہمکو اختیار ہے کہ اعلان مقابلہ کو بند کر دین

کہتے ہین بنگالے کا جادو سانپ کے
کاٹے کا مُردہ جسے [illegible] کے بعد تک
زندہ کر سکتا ہے۔ حال مین ایک
گیارہ سال کا مُردہ مقدمہ عدالت
سرکاری نے زندہ کیا ہے مفصل
کیفیت یہ ہے کہ ۱۸۹۵ء مین سیسان
دو شخص سلامت علی اور محمد حسین
چوبیس سو کی ایک ہنڈی گرد والون
کی کوٹھی مین لائے۔ اور روپیہ طلب
کیا۔ وہان کے لوگون کو کچھ شک ہوا۔
پولیس کو اطلاع دی گئی۔ چونکہ کاول
کچا۔ یہ رنگ دیکھ کے ایچپن چھوڑ کر پولیس
کے خوف سے دونون سر پر پاؤن
رکھ کر دو گیارہ ہوگئے۔ مگر پولیس نے
دونون کو گرفتار کرلیا۔ اور مقدمہ
بعد تحقیقات سیٹی مجسٹریٹی سے کمشنری
تک پہونچا۔ سلامت علی تو ضمانت پر
رہا ہوئے اور محمد حسین حوالات
بھیجے گئے۔ مگر سلامت علی صاحب
صبح گئے سلامت آئے۔ جان بچی
اور لاکھون پائے کا ترانہ شاید
گھر والون کو سُنانے غائب غلہ ہوگئے
محمد حسین کو تو خیر قید کی سزا ہوئی
اور سلامت علی کے واسطے اشتہار
جاری ہوا۔ اب اتنے دنون کے
بعد ایک شخص سلامت علی عرف منظور
بریلی مین دھرے گئے ہین۔ اور کئی
آدمیون مین سے ایک نے شناخت بھی

کی ہے۔ [illegible] کی ضمانت پر رہا
ہین۔ دیکھیے ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

بی سردی کے جوش سے موقع
پاکے الفریڈ کمپنی نے اپنی گرم جوشیان
دکھانے کے لیے ہمارے مرحوم شہر
مین اپنا خیمہ ڈیرا اکھڑا کیا ہے۔ اور
یکم دسمبر سے کھیل بھی شروع ہوجائیگا
بے فکرے روپیہ لٹانے کے لیے
کندے تول رہے ہین۔

آج کل مولوی محمد نعیم صاحب مرحوم
کے مزار پر سو عورتون کا ہجوم جھوم کے
کھیلنا بانسے کچھ چھے کو بھی مات کر رہا ہے

اطلاع بخدمت خریداران اخبار

اگرچہ خوش قسمتی سے اودھ پنچ
کو لقا ضائے قیمت اخبار اور شکایت
نادہندی باقی داران کی نوبت
خوش سلیقگی قدر دانان کی
وجہ سے بہت کم آتی ہے مگر
پھر بھی قدیم مہربانیون اور
رعایت کی بدولت چند حضرات
کے نام رجسٹر خریداران مین
اس سال ایسے نکلے ہین جنہون
نے باوجود یاد دہانی کے بھی ادائے
قیمت کی جانب توجہ کم فرمائی ہے
سال ختم ہوتا ہے۔ نیا رجسٹر صاف
ہوتا ہے۔ ہم کو تردد ہے کہ ایسے

حضرات اپنے نام کے آگے بقایا کی
رقوم کو لکھوانا گوارا نہ فرمائین گے
اور اگرچہ دُنیا مین دنیا بہت کم
یاد رہتا ہے مگر پھر بھی حافظے
پر زور ڈال کے یاد کرلین گے
کہ حضرت پنچ کا نذرانہ کب ادا
کیا گیا ہے اور کب سے عارضہ
نادہندی مانع رہا ہے۔

الملتمس
مینیجر اودھ پنچ

از اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے مقابل

ڈاس کا مرکب اوجاع

(ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی
خون کے باعث سے ہون۔)
گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل۔ وجع الورک
درد کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا مین درد
چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف۔ کبھی
خطا ہی نہین کی۔ ہزارون چنگے ہوئے ایک
بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوجائیگا
خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف ہضم
صحیح۔ غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار
ہونگے قیمت فی بوتل ہے اور خرچ کمیشن بذمہ
پتہ۔ ڈی۔ ان ڈاس کمپنی۔ دواخانہ انا پورنا
۱۲۱-۶ اسے لور سرکار روڈ کلکتہ

تیوہ کمیشن ایجنسی
لکھنؤ کی تمام چیزین
از قسم پارچہ مزروت
مسی لقری وزیور
طلائی و نقرئی مطلع
دغیرہ لیس گوٹہ کناری
دیا پوش و میوہ جات
و اچار و مربا و تمباکو
ہر قسم معطرات و غیرہ
جملہ سامان جو یہان سے
باہر جا سکتا ہے بقیمت
ارزان قلیل حق السعی
کے عوض ہر وجہات
مین بھیجا جاتا ہے
یہ کارخانہ عرصے سے
جاری ہے اور تنگ
جس قدر فرمائشونکی
تعمیل ہوئی ہے
کسیکو شکایت نہین
ہوئی۔

المشتہر
شاہ محمد جان کمیشن
ایجنٹ امین آباد
[illegible]

فہرستیں بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہوجائے۔ یہ مقابلہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک قائم رہیگا ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اُس شخص کو دین گے
جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجیگا ہماری کمپنی روزانہ انعام دے گی مگر یہ اس انعام مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین دیا جائیگا۔ ڈکشنری
مین جس لفظ کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کرلیا جائیگا۔ اومینس ورلڈ کا دفتر نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین
اوسکی تعمیل کرتے ہین۔ ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو ہندوستان مین دریافت کرلو۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
دی ومینس ورلڈ برینٹ فورڈ لندن۔ ویسٹ انگلینڈ۔

The Womans World.
Brent Ford London,
W. England.

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY.

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM.

COUGHS

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY.

مرچین مارنے لگا۔ کوسون تک اس کی روشنی
سے دن کا عالم نمایان تھا بلکہ دن ہی وہان کا
گرد تھا۔ اس کھوپری کے منہ سے جو اسطوانۂ
نور کہ بلند ہوا اُس کی کوئی انتہا نہ تھی جہان
تک نظر بلند ہو سکتی تھی وہان تک اسکی
نشانی ملتی۔ چوٹی کا پتہ نہ تھا اور اس اسطوانۂ
نور مین استقامت ایسی تھی کہ ٹھیک عمود
اقلیدس معلوم ہوتا تھا۔ اور سب سے عجیب
بات تو یہ تھی کہ اُس سے جو پھول جھڑتے
تھے وہ پھول کے پھول اور طغرے کے طغرے
تھے۔ کسی طغرے مین حریتہ افکار کسی مین
حریتہ ضمیر کسی مین اصلاح قوم کسی مین حب
وطن منقوش تھا۔ ہزارون ہی پھول تھے
اور ہزارون ہی طرح کے مضمون۔ ان پھولون
کے متصل جو پھول نکلتے تھے ان مین سے
کسی مین حب علم کسی مین اتفاق۔ کسی مین
تہذیب الاخلاق کسی مین حب جنس لکھا ہوا
تھا۔ خلاصہ یہ کہ ان کل پھولون کے ماخذ وہی
چار پھول تھے۔ اور واقعی ان کی روشنی
اور دلفریبی حد سے زیادہ تھی۔ آخر مین یہ
کیفیت ہوئی کہ وہ شجر نور گویا کھوپری کے
گلے سے جدا ہوا۔ اور شن سے آسمان کی
طرف چلا گیا۔ اُس کے غائب ہونے کے بعد
ہی اُن پھولون سے جو اُس کی بدولت زمین
پر موجود تھے دیر تک روشنی رہی۔ اور
اُمید تھی کہ برسون قائم رہے۔ لیکن پہلے تو
لوگون نے ان پھولون کو بہت سرگرمی کے
ساتھ ہوا وغیرہ سے بچانے کی کوشش کی
مگر پھر معلوم نہین کیا سوچے کہ خود بجھانا شروع
کر دیا۔

اتنے مین ایک لونڈا دوڑتا ہوا آیا
اور بآواز بلند کہا کہ صاحبو جیسی کھوپری کا
تماشا آپ ابھی ابھی دیکھ چکے ہین مین بھی
قریب قریب ویسی ہی ایک کھوپری کا تماشا
دکھاؤن۔ [illegible] یہ کہہ کر اس نے کھوپری کو آگ
بتائی تو یہان بھی قریب قریب وہی کیفیت
ہوئی۔ اس عمود یا شجر نور سے جو پھول جھڑتے
تھے وہ بھی پھول کے پھول اور طغرے کے
طغرے تھے۔ فرق اتنا تھا کہ ان طغرون
مین کہین کہین پر تثلیث کی سیاہی نمودار
ہو جاتی تھی۔ مگر اُس پر بھی حب علم۔ حسن
اخلاق۔ اتفاق۔ استقلال۔ محنت۔
جفاکشی۔ پابندی وقت کے پھول اجتماعاً
نکل رہے تھے۔ سر اتنی تھی کہ پہلے پھولون
کی نسبت یہ کسی قدر چھوٹے تھے۔ علاوہ
برین تابانی اور درخشانی بھی ویسی نہ تھی
خلاصہ یہ کہ کھوپری بھی کم نہ تھی جب تک
جو تماکی خوب روشنی رہی مگر تھوڑی دیر کے
بعد اس مین انحطاط شروع ہوا۔ اور شجر
نور چھوٹا ہونے لگا۔ آخر یہان تک
چھوٹا ہوا کہ اُس کھوپری مین سما گیا
اس شجر نور کے غائب ہونے کے بعد
بھی تھوڑی دیر تک روشنی رہی پھر
اندھیرا ہونے لگا۔

اس کھوپری کے چھوٹنے کے بعد
ایک انگریزیکا لونڈا صرف قمیص اور پتلون
پہنے ہوئے آگے بڑھا اور بآواز بلند
پکار کے کہا کہ صاحبو یہ کھوپری میرے
ایک ہم مذہب کی ہے۔ جس نے اپنی
زندگی مین کیا علوم مغربی۔ کیا شرقی۔
کسی کی تحصیل کا بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہین
رکھا۔ بلکہ ہر ایک مین عالم بلکہ علامہ
عامل تھا۔ فلسفی اور حکمت مین اس کو
وہ عبور تھا کہ ارسطو و افلاطون کو اُسکی
شاگردی مین شرف ہوتا۔ علم ہیئت مین
وہ مشق کہ کپلر اور نیوٹن کے حواس خبط
ہوتے۔ غرض کہان تک کہا جائے
عجب باکمال شخص تھا۔

اتنا کہہ کر اس لونڈے نے فلیتہ کو
آگ جو بتائی تو اس قدر دھوان اس سے
بلند ہوا کہ رات کا بھی بلا مبالغہ دم بند
ہونے لگا اس سے جو عمود روشنی بلند
ہوا تھا تو وہ بھی بہت اونچا لیکن بالکل
بے کیف سے۔ اس عمود نور سے جو پھول
جھڑتے تھے۔ وہ خود غرضی۔ خدعہ۔ مکر
حیلہ وغیرہ کے تھے۔ سب سے جو بڑا پھول
تھا وہ حب وطن کا تھا۔ جس سے حب جنس
کے چھوٹے چھوٹے طغرے نمودار ہوتے
تھے۔ غرض یہ کہ یہ عمود یا شجر بھی بہت
دیر تک قائم رہا۔ اور آخر کار گھٹنا شروع
ہوا یہان تک کہ بالکل غائب ہو گیا اس
شجر سے جو پھول جھڑتے تھے وہ ایسے
سخت جان تھے کہ لاکھ لاکھ بجھائے
جاتے تھے مگر گل ہونا کیسا دھندلے
تک نہین ہوتے تھے۔

باقی پھر

راقم۔ پولیٹیکل آتشباز۔ م۔ ب۔
علیہ الرحمتہ

خبرین

پہلی خبر۔ ایک بڑے بھاری دیوانی کے
مقدمے مین جس مین کسی رئیس نے اپنے
ہوا خواہ مصاحب یا دوست پر حساب
کا دعوے دائر کیا۔ بہت سی شہر کی اندرونی
گواہی شہادت مین طلب ہوا ہین۔ کہان
تو بیچاریان چوک کے کمرون کو آشیانہ
بنائے ناز و غمزے کی گٹھڑیان سر پر لادے

بازیچۂ اطفال ہے یہی میرے آگے۔

لوگون کو مقتول و مجروح کرنے بیٹھی تھین
کہان عدالت کی کشاکش مین آ گئین - وہ تو
کہیے آپس کے سمجھوتہ ہو جانے کی اُمید
پر مقدمہ اٹھ گیا - ورنہ دیکھیو ن بیرسٹرون
کی جرح سے بھی مجروح ہوتین -

دوسری خبر ؎

حسن ملیح اُن کا ہمین تو بلا ہوا
جو روکے پیر مین سا گرفتار نصیب یا

ڈگر ودہ صاحب بیرسٹر کی میم صاحبہ نے
فوجی کپتان سے آنکھ لگائی - اور اپنے
شوہر کو ڈھٹائی سے بھی مطلع کر دیا - پہلے
تو صاحب نے فہمائش کی معافی دینے کو
کہا - مگر میم صاحبہ کپتان صاحب کی کرتولت
پر ایسی ریجھی تھین کہ ایک نہ سُنی - کپتان ہی
کپتان کیا کین - آخر کو صاحب بہادر نے
مجبور ہو کر باضابطہ عدالت سے گلو خلاصی
کی - اور میم صاحبہ کو طاق کر دیا - یا یون
کہیے کہ طلاق دیدی -

تیسری خبر ؎

مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

لیجیے صاحب - مبارک - میان لکھنؤ بنا حسب
بھی اب شریف اور بانسہ اور کچھوچھے کے
برپنج ہو گئے - گیا معنے کہ اب یہان بھی بانسہ
وغیرہ کی طرح سے مولوی نعیم صاحب مرحوم
کے مزار پر بھوت - پلید - اُترنا شروع ہو گئے
ہزارون بھوت پلید کے ستائے مرد اور
عورت جاتے ہین اور اُچک - پچھاند کھیل کود

کے اچھے ہو جاتے ہین - سچ ہے ؎

این قدر ہست تفاوت بہ مسیحا و منم
او بقم زندہ کند یار بہ دشنامے چند

چوتھی خبر - لندن سے خبر آئی کہ جنرل
رابرٹس کو گھوڑے نے اپنی پیٹھ پر سے
بمثل حرف علت ثقیل جانکر گرا دیا -
تا آپ جانیے پٹھے جنگ آزماؤن کا
گھوڑا اور پھر مہذب ملک گرانے مین
بھی سوسیت مد نظر رکھی - اور جنرل صاحب
کو اپنے حساب گرایا نہین بلکہ فرش
گل پر لٹا دیا - خیریت ہوئی کہ چوٹ چپیٹ
نہین آئی - اور آپ نوشیروان کی طرح کہرے
ہو گئے - آپ کے بال بال بچ جانے
سے ہمارا رویان رویان مبارکباد
دیتا ہے -

پانچوین خبر ؎

اہل دنیا کافران مطلق اند
روز و شب در یق یق و در بق بق اند

مولوی ندوہ علیہ الرحمہ پٹنہ سے واپس
آ گئے - اہالیان پٹنہ نے جیسی چاہیے
آؤ بھگت نہین کی - اور کیا چاہیے تھا
دامن مراد کو زر و جواہر سے پُر نہین
کیا - جس سے دار العلوم کا جھگڑا اچھلتا
لوگون کو اس دینی تعلیمگاہ کی طرف جلد
متوجہ ہونا چاہیے - کیونکہ اگر خدانخواستہ
مولانا ندوہ صاحب خفا ہو کر اس شعر پر
کاربند ہو گئے تو بُری ہو گی پھر اگر کوئی
شخص کچھ نذر بھی کرے گا تو نہ لین گے ؎

دنیا اگر دہند نہ خیزم ز جاے خویش
من بستہ ام حنائے قناعت بپاے خویش

چھٹی خبر ؎

وہ کہتے ہین نکلنا اب تو دروازہ پہ مشکل ہے
قدم کوئی کہان رکھے جدھر دیکھو او سٹرل ہے

نیشنل کانگرس کی تیاریان لاہور مین ہوم
دھام سے ہو رہی ہین - حسب معمول دسمبر
کے اخیر ہفتہ مین اجلاس ہون گے معلوم
نہین بی انٹی اپنے انڈے بچون سمیت
یعنے مع متعلقین کہان پردہ کی بو بو
بنی بیٹھی ہین - جو ابھی تک تماشاگاہ دُنیا
مین نہین آئین -

ساتوین خبر - ایک تھیٹر صاحب ناچتے
تھرکتے - بھاؤ بتاتے لکھنؤ مین بلائے
بے درمان کی طرح نازل ہوئے ہین
اور چھان ملبند باغ مین پارسال انڈین
کانگرس کے متعلقین والا جبائے ہوا تھا
اُسی کے سامنے اسٹیج بنا ہے - آج ہی
کل مین تماشہ شروع کرنے والے ہین
اس مفلسی مین سوائے رضائی کے
دولائی توڑ - اغیر ممکن ہے - ہان یہ ہوگا
کہ ان جاڑون کی راتون مین بے فکرے
تماشہ دیکھنے والون کو بہت سی نو بہ شکن
صورتون سے آنکھین سینکنے کا موقع
ملے گا - اسی دن کے واسطے مضطر کہہ
بہاگئے ہین - ؎

وصال ظاہری ممکن تو ہے لیکن جو تم چاہو
جو تم چاہو کہ ہان ہو جائے تو کیا ہو نہین سکتا

---

۱۳ ہفتہ

ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ

حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ خبر پڑھیے کہ آپکو کیا کرنا چاہیے ممکن ہے کہ آپکو دو سو پونڈ النقد مل جائین مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے زیادہ طولانی
فہرست ذی اقسام پرندگی ذیل کے موافق حروف سے تیار کر سکتا ہے

[illegible]

ہم پرندون مین ہر پرند خواہ وہ مرغیان کوئے یا اسی قسم کے دیگر جانور ہون شامل کرینگے آپکو اختیار ہے کہ چاہے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست مین درج
ہے استعمال کرین مثلاً ڈک کاک - بلو - سنو برڈ وغیرہ وغیرہ جو شخص ۵ ۲ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کے جانورون کے نام لکھے گا ہم بلا تخصیص دو سو پونڈ یا اس سے کم علیحدہ انعام

بات کی پیچ ہے جس وقت کی سردی اور
تعطیلون مین صفائی اور صبح کی سیر تو
ہوتی ہے۔

نواب صاحب نے پچیس ہزار
روپیہ تازہ دیا ہے۔ تماشا بینی کے
مستحق ہی ہین۔ مثل مشہور ہے جو دیتا
ہے اوسی کا لڑکا کھیلتا ہے۔ اکثر
رئیس سرپرستی کرکے تھیٹر۔ سرکس کو
اپنی ریاست مین بلاتے اور تماشے
دیکھتے ہین۔

پس اگر نواب صاحب رامپور
نے کانفرنس کا تماشا بھی دیکھا تو
مستحق ہین۔ ہم سمجھتے تھے یہ کانفرنس
صرف مرحوم سرسید کا اخیر عمر کا تھیٹر
ہے۔ ہمارا بڈھا اگر اس تماشے سے
خوش ہوتا ہے تو اس نے ہمارے
بہت سے کام کیے ہین۔ یہ مقصد بھی رہے
تو مگر اب معلوم ہوتا ہے یہ انجمن
ہمیشہ کو ان ایک دوامی عارضہ
ہوگیا ہے۔ سرسید صاحب کے بعد
بھی لوگ اوسی تماشے پر فدا ہین۔
اور کام کاج کی کوئی فکر نہین کرتے۔
اگر صرف یہی لیچر اور اسپیچین اور
رزولیوشن ہی کانفرنس کا مقصد ہے
تو ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ
علی گڑھ ہی مین اس تماشے کا مستقل
مستقر ٹھہرالیا جائے اور ہر سال
تقریب کانفرنس عرس کی طرح ہوجایا
کرے۔ نہ کسی کے بلانے کا انتظار
نہ دعوت کی تمنا۔

ناول مرزا مستانہ

اس ناول ظرافت کی شوخی
زبان اور ظرافت فقرہ کا اندازہ
اسی سے ہوسکتا ہے کہ ہمارے
قدیم مہربان جناب مرزا محمد عباس حسین
صاحب ہوش مصنف تصانیف
کثیرہ نظم و نثر کی تصنیف لطیف ہے
قیمت فی جلد عہ

المشتہر

منیجر اودھ پنچ

نیوکمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزین از قسم
پارچہ و ظروف مسی و نقرئی و زیور
طلائی و نقرئی و مصنوعات وغیرہ و لیس
و گوٹہ و کناری و پاپوش و میوہ جات
و اچار و مربا و تمباکو و ہر قسم و
عطریات۔
غرضکہ جملہ سامان جو یہان سے
بآسانی مل سکتا ہے بالقیمت ارزان
قبول حق السعی کے عوض ہر جگہ
مین بھیجا جاتا ہے۔
یہ کارخانہ عرصہ سے جاری

ہے۔ اور اب تک جس قدر
فرمائشون کی تعمیل ہوئی ہے کسی کو
کوئی شکایت نہین ہوئی۔ اور ہمیشہ
فرمائشون کی تعمیل عجلت اور سچائی
اور خوش معاملگی کے ساتھ ہوتی
رہتی ہے۔

المشتہر

شاہ محمد جان کمیشن ایجنٹ
امین آباد۔ لکھنؤ۔ کوٹھی عنایت باغ

از اکتوبر ۱۹۱۰ء ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

ڈاس کا مرکب ادجاع

ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی
خون کے باعث سے ہون)
گٹھیا کسی درجہ کا۔ ریح مفاصل و ریح الوگ
درد کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا مین درد
چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف
کبھی غلطی ہی نہین کی۔ ہزارون اچھے ہوچکے
ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوتا
خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ کا ہاضمہ
صحیح غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہوتے
قیمت فی بوتل ۲ روپیہ اور خرچہ کمیشن ڈیلو سپلائی
پتہ ۔ ڈی ان ڈاس کمپنی۔ دواخانہ انا پورنا
۱۶۲ اے لورسرکلر روڈ کلکتہ

فرمائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہوجائے۔ یہ مقابلہ یکم جنوری ۱۹۱۱ء تک قائم رہیگا۔ ۵ پونڈ کا انعام نقد دو اور انعام کے ہم اس شخص کو دینگے جو
نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی روزانہ انعام دے گی۔ مگر خاص انعام مارچ ۱۹۱۱ء مین دیا جائیگا۔ مشتہرین
مین جس پسند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کرلیا جائیگا۔ ادیٹنس ڈرلنڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین
اسکی تعمیل کرتے ہین۔ ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
دی ومنس ورلڈ۔ برنٹ فورڈ لندن۔ ویسٹ انگلینڈ۔

The Womans World
Brent Ford London,
W. England.

چمڑے والی لیڈیون کے صراحی سے گلے
مین پھانسی کا کام دین گے - پھر تو ہر طرف
سے یہی آواز آوے گی - ؎
بپا ہنگامۂ محشر ہے عاشق قتل ہوتے ہین
خدارا تم ذرا کاجل تو پوچھو چشم فتان کا
سو بات کی ایک بات تو یہ ہے کہ پردہ
نہ ہونے سے کچھ ہمارا ہی فائدہ نہین ہے
بلکہ سرکار کا بھی جس کی رعیت ہین بہت
کچھ فائدہ اور بچت ہے - کاہے سے
کہ پردہ ٹوٹ جانے سے ہم سب خرچ
مین نوکریان کرین گے اور جب ملک
فتان (فتح) کرنے کی ضرورت ہوگی تو
بغیر توپ بندوق صرف اپنی چشم وابرو کے
سہارے پر نکل کھڑے ہونگے - ادھر بیا
کہ شعر ہے - ؎
جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی
وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
آنکھون ہی آنکھون کے اشارے مین
ساری مخالف فوج کا ستھراؤ کر دینگے
اور جو کہین غصہ آگیا تو پھر جناب
زلف دراز ہو سے آتش دیدہ ہو جائیگی
ستم کی تیوریون کے بل تیغ بے پناہ سے
کم نہ ہون گے - زلف دراز زہریلی کالی
ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی فوج مخالف
پر جا پڑے گی - اور قہر کی نشیلی آنکھین
جن سے رحم کا کاجل بہہ نکلا ہوگا - مخالفین
کو بے موت نشانۂ اجل بنا دین گی -
اور ہم لوگ فتح ونصرت کا جھنڈا اکھڑا
کر دین گے - بوجوہات بالا اگر سرکار
کی طرف سے پردہ توڑنے کے احکام
جاری کر دیے جاوین تو بہت اچھا ہے
ادھر ہمارا فائدہ ہو اُدھر رسالہ کی
ہمدردی ہو جاوے - ؎
ایک بات کی کسر باقی ہے - اگر
حامیان رسالہ اُسے بھی پوری کر دین تو

قسم کھاتی ہون کہ بغیر کسی قسم کی تحریک
کے پردہ ٹوٹ جائیگا - وہ یہ ہے
کہ میان کے مردون مین غیرت تو نام کو
کو چھو بھی نہین گئی ہے - [illegible]
گھڑے ہین - لاکھون مضمون لکھو - ہزار
طرح سمجھاؤ ان کے خیال مین نہین آتا
ہے - ہان ان لوگون مین تقلید کا
مادہ بہت ہے کیونکہ آج کل جیسے
دیکھو اپنے باپ دادا کی وضعان (وضع)
چھوڑ کے انگریزی کپڑے پہنتا ہے -
پس اگر حامیان رسالہ اول خویش
بعدہ درویش پر عمل کرین - اور پہلے
اپنے میان کا پردہ اوٹھا کے گھر والیون
کو ان لوگون سے انٹروڈیوس کرادین
تو کیا عجب ہے ان لوگون کو بھی غیرت
آوے اور ہم لوگون کو چہار دیواری کے
قفس سے نجات دین - کیونکہ جب
ہم بیکسون پر اس قدر توجہ اور ہمدردی
ہے تو پوری پوری ہونا چاہیے - کاہیے
کہ آدمی جو کام کرے پورا کرے - اور
ہان اگر حامیان رسالہ [illegible]
پر توجہ کرکے ہنڈیا چولھے بچے جننے
دودھ پلانے اور اسی کے متعلق [illegible]
مقررہ سننے کا بار بھی کسی ترکیب سے
مردون ہی کے سر تھوپ دین تو پھر
کامل آزادی ہو جاوے ورنہ خالی
خولی کاغذ کا منہ سیاہ کرنے مضمون
لکھنے سے کچھ نہین ہوتا ہے - بقول
شخصے ؎
کچھ حوصلہ بڑھے تو جانون
یہ بیل منڈھے چڑھے تو جانون
خیر صاحب اب کہان تک دماغ خالی
کیا جاوے - یہ رسالہ اچھا بہت اچھا
ہزار درجہ اچھا - ہم لوگون کو نجات
دلانے والا ہے - مین نے جیسے ہی اسکو

پڑھا ہے بے اختیار جی چاہتا تھا کہ بیچ مین
رکھ لون - اور مالک مہتمم یا اڈیٹر کے پاس
سہ تن شکریہ بن کے پہونچ جاؤن - مگر
باوجود پردہ کی اس قدر ممانعت کے
مالک مہتمم اڈیٹر سب نے اپنے نام کو
پردہ کی [illegible] بنایا ہے - نام لکھا ہی نہین -
اب شکریہ ادا کرون تو کس سے اور جاؤن
تو کس کے پاس - ناچار یہ سپاس نامہ مسٹر
پنچ کی خدمت مین بھیجتی ہے - غرض پرداز ہون
کہ براہ مہربانی کسی کالم مین جگہ دیجیے اور
بذریعہ اپنے موکلون کے مہتمم صاحب کے
کان تک پہونچا دیجیے ممنون ہونگی - ؎
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
راقم - مستورات پردہ دار
بقلم - م - ب - علیہ الرحمۃ

فرضی مردم شماری

ڈیر پنچ - بڑھتی رہے پول آپ کی
زیادتی ہو خبر یہ ادا ان اخبار مین - کمی ہو
نا ہندون مین - انشاء اللہ [illegible] ہون
نامہ نگار - موسم خزان رہے دور - آئے
موسم بہار - قحط اور طاعون ہیضہ اور [illegible]
ناسنجار سے عافیت باشند -
آپ کو کچھ خبر بھی ہے - ہشیار باش
بیدار باش - جناب من پچھلی مردم شماری
ختم شد - کاغذات داخل دفتر [illegible]

بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

کروگر (اسٹین سے) ارے بھائی شاہنشاہون کے دربار مین جمہوری پریسیڈنٹ کی کچھ قدر نہین۔

اور حساب بھی باقاعدہ - نہ منیون کا کہیں پتہ کہ کیسے بھور ٹھکانے جس کا نہ سر نہ پیر - اس وقت بطور جملہ معترضہ ایک مارواڑی کے حساب کی نقل یاد آ گئی - بمصداق المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام بطور چٹنی اسے بھی [illegible] گوش [illegible] کسی [illegible] مارواڑی کے [illegible] کھنسا دیے تھے (مارواڑیون نے [illegible] بندر کی سی خاصیت ہے کہ ایک کلہیا مین چنے بھر کر گاڑ دو چنون کے لالچ سے بندر کلہیا مین ہاتھ ڈال دیتا ہے اور چنے مٹھی مین مضبوط پکڑ لیتا ہے اور ہاتھ پھنس جاتا ہے - مٹھی کھولتا نہین - ہاتھ گرفت سے نکلتا نہین - اسی طرح سیٹھ صاحب گرفتن کا مصدر پڑھے ہین مگر دادن نمے دانند) مسلمان بھائی کے مانگتے مانگتے ڈھیلے ہو گئے - مگر سیٹھ صاحب کے بھاؤ دین نہین - آخر کار ایک دن سیٹھ صاحب کو بھی گستہ (غصہ) آ ہی گیا - بہت ہی لال پیلے ہو کر بولے "کہان شاب اٹھے آ اٹھے آ روج کا ہے کی کھٹ کھٹ لگائی ابھی تیرو ہشوب کو کنمتو تو ڈ ڈالون باکی سا کی جو نکلے ترت ڈال دیئگے" بھی کہا تہ پیش ہوا - ازروے حساب ساٹھ روپیہ سیٹھ کے ذمے نکلے - اب سٹھیائے اور توند پر ہاتھ پھرا نیدہ فرمایا "تہار وروپئے ساٹھ آدھے گیو ناٹ

(یعنے آدھے مذارد م باکی رہے تیس) وتس دین گے - وتس دلائین گے - وتس کو دنیو ہی کیا" غرض خان صاحب کو سو کھا ٹرخا دیا - بیرنگ واپس کیا مسٹر پنچ کے حکم سے ہم نے بھی ایک مذاقیہ مردم شماری کی ہے - کہ جس کا ملاحظہ خالی از لطف نہ ہوگا - لیکن یاد رہے کہ ہم کسی پر چوٹ نہین کرنا چاہتے نہ ہمارا مخاطب کوئی خاص شخص یا گروہ ہے - شعر -

روے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ
سودا نہین جنون نہین وحشت نہین مجھے

بعد خانہ پری رقبہ جو میرے سپرد تھا دیکھتا ہون تو حساب سے ایک نفر کم عجب خلجان ہوا - سخت چرکتم مین رہا - میزان لگاتا ہون تو غلط - باقی نکالتا ہون تو غلط - ضرب و تقسیم دونون سے غلط - اربعہ سے - ستہ سے غلط - جبر مقابلہ سے غلط کسی طرح میل ملتا ہی نہین - خلاصہ یہ کہ ایک آدمی کی کسر رہ جاتی ہے - ہر چند ٹٹولتا ہون ملتا نہین - کسور عام - کسور اعشاریہ - کسور ملتف - برنارڈ سمتھ کی ساری ارتھمیٹک الٹ ڈالی خان بہادر شمس العلما ذکاء اللہ خان بڑے مہندس کے پاس دوڑا گیا کہ حضرت آپ جانچیے مگر وہ ایک عدد کی کمی تھی سو تھی - من گفتم یک نہ شد دو شد -

نیکی برباد گنہ لازم - ڈر یہ کہ ناظر حلقہ تولہ ماشہ سے حساب لین گے اور ناظر مفوضہ گردن ہی مار دین گے - روپیہ پیسہ نہین کہ قرض دام کرکے بھرتی کر دون - یہ تو ایک نفر حضرت انسان کی کمی تھی جو کسی کے بھرتی کیے بھرتی نہین ہو سکتی تھی - شدہ شدہ اپنے حافظہ کی تیرہ و تار کوٹھری مین گھس کر سارا اختر بختر الٹ ڈالا - ایک پرانا قصہ یاد آیا - کہ چار شخصون نے ملکر ایک سفر پر جانے کا قصد کیا اور حسب قرارداد سویرے اپنے اپنے گھرون سے نکلے اور ملکر چلتے ہوئے - دن نکلے ایک صاحب نے کہا کہ کیون یارو سب آ گئے تا لاؤ گن تو لین - ریٹ سے گنا تو مین اور لفنٹ سے گنا تو وہی تین کے تین - پھر گھبرائے کہ بھئی ایک آدمی تو رہ ہی گیا اور اپنی منزل کھوٹی کر کے سراسیمہ سر پہ پاؤن رکھ کے پلٹے تھوڑی دور رستہ مین ایک سوار صاحب آتے ہوئے ملے اُن سے پوچھا کہ بھئی تم نے کوئی آدمی آتا ہوا دیکھا ہے - اُس نے کہا کہ نہین مجھے تو کوئی نہین ملا - پھر سوار نے کہا کہ کیون تم لوگ کس کو پوچھتے ہو اُن لوگون نے اپنی داستان کہی - کہ ہم چار آدمی مل کر نکلے تھے - ایک شخص پیچھے رہ گیا ہے اُس کی تلاش مین جا رہے ہین - سوار نے دیکھا تو یہ لوگ برابر چار تھے متحیر ہوا کہ یہ ماجرا کیا ہے - یہ لوگ پاگل تو نہین ہو گئے اُسنے

کہا کہ اچھا کہو تو۔ پھر ایک صاحب سفا نے
کو چھوڑ کر گنتی شروع کیا دی ایک دوسری
سما کہ ان لوگون کی بے وقوفی پر تعجب آیا
کو اچھا مین گنتا ہون تم دیکھو۔ نکال چابک
شڑاپ سے ایک کی پیٹھ پہ رسید کیا اور
کہا گنو ایک۔ اس لئے کہا ہان ایک اسی
طرح چار و نکی پیٹھ اودھیڑ دی۔ جب معلوم ہوا
کہ او نہو نے اگر کردہ بود۔ یہ نقل یاد آتے
میلو ذہن بھی اسی طرف منتقل ہوا کہ ہو نہ ہو
یہ دولت اپنے کو بھول گئے۔ نہ بوجہ فراموشی
بلکہ بسبب کثرت نفس شماری نہ کیا۔ کہ بڑے بڑے
آدمیون کے ساتھ میرا شمار کیا؟ کیا بڑی کیا
بڑی کا شور ہا۔ اور ہندوستان کے کروڑ ہا
آدمیون مین یہ ایک ناکارہ ہیچ میرز۔
ضعیف البنیان انسان کم ہوگیا تو خدا کی
خدائی مین کیا کمی ہوگئی لیکن حساب نے ایسا
شکنجہ مین دبایا کہ مجھے بادل ناخواستہ میدان
مردم شماری مین آنا ہی پڑا۔ خیر مجبور آ سب سے
آخر مین اپنے نام کو لکھ کر جو سلیٹ پر
حساب لگا تا ہون حساب کیل کانٹے
سے درست۔ میزان بھاری۔ اب جس کا
دل چاہے جانچ لے۔ اب آپ ذرا اس
تختہ کو بغور ملاحظہ فرمایئے۔ جائے استاد
خالی۔ اگر کہین ذرا کور کسر رہ گئی ہو تو آپ
درست فرما دیجیے۔
راقم

رہرو ہمیشہ چاہیے باندھے کمر رہے
دنیا مکان نہین ہے کہ آئے بسر رہے
(ب) (باقی)

کانگریس اہالیان نیچرل ہسٹری

کابل کا تازہ میوہ ہندوستان آئے
خریف کی فصل تیار ہو۔ نومبر و دسمبر کی
قسطون کی مالگزاری چھپا چھپ تحصیلون
مین گونجے۔ حاکم لوگ دورے کو نکلین
قانین (؟) فرغانیان کشمیر سے ہندوستان
کی تھیلیون کی زینت ہون۔ ملک
مین کانگریسون۔ کانفرنسون کی
بھرمار ہو۔ گو ملک اصلی اتحاد اور
اتفاق اور متفقہ کوشش کے مفہوم
کو نہ سمجھے۔ ع
چہ داند بوزنہ لذات ادرک
کا مصداق بنا رہے۔ مگر جا بجا ٹولیان
اور مختصر جتھے تو جمع ہونے لگین۔ غرضکہ
اس موسم دسمبری یعنی سرما مین ہندوستان
گلستان اور بکواستان ضرور ہوا
چاہے۔ پھر اگر یہ عارضہ طاعون کی
طرح انسانون سے گزر کے جانورون
تک پہونچا تو کون تعجب کی بات ہے۔
چنانچہ بذریعہ تار برقی انیمل مسمریزم معلوم
ہوا ہے کہ ایک کانگریس جانورون کی
بھی محفوظ مقام پر جمع ہوئی۔ جب ان
مانس گندہ یعنی انسان کی بو تک نے بار
نہ پایا تھا۔ اور ہر وحشی جانور اپنے دل کے
بخارات خفیہ پولیس اور شیڈو (؟) انگ
کے خوف کے بغیر آزادی سے
ظاہر کر سکا تھا۔

کانگریس کا نام کانگریس نیچرل ہسٹری
تھا۔ اور طوطے مینا۔ کوا۔ چیل گدھ۔ پرندون
کی طرف سے۔ اور کتا۔ بھیڑیا۔ لومڑی گیدڑ
بلی۔ سباع و بہائم کی جانب سے۔ چوہا۔
چھچھوندر۔ گھونس۔ سانپ۔ نیولا۔ کنکھجورا
حشرات الارض کی طرف سے ڈلیگیٹ
آئے۔ مرغ زرین کو لوگون نے پریسیڈنٹ
بنایا۔ ہُد ہُد استقبالی کمیٹی کا صدر انجمن
بنا۔ اور اجلاس شروع ہو گیا۔ خلاصہ
کارروائی یہ ہے کہ طوطون نے ٹین ٹین
کی صدا بلند کی۔ مینا نے آغا مینا آغا مینا کی
رٹ لگائی۔ کاموہے (؟) کو تسمے تاؤن
تاؤن سے زمین سر پر اٹھائی۔ چیل گدھ نے
بڑے بڑے پر کھول کے خار اشگاف چونچ
کھولی کتے نے وفاداری کی دم ہلا ہلا کے
غرّانا۔ بھونکنا شروع کیا۔ اور جب اسکی
نظر بلی کی جانب گئی تو بے تحاشا اوس کی
طرف جھپٹ پڑا۔ لکڑبگھے نے کتے کی
ٹنگڑی لی۔ بلی نے چوہے پر یورش کی
اور کتے کو ملا سے سبب درمان سمجھ کے
پنجون سے اوس کی آنکھین پھوڑنا چاہتی
تھی۔ بھیڑیے نے اس آپا دھاپی کو دیکھ
کے اپنے شکار کی تلاش کی۔ لومڑی خالی
تھی وہ طوطے کے پنجرے کا کاتو اکے اڈے
کی طرف لپکی۔
نیولے نے سانپ کے چکت رسید
کی اور سانپ نے نیولے کے گرد لپٹ کے
اوس کی پسلیان توڑنا شروع کین۔

نہین ہے ہم۔ الاکمہ مطلئن خریدار اخبار کے چاہتے ہین اسباعث یہ نہین کہتے کہ اسوقت تک روپیہ آپ ہمکو بھیجین جبتک یہ نہ معلوم کر لین کہ آپکو کونسا انعام ہمارے معما کے حل کا نہین
ملا ہو۔ ہم نے شام کو ہر روز فہرست ممتحن قابلیت کے ساتھہ جانچینگے اور انعامات مقرر کرینگے فوراً ہم آپ کو اطلاع دینگے کہ کیا انعام آپکو ملا۔ اگر اسوقت آپ کو اطمینان ہو تو
آپ اخبار او سینس ورلڈ کا چندہ بھیجین (؟) ورنہ آپکا انعام بوالیسی ڈاک بھیجدیا جائیگا۔ تنگ خیال شخص کو یہ غیر ممکن معلوم ہوگا کہ ہم اس قدر عظیم رقم دینے کا حوصلہ کرین مگر ہماری
کمہین روپیہ سر مین دماغ اور خیال عزت ہے ہم واقف ہین کہ ہم کیا کر رہے ہین۔ اگر ہم اس جائز طریقہ سے ۱۰ لاکھ خریدار حاصل کر سکین تو ہم سمجھتے ہین کہ
۱۰ لاکھ خریدار او سینس ورلڈ کے اپنے دوستون مین اخبار کی سفارش کرین گے اور اس سے ہمارے اخبار کی اشاعت اور بھی زیادہ ہوگی
ہم ۵ ہزار پونڈ اس فہرست کی تیاری مین خرچ کرنے کو تیار ہین۔ جب روپیہ صرف ہو جائے گا ہمکو اختیار ہے کہ اس اعلان مقابلہ کو بند کر دین

چھچھوندر اس طوفان بے تمیزی کو دیکھکے
گھونس کا بل تلاش کیا۔ گھونس نے کمک بھیجکے
کو کچل ڈالا۔ اتفاق سے معاونون کی شکست
گلاری بنانے کی غرض سے گھونس نے
نرم اور ملائم مٹی بچھائی تھی اوس سے زمین
پولی ہوگئی تھی۔ اس ہیجان اور بلوہ مین وہ
دھنس گئی کسی کی سنگر ہی گرتے مین کوئی کوئی
دلدل مین پھنس رہا۔ ایک بڑا ہاتھی گرا مسٹر
انسان نے دور سے جو یہ چوپون کی تباہی کا
تماشا [illegible] کی طرح سر ہی پر پیٹنے۔ لیکے شرافت
اور عقل کی لاٹھی سب کو مار گرایا۔ ایک بک
کیمپ رہا۔ اور آخر کو تعداد وقوع واقعہ [illegible]
سوچا کہ ہم سب کے نیچے تین جوتی پیزار خمیر
مین عناد اور نفاق ہے۔ ہمارا ایک [illegible]
کام کرنا شیوہ ہی نہین ہو سکتا۔ ہمارا انسانون
کے کام انسانون ہی سے ہو سکتے ہین ~

جسکا کام اوسی کو چھاجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے

سب نے اور باتون۔ رزولیوشنون [illegible]
کیا۔ جوتی پیزار چلی۔ مگر ریزولیوشن
باتفاق راے پاس ہوا۔ تمہید و اسپیچ و ترمیم
منظور ہوا کہ ہم [illegible] سے اگر کسی کو انسان بنن
کی نقل کرنا ہے تو انسان بنے۔ اوسکی سی
قوت عقل پیدا کرے اور ہم سے الگ تھلگ
ہوکے انسے جا ملے۔ اور جب تک یہ نہ
ہوسکے جانور بنا رہے۔
اتنے مین ڈیلیگیٹ کھڑے ہوکے
اور یون کہنے لگے۔ (کتا) جناب مین
فطیر کی نسل سے ہون۔ میری نسبت
شیخ سعدی کہہ گئے ہین۔ ع

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکان گرفت مردم شد

مجھ مین وفاداری۔ صبر قناعت وہ ہے
کہ انسان بھی مات ہین۔ (گدھا)
مجھ مین قناعت اور بردباری وہ ہے
کہ [illegible] سہتا ہون۔ طوطا
بولا میری زبان اور [illegible]
کا طوطی ناطقہ بند ہے۔ ان سب کی نسبت حکم
ہوا ایک صلیب لوگون کے ساتھ رہے دوسرا
دھوبی کی خدمت کرے۔ تیسرا پنجرے
مین بیٹھکر بنی جی بھیجو بولے۔
چلیے جلسہ برخاست۔ دانہ
[illegible]

نیوکمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزین از قسم پارچہ
ظروف مسی ونقرئی و زیور
طلائی ونقرئی وملمع وغیرہ وبیس
وگوٹہ کناری و پاپوش و میوہ جات
واچار ومربا وتمباکو ہر قسم و
عطریات۔
غرضکہ ہر طرح کا سامان جو یہان سے
باہر جاسکتا ہے بقیمت ارزان ع
قلیل حق السعی کے عوض بیرونجات مین
بھیجا جاتا ہے۔
یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے
اور اب تک جس قدر فرمایشون کی
تعمیل ہوئی ہے کسی کو کوئی شکایت
نہین ہوئی۔ اور ہمیشہ فرمایشون کی تعمیل
عجلت اور سچائی اور خوش معاملگی
کے ساتھ ہوتی رہتی ہے۔

المشتہر
شاہ محمد جان کمیشن ایجنٹ
امین آباد۔ لکھنؤ۔ کوٹھی عنایت باغ۔

از اکتوبر ۱۹۰۸ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل
ڈاس کا مرکب اجاع

(ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی
خون کے باعث سے ہون)
گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل وجع الورک
درد کمر۔ درد پشت۔ جوڑون اور اعضا مین
درد۔ چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف
کبھی خطا ہی نہین گئی۔ ہزارون چنگے ہوے
ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوگا
خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف ہضم
صحیح غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہونگے
قیمت فی بوتل [illegible] اور فرمایش کمیشن ڈپو [illegible]
پتہ۔ ڈی ان۔ ڈاس کمپنی۔ دواخانہ
انا پورنا۔ ۱۲۱ اسٹ لور سرکلر روڈ
کلکتہ

فرمایش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جائے۔ یہ مقابلہ یکم جنوری ۱۹۱۰ء تک قائم رہیگا۔ ۵ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اس شخص کو دینگے جو نہایت
خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی روز انہ انعام دے گی۔ مگر خاص انعام مارچ ۱۹۱۰ء مین دیا جائیگا۔ ڈکشنری مین
جس پرند کا نام پایا جائیگا وہ جواب مین منظور کر لیا جائیگا۔ اومینس ورلڈ کا کارخانہ نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین
اسکی تعمیل کرتے ہین۔ ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
دی اومینس ورلڈ برینٹ فورڈ لندن۔ ویسٹ انگلینڈ

The Wamuns World
Brent Ford London
W. Egland.

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHEA REMEDY.

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM.

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY.

COLDS

آپ سنہم زہرا ئیں گے۔

سننے میں لوگ ہندوستان کی بنگلہ مون سے ارکان مذہب کا تیسرا رکن فرض حج ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر مملکت ہند کی مالک مجازی یعنی گورنمنٹ ہند نے طاعون کے خیال اور عافیت عامہ اور مصلحت مسلمین کی غرض سے ازراہ رعایا پروری و ذرہ نوازی فی الحال یہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ کراچی بندر اور چاٹگام سے بعد معائنہ طبی حجاج روانہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن شفقت مادری کے تقاضے سے بہتر یہ ہے کہ یہ لوگ ایک سال تک اور قصد ملتوی کریں کیا سبب کہ طاعون کم بخت پوری طرح پر دفان نہیں ہوا ہے اور ترکی گورنمنٹ اور دیگر حکومتیں ان حاجیوں کے واسطے سخت تیوہ ایذا رسان لگا تی ہیں۔

تجویز اور حکم تو سراسر معقول ہے اور نہ ڈالو اپنے ہاتھوں اپنے تئین ہلاکت میں۔ اسکے ارشاد ربانی کے مطابق ہے اور خود بھی ہم ایسی حالت میں سفر کا عزم کرنے سے کپاتے ہیں۔ تاریات یہ ہے کہ بہتون کو کم سنی کے تقاضے اور گنہ ہون کی گٹھری کے بوجھ سے اس فرض سے ادا ہونے کی جلدی بھی ہے۔ اور بعضون کو کعبہ کی زیارت کا مقدس شوق ایسا دامنگیر ہے کہ رات دن چین نصیب نہیں۔ بڑھاپا آنے سے دنیا کی لذات میں طبعی طور سے کمی ہو گئی ہے۔ ہر قدم پر قبر پاؤن پکڑ کے گھسیٹ رہی ہے اور بہت سے تو ایسے ہیں کہ ان کا ایک آدھ پاؤن قبر کے اندر تک لٹک گیا ہے گناہون کی گٹھری روز بروز بھاری ہو تی جاتی ہے۔ اس کے بوجھ سے دم پھول گیا ہے خصوصاً جب یہ دیکھتے ہیں کہ مرنے کے دن قریب ہیں اور حج کا عزم ہی کر لیا ہے عقیدے کے مطابق یہ بھی جانتے ہیں کہ حج کرتے

ہی گٹھری دور ہو جائے گی تو بقول شاعر

بوجھ اُترنے کی جگہ دم خم ہو گیا دور کا

ادا معاملہ ہے۔ اور مزدور بھی وہ جو بیگار رکھے ہے۔ مگر اُس سے زیادہ دکھ جس کو مزدور کی مگر اُس عمر زمانہ دینے کا خوف سر پہ لدا ہے

پس وہ بیچارے تو بیچ ہی میں دم ہی توڑ رہے ہیں۔

غرضکہ انہیں اسباب سے ہم کو اُمید ہے کہ آپ بوڑھے ہی وقت کے پابند ہیں اس قدر مہلت تو دین گے کہ طاعون کے جانے تک زندہ رہیں۔ اگر آپ نے اسی حالت منتظرہ کے دوران میں خبر لے لی تو فرمایئے یہاں تو اول منزل کا سامان ہو گیا۔ حج و رج سب ملتوی رہ گیا۔

پس آمدیم بر سر مطلب۔ آپ سے استدعا یہ ہے کہ جن لوگوں کا عندیہ بکے شرارت میں نکل چکا ہو ان کو کم سے کم اتنی مہلت غیر سیادی دی جائے کہ وہ حج سے مشرف ہو سکیں۔

یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ طاعون کی بدولت آپ کو کام کی کثرت رہتی ہے اور اوسی طاعون کی بدولت ہم لوگوں کے بیچ میں اٹکا لگا ہے۔ پس اگر آپ نے کارروائی ملتوی رکھی تو وہ بھی آپ کے بیچ کار کے خیال سے جلد چلا جائے گا کیا وجہ کہ میونسپلٹی کے انتظام میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سڑک کی مُہرین کو خاکروب اور سقہ ملکر صاف کرتے ہیں۔ میان بھشتی مشک سے پانی ٹپکاتے ہیں اور میان مہتر جھاڑو دون سے دھوتے جاتے ہیں۔ اگر کبھی بھشتی کی مشک پھٹ جاتی اور خاکروب کی جھاڑو کل جاتی ہے تو ایک دوسرے کی خاطر کر جاتے ہیں پس طاعون اور آپ کا ساتھ بھی اسی طرح چولی دامن

کا ہے۔ اگر آپ نے اوس کے کوڑے کرکٹ کو آب حیات سے بہایا تو طاعون جارت بھی آپ کی خاطر سے جھاڑو روک لے گا۔ اور ہم مزے سے حج کر آئیں گے۔ ورنہ یوں غرقے میں ہم کو خدانخواستہ عذر تو ہے نہیں اگر خواہش ہے تو یہی کہ عہد نامے بہت سے حاجیوں کی روحیں قبض کرنے کو ملیں۔ اور گورنمنٹ کے وعدے کے ایفا کا زمانہ بھی آ جائے گا۔

راقم ان۔ وعدے پر جینے والے

درخواست سرگروہی

آج کل اگرچہ ہندوستان میں پھوٹ کی فصل ہر وقت اور ہر زمانے میں پکی پکائی تیار رہتی ہے۔ مگر پھر بھی دنیا کی دیکھا دیکھی بعض گروہون میں ایک وہ شخص یہ بانگ بے ہنگام لگا بیٹھتا ہے کہ ہندوستان میں لیڈروں کی کمی ہے۔ (راقم کو صاف لکھوا لینگا۔ کہیں روہر کا کاتب صاحب نہ لگا دیں۔ گیدڑ دن کا قحط خدانخواستہ نہیں رات دن ہُوا۔ ہُوا۔ چلاتے بہت ہیں۔) اگر اگلا زمانہ اور وہ ملک ہوتا جہاں کی نسبت کہانیوں میں مشہور ہے کہ جب بادشاہ مر جاتا تو ایک باز اُڑایا جاتا۔ جس کے سر پر بیٹھ جاتا وہی بادشاہ بنا دیا جاتا۔ تو کوئی دقت نہ پڑتی۔ ہم ہندوستانی لوگ کہیں جمع ہو جاتے اور لیڈر بنانے کے واسطے یہی عمل کرتے۔ بازنہ

بہرون کو فرحدہ

۵۲ ہفتہ

ایک متحمل بیگم زہر کو ثقل سماعت اور کانوں کی آواز کا مرض تھا ڈاکٹر نکلسن کی مصنوعی جھوجھی لگانے سے صحت ہوگئی ہے بالخصوص نہایت مخلص سو انسٹیٹیوٹ کو عطا کیے ہیں تاکہ غریب اس کے کی قیمت ادا کرکے مقدرت نہ ہو ان کو مفت بھیجا جائے۔ پتہ۔ نمبر ۱۲ نکلسن انسٹیٹیوٹ۔ لانگ کاٹ گنزبری لندن گوشہ مغرب۔

پرتگال

فرانس

دو جمہوری سلطنتیں

ایک — بھائی صاحب دیکھیے اس گت کو پہونچے ہیں۔

دوسرا — کیا کیا جائے۔ کچھ بنائے نہیں بنتی۔

بلنا کوئی اُتو ہی اُٹھا سکتے۔ خود وہ خواہ کسی نہ
کسی بندۂ خدا کے سر پر چڑھ ہی جاتا۔ مگر نا
ناہنجار سے اب کسی کا بدروائی میں ملت
موقع نہیں رہتی۔ بلکہ دن بدون تکلف
اور دقت ترقی ہی کرتی جاتی ہے۔ پہلے
چولہون مین آگ سے آگ جلاتے تھے
اب بغیر دیا سلائی کے مفلس سے مفلس
کو دور دراز سینکڑے مین ڈنمارک یا جاپان
دیا سلائی منگوانے کی حاجت ہوتی ہے
پہلے گھر کی پیداوار تلسن سے نکال کے مٹی کا
چراغ اندھیرے گھر کا اُجالا ہوتا تھا۔ اب
لمپ اور لالٹین ایک طرف مٹی سی چھوڑی
مین پڑے رہنے والا مزدور بھی مٹی کی کُپی بجائے
امریکہ اور رنگون کے مٹی کے تیل کا محتاج
ہے۔ پہلے سواری کو بیل یا چھکڑا کافی تھا
کچی پکی سڑک۔ اونچی نیچی اونچی زمین پر
بے تکان جاتا تھا۔ اگر کہین راستے مین
ٹوٹ گیا تو قریب کے گاؤن سے ال بنا نیوالا
بڑھئی پکڑ لیا۔ اور وہ بنا گیا۔ اب ٹمٹم
فیٹن۔ الخ۔ اول تو بغیر سڑک کے چل ہی
نہین سکتے۔ پہلے ہزاروں کوس سطح سڑک
بنواؤ۔ پھر ہر سال کنکر تہمیری کی کٹائی ہو تب
ٹمٹمی صاحبہ گن گن کرتی جا سکین۔ اور اگر
کوئی پیچ بھی نکل گیا تو شہرون سے دور
نکل گیا تو گاڑی صاحبہ چوٹھے میں جھونکنے
کے کام کی رہ گئین۔ جب تک مانک جی
ایڈل جی کوک کی دوکان پر دس بیس دن
جاکے نہ بنا۔ تب تک کوئی چول ہی

نہ ٹھیک ہو۔ قصہ مختصر لیڈر تلاش کرنے
مین بھی ایسی ہی ایسی دقتون اور تکلیفون
کی پیچ لگی ہوئی ہے۔
لہذا بندے نے اپنی ذات اور صفات
کو تول کے پرکھ کے یہ اعلان مناسب
سمجھا کہ فی زمانہ جن جن اُمور کی لیاقت
لیڈری کے واسطے دیکھی جاتی ہے اور
جن صفات کو دیکھ کے لوگ لیڈری
سرگروہی نذر کرتے رہتے ہین وہ سب
اس ناچیز مین بدرجہ کمال موجود ہین۔
سنئے مثلاً مین ایک روشن خیال
آدمی ہون۔ کوٹ اچھا پہنتا ہون انگلستانی
مطابق فیشن کے لگاتا ہون۔ ڈاسن کا
بوٹ بہت صاف پہنتا ہون۔ ترکی ٹوپی
ترکی کے تازہ فیشن کی اور بڑے موٹے
پھندنے کی سر پر رکھتا ہون۔ اپنی مادری
زبان کو اچھی طرح توڑ مروڑ کے بولتا ہون
اگرچہ انگریزی کی پہ اکثر تمام ہی ہے
مگر وہ بات اور مین سے زینت کلام کرتا رہتا
ہون۔ اور مخاطب کو صیغہ حاضر تو یا تم
سے بڑے سب بنا رہتا ہون۔ سیز پر
صاحب لوگون کی طرح کھانا کھاتا ہون اور
اور روٹی سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا۔
کلی کرنا گنوار سمجھتا ہون۔ مین پان کھا کے
مُنہ خونی نہین بناتا۔ مثلاً سگار اور
ہوا چرٹ۔ اور سگارٹ کے دھوئین
مین مُنہ کھول کے ایک خاص ترکیب
سے مرغولے اور گھونگھر پیدا کر لیتا ہون

عقائد میرے جن سے آزادی کا پتا ملتا ہے
اس قدر صاف اور سیدھے ہین کہ کف دست
میدان بھی مات ہے۔ مذہبی جھگڑے جھنجھٹ
سے بالکل پاک صاف ہین۔ کھانے پینے
مین بھی مین ہی سرگروہی کا مستحق ہون
کیا مجال کہ حلال حرام سے نہ محبت ہے نہ
نفرت۔ میرا ذائقہ اور معدہ محض بے
لوث ہے۔
اس وجہ سے مین آزاد خیال بھی ہون
جو کچھ ہے بغاوت۔ فساد نفاق تحریر
و تقریر سے اوگلتا جاؤن۔ مگر شرط یہ کہ
پورا اگر وہ میرے ہمراہ ہو۔ اور جو چوٹ
چپیٹ پڑے اوسکو سب سہہ لین نہین
مین نہایت درجہ احتیاط اور دوراندیشی
کا عادی ہون۔
روپیہ پیسا آج کل دُنیا مین عجب
چیز ہے۔ اور سب سے بڑی لیاقت سرگروہی
کی یہ ہے کہ مین متمول آدمی ہون اور اب
بھی میری طمع کی دیگ خالی کی خالی ہے
پس جس طرح آج تک چل سکا ہے ایمانی
دغابازی۔ رشوت خواری۔ نمک حرامی
سے مین روپیہ جمع کرتا رہا اور آئندہ
تا حیات کرتا رہون گا۔
اب اگر کوئی مجھ ایسے برگزیدہ اور
محب روزگار کو سرگروہ نہ بنائے تو اوسکی
بدقسمتی ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

راقم۔ اُمیدوار لیڈری

(۱۳) ہفتہ — ہمارا بڑا انعام ۵ ہزار پونڈ — حروف کا مقابلہ

ایک نئی اور دلچسپ پڑھیئے کہ آپکو کیا کرنا چاہیے ممکن ہے کہ آپ کو دو سو پونڈ نقد ملجائیں۔ مقابلہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ کون شخص سب سے
زیادہ طولانی فہرست نامون اُن اقسام پرندگی ذیل کے موافق حروف سے W D C O O O C H G L I A P. R. I A R
I D P E S F N I E L F E B R D. I M W A D C Z B I L.

ہم پرندین تمام پرند خواہ وہ مرغیان کوئے یا اسی قسم کے اور جانور ہون شامل کر لینگے آپکو اختیار ہے کہ چاہے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ کسی حرف کو جو اوپر کی فہرست مین درج ہے استعمال کرین مثلاً ڈک بطور سنو برڈ وغیرہ جو شخص ۵ یا اس سے زیادہ مختلف قسم کے جانورونکے نام لکھیگا ہم بلا تخصیص کے دو سو پونڈ کا یا اس سے کم ذیل بطور انعام دینگے

لاہور مین مسلمانون کے ایک مذہبی جلسے کی تیاریان

ہم اس امر کو کمال مسرت کے شائع کرتے ہین کہ انجمن نعمانیہ لاہور کا تیرھوان سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ جنوری ۱۹۱۱ء کو (جمعہ یا ہفتہ اور اتوار کے دن) بمقام لاہور بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوگا جسکے لیے ابھی سے دھوم دھام کی تیاریان ہو رہی ہین۔ اس انجمن کا مقصد خاص مذہبی ہے۔ پولیٹکل معاملات وغیرہ سے اسکو کوئی سروکار نہین اور سب سے بڑی خصوصیت اس انجمن کی یہ ہے کہ نہ صرف مختلف اسلامی فرقون کے متعلق بلکہ غیر مذاہب والون کے مقابلے مین بھی اس کی پالیسی بالکل صلح پسندی کی ہے۔ نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان کے دیگر حصص کے بڑے بڑے نامی علما اور مشاہیر اور اسپیکر اسکے سالانہ جلسہ مین شامل ہوتے ہین اور اپنی فصیح و بلیغ تقریرون سے سامعین کو محظوظ فرماتے ہین۔ گزشتہ جلسہ مین علاوہ لاہور کے علما و فضلا اور اسپیکرون اور شعراے نامدار کے پشاور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ لدھیانہ۔ کانگڑہ۔ پٹیالہ۔ بٹالہ۔ بہاولپور دہلی۔ لکھنؤ۔ جالندھر۔ قصور۔ ہوشیارپور جہلم۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ سندھ وغیرہ مختلف مقامات سے بڑے بڑے معززین اور نہایت قوم شریک جلسہ ہوئے تھے اور وعظ اور تقریرون اور نظمون سے جو سمان باندھا تھا وہ ابھی تک ہماری آنکھون کے سامنے ہے غرضکہ پنجاب مین انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ گویا ایک اسلامی تہوار ہوتا ہے کہ لاہور کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے اور اقطاع ہند کے مسلمانون کو باہم میل جول اور ملاقات بڑھانیکا موقع بھی ملتا ہے یا اب کی دفعہ کے سالانہ جلسے مین بالخصوص بہت ہی زیادہ رونق ہونیکی امید ہے کیونکہ ہندوستان کے نہایت سربرآوردہ مشاہیر کی طرف سے تشریف آوری کے وعدے ہین غرضکہ یہ جلسہ اپنی وضع کا بالکل نرالا اور بے نظیر ہوتا ہے اور تمام اسلام کے ماننے والے مسلمان اس انجمن پر شیدا اور فریفتہ ہین۔ عالیجناب لفٹنٹ کرنل سردار بہادر راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب رئیس اعظم پنجاب گزشتہ جلسہ کے میر مجلس تھے اور اس دفعہ بھی وہی صدر نشین ہونگے۔ جلسہ کیغرض محض تبلیغ احکام الٰہی اور تحریص و تشویق علوم دین بتائی گئی ہے اور جو صاحبان اس جلسہ مین کوئی مضمون یا نظم پڑھنا چاہین انکے لیے ضروری ہے کہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۰ء سے پہلے جناب مولوی حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب جنرل سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور کے ساتھ خط و کتابت کرین بیرونجات کے مہمانون کے لیے انجمن کیطرف سے انکی رہائش اور مہمانداری کا انتظام بلا کسی قسم کی فیس کے بسر ال کیا جاتا ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ جو صاحب تشریف لانا چاہین تاریخ و وقت تشریف آوری سے ۲۰ جنوری ۱۹۱۱ء تک مطلع فرمائین تاکہ ریلوے اسٹیشن پر انکے استقبال کا اور نیز فرودگاہ کا انتظام سہولت سے ہو سکے۔"

نیو کمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزین از قسم پارچہ ظروف مسی نقرئی و زیور طلائی و نقرئی و ملمع وغیرہ دیسی گوٹہ کناری و پاپوش میوہ جات و اچار و مربا و کتابین ہر قسم عطریات۔ غرضکہ ہر ایک سامان جو یہان سے باہر جاسکتا ہے بقیمت ارزان قلیل حق السعی کے عوض بیرونجات مین بھیجا جاتا ہے۔ یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے اور اب تک جسقدر آرڈرون کی تعمیل ہوئی ہے کسی کو کوئی شکایت نہین ہوئی۔

المشتہر

شاہ محمد جان کمیشن ایجنٹ

امین آباد لکھنؤ۔ کوٹھی عنایت باغ

از اکتوبر ۱۹۱۰ء ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

ڈاس کا مرکب اوجاع

(ان تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی خون کے باعث سے ہون)

گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل۔ وجع الورک درد کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا مین درد چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف کبھی خطا ہی نہین کی۔ ہزارون چنگے ہوئے۔ ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہو جاے گا خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف۔ ہضم صحیح غرضکہ سارے جسم مین صحت کے آثار ہون گے۔ قیمت فی بوتل ۔/ ... خرچہ کمیشن ویلو عسعہ پتہ۔ ڈی ان ڈاس کمپنی۔ دواخانہ تاپورنا ۱۶۲۱ ... سرکلر روڈ کلکتہ

زیبائش بھیجنے مین اتنی دیر نہ کیجیے کہ دیر ہو جاے یہ مقابلہ یکم جنوری ۱۹۱۱ء تک قائم رہیگا۔ ۵۰ پونڈ کا انعام علاوہ اور انعام کے ہم اس شخص کو دین گے جو نہایت خوبصورتی سے فہرست تیار کرکے ہمارے پاس بھیجے گا ہماری کمیٹی جو انعام دیگی مگر خاص انعام ۲۵ ... مین دیا جاے گا۔ ڈکشنری مین جس ہر لفظ کا م پایا جایگا وہ جواب مین منظور کر لیا جاے گا۔ اومنیس ورلڈ کا ... نہایت ہی اعتبار کے قابل ہے جیسا ہم اشتہار دیتے ہین اوسکی تعمیل کرتے ہین۔ ہمارے اعتبار کی کیفیت جس ایجنٹ سے چاہو لندن مین دریافت کرلو۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

دی اومنیس ورلڈ۔ برینٹ فورڈ۔ لندن۔ ویسٹ انگلینڈ

The Womans World
Brent Ford London,
W. England.

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA AND DIARRHOEA REMEDY

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

COUGHS

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY

باغ کے داروغہ یا مالی کو ڈالی کے لیے
فکر ہو۔ نہ کسی گاؤں کے زمیندار تعلقدار
کو خوشامد کے لیے کسی کو کوئی تحفہ ڈالی
کی طرح روانہ کرین۔ مگر ہم عشرے رند
مشرب۔ رات کے بڑھنے کی دعا دل سے
ہمیشہ کیا کرتے ہین۔ کیونکہ جب دن چھوٹا
ہوگا تو لا محالہ رات بڑھے گی تو یاردن
کو موقع دلچسپی زیادہ ملین گے۔ اس حیثیت
سے مقام رنج ہے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ
یہ بہار ساون کیونکر کاٹنے کٹے گا۔ بھئی
ہم تو خوش نہین ہین۔ یہان سے کہتے
ہین اور جس شخص کو یقین نہ آوے قسم
لے لے۔

اب ہو صرف زمانہ سازی اور دنیا
کا رواج۔ اس سے ہم دو قدم آگے خوشی
منانے کو موجود ہین۔ جب ہولی دیوالی
بسنت منائی جاتی ہین تو بڑا دن جو اس
وقت خاص قابل منانے کے ہے کیون
نہ منایا جائے۔

اس مرتبہ ولایتی میوہ سستا ان
ہے۔ اور بہت زائد میوہ و سبزی اب تک
آیا ہی نہین ہے۔ اور نہ فی الحال امید ہے
کہ جس کا انتظار کیا جائے۔ بس یہی سبز
ترکاریان موسم کے لحاظ سے لیکر کچھ پھول
کے اندر رکھدے اگرچہ وہ بھی یہان
گران ہین۔ اور پھول ہی مفت کے
نہین ہین۔ خرید کرنا پڑین گے یا کسی
باغبان کی خوشامد کرنا پڑے گی اس وقت
کام نکلے گا۔ جب اس قدر دقتین رنج
ہو جاوین گی اس وقت ڈالی تیار ہوگی
اور پھر خدا جانے صاحب بہادر کے دربار
تک پہونچتے پہونچتے کارآمد ہو یا نہ ہو
اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہے۔ اس
خیال کو دفع کرکے ایسے مسرت خیز مضمون
کی کیون ڈالی نہ بنائی جاوے۔ جو ہمیشہ
تازہ اور یادگار رہے۔ اور جب نظر
ڈالیے تو طبع نازک کو تازگی بخشے اور
روح کو فرحت ہی ہو۔ بسم اللہ ڈالی تو
ملاحظہ کیجیے۔ اگر پسند خاطر ہو تو کسی ہیم
صاحب کی خدمت مین بطور نمونہ سازی
بھیجی جائے گی۔ اور اگر اس مین کوئی تردد
دقت ہو تو کسی داروغہ یا خانساماں
کو دست دیجیے گا۔ اوس کا کام نکل آویگا
ورنہ سال تمام کی رپورٹ مین اس کو
بطور خاتمہ شامل کرکے کسی لائبریری
مین داخل کر دیجیے تا جب تک سلسلہ
ظرافت باقی ہے ہمارا اور آپ کا دونو
کا نام ہوگا۔ ۵

پیش کش کرتا ہے خوش ہو کر سخنور ڈالی
خوش ہو دنیا تو ہے دنیا سے یہ خوشتر ڈالی
نذر ہو نظم کا بند [illegible] تری محفل کے لیے
تازہ مضمون سے لائے ہین بنا کر ڈالی
چوستے ہین تری چوکھٹ کو بشر سے ظریف
آتے ہین [illegible] تری کے ہمراہ ڈالی
کیون خوشی اب نہ منائین کہ بڑا دن آیا
آج تحفہ مین چلی جاتی ہے گھر گھر ڈالی
کیا خوشی آج منائے ہین طبیعت والے
اپنی نظرون مین ہے ہر شوخ ستمگر ڈالی
بانکپن اپنا کہین اور دکھائے [illegible]
بھائی ہے آج تو مالن کی معطر ڈالی
دل سے [illegible] تری واسطے [illegible]
تجھکو تا حشر ہو عشرت کی میسر ڈالی
ناز کیون کر نہ اسے ہو خوشی ہے کیسی
سامنے آیا کوئی لے کے مقرر ڈالی

راقم شمس ظریف۔

مولوی رمضان کی اسپیچ

اس سال جناب تقدس مآب مین
برکت رکاب ہز ہائینس مولوی رمضان خان القاب
بہادر رسالانہ روزے کی تقریب سے اس ماہ
ہندوستان مین بغرض تفریح تشریف لائے تو حسب عادت
ستر روزہ داروں نے خوشی اور مسرت ظاہری
کی وارنش اپنے چہرون پر اسی طرح پھیری جس طرح حکام
عالیمقام کے ورود سے مکانات پر سفیدی پھیری
جاتی اور شاہراہ دلکو عبادت الٰہی کے واسطے
وساوس شیطانی اور کبیرہ وصغیرہ گناہون سے اسی طرح
جھاڑ بہار کے صاف ستھرا بنایا جیسے صاحب مہتمم
صفائی و حفظان صحت کی آمد مین خاکروب اور
سقے سڑکین اور کوچے پاک صاف کرتے ہین
مسجدون پر قلعی ہوئی۔ افطاری کے اہتمام ہوئے
تراویح کے واسطے حافظون نے گلے صاف کیے
اور پہلی تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت مولینا
رمضان سلمہ المنان نے دامن رنجہ فرمایا۔

آپ جانیے بعد تناول افطار بمصداق اینچہ
در دیگ است در کفچہ می آید کچھ ارشاد بھی فرمایا چاہین
اور اس آؤ بھگت کا شکریہ بھی ادا کیا چاہین لہذا
آپ نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کے یون اظہار نطق کیا

دوستو!

او دیندارانِ عالی اور اے مسلمانانِ منہ چکنا اور پیٹ
خالی میری کمال خوشی اور خوشنودی کی بات ہے
کہ تم ہر سال میری خاطر و مدارات کرسکتے ہو اور اگرچہ
اب تم مین دولت اور فراغت جاڑون کے دن
کی طرح کم اور نکبت اور فلاکت راتون کی طرح بڑھتی
جاتی ہے مگر پھر بھی دعوت شیرازہ سے معذور نہین ہو
لہذا کمال مہربانی سے مین تمکو خوشخبری سناتا ہون کہ
[illegible] مین اپنا ہیڈکوارٹر اسی ملک کو
مقرر کرون اور بارہ مہینے تمکو اپنی قدوم کی برکات پہونچایا
کرون کیونکہ بدون میرے تمہارے گیارہ مہینے فاقہ کشی
اور فاقہ مستی مین کٹتے اور ایک کو ایک تمھون کھاتے
یہ سنکر سب مسلمان مارے خوشی کے زعفران [illegible]
نہین ہم روز لگے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کے معاہدہ کیا
کہ بھائیو جن کارروائیون سے مولوی صاحب [illegible]
کیا ہم آئندہ ہمیشہ ہی کارروائیان جاری رکھو۔ ورنہ دنیا
کی طرح محنت مشقت کمائی کی ہی کرنی پڑے گی
اور برکت بھی اوٹھ جائے گی۔

فرضی مردم شماری

مورخہ ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

نشان سلسلہ	موقع مکان	نام	مذہب	مرد یا عورت	حالت شادی	عمر	ذات	معظم پیشہ	دیگر پیشہ	تا تعیین کا ذریعہ معاش	جاے ولادت	زبان مادری	خواندہ ناخواندہ	زبان انگریزی	امراض
									ایک ہندو کے خاندان کی مردم شماری						
۱	حلوائی ٹولہ	لالہ کچوری مل	ہندو	مرد	للائن خوردہ سال بہت گونا شدہ	۵۰ سال	بنیا	بیوپار	سود خواری - [illegible] - ڈنڈی مارنا - کم وزن سے رکھنا طول کرنا - پاپڑ بیلنا - ایک دیکر دس لینا -	.	دوری خانہ	ہندی	ناگری جانت ہین	نوٹ کے نمبر پہچان سکتے ہین	نفخ شکم
۲	״	پاربتی	״	عورت	حسب بیان لالہ صاحب	لالہ سے نصف	״	جھاڑو بہارو	چوکا دینا - کنوین سے پانی لانا - کپڑے پھاڑنا سی پرو لینا -	فاقہ مستی	اپنی ماں کے گھر	ہندی	ناخواندہ	کچھ نا ہین	پیٹ بڑھ رہا ہے
۳	ٹانسال	سیٹھ ... مل	״	مرد	ٹھکانی مارواڑ مین ہین	رام جانے	مارواڑی	ساہوکاری	ہنڈی پرزہ لکھنا - گردی کا نٹھہ - چوری کا مال خریدنا اور گلا دبانا - لین دین - سود در سود - دستاویز تمسک - اشٹام نامہ جعلی لکھنا لکھانا	.	[illegible]	مارواڑی	خواندہ	انگریزی پڑھنا جانتا ہے	جات ہے تو [illegible] ہے
۴	״	سٹھانی	״	عورت	بچپنے مین شادی ہوئی تھی	بھگوان جانے	״	خانہ داری	خفیہ کارگزاری	قرض دام	״	״	ناخواندہ	.	.
۵	״	ٹھمی	״	عورت	ضرورت نہین	۳۰	کہار	خدمتگاری	سٹھانی کے احکام جائز و ناجائز کی تعمیل اور دل خوش کن سامان فراہم کرنا -	بچا کھچا کھا لینا	کوٹھری مین	״	״	نہین	.

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے
یہہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

سوا حقت کے کیا ملے گا۔ بس اے قوم
... ان نیچریون کی باتون مین۔ اونھون
نے تحقیق کی تعلیم پائی ہے معلم الملکوت
سے ان یقیناً وہی تعلیم دے گا دُنیا کے
دُون کو۔ مولنا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہین
ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دون
این خیال است و محال است و جنون

کانفرنس۔ کیون صاحب قوم سے مانگنے
کی کوئی بات نہین۔ آپ شوق سے مانگیے
مگر یہ آپ کو ثابت کرسکتے ہین کہ یہ شعر
مولنا روم کا ہے۔ اور نیز یہ کہ پولیٹیکل کانفرنس
مین مولنا رحم ... ون لیا قت تھی۔
ندوہ۔ پھر اس کج بحثی سے کیا مطلب؟
تم اپنا مطلب کہو۔

کانفرنس۔ مطلب کُھلا ہوا ہے۔ ارے
نادان قوم بے احمق۔ اُس سے کچھ نہ کچھ
وصول کرنا چاہیے اُس کے پاس دولت
ہے کیوں فضول خرچ کرڈالے گی بس بہتر
ہے کہ ہم لے کے مفید کامون مین لگا دین۔

ندوہ۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ اچھا
ہمارا تمہارا آدھا ساجھا۔ قوم تو مفلس ہو
دولت مند ہو ہر حال مین کما کھائے گی
سیا وجہ کہ خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہے
وہ رزاق مطلق ہے۔ ہمارا تمہارا کام تو
اُلٹا رہے گا۔

کانفرنس۔ ہان ہین۔ آئیے راہ پر جناب
مولوی صاحب قبلہ۔ آپ کی شرکت سے ہمارا
کام کم خدا برکت دے گا۔
ندوہ ... ہمارے کام مین نہین؟
کانفرنس۔ خوب ہمارے قدم کی برکت کے
محتاج کب ہین۔ آپ تو خود برکت
مجسم ہین۔

ندوہ۔ ارے دُنیا کی برکت اور چیز ہے
اور دین کی ... یہ برکت دُنیا کی
ترکیبون سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی

سبب سے تو ہمیں دارالعلوم کا شوق چرایا ہے۔
کانفرنس۔ ابھی اس کا تو نام نہ لیجیے یہ
فقرہ تو یارون کا ایجاد کیا ہوا مدت کا
ہے اور بادی ہی کو آپ جانتے ہین
فضیلت ہے۔

ندوہ۔ سبحان اللہ آپ نے بادی وہ ...
اس طرح کی بادی ہماری حرارت مساعی
آگے بادی کی طرح چھنٹ جائے گی تم اپنا
دارالعلوم اپنی پتلونون کی جیب مین
رکھو ہم اپنے دارالعلوم پر قائم رہین گے
ساتھ ہی مستحکم اور مضبوط ارادے کے
ہمارا دارالعلوم مفید ثابت ہوا ہے ہرین
دلیل کے کہ علم جو ہے وہ دینی علم ہے
اور کوئی قوم نہین کرسکتی ہے کچھ ... علم دو
علم کے اور ہمارا دارالعلوم تحقیق کے
سکھائے گا علم مذکورہ کو۔ خوب مطلوب۔

کانفرنس۔ اگر ایسی ہی منطق نکالیگا
تو ہم بھی دلیل نکالین گے۔ کہ دُنیا کی فائدون
کے واسطے دُنیاوی علوم چاہیے۔ ہمارا
دارالعلوم دُنیاوی علوم سکھائے گا
اور انھین علوم کے ذریعے سے آج کل
ترقی قوم کی ہو سکتی ہے۔ بس اسی مین
روپیہ دینا چاہیے۔

ندوہ۔ ابھی ذرا آہستہ بات چیت کرو
واہ کیا تہذیب اسلامی ہے۔ غایت
ما فی الباب یہ ہے کہ آدھا روپیہ تم تو آدھا
ہم لین۔ اور باقی قوم تو جاہل ہے اُس کو
نہ اس علم کی قدر نہ اوس کی تمنا۔ پہلے جمع
تو کر لو۔ پھر دیکھا جائے گا۔

کانفرنس۔ ہان اب راہ پر آئے
لانا پلاؤ والا ہاتھ واہ مولوی صاحب
مدفوضہ۔

ندوہ۔ بارک اللہ تعالے۔ کیا سچے
مسلمان ہو۔ خدا برکت دے تمہاری
مساعی مین۔

نیو کمیشن ایجنسی

لکھنؤ کی تمام چیزین از قسم پارچہ و ظروف
مسی و نقرئی و زیور طلائی و نقرئی و ملمع وغیرہ و
لیس و گوٹہ کناری و پاپوش و میوہ جات و
اچار و مربا و تمباکو ہر قسم و عطریات۔ غرضکہ جملہ سامان
جو یہان سے باہر جاسکتا ہے بقیمت ارزان
قلیل حق السعی کے عوض بیرونجات مین بھیجا
جاتا ہے۔

یہ کارخانہ عرصے سے جاری ہے اور
اب تک جس قدر فرمائشون کی تعمیل ہوئی
ہے کسی کو کوئی شکایت نہین ہوئی۔

المشتہر
شاہ محمد جان کمیشن ایجنٹ
امین آباد لکھنؤ۔ کوٹھی عنایت باغ

از اکتوبر ۱۹۰۰ء — ایک سال

ایک بوتل ایک اشرفی کے قابل

ڈاس کا مرکب اوجاع

(اون تمام عوارض کو دفع کرتا ہے جو خرابی
خون کے باعث سے ہون)۔
گٹھیا کسی درجہ کا۔ وجع مفاصل وجع الورک
دردِ کمر پشت۔ جوڑون اور اعضا مین درد
چوٹ اور موچ کے درد مین تیر بہدف۔ کبھی
خطا ہی نہین کی۔ ہزارون چنگے ہوے
ایک بوتل کے استعمال سے فائدہ ثابت ہوگا
خون صالح پیدا۔ فاسد دفع۔ معدہ صاف
ہضم صحیح۔ غرضکہ سارے جسم مین صحت
کے آثار رہوینگے قیمت فی بوتل سے اور
خرچ کمیشن دیلو ...
پتہ۔ ڈی۔ ان۔ ڈاس کمپنی۔ دواخانہ
انا پورنا۔ ۱۲ الف اپر سرکلر روڈ کلکتہ